قواعد زبان قرآن

مُرتّب:

پروفیسر خلیلُ الرحمٰن چشتی حفظہ اللہ

جلد اوّل

یہ کتاب بالغ مبتدیوں کے لیے، قرآنی مثالوں کے ساتھ مرتب کی گئی ہے۔ تاکہ تعلیم یافتہ افراد کو فہم قرآن میں مدد مل سکے۔

قواعدِ زبانِ قرآن

(حصہ اول)

خلیل الرحمٰن چشتی

House # 1, Street # 15A,
E-11/4, Golra, Islamabad
Tel: 0300-55-60-900, 051-22 22 455
051-22 22 466

Email:khaleelchishti@yahoo.com

نام کتاب : قواعدِ زبانِ قرآن (حصہ اول)

مرتب : خلیل الرحمٰن چشتی

کمپوزر : محمد وقاص، محمد ایاز

چھٹا ایڈیشن : نومبر 2011ء (قلمی کتابت پر مشتمل پہلا ایڈیشن)

صفحات : 700

قیمت : -/900 روپے

طابع : المکتبہ السلفیۃ، 31 شیش محل روڈ، لاہور

ملنے کا پتہ

1۔ خلیل الرحمٰن چشتی E-11/4، اسلام آباد فون نمبر: 0300-55-60-900

2۔ ادارۂ منشوراتِ اسلامی، بالمقابل منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔
فون نمبر: 042-378 40 584

3- دار المکتبہ السلفیۃ، اقراء سنٹر، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون نمبرز
042-3724-4404,3736-1506,0333-433-4804,0324-433-6126

4- ادارۂ معارف اسلامی، D-35، Block 5، فیڈرل B ایریا، کراچی۔
فون نمبر: 0307-235 8829 , 021-3634- 9840

5- مکتبہ تحریک محنت، جی ٹی روڈ، واہ کینٹ، پاکستان۔ فون نمبر: 051-453 5334

﴿ہماری آرزو﴾

قرآن وسنت کی خالص، ٹھوس، مستند اور اساسی تعلیمات کو جدید طریقہ ہائے تدریس کے ذریعے، تعلیم یافتہ افراد تک پہنچانا ہماری آرزو ہے۔

قرآن فہمی اور حدیث فہمی کے لیے ایسی آسان اور عام فہم کتابیں مرتب کرنا ہمارا ہدف ہے، جن سے جدید تعلیم یافتہ ذہین افراد کم عرصے میں دینِ اسلام کو اس کے اصلی مصادر اور ماخذ تک رسائی کے ذریعے سمجھ سکیں اور دنیا کو سمجھا سکیں۔

ہمارا مقصد عربی کی ایسی استطاعت پیدا کرنا ہے کہ انسان قرآن وسنت کو اس کی اپنی اصلی زبان میں راست سمجھنے اور مختلف تفاسیر سے استفادہ کرنے کے قابل ہو جائے اور اُصولِ تفسیر، اُصولِ حدیث اور اُصولِ فقہ کا فہم حاصل کر کے غلطیوں سے محفوظ رہ سکے۔

اُمید کی جا سکتی ہے کہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ مختلف کورسز کے ذریعے اپنی فکری اور عملی تربیت کر کے دعوت دین کو اپنی زندگی کا نصب العین بنائے گا اور اسلامی تعلیماتِ اخوت سے لسانی، نسلی، صوبائی اور دیگر گروہی تعصبات کا خاتمہ کر کے، باہمی اسلامی رواداری اور یکجہتی کی فضا قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔

فہرست مضامین

سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر

ابتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَنَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، وَنَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلَّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اس ناچیز کو جو عربی زبان کا ایک ادنیٰ طالبِ علم ہے، یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ عربی زبان کے قواعد کی ایک ایسی کتاب مرتّب کر سکے جس میں اصول و قواعد کے ساتھ ساتھ، مثالوں کی کثرت ہو اور ساتھ ہی چند مثالوں کی تحلیل اور ان کا تجزیہ بھی شامل ہو۔ کسی اجنبی زبان کا سیکھنا آسان کام نہیں ہے۔ اگرچہ عربی زبان سیکھنے کے لیے بہت ساری کتابیں دستیاب ہیں۔ تاہم مولانا حمید الدین فراہیؒ (المتوفی ۱۹۳۰ء) جیسے عربی زبان کے ماہر و نبض شناس تک کو کہنا پڑا۔

قُدَماء کا تھا راستہ دشوار	بیٹھ جاتا تھا راہ رو تھک کر
راہ تاریک اور منزل دور	اور پھر، ہر قدم پہ اک ٹھوکر

چنانچہ خود مولانا فراہی نے اپنے رسالے "اَسْبَاقُ النَّحْو" میں اس فن کو بطرزِ دیگر ترتیب دیا۔ یہ کتاب گو کہ نہایت مفید ہے، لیکن نہایت مختصر ہونے کی وجہ سے اس میں مثالوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں اسم کے معرباتِ اَصلیّہ کی

جو تعداد میں دس (۱۰) ہیں، بڑے دلنشین انداز میں وضاحت کی گئی ہے اور علمِ نَحْو میں اعراب کی بحث کو آسان طریقے سے سمجھایا گیا ہے جو دراصل علمِ نَحْو کا مشکل ترین حصہ ہے لیکن اس مفید اور دلچسپ کتاب کا کسی ایسے شخص کے لیے سمجھنا انتہائی مشکل ہے، جو عربی زبان سے واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہو مگر وہ نہ تو عربی مدارس کے مروّجہ نظام تعلیم سے مستفید ہوا ہو اور نہ اس زبان کی معمولی شُد بُد رکھتا ہو۔ مولانا فراہیؒ کی اس کتاب کو کسی اُستاد کی رہنمائی کے بغیر سمجھنا سخت مشکل ہے۔

میں نے کوشش کی ہے کہ اس کتاب کو آسان بناکر اس طرح پیش کروں کہ ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ، بہت حد تک اسے بغیر استاد کے پڑھ اور سمجھ سکے نیز اس کی مشقوں کو آسانی سے حل کر سکے (استاد کی ضرورت اور جگہ بہر حال خالی رہتی ہے) جدید طریقۂ تدریس کے مطابق، پہلے اصول بتایا گیا ہے پھر مثال دی گئی ہے اور آخر میں چند مثالوں کی تحلیل کر دی گئی ہے، تاکہ بات بالکل واضح ہو جائے۔ دوسرے لفظوں میں اس کتاب میں Sloution اور Solved Problems بھی دے دیے گئے ہیں تاکہ طالبِ علم کو اُصول و قواعد کے سمجھنے میں کسی قسم کی دشواری محسوس نہ ہو۔ علاوہ ازیں اس کتاب کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں قرآن مجید کی مثالیں کثرت سے دی گئی ہیں تاکہ عربی زبان کے قواعد کے ساتھ ساتھ طالبِ علم، قرآن سے بھی مانوس ہوتا چلا جائے۔ مرتب کی نیت بھی یہی ہے کہ عربی قواعد کی ایک ایسی کتاب عوام الناس کے سامنے پیش کی جائے جو ان کے فہم قرآن کے لیے نافع ہو، تاکہ وہ قرآن کو صحیح طور سے اس کی اپنی زبان میں پڑھ اور سمجھ سکیں اور قرآن و سنت کی اساسی تعلیمات سے روشناس ہو کر انہیں معاشرے میں عام کر سکیں۔

اس کتاب کی چند نمایاں خصوصیات حسبِ ذیل ہیں

۱۔ جمع مُکَسَّر کے مختلف اوزان کی مشق تقریباً بیس صفحات پر مشتمل ہے۔ گویا یہ کتاب ایک

ورک بک (Work Book) بھی ہے۔ سبق کے فوراً بعد، ایسی مشقیں رکھی گئی ہیں کہ آپ اسی کتاب کے خالی کالموں کو پر کرکے سبق پر مہارت حاصل کرسکتے ہیں۔

۲۔ کتاب میں جان بوجھ کر تکرار رکھی گئی ہے تاکہ پچھلے اسباق کا اعادہ ہوتا رہے۔

۳۔ مرتب نے چونکہ خود دو مرتبہ اس کتاب کو پڑھا ہے، اس لیے اس کو کئی بار کتاب کی ترتیب بدلنی پڑی ہے، لہٰذا اب امید کی جاتی ہے کہ طلبہ کے لیے یہ ترتیب بہت حد تک مناسب ہوگی۔

۴۔ مرتب نے اسباق کے اختتام پر بعض ایسے چارٹس (Charts) بھی فراہم کردیے ہیں جن میں تمام اسباق کا خلاصہ آگیا ہے۔ اس طرح طالبِ علم، اسم اور فعل کی مختلف اقسام کا بیک نظر جائزہ لے سکتا ہے۔

۵۔ منصوبات ستّہ کے ابواب خصوصی توجہ کے مستحق ہیں۔

۶۔ فعل مضارع مجزوم اور فعلِ مضارع منصوب کے تحت بے شمار قرآنی آیات بطور مثال نقل کردی گئی ہیں تاکہ شرطیہ جملوں پر مکمل گرفت حاصل ہوسکے۔

۷۔ گردانوں کو رٹانے کی بجائے، فعل کے ظاہری تغیر کی مناسبت سے معنوی تبدیلی کو ذہن نشین کرانے کے لیے ایسے جداول (Charts) وضع کیے گئے ہیں کہ طالب علم ان کو پُر کرکے صیغوں پر عبور حاصل کرسکتا ہے۔ اسی طرح فعل کے مختلف ابواب پر مہارت حاصل کرنے کے لیے نئی مشقیں وضع کی گئی ہیں۔

۸۔ فعل مُعْتَلّ کو طلبہ بہت مشکل گردانتے ہیں۔ چنانچہ اس کو آسان بنانے کے لیے اس کی زیادہ سے زیادہ مشق کروائی گئی ہے۔

یہاں یہ تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ ۱۵ جولائی ۱۹۹۹ تا ۳۰ جولائی ۱۹۹۹ء Read Foundation کے زیر اہتمام خواتین اساتذہ اور دخترانِ اسلام اکیڈمی کی معلّمات کے لیے ایک پندرہ (۱۵) روزہ عربی کورس پڑھانے کی سعادت مرتب کو حاصل

ہوئی۔ یہ پروگرام ہمہ وقتی اور Intensive تھا اور صبح پانچ تا ساڑھے چھ بجے اور شام چار تا ساڑھے پانچ بجے کلاسیں ہوتیں۔ صبح ۱۰ بجے سے دوپہر ایک بجے تک کلاس ورک کیا جاتا اور ان کی چیکنگ کی جاتی۔ اس عرصے میں خواتین کو صرف اور صرف یہی زیر نظر کتاب پڑھائی گئی نہایت حیرت اور خوشی کی بات تھی کہ بارہ (۱۲) دن بعد، یہ خواتین، قرآنی آیات کی نحوی اور صرفی تحلیل کے (بہت حد تک) قابل ہو چکی تھیں۔

مجھے امید ہے کہ یہ معلمات اپنے اپنے کالجوں اور اکیڈمیوں میں، اس کتاب کو شامل نصاب کر کے پڑھانا شروع کر دیں گی۔ درس قرآن دینے والے حضرات و خواتین، دعوتی اور تبلیغی سرگرمیوں میں منہمک افراد، معاشرے کا تعلیم یافتہ طبقہ، بیرون ملک قیام پذیر اردو دان مسلمان اور قرآن و سنت سے شغف رکھنے والے دیگر حضرات و خواتین اس کتاب سے ان شاء اللہ بھرپور استفادہ کر سکیں گے۔

الفوز اکیڈمی اسلام آباد، اس کتاب کو انٹرنیٹ (Internet) پر بھی روشناس کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

کچھ حصّہ دوم کے بارے میں

حصۂ دوم ان شاء اللہ فعل مزید اور اس کی قرآنی مثالوں پر مشتمل ہو گا۔ علاوہ ازیں بَدَل، حَذْف، اور حروف کو قرآنی مثالوں کی روشنی میں سمجھانے کی کوشش کی جائے گی۔ (الحمد للہ حصہ دوم بھی منظر عام پر آچکا ہے)

اس موقع پر، میں اپنے تمام اساتذہ کا شکریہ ادا کرنا ضروری تصور کرتا ہوں اور اللہ کے حضور ان کے حق میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین اجر عطا فرمائے۔ بالخصوص مولانا عبدالقدیم

صاحب اصلاحی (بھارت)، مولانا امین خان رضوی صاحب (بنگلہ دیش)، مولانا رفیق نثار صاحب مولانا رحمت جلیل صاحب اور مولانا (ڈاکٹر) سہیل حسن صاحب (بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد) کا، جن کی خصوصی توجہ اور شفقت کو میں تمام عمر فراموش نہیں کر سکتا۔

مولانا خالد محمود صاحب (خریّج جامعہ امام محمد) کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بھی نہ صرف طلبہ کے ایک گروہ کو اس کتاب سے پڑھایا، بلکہ کتاب کی ترتیب وتدوین کے سلسلے میں گراں قدر مشورے بھی دیے۔

مولانا حکیم اللہ صاحب (بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد) اور ڈاکٹر محمد سلیم صاحب خصوصی شکریے کے مستحق ہیں کہ دونوں نے حرفاً حرفاً کتاب کا جائزہ لیا۔ اغلاط کی نشاندہی کی اور تصحیح کے فرائض انجام دیے۔

برادرم محمد نصیر صاحب اور محمد خان منہاس صاحب نے بھی اوّل تا آخر مطالعہ کر کے مفید مشورے دیے۔

مولانا (ڈاکٹر) سہیل حسن صاحب اور پروفیسر حبیب الرحمٰن عاصم صاحب کا خصوصی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے کتاب کا جائزہ لیا اور مفید مشوروں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو اجرِ عظیم سے نوازے۔

استاذی مولانا عبدالقدیر اصلاحی صاحب کے ذاتی نوٹس کی ایک کاپی میرے پاس موجود ہے، جن کو اس کتاب میں جا بجا استعمال کیا گیا ہے۔ خصوصاً فعل مُعتَلّ کی مشقوں کے سلسلے میں۔

حصّہ دوم میں بھی بالخصوص فعل مزید کی مشقوں کے لیے مولانا کے نوٹس سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔

آخر میں اہلِ علم سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب میں جہاں کہیں کوئی سُقم محسوس کریں،

اس کے مرتب کو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں غلطیوں کا تدارک ہو سکے۔
اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو قبولیتِ عامہ عطا فرمائے تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد کے لیے فہم قرآن کی منزلیں آسان سے آسان تر ہوتی جائیں۔

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ
مطابق ۳؍ اگست ۱۹۹۹ء

طالب دعائے خیر
خلیل الرحمٰن چشتی

کچھ دوسرے ایڈیشن کے بارے میں

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری اس کتاب کی اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک زبردست پذیرائی ہوئی۔ تعلیم یافتہ طبقے نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور اس کا پہلا ایڈیشن ۶ ماہ کی قلیل مدت میں فروخت ہو گیا۔ اب بفضل تعالیٰ اس کا تیسرا ایڈیشن حاضر خدمت ہے۔

پچھلے ایڈیشن میں کمپیوٹر کی تکنیکی مجبوریوں کے سبب بہت ساری غلطیاں رہ گئیں تھیں۔ اب اس بات کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے کہ کتابت کی کوئی غلطی باقی نہ رہے۔ مولانا حکیم اللہ صاحب (بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد) اور مولانا عبدالرحمٰن شاکر صاحب نے شروع سے آخر تک انتہائی باریک بینی سے پروف کا جائزہ لیا اور اصلاح فرمائی ہے۔ اس کے باوجود اب بھی اگر کوئی غلطی نوٹ کی جائے تو ہمیں اطلاع دی جائے تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جا سکے علاوہ ازیں، خود میں نے محسوس کیا کہ بعض مقامات پر ابہام اور تشنگی پائی جاتی ہے، جسے دور کرنے کے لیے مزید اضافوں کی ضرورت ہے۔ چنانچہ یہ ایڈیشن ان اضافوں سے مزین ہے۔ بعض جگہ بے جا تکرار تھی، جسے حذف کر دیا گیا ہے۔

سب سے خوش آئند بات یہ ہے کہ استاد محترم مولانا عبدالقدیر اصلاحی صاحب مدّ ظلہٗ (بھارت) نے ضعیف العمری اور دیگر مصروفیات کے باوجود، میرے شدید اصرار پر کتاب کو شروع سے آخر تک دیکھ کر نہ صرف غلطیوں کی اصلاح فرمائی، بلکہ نہایت مفید مشوروں سے بھی نوازا۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو اس خدمت کا اجر عظیم عطا فرمائے اور اسے ان کے حق میں صدقہ جاریہ بنا دے۔

مولانا عبدالقدیر اصلاحی صاحب نے خیال کیا ان کی تنقید شاید مجھ پر گراں گزرے۔ میں نے جواباً مولانا کو لکھا "مولانا! تنقید کے بارے میں میرا عقیدہ یہ ہے کہ

"وہی ذبح بھی کرے ہے، وہی لے ثواب اُلٹا"

مولانا کا جواب آیا "آپ کا خط ملا۔ جس سے تنقید کا مزید حوصلہ ملا۔ اور مزید کتاب کے حصوں کو دیکھ ڈالا۔ جس قدر کنکر چننے کی توفیق ملی، حاضر خدمت ہے۔ ممکن ہے کہیں میرے مشورے پر آپ کو اطمینان نہ ہو۔ کیونکہ مجھ سے بھی خطا کا امکان اسی قدر ہے جس قدر امکان آپ کے ساتھ ہو سکتا ہے۔" یہ مولانا کی کسر نفسی اور تواضع ہے۔ مولانا نے مزید لکھا "میں چاہتا ہوں کہ ہندوستان میں اس کتاب کو نصاب میں رکھوں مگر یہ اتنی ضخیم ہوگئی ہے کہ طلبہ اس کی قیمت ادا نہیں کر سکیں گے"۔ بعض دیگر پاکستانی احباب نے بھی اس خیال کا اظہار کیا کہ لوگوں کی جیب کا خیال کرتے ہوئے، اس کا پیپر بیک ایڈیشن بھی شائع کیا جانا چاہیے۔ چنانچہ اعلیٰ اور سستا ایڈیشن دونوں ایک ساتھ شائع کیے جا رہے ہیں۔

مولانا عبدالقدیر اصلاحی صاحب مدظلہ کے مشورے کے مطابق، مولانا حمیدالدین فراہی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۹ھ) کے اشعار خلاصے میں جا بجا درج کر دیے گئے ہیں۔ اشعار بہت جلد حافظے پر نقش ہو جاتے ہیں۔ اور سبق کا اعادہ بھی ہو جاتا ہے۔ امید ہے کہ طلبہ اسے مفید پائیں گے۔

اس موقع پر یہ احساس ہوتا ہے کہ والد محترم عبدالرحمٰن صاحب چشتی مرحوم حیات ہوتے اور اس کاوش کو دیکھتے تو کس قدر مسرور ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

ہر چند تصحیح کی کوشش کی گئی ہے، لیکن انسانی کام غلطیوں سے مکمل پاک نہیں ہو سکتا۔ اہلِ علم سے گزارش ہے کہ وہ ہمیں غلطیوں سے آگاہ کریں۔ ان شاء اللہ اصلاح کر لی جائے گی۔

۲ رجب ۱۴۲۱ھ — طالب دعائے خیر

مطابق یکم اکتوبر ۲۰۰۰ء — خلیل الرحمٰن چشتی

کچھ تیسرے ایڈیشن کے بارے میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن والصلوٰۃُ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین

کتاب کا تیسرا ایڈیشن حاضر خدمت ہے۔ اور یہ پچھلے نقوش سے یقیناً بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے، جنہوں نے مرتب اور کاتب دونوں کی غلطیوں کی نشاندہی کی۔

مولانا عبداللہ کھوسو صاحب مدظلہ العالی مہتمم مدرسہ سراج العلوم، الٰہ آباد، کشمور، ضلع جیکب آباد، سندھ خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں، جنہوں نے اول تا آخر کتاب کا جائزہ لے کر مفید مشورے دیے اور اصلاح فرمائی۔

مولانا محمد امیر نواز صاحب مدظلہ العالی مدرس التفسیر والحدیث، جامعہ عربیہ گوجرانوالہ نے بھی (جو خود جامع الصرف جیسی مفید کتاب کے مصنف ہیں، اور جس سے خود اس مرتب نے استفادہ کیا ہے) میری گزارش پر اول تا آخر کتاب کا مطالعہ کیا اور تسامحات کی طرف اشارہ فرمایا۔

میرے ایک فلاحی ہندوستانی عالم دوست نے بھی جو مدرستہ الفلاح، اعظم گڑھ کے فارغ التحصیل ہیں، پرانے نقوش کو بہتر بنانے میں میری مدد فرمائی۔

اللہ تعالیٰ ان تمام بزرگوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

۱۲ر شعبان ۱۴۲۲ھ
مطابق ۳۰ر اکتوبر ۲۰۰۱ء

طالب دعائے خیر
خلیل الرحمٰن چشتی

تقریظ

مولانا خالد مسعود صاحب مدظلہ العالی، مدیر سہ ماہی 'تدبرِ قرآن'، لاہور

محترم جناب خلیل الرحمٰن چشتی، ایک خاموش لیکن محرّک و بیدار مغز خادم قرآن ہیں۔ انہوں نے درسِ قرآن کی تحریک چلانے کا روایتی غلغلہ برپا کرنے اور اپنے گرد عوام کی ایک بھیڑ جمع کرنے کے بجائے، قرآن مجید کی تفہیم کو اپنا مقصد قرار دیا اور اس مقصد کے حصول کے لیے، وہ راہیں اختیار کیں، جو ہیں تو صبر آزما، لیکن تفہیمِ قرآن کی منزل پانے کے لیے ناگزیر ہیں۔ ان میں عوام الناس کو جمع کر لینا تو ممکن نہیں ہوتا، البتہ اگر چند ساتھی بھی استفادہ کی نیت سے، ان راہوں پر چل کھڑے ہوں تو وہ کلام اللہ سے از خود رہنمائی حاصل کرنے پر قادر ہو جاتے اور دوسروں کے لیے مینارۂ نور ثابت ہوتے ہیں۔ یہ ایک بڑی کامیابی اور دین کا اصل مطلوب ہے۔

تفہیمِ قرآن کی راہ کھولنے کے لیے، محترم چشتی صاحب نے سب سے پہلے، قواعدِ زبانِ قرآن سیکھنے اور سکھانے کا کام کیا۔ کہا جا سکتا ہے کہ عربی قواعد پر تو سینکڑوں تصانیف موجود ہیں، یہ کوئی نئی یا غیر معمولی بات تو نہ ہوئی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ہاں قواعدِ عربی سکھانے کا نہایت فرسودہ طریقہ رائج ہے، جس میں طلبہ، کئی کئی سال تک ذہنی توانائیاں صرف کرنے کے باوجود، زبان فہمی پر قادر نہیں ہو پاتے۔ اسی طرح صرف و نحو کی کتابیں، جس طرز پر مرتب کی گئی ہیں اس نے قواعد کو مشکل بنا دیا ہے۔

محترم چشتی صاحب نے، ایک طرف قواعدِ زبان سکھانے کے جدید طریقوں کا مطالعہ کیا اور ان میں سے وہ طریقے اختیار کیے، جو تجربہ میں اپنی افادیت ثابت کر چکے ہیں، اور طلبہ کو قلیل مدت میں عربی بطور ایک زندہ زبان سکھا دیتے ہیں۔ دوسری طرف انہوں نے اپنی کتاب مرتّب کرتے

وقت، تدریس کے ان ضابطوں کو ملحوظ رکھا، جو زیرِ درس مسئلے کو نمایاں کر کے پیش کرتے اور طالبِ علم کی توجہ کو اس سے ہٹنے نہیں دیتے۔ یہ کتاب 'قواعدِ زبانِ قرآن' کے نام سے چھپی اور اتنی مقبول ہوئی کہ دو سال کی مدت میں، اس کے تین ایڈیشن شائع ہوئے۔ اس کی خوبی یہ تھی کہ قواعدِ زبان سکھانے میں ہر سبق کے تحت، بکثرت آیات نقل کر کے قرآنی شواہد و استعمالات کو جمع کر دیا گیا تھا، جس کا فائدہ یہ ہوا کہ طالبِ علم کو قواعد کا علم ہونے کے ساتھ ساتھ، فی الجملہ کلام اللہ سے بھی آگاہی ہو جاتی یا کم از کم اس کے ساتھ ذہنی مناسبت پیدا ہو جاتی۔

اس وقت 'قواعدِ زبانِ قرآن'، کا حصّہ دوم منظرِ عام پر آچکا ہے، جو صرف و نحو کے نسبتاً مشکل اور اعلیٰ مباحث پر مشتمل ہے۔

محترم چشتی صاحب کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے، ان مباحث کو اتنے سہل اور عام فہم انداز میں پیش کیا ہے کہ عربی زبان کا ایک مبتدی بھی، کتاب کا مطالعہ کرے تو معلم کے بغیر ان کو سمجھنے پر قادر ہو سکتا ہے۔ اس حصے میں خاص طور پر 'حروف'، زیرِ بحث آئے ہیں۔ خاصیات ابواب فعل اور ثلاثی مزید فیہ کے تنوعات پر تو اتنی سیر حاصل بحث کی گئی ہے کہ ہر بحث بہ آسانی گرفت میں آجاتی ہے۔ ہر مبحث میں قرآنی استعمالات کی کثرت ہے۔

محترم چشتی صاحب اسی علمی کام پر اکتفا کر لیتے تب بھی وہ اہلِ علم کی طرف سے داد و تحسین کے مستحق تھے کہ انہوں نے کسی علمی یا شخصی تعصب میں مبتلا ہوئے بغیر، ایک ایسی عمدہ اور معیاری کتاب تیار کر دی، جو قرآن فہمی میں یقیناً مددگار ثابت ہو گی۔ لیکن انہوں نے اپنی منزل کو نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دیا۔ انہوں نے کتاب کی تدریس کا مناسب انتظام کیا۔ تحصیلِ علم کے خواہش مندوں کے لیے، انہوں نے 'الفوز اکیڈمی'، قائم کی، جس میں کتاب سبقاً سبقاً پڑھائی جاتی ہے۔ طالبِ علم قواعد کے استعمال کی مشق کرتے ہیں اور اساتذہ ان کے کام کو چیک کر کے غلطیوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ اس طرح قواعد کا عملی انطباق اس مطالعہ کو طلبہ کے علم کا

حصہ بنا دیتا ہے۔

اس کے بعد کے مراحل میں، چشتی صاحب طلبہ کو قرآن سے اخذِ ہدایت کی راہ سمجھاتے ہیں اس کے لیے انہوں نے متعدد بنیادی موضوعات پر، آیاتِ قرآنی کی روشنی میں خود بھی رسائل مرتب کیے ہیں اور اپنے ساتھیوں سے بھی مرتب کروائے ہیں۔

کام کرنے کا یہ نہج، تساہل پسند طبائع کے بس کی بات نہیں۔ اس کے لیے عرق ریزی اور جانفشانی، نیز مقصد کے ساتھ لگن ضروری ہوتی ہے۔

محترم چشتی صاحب اس تمام عمل سے گزرے ہیں۔ اسی لیے قرآن کی روشنی میں، کردار سازی کی اگلی منزلوں کو پانے کے لیے سرگرمِ عمل ہیں، جو یقیناً ایک اعلیٰ وارفع مقصود ہے۔

اللہ کریم، ان کو اس مقصد میں کامیاب فرمائے اور ان کی ہر نوع کی محنت کو شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین

خالد مسعود	ادارۂ تدبرِ قرآن وحدیث
۱۸ر محرم ۱۴۲۳ھ	رحمٰن اسٹریٹ، مسلم کالونی
۲ر اپریل ۲۰۰۲ء	سمن آباد، لاہور ۵۴۵۰۰

تقریظ

(مولانا ڈاکٹر سہیل حسن صاحب، صدر شعبہ علوم قرآن وسنت،
ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد)

قرآنِ کریم کو پڑھنا، اور سمجھ کر پڑھنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ غور وفکر کے ساتھ تلاوت، دل ودماغ کے تمام دریچوں کو کھول دیتی ہے۔

قرآن میں غور وفکر نہ کرنے کو ہی، دلوں پر قفل سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ارشادِ باری ہے۔

(اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا) (محمد: ۲۴)

اس آیت میں، قرآن پر تدبر نہ کرنے کی کیفیت کو، دلوں پر قفل پڑے ہونے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس قفل کو توڑنے کا بہترین ذریعہ عربی زبان کا سیکھنا ہے۔ عربی سیکھ کر ہی ہم قرآنِ کریم کو اُس کی زبان میں سمجھ سکتے ہیں۔ کسی اور زبان میں، ترجمے کے ذریعے وہ چاشنی اور لذت محسوس ہی نہیں کی جا سکتی۔ قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے برادرم خلیل الرحمٰن چشتی نے، یہ بیڑا اٹھایا اور آخر کار پایۂ تکمیل تک پہنچا کر دم لیا۔

ان کی اس کتاب کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے تمام مثالیں قرآنِ کریم سے لی ہیں۔ اس طرح طالبِ علم کو قرآن سے مربوط کر دیا ہے۔ مثالوں کی کثرت بھی، قواعد کو سمجھنے اور یاد کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مختلف مشقوں کے ذریعے سے سبق کو مزید ذہن نشین کر دیا ہے۔ مختلف نحوی اصطلاحات کا متبادل، انگریزی زبان میں تحریر کرنے سے، انگریزی داں طبقے کے لیے عربی زبان کو مزید سہل کر دیا گیا ہے۔ گردانیں رٹانے

کے بجائے، چارٹوں اور نقشوں کی مدد سے مشکل مقامات کو آسان کیا گیا ہے۔

مختلف درس گاہوں میں اس کتاب کی تدریس کے بعد، اس کی افادیت واضح ہوگئی ہے اور اس کی خامیاں دور کر دی گئی ہیں۔ مختلف اہلِ علم کی نظروں سے گزرنے کے بعد، اس کی علمی حیثیت میں دو چند اضافہ ہوگیا ہے۔ البتہ ایک خدشہ ہے، کہیں کوئی طالبِ علم ان دو ضخیم جلدوں کو دیکھ کر عربی زبان کے بارے میں کوئی غلط اندازہ نہ کر بیٹھے، اور ڈر اس بات کا ہے کہ کہیں چشتی صاحب تیسری جلد کی منصوبہ بندی نہ کر رہے ہوں۔

اگر طلبہ، اس کتاب سے اصل مقصد حاصل کر لیتے ہیں، اور قرآن کریم کے سمجھنے میں آسانی محسوس کرتے ہیں تو سمجھ جائیے کہ مصنف کی ساری محنت وصول ہوگئی ہے۔

یہی وہ ہدف ہے، جس کو حاصل کرنے کے لیے خلیل الرحمٰن چشتی صاحب نے یہ ہفت خوانی طے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ محنت قبول فرمائے اور ان کی نجات کا ذریعہ بنائے۔

اللّٰھُمَّ آمین

سہیل حسن

ادارۂ تحقیقات اسلامی

اسلام آباد

۲۴ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

۹ مارچ ۲۰۰۲ء

تقریظ

قواعدِ زبانِ قرآن تفہیم عربی کے لیے ایک نادر کتاب

(حافظ محمد ادریس صاحب مدظلہ العالی، ادارۂ معارف اسلامی لاہور)

اللہ رب العالمین نے انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا ہے۔ اسے بہترین صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اس کے اعضاء و جوارح کو مناسب، متناسب، مفید، مستفید اور حصولِ علم کے قابل بنایا ہے۔ انفس و آفاق کے اس دسیع کارخانۂ قدرت میں معلومات جمع کرنے، علم حاصل کرنے، تحقیق و جستجو کے میدان میں اپنی جولانیاں دکھانے اور اس کائنات کو مسخر کرنے کے لیے انسان کی خداداد صلاحیتیں عطیہ اور نعمت بھی ہیں، اور آزمائش و جواب دہی کے منطقی مطالبے کی مقتضی بھی۔

علم حاصل کرنے کا اولین ذریعہ انسان کی قوتِ نطق اور زبان دانی ہے۔ دنیا کی ہر زبان کی اپنی خصوصیات ہیں، مگر اس سے انکار نہیں کہ ہر زبان اس کے بولنے والوں کے مافی الضمیر کو بیان کرنے کا سب سے سیدھا، صاف اور انسب وسیلہ ہے۔ زبانوں اور رنگوں کے اختلاف کو اللہ رب العالمین نے اپنی آیات میں شمار کیا ہے۔ زبانوں کے دسیع و عریض سلسلے میں بعض زبانوں کو خصوصی امتیازی مقام حاصل ہے۔ ان میں سب سے ممتاز اور ارفع حیثیت زبان عربی کا مقدر ٹھہری کہ اس میں اللہ کا کلام اصلی صورت میں قیامت تک محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اسی زبان کو اہلِ جنت کی زبان بنائے جانے کی فضیلت حاصل ہوئی۔

عربی زبان ایک وسیع و عریض دنیا رکھتی ہے۔ اپنے قواعد و ضوابط، فصاحت و بلاغت اور بیان و اسلوب کے لحاظ سے بھی یہ انتہائی ترقی یافتہ زبان ہے۔ دنیا کی زبانوں میں جس تیزی

کے ساتھ تغیر و تبدل ہوتا ہے، اس کے مقابلے میں یہ زبان، صدیوں سے اپنی اصل اساس اور بنیادی خصوصیات کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ اس کی بنیادی وجہ اس کا "لسان القرآن" ہونا ہے۔ ہر زبان کے قواعد و گرامر کے کچھ منضبط اصول پڑھائے جاتے رہے ہیں۔

دورِ جدید میں بعض ماہرین لسانیات نے عربی زبان کی تسہیل اور ابلاغ کو عام فہم اور سلیس بنانے میں بڑی قابلِ قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ یہ تمام علمائے لغت قابلِ تحسین ہیں۔ اس عظیم الشان کہکشاں میں ایک چمکتا ہوا تارہ چند سال قبل نمودار ہوا اور اپنی محنت، مہارت، ذہانت اور شوقِ پرواز کی بدولت اس کہکشاں کا قابلِ قدر اور قابلِ فخر حصہ بن گیا۔ ہمارے عزیز دوست اور بھائی جناب خلیل الرحمٰن چشتی صاحب کا پیشہ ورانہ میدان تو شجر کاری اور پودوں کی دنیا ہارٹی کلچر، سے متعلق تھا، مگر اپنے ذوق اور قرآن وسنت سے شغف کے سبب وہ علمی موضوعات پر قلم اٹھانے والے کامیاب ادیب اور مصنف بن کر بھی ابھرے۔

چشتی صاحب کی کئی کتابیں اہلِ علم وہنر سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ مگر ان کا قلمی شاہکار "قواعدِ زبانِ قرآن" ہے۔ یہ کتاب علومِ قرآنی اور عربی لغت کے شائقین کے لیے قطع نظر اس سے کہ وہ مبتدی ہیں یا منتہی، عام طلبہ ہیں یا مدرسین وعلماء، یکساں مفید اور ایک بے بہا علمی خزانہ ہے۔ چشتی صاحب نے سالہا سال کی محنتِ شاقہ کے بعد یہ ایک ایسا کام کیا ہے جو طویل مدت تک قواعدِ زبان عربی کے میدان میں بنیادی ماخذ قرار دیا جاتا رہے گا۔ سالہا سال کے مطالعہ اور سوچ بچار کے بعد انھوں نے یہ کتاب دو ضخیم جلدوں میں مرتب کی۔ پہلی جلد کم و بیش ۷۵۰ صفحات پر مشتمل ہے جو ۱۹۹۹ء میں چھپی۔ اب اس کا چوتھا ایڈیشن چھپنے کو ہے۔

دوسری جلد تقریباً ۹۵۰ صفحات کو محیط ہے اور پہلی مرتبہ اپریل ۲۰۰۲ء میں منظرِ عام پر آئی حروف و اسماء اور کلمات و افعال جو زبانِ عربی سیکھنے کے لیے بنیاد و اساس ہیں، قرآن مجید سے یوں اخذ کیے گئے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے غواص نے بحرِ ذخار کی تہوں میں غوطہ زنی کا حق ادا کیا ہے

اور ہیرے جواہر اور موتی تلاش کر کے صفحۂ قرطاس پر بکھیر دیے ہیں۔

عربی زبان کو قرآنِ مجید سے سمجھنے کا یہ تصور میرے نزدیک علمی وفنی لحاظ سے بھی بڑا قابلِ قدر ہے، لیکن روحانی لحاظ سے اس میں کلامِ مجید کی وجہ سے جو ایک تقدس پایا جاتا ہے، اس سے بھی صرفِ نظر ممکن نہیں۔ میری مخلصانہ رائے ہے کہ کوئی ذہین طالبِ علم، ان کتابوں کو اپنے طور پر بھی پوری عرق ریزی سے پڑھ لے تو عربی زبان کے قواعد میں کبھی مات نہیں کھائے گا اور اگر کوئی جہاں دیدہ صاحبِ علم، عربی دان اس کتاب کی ورق گردانی کرے تو اس کی سعی بھی بار آور اور یقینی طور پر ثمر خیز ثابت ہوگی۔ ہر شخص اپنے علم میں اضافہ کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ وقت نکال کر ان دو ضخیم کتابوں کو پڑھ سکے۔

جناب خلیل الرحمٰن چشتی باذوق بھی ہیں اور صاحبِ دل بھی، علم کے شائق بھی ہیں، اور عالمِ باعمل بھی۔ الفوز اکیڈمی کے زیرِ اہتمام انہوں نے جو عظیم الشان علمی وتربیتی منصوبے شروع کر رکھے ہیں۔ ان سے یقیناً ملک وقوم کو گراں قدر فائدہ ہوگا۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چشتی صاحب کو مزید ہمت عطا فرمائے اور وہ اپنے علمی منصوبوں کو جاری رکھ سکیں اور اپنے اہداف کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔

قواعدِ زبان قرآن ہر لائبریری کی زینت بن جائے اور عربی زبان سے متعلق ہر شخص کی اس تک رسائی ہو جائے، تو یہ دورِ جدید میں امت کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔ ہمارے ادارے کی لائبریری میں اس کتاب کی دستیابی طلبہ وطالبات اور تشنگانِ علم کے لیے ایک عظیم اثاثہ ثابت ہوا ہے۔

حافظ محمد ادریس

ڈائریکٹر

ادارۂ معارف اسلامی منصورہ لاہور

۱۹ دسمبر ۲۰۰۵ء

حوالہ نمبر: ۰۵/۱۱۱

تقریظ

پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد صاحب

ڈین بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

برادرم خلیل الرحمٰن چشتی صاحب نے، قواعد زبانِ قرآن مرتب کر کے قرآن خواں حلقے میں اپنے لیے ایک مقام پیدا کر لیا ہے، جس پر میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں۔ گذشتہ دو دہائیوں میں، وطنِ عزیز کے اندر خصوصاً مغربی تعلیم یافتہ مرد و خواتین میں، قرآن سے شغف میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ جس جیلِ قرآنی کی پیش گوئی، مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ اور سیّد قطب شہیدؒ نے کی تھی، اس کے آثار دنیا کے ہر خطے میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس کی ایک مثال انقلاب کے بعد کا ایران ہے۔

اس شغف کے ساتھ اس بات کی بھی ضرورت تھی کہ قرآنِ کریم کے مطالب کو، محض لفظی تراجم کی مدد سے نہیں، بلکہ قواعد سے واقفیت کے ساتھ سمجھا جائے۔ لیکن روایتی طرزِ تدریس لغتِ قرآن میں، جدید تعلیم یافتہ طبقے کے لیے کافی مشکلات پائی جاتی تھیں کہ وہ چند قدم چل کر ہتھیار ڈال دیتے تھے۔ زیرِ نظر کتاب اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ جدید تعلیم یافتہ افراد کی اس مشکل کو دور کرتے ہوئے، یہ انہیں براہ راست قرآن کریم کی لغت کو، اس کی مثالوں کی مدد سے سمجھاتی ہے۔

کتاب پر جستہ جستہ نظر ڈالنے کے بعد میں یقین سے کہہ سکتا ہوں، کہ اگر ان دونوں جلدوں کو بغور کسی استاد کی موجودگی میں مطالعہ کر لیا جائے اور تمرینات کو بھی توجہ سے کیا جائے تو کم سے کم عرصے میں ایک طالبِ علم، لغتِ قرآن سے آگاہی حاصل کر سکتا ہے۔

جو کام ایک جامعہ میں، شعبہ عربی کے کسی استاد کے کرنے کا تھا، وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک ایسے بندے سے لے لیا۔ جس کا تخصص، پھلوں اور پھولوں کی کاشت اور باغات کی آرائش وزیبائش کے شعبے سے متعلق ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ تعالیٰ چشتی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے، اور طالبانِ قرآن کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنائے۔

انیس احمد

تقریظ

(از مولانا محمد امیر نواز صاحب قبلہ)

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

کسی بھی زبان کو صحیح سمجھنا اور بولنا، اس کے قواعد (گرائمر) کو سمجھ کر ازبر کر لینے اور ان کی امثلہ کا اچھی طرح اجراء کرنے پر موقوف ہے۔

قواعد کے بیان پر تو اہلِ علم نے ہمیشہ توجہ مرکوز رکھی، اور اعلیٰ پائے کی کتب تصنیف فرمائیں اور ان کتب کے پڑھانے والے اساتذہ کرام نے، قواعد کی تشریح اور امثلہ کے اجراء پر پوری کوشش صرف فرمائی۔ فجزاهم الله عنّا وعن سائر المسلمین

لیکن موجودہ دور میں، گرائمر جیسے خشک اور بے مزہ مضمون میں طلبہ کی عدم دلچسپی کی وجہ سے اساتذہ بھی صرف بیان کو ہی گوشۂ عافیت سمجھتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ طلبہ آٹھ آٹھ سال کا طویل عرصہ علومِ عربیہ حاصل کرتے ہیں اور دورۂ حدیث سے فارغ التحصیل ہو کر علماء کی صف میں شامل ہو جاتے ہیں۔

سوائے شرذمۃ قلیلۃ کے، بیشتر زبان کے اتار چڑھاؤ سے ناواقف رہتے ہیں، اس کمی کا تدارک کرنے کے لیے کسی ایسی کتاب کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی، جو قواعد و اجراء کی جامع ہو۔

الحمد اللہ کہ اللہ تعالیٰ ہر ضرورت کے لیے رجالِ کار پیدا فرماتے رہتے ہیں۔ محترم مولانا خلیل الرحمٰن چشتی نائب صدر الفوز اکیڈمی اسلام آباد نے اس کمی کا احساس فرمایا اور شب و روز کی محنت سے "قواعدِ زبانِ قرآن"، کے نام سے قواعد و اشعار کا مجموعہ مرتب کیا، جس میں خاص طور پر، قرآنی

مثالوں کا اہتمام فرمایا اور ہر قاعدہ کو، اچھی طرح کھولنے کی کوشش فرمائی۔

میری دلی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سعی کو قبول فرمائے اور طلبہ علوم عربیہ واسلامیہ کو بھرپور استفادہ کی ہمت عطا فرمائے۔ (آمین)

۸ر ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ

محمد امیر نواز
مدرس التفسیر والحدیث جامعہ عربیہ
گوجرانوالہ

تقریظ

ڈاکٹر اسرار احمد امیر تنظیم اسلامی
قرآن اکیڈمی ۳۶ کے ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان۔ فون: ۳-۵۸۶۹۵۰۱

ارشادِ ربانی ہے:

﴿اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○﴾

(سورۃ الرحمٰن)

ان تین آیاتِ مبارکہ کا حاصل یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو قوتِ گویائی، قوتِ بیان عطا فرمائی ہے اس کا بہترین مصرف قرآن کا پڑھنا پڑھانا ہے۔ اسی بات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا:

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (بخاری)

"تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔"

لیکن قرآن چونکہ عربی زبان میں ہے،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

﴿اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ (الزخرف: ۳)

"کہ ہم نے اسے قرآنِ عربی بنا کر نازل فرمایا ہے تاکہ تم اسے سمجھ سکو۔"

لہٰذا قرآنِ مجید کے مفہوم تک رسائی کے لیے عربی دانی ضروری ہے، اور جن لوگوں کی مادری زبان عربی نہیں ہے، انہیں عربی زبان کی تحصیل کرنا ہوگی۔ یہ امر واقعہ ہے کہ کسی دوسری زبان کا سیکھنا خاصا مشقت طلب کام ہوتا ہے۔ اس کام میں ممکنہ حد تک آسانی اور دلچسپی پیدا

کرنے کے لیے۔

محترمی خلیل الرحمٰن چشتی صاحب نے "قواعدِ زبانِ قرآن" مرتب کرنے کا جو فریضہ انجام دیا ہے وہ میرے نزدیک بہت ہی لائقِ تحسین ہے۔ انہوں نے گویا عربی قواعد پر ایک انسائیکلوپیڈیا تیار کر دیا ہے، جو پڑھے لکھے طبقہ کے لیے خاص طور پر سہولت کا باعث ہوگا۔

یہ امر ہم سب کے لیے باعثِ مسرت ہے کہ حالیہ دور میں قرآن مجید کی جانب رجوع میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی تحریک رجوع الی القرآن کے علاوہ ملک بھر میں جا بجا عربی زبان اور ترجمۂ قرآن کی تدریس کے مراکز قائم ہو رہے ہیں اور مسلمانوں کی ایک قابلِ ذکر تعداد ان سے استفادہ کر رہی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں قرآنِ حکیم کی تعلیمات پر عمل کرنے اور انہیں قومی و ملکی سطح پر بالفعل نافذ کرنے کی بھی توفیق دے کہ ہم اسی ذوق و شوق کے ساتھ پاکستان میں نفاذِ اسلام کی جدوجہد کے لیے کمربستہ ہو جائیں، جس ذوق و شوق کے ساتھ ہم عربی زبان سیکھنے اور قرآن مجید پڑھنے پڑھانے میں مصروف ہیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد

۲۷ مئی ۲۰۰۲ء

ہدایات برائے طلبہ

۱۔ أفعال کی گردانوں کو، رٹنے کی کوشش نہ کریں، بلکہ أفعال کی شکلوں میں تبدیلی سے، معانی میں رونما ہونے والی تبدیلیوں پر غور کر کے، انہیں ذہن نشین کر لیں۔

۲۔ کتاب میں دیے گئے قواعد اور مثال دونوں، دماغ میں محفوظ ہو جائیں۔ روزانہ تلاوت قرآن کے موقع پر، غور کرتے رہیں کہ یہ کس قاعدے کے تحت ہے اور اس سے معانی پر کیا اثر پڑتا ہے۔

۳۔ حصّہ اوّل کی تکمیل کے بعد، حصّہ دوم کا مطالعہ ضروری ہے، جس میں فعل ثُلاثی مزید کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے اور حروف سے بحث کی گئی ہے۔

۴۔ طالب علم کے پاس مُفْرَداتُ الْقُرْآن (از امام راغِب اصفہانیؒ المتوفٰی ۵۰۰ھ) کا ہونا ضروری ہے۔ اس کا اُردو ترجمہ شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہٗ نے کیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے، ایک ہی لفظ کے مختلف استعمالات کا پتہ چلتا ہے۔ عربی زبان میں نیز خود قرآن میں، ایک لفظ ایک جگہ، ایک معنیٰ میں اور دوسری جگہ دوسرے معنیٰ میں اور تیسری جگہ تیسرے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ مبتدی کے لیے یہ مذکورہ کتاب ایک نعمت ہے۔ اس کی طرف بار بار رجوع کرنے سے، قرآن فہمی کی منزلیں ان شاء اللہ آسان ہو جائیں گی۔

۵۔ طالب علم کے پاس، عربی، اُردو ڈکشنری مِصْبَاحُ اللغات از مولانا عبد الحفیظ بلیاویؒ یا المنجد یا القاموس الوحید از مولانا وحید الزمان کیسرانویؒ کا ہونا ضروری ہے۔ ان کتابوں سے بھی، بار بار رجوع کرنے سے، طالب علم کی دشواریاں دُور ہو سکتی ہیں۔

۶۔ جو طالب علم، مزید محنت کرنا چاہتے ہوں اور عربی زبان میں مزید مہارت حاصل کرنا چاہتے ہوں اُن کے لیے مندرجہ ذیل کتب، ان شاء اللہ فائدہ مند رہیں گے۔

(الف) مُعَلِّمُ الإِنْشَاء (حصّہ اول و دوم وسوم)

از مولانا عبدالماجد ندویؒ و مولانا محمد رابع حسنیؒ ندوی

مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی نے اسے شائع کیا ہے۔

(ب) النَّحْوُ الوَاضِع (حصّہ اول و دوم وسوم)

از استاذ علی الجارمؒ و استاذ مصطفیٰ امینؒ

یہ کتاب دارالمعارف، قاہرہ، مصر سے شائع ہوئی ہے اور پاکستان میں دستیاب ہے۔

۷۔ عربی زبان سیکھنا، بذاتِ خود مقصود نہیں ہے۔ بلکہ اصل مقصد تو یہ ہے کہ ہم اللہ کی کتاب اور رسولؐ کی سنت پر مبنی خالص اسلامی تعلیمات کو، اس کی اساسی زبان میں سیکھیں اور اسلام کی خالص دعوت کو خدا کے دیگر بندوں تک پہنچائیں۔ مطالعہ سب سے بڑا معلم ہے۔ قرآن مجید کی تدبر و تفکر کے ساتھ، روزانہ باقاعدہ تلاوت اور صحیح احادیث پر مشتمل کسی مستند کتاب کا مطالعہ جس میں عربی متن بھی موجود ہو، ایک داعی اور مبلغ کی منزلوں کو آسان کرنے کا سب سے بہتر ذریعہ ہے۔

تعریفات

۱۔ عِلْمُ الصَّرْف The Conjection

صَرْف وہ علم ہے، جس میں کلمے (یعنی Words یا لفظ) کے اندر تبدیلی کے اصول بتائے جاتے ہیں، یعنی یہ لفظی تَغَیُّرات کے علم کا نام ہے۔

مثلاً : لفظ عِلْمٌ سے بے شمار الفاظ بنائے جاسکتے ہیں۔

جیسے عَالِمٌ، مَعْلُوْمٌ، مُتَعَلِّمٌ، یَعْلَمُوْنَ، تَعْلَمُوْنَ، عُلُوْمٌ، مُعَلِّمٌ

۲۔ عِلْمُ النَّحْو

۱۔ وہ علم ہے جس میں، الفاظ، کلمات Words اور کلام (Sentences) کو صحیح طور پر جوڑنے کے قواعد بتائے گئے ہوں۔

۲۔ وہ علم ہے جس میں، اسم، فعل اور حرف کو جوڑ کر جملے بنانے کی ترکیب بتائی جاتی ہو۔

۳۔ علمِ نحو کے ذریعے اسماء کے آخری حصّے یا آخری حرف کی حالت معلوم ہوتی ہے۔ اور کسی جملے میں، اسم کی حیثیت اور مقام کا تعین ہوتا ہے۔ مثلاً

کِتَابٌ ، کِتَابًا ، کِتَابٍ

اَلْکِتَابُ ، اَلْکِتَابَ ، اَلْکِتَابِ

نوٹ کیجیے کہ اوپر کی مثالوں میں آخری حرف 'ب' پر کہیں پیش ہے۔ کہیں زبر اور کہیں زیر اور کہیں ایک کے بجائے دو دو پیش، دو دو زبر اور دو دو زیر ہیں۔

۳۔ عِلْمُ الْبَیَان

علمِ بیان، ایک مضمون کو نت نئے انداز سے مختلف پیرایوں میں بیان کرنے کی قدرت کا علم ہے۔ تاکہ مضمون زیادہ واضح، زیادہ دلکش ہوجائے اور بہت حد تک صحیح تصویر کشی ممکن ہوسکے

اس مقصد کے حصول کے لیے تشبیہات، استعارات وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۔ عِلْمُ الْمَعَانِي

علمِ معانی، کلام کو مقتضائے حال بنانے کی قدرت فراہم کرنے والا علم ہے۔ تاکہ کہنے والا پڑھنے والے اور سننے والے کے حالات، اور موضوعِ کلام کی مناسبت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مختلف اسالیبِ بیان کو اختیار کرلے۔ چنانچہ وہ کبھی خبر، کبھی انشاء، کبھی ایجاز، کبھی اطناب، کبھی فصل اور کبھی وصل سے کام لیتا ہے۔

۵۔ عِلْمُ الْبَدِيعِ

علمِ بدیع، کلام کے اندر صوری اور معنوی حسن لطافت پیدا کرنے کی قدرت کا علم ہے۔ تاکہ کلام لفظی اور معنوی اعتبار سے خوبصورت ہو کر زیادہ مؤثر بن سکے۔ جبکہ بعض علماء کے نزدیک یہ علم معانی ہی کا ایک حصّہ ہے۔

۶۔ عِلْمُ الْبَلَاغَة

علمِ بیان، علمِ معانی اور علمِ بدیع، یہ تینوں علمِ بلاغت کا حصّہ ہیں۔

زبانوں کے بارے میں، یہ بنیادی بات ذہن میں رکھیے کہ پہلے زبانیں بنتی ہیں اور پھر زبان کے مطابق قواعد بنائے جاتے ہیں تاکہ غیر اہلِ زبان کو ایک اجنبی زبان کے سیکھنے میں سہولت ہو۔ قواعد کے مطابق، زبان نہیں بنائی جاتی، زبان کی صحت کا دار و مدار "سماع" پر ہوتا ہے۔

إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

(الزخرف : ۳)

"ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے، اُمید ہے کہ تم لوگ سمجھو گے۔"

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

(بخاری)

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے، جو قرآن سیکھے اور سکھائے"

فرمانِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ فَإِنَّهَا مِنْ دِيْنِكُمْ

"عربی زبان سیکھو! اس لیے کہ یہ تمہارے دین کا حصّہ ہے۔"

باب نمبر ۱

سبق نمبر ۱

حُرُوفِ تَہَجّی The Alphabet

عربی زبان میں کل حروفِ تہجی ۲۸ ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ ا (اَلِفٌ)	۱۱۔ ز (زَاءٌ)	۲۱۔ ق (قَافٌ)
۲۔ ب (بَاءٌ)	۱۲۔ س (سِینٌ)	۲۲۔ ک (کَافٌ)
۳۔ ت (تَاءٌ)	۱۳۔ ش (شِینٌ)	۲۳۔ ل (لَامٌ)
۴۔ ث (ثَاءٌ)	۱۴۔ ص (صَادٌ)	۲۴۔ م (مِیمٌ)
۵۔ ج (جِیمٌ)	۱۵۔ ض (ضَادٌ)	۲۵۔ ن (نُونٌ)
۶۔ ح (حَاءٌ)	۱۶۔ ط (طَاءٌ)	۲۶۔ و (وَاوٌ)
۷۔ خ (خَاءٌ)	۱۷۔ ظ (ظَاءٌ)	۲۷۔ ھ (ھَاءٌ)
۸۔ د (دَالٌ)	۱۸۔ ع (عَینٌ)	۲۸۔ ء (ھَمْزَۃٌ)
۹۔ ذ (ذَالٌ)	۱۹۔ غ (غَینٌ)	۲۹۔ یا (یَاءٌ)
۱۰۔ ر (رَاءٌ)	۲۰۔ ف (فَاءٌ)	

اَلِف، ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ لیکن یہ جب متحرک نظر آئے تو جان لیجیے کہ دراصل یہ "ھَمْزَہ" ہے۔ بعض کے نزدیک یہ دونوں الگ الگ حروف ہیں اور کل حروف ۲۹ ہیں۔

حروف کی قسمیں
(حرکات کے اعتبار سے)
حَرْفٌ
مُتَحَرِّکٌ
سَاکِنٌ یا مَجْزُوْمٌ
مُشَدَّدٌ
مُنَوَّنٌ (تنوین والا حرف)
(تشدید والا حرف) پہلا حرف ساکن دوسرا متحرک
(رَبٌّ) رَبْ بٌ
مَفْتُوْحٌ
زبر (فَتْحَةٌ) والے حروف
جیسے: کَتَبَ
مَکْسُوْرٌ
زیر (کَسْرَةٌ) والے حروف
جیسے: اِبِلٌ
مَضْمُوْمٌ
پیش (ضَمَّةٌ) والے حروف
جیسے: اُذُنٌ
ضَمَّتَانِ
دو پیش
(کِتَابٌ)
فَتْحَتَانِ
دو زبر
(کِتَابًا)
کَسْرَتَانِ
دو زیر
(کِتَابٍ)
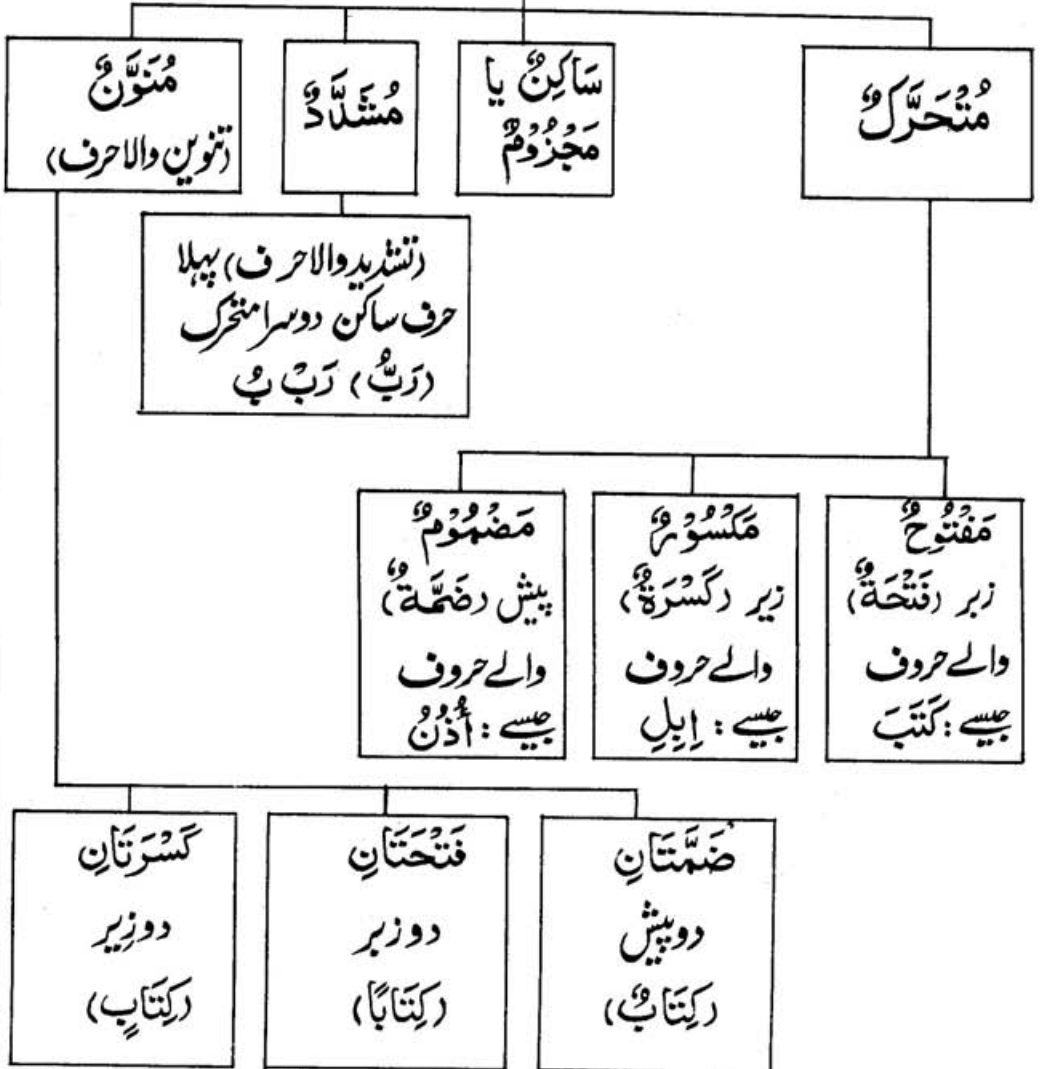
۱۔ حرکات (The Vowels)

حرکات دو قسم کی ہیں، چھوٹی اور بڑی۔ تین چھوٹی حرکتوں کو زَبَر، زِیر اور پیش کہا جاتا ہے۔

تین بڑی حرکتیں الف، یاء اور واؤ سے ظاہر کی جاتی ہیں۔

۲۔ متحرّک حرف (The letter With a Vowel)

جس حرف پر کوئی حرکت ہو، اسے متحرک کہتے ہیں۔

۳۔ مَفْتُوحْ (The Letter with a Short Vowel A)

اس حرف کو کہتے ہیں، جس پر فَتْحَة زبر ہو جیسے: کَتَبَ میں تینوں حروف۔

۴۔ مَکْسُوْرْ (The Letter with a Short Vowel I)

اس حرف کو کہتے ہیں، جس پر کَسْرَة زیر ہو۔ جیسے اِبِلِ میں تینوں حروف۔

۵ مَضْمُوْمْ (The Letter with a Short Vowel U)

اس حرف کو کہتے ہیں، جس پر ضَمَّة پیش ہو۔ جیسے: اُذُنُ میں تینوں حروف۔

۶۔ سَاکِنْ یا مَجْزُوْمْ (The Vowelless)

اس حرف کو کہتے ہیں، جس پر جَزْم سُکُون ھو۔ جیسے حَمْدٌ میں میم

۷۔ مُشَدَّدْ (The Double Letter)

اس حرف کو کہتے ہیں، جو پہلے ساکن ہو اور پھر متحرک ہو جائے اور اس طرح دوبارہ پڑھا جائے

جیسے: رَبٌّ (رَبْ + بٌ) پہلا ب، ساکن اور دوسرا متحرک ہے۔

۸۔ مُنَوَّنْ

اس حرف کو کہتے ہیں، جس پر تنوین ہو، اور جو آخر میں نون ساکن کی آواز دے۔ مُنَوَّن حرف پہلے متحرک ہوتا ہے اور آخر میں ساکن نون کی آواز دیتا ہے۔ جیسے کتابٌ، کِتَابُنْ کی طرح پڑھا جاتا ہے۔ یہاں بُ متحرک ہے۔ اور نون ساکن ہے۔

حُرُوفِ تَہَجّی (حروفِ ہجائی)
کل تعداد (۲۸)
حُرُوفِ صَحِیْح
تعداد (۲۵)
حُرُوف علّت
تعداد (۳)
اَلِفْ
وَاوْ
یَاءْ
حُرُوفِ مَدَّہ (طویل حرکت)
اَلِفْ
کھڑا زبر یا
فَتْحۂ اِشبَاعی
رَحْمٰنُ
وَاوْ
اُلٹا پیش یا
ضَمّہ اِشبَاعی
کِتَابُہٗ
یَاءْ
کھڑی زبر یا
کَسْرہ اِشبَاعی
کِتَابِہٖ
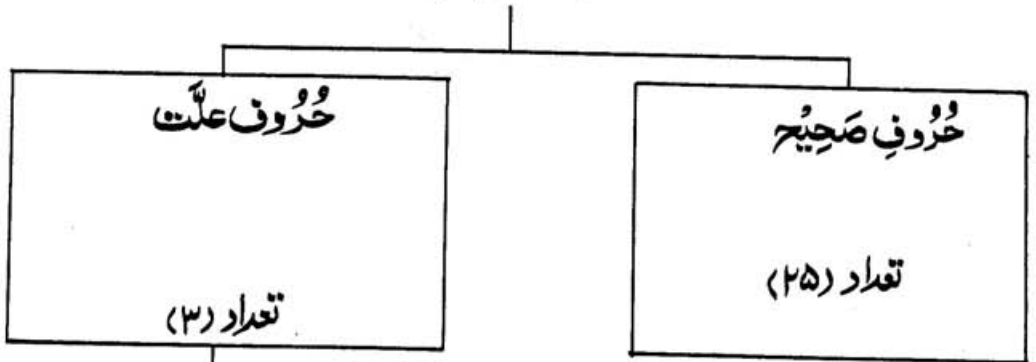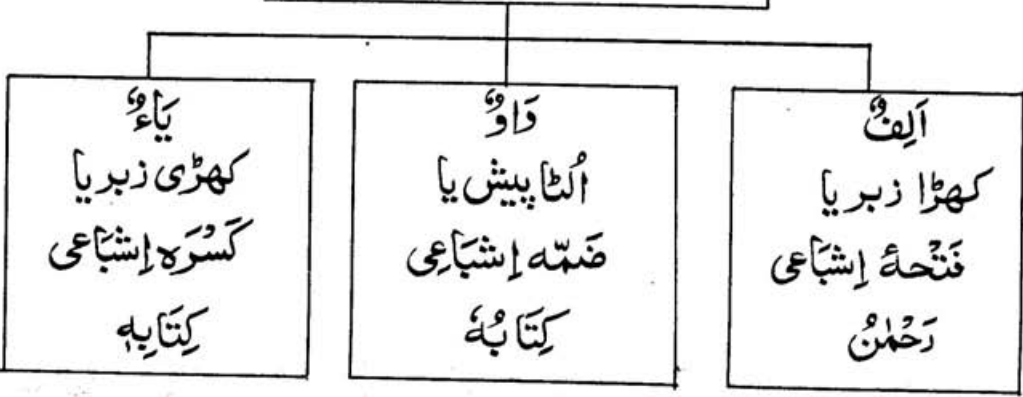
اَلِف (Vowel) ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ لیکن جب یہ متحرک نظر آئے تو جان لیجیے کہ دراصل یہ ہمزہ' (Consonant) ہے لیکن الف کی شکل میں لکھا گیا ہے۔

۱۔ حُرُوفِ علّت :

عربی زبان میں حُرُوفِ عِلّت تین ہیں۔ الف، واؤ اور یاء

۲۔ حُرُوفِ صحیح : (The Sound Letters)

کل حروف تہجی ۲۸ ہیں۔

تین حُرُوفِ علّت کے علاوہ بقیہ ۲۵ حُرُوف صحیح کہلاتے ہیں۔

۳۔ حُرُوفِ مدّہ : (The Lenghtening Letters)

حُرُوفِ عِلّت ہی حُرُوفِ مدّہ ہیں۔ ان کی حرکت طویل ہوتی ہے۔

ا۔ ضمّہ اِشْبَاع (الٹا پیش) (The long Vowel U)

پیش والے حرف کے بعد، اگر واؤ ساکن آجائے تو پیش کی حرکت طویل کر دی جاتی ہے۔

اس کو اُلٹے پیش یا ضمّہ اِشْبَاعی سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے کِتَابُہٗ

ب۔ فَتحہ اِشْبَاع (کھڑا زبر) (The Long Vowel A)

زبر والے حرف کے بعد، اگر الف ساکن آجائے تو زبر کی حرکت طویل کر دی جاتی ہے۔

اس کو کھڑے زبر یا فتحہ اشباعی سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے رَحْمٰن۔

ت۔ کَسرۂ اِشْبَاع (کھڑی زیر) (The Long Vowel I)

زیر والے حرف کے بعد یائے ساکن آئے تو زیر کی حرکت طویل کر دی جاتی ہے۔

اس کو کھڑی زیر یا کسرہ اشباعی سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے کِتَابِہٖ۔

سبق نمبر۲

حُرُوفِ شَمْسِی اور حُرُوفِ قَمَرِی

اسم کے شروع میں جو "اَلْ" (لامِ تعریف) لگایا جاتا ہے، اس "الف لام" کے لام کی آواز کے اعتبار سے حُرُوف کی دو قسمیں ہیں، حُرُوفِ شَمْسِی اور حُرُوفِ قَمَرِی۔ حُرُوفِ شَمْسِی کی تعداد چودہ (۱۴) اور حُرُوفِ قَمَرِی کی تعداد بھی چودہ ہے۔

حُرُوفِ شَمْسِی: حروف شمسی وہ حروف ہیں، جن سے شروع ہونے والے الفاظ سے پہلے 'لام تعریف'، الف لام (اَلْ) لگا دیا جائے تو، الف لام کے لام کی آواز، لفظ کے پہلے حرف کی آواز، میں بدل جاتی ہے۔ الف لام کا لام لکھا تو جاتا ہے، لیکن پڑھا نہیں جاتا

مثلاً شَمْسٌ سے پہلے الف لام لگانے سے اَلشَّمْسُ ہو جاتا ہے۔ یہاں غور کیجیے تو معلوم ہوگا کہ پہلا حرف شین مُشَدَّد ہو گیا ہے۔ حُرُوفِ شَمْسِی حسبِ ذیل ہیں۔

ت ، ث ، د ، ذ ، ر ، ز ، س

ش ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ل ، ن

صحیح تلفظ کے لیے مندرجہ ذیل تحلیل ملاحظہ فرمائیے۔

تحلیل : اَلْ + شَمْسُ = اَشْ + شَمْسُ = اَلشَّمْسُ

تَشْدِیْدٌ :۔

کسی لفظ میں، کسی حرف کی آواز کو دو مرتبہ ادا کرنے کا نام ہے۔ جس میں پہلا حرف ساکن اور دوسرا مُتَحَرِّک ہوتا ہے۔ اوپر کی مثال اَلشَّمْسُ میں پہلا شین ساکن ہے اور دوسرا شین مُتَحَرِّک ہے۔

مندرجہ ذیل أَسْمَاء پر غور کیجیے ۔ یہ سب أسماء حُرُوفِ شمسی سے شروع ہوتے ہیں۔

اَلصَّلٰوةُ ، اَلزَّکٰوةُ ، اَلرَّسُوْلُ ، اَلرَّافِعُ

حُرُوفِ قَمَرِی: حُرُوف قَمَرِی سے شروع ہونے والے الفاظ پر لَامِ تَعْرِیْف (أَلْ)، أَلِف لام لگانے سے لام کی اصلی آواز میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی اور لفظ جس طرح لکھا جاتا ہے، اُسی طرح پڑھا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل چودہ حروف، حروف قمری کہلاتے ہیں۔

أَ ، ب ، ج ، ح ، خ ، ع ، غ ، ف ، ق ، ک ، م ، و ، ھ ، ي

تحلیل : اَلْ + قَمَرٌ = اَلْقَمَرُ

مندرجہ ذیل اسمائے الٰہی پر غور کیجیے جو حروف قمری سے شروع ہوتے ہیں۔

أَلْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ ، اَلْمَلِكُ الْقُدُّوسُ ، اَلْمُؤْمِنُ

اَلْمُهَيْمِنُ ، اَلْجَبَّارُ ، اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

مشق : سُوْرَةُ الْبَقَرَہ میں سے ۲۰ ایسے الفاظ تلاش کیجیے جو لامِ تعریف (ال) اور حُرُوفِ شَمْسِی سے شروع ہوتے ہوں۔

مشق : سُوْرَة آلِ عمران میں سے ۲۰ ایسے الفاظ تلاش کیجیے جو لام تعریف (ال) اور حُرُوفِ قَمَرِی سے شروع ہوتے ہوں۔

باب نمبر ۲

سبق نمبر ۳

كَلِمَةٌ Word (لفظ)

عربی زبان میں، لفظ کو "کَلِمَة" کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا نام مُفْرَدٌ ہے۔
عربی زبان میں کَلِمَات یعنی الفاظ Words تین قسم کے ہوتے ہیں۔

۱۔ اسم ۲۔ فعل ۳۔ حرف

مُفْرَد کَلِمَة

إِسْمٌ فِعْلٌ حَرْفٌ

۱۔ إِسْمٌ یعنی NOUN (جمع : أَسْمَاءٌ)
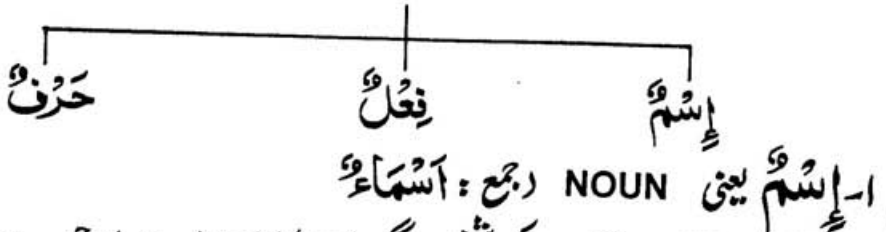
اسم وہ لفظ ہے، جس سے کسی شخص، جگہ یا چیز کا نام معلوم ہو اور جس سے زمانہ ظاہر نہ ہوتا ہو۔ مثلاً مَسْجِدٌ ، زَيْدٌ ، كِتَابٌ۔

۲۔ فِعْلٌ یعنی VERB (جمع أَفْعَالٌ)

فعل وہ لفظ ہے، جو کسی کام کے ہونے کو، کسی خاص زمانے کے تعین کے ساتھ، ظاہر کرے۔ مثلاً

ذَهَبَ : وہ گیا ، فَعَلَ : اس نے کیا ، أَكَلَ : اس نے کھایا

۳۔ حَرْفٌ یعنی Prepositions (جمع حُرُوفٌ)

حرف وہ لفظ ہے، جو اپنا مفہوم دینے کے لیے، اسم یا فعل یا دونوں کا محتاج ہو۔ یہ

ایک حرفی، دو حرفی، سہ حرفی بھی ہوتے ہیں، مثلاً

إِلیٰ = تک ، مِنْ = سے ، عَلٰی = اوپر

اسم کو پہچاننے کے بعض طریقے

۱۔ اسم پر لامِ تعریف "ال" آسکتا ہے۔

جیسے اَلْحَمْدُ ، اَلْکِتَابُ ، الرَّسُوْلُ ، العَزِیْزُ، وغیرہ جب کہ فعل پر کبھی "ال" نہیں آتا (الاّ یہ کہ ضرورتِ شعری ہو)۔

۲۔ اسم پر "تنوین" آسکتی ہے۔

جیسے کتابٌ ، کتاباً ، کتابٍ ، مُسْلِمَاتٌ ، جبکہ فعل پر کبھی "تنوین" نہیں آتی۔

۳۔ اسم جمع مذکر سالم کے آخر میں "وْنَ" اور "اِیْنَ" آسکتا ہے۔

جیسے : مُؤْمِنُوْنَ ، مُسْلِمُوْنَ ، عَابِدِیْنَ ، سَاجِدِیْنَ وغیرہ۔ اور اسی طرح فعل پر بھی آسکتا ہے۔ جیسے یَعْمَلُوْنَ ، تَعْلَمِیْنَ وغیرہ۔ اسم جمع مونث سالم کے آخر میں "اٰتٌ" یا "اٰتٍ" آتا ہے۔ جیسے : مُؤْمِنَاتٌ ، مُسْلِمَاتٍ۔

فعل کو پہچاننے کے بعض طریقے

۴۔ فعل "الف" (ھمزہ) سے شروع ہوسکتا ہے۔ جیسے اَنْظُرْ ، اَذْبَحْ ، أَقْتُلُ، أُنْصُرْ ، إِضْرِبْ ، إِفْتَحْ ، أُکْرُمْ ، إِسْمَعْ وغیرہ۔

ہمزہ سے اسم بھی شروع ہوسکتا ہے۔ جیسے : اَکْبَرُ ، اَکْثَرُ ، اَحْمَرُ وغیرہ

۵۔ فعل "ت" سے شروع ہو سکتا ہے۔ تَفْعَلُ، تَعْلَمْ، تَذْكُرُ، تَعْلَمُوْنَ، تَشْعُرُوْنَ، تَسْتَهْزِءُوْنَ، تَعْبُدُوْنَ، تَسْجُدِيْنَ، تَفْعَلْنَ، تَحْفَظْنَ، وغیرہ۔

۶۔ فعل "ن" سے شروع ہو سکتا ہے۔ جیسے: نَفْعَلُ، نُنَزِّلُ، نَشْرَحُ۔ نُؤْمِنُ، نَتَوَكَّلُ، نَزِيْدُ۔ اور اسم بھی جیسے: نُمَيْرٌ۔

۷۔ فعل "یا" سے شروع ہو سکتا ہے جیسے يَفْعَلُوْنَ، يَعْلَمُوْنَ، يَفْتَرُوْنَ، يَأْخُذُ، يَأْكُلُ، يَذْهَبُ، يَضْرِبْنَ، وغیرہ اور اسم بھی جیسے: يَاسِرٌ۔

۸۔ فعل ماضی کے آخر میں زبر ہوتا ہے۔ جیسے فَتَحَ، ضَرَبَ، نَصَرَ وغیرہ

۹۔ فعل مضارع صحیح کے آخر میں زبر، پیش اور جزم ہو سکتا ہے۔ لیکن فعل کے آخر میں کبھی زیر نہیں آتی۔ جیسے: يَفْتَحُ، لَنْ يَفْتَحَ، لَمْ يَفْتَحْ وغیرہ۔

۱۰۔ فعل امر کے آخر میں جزم آتا ہے۔

جیسے إِفْتَحْ، إِضْرِبْ، أُنْصُرْ، قُلْ وغیرہ۔

۱۱۔ فعل کے آخر میں کبھی زیر نہیں آتی، البتہ جب فعل کا آخر ساکن ہو اور اسے اگلے لفظ سے ملانا ہو تو زیر لگا کر متحرک کر دیتے ہیں۔ جیسے قُلِ اللّٰهُ۔

۱۲۔ فعل سے پہلے 'سَ' یا 'سَوْفَ' آسکتا ہے جیسے سَيَعْلَمُوْنَ، سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

مشق: مندرجہ ذیل الفاظ میں سے اسماء اور افعال کو پہچان کر قوسین میں لکھیے۔

مَنَافِعُ ( )	اَلْبَيْتُ ( )	جَعَلْنَا ( )	مُخْبِتِيْنَ ( )
أَجَلٌ ( )	اَلْعَتِيْقُ ( )	أَسْلِمُوْا ( )	اَلَّذِيْنَ ( )
أُذْكُرُوْا ( )	يُنْفِقُوْنَ ( )	صَابِرِيْنَ ( )	هٰذَا ( )
وَجَبَتْ ( )	خَيْرٌ ( )	قُلُوْبُهُمْ ( )	ذُكِرَ ( )
يَنَالُ ( )	يُدَافِعُ ( )	حَقٌّ ( )	مُنْكَرٌ ( )
مُحْسِنِيْنَ ( )	يُحِبُّ ( )	بَيْعٌ ( )	عَادٌ ( )

مشق

سورۃ فاتحہ کے الفاظ پر غور کیجیے۔ اور اس سورت میں پائے جانے والے
(۱۶) أسماء ، (۴) أفعال اور (۳) حروف کو الگ کیجیے۔

أسماء (۱۶)	أسماء	افعال (۴)
۱۔	۹۔	۱۔
۲۔	۱۰۔	۲۔
۳۔	۱۱۔	۳۔
۴۔	۱۲۔	۴۔
۵۔	۱۳۔	حروف (۳)
۶۔	۱۴۔	۱۔
۷۔	۱۵۔	۲۔
۸۔	۱۶۔	۳۔

سبق نمبر ۴

إِسْمِ نَكِرَہ اور إِسْمِ مَعْرِفَة

اِسْمِ نَكِرَہ (Common Noun)

اسم نکرہ، غیر معین، غیر معروف، عام چیزوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً کِتَابٌ، سے مراد ایک کتاب یا کوئی کتاب ہے۔

اِسمِ معرفہ (Definite Noun)

اسم معرفہ کسی معین چیز پر دلالت کرتا ہے۔ یہ اسم، کسی معروف یعنی جانے پہچانے، خاص شخص یا چیز یا جگہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً لاھور، ایک خاص شہر کا نام ہے یہ اسم معرفہ ہے۔ اسم معرفہ کی سات (۷) قسمیں ہیں۔ ذکر آگے آرہا ہے۔

مشق

اگلے صفحے پر ایک چارٹ دیا گیا ہے۔ سُوْرَةُ المَائِدَہ سے، أسمائے نکرہ اور اسمائے معرفہ تلاش کیجیے۔ اور نیچے دیے ہوئے خانوں میں لکھیے۔

یاد رکھیے کہ اس کتاب سے آپ صرف اس صورت میں صحیح فائدہ اُٹھا سکتے ہیں، جب آپ اس کی قرآنی مشقوں پر بھرپور توجہ دیتے جائیں۔ اس طرح آپ قرآنی الفاظ سے بتدریج مانوس ہوتے چلے جائیں گے۔

سبق نمبر ۵

اِسْمِ مَعْرِفَہ کی سات (۷) قسمیں

۱۔ اِسْمِ عَلَم (Proper Noun)

کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کا ذاتی نام، عَلَمٌ کہلاتا ہے۔ اِسْمِ علم، اپنی ذات ہی میں خاص یعنی مَعْرِفَہ ہوتا ہے۔

جیسے آدَمُ ، خَالِدٌ ، لَاھُور ، اسلام آباد

۲۔ اِسْمِ مُعَرَّف بِاللَّام :

اسم نکرہ سے پہلے 'لام تعریف' (اَلْ) لگا کر (عام اسم) کو 'خاص اسم' بنا لیا جاتا ہے۔

ایسا اسم 'مُعَرَّف بِاللَّام' کہلاتا ہے۔ جیسے کِتَابٌ سے اَلْکِتَابُ۔

۳۔ اِسْمِ ضمیر :

اسم ضمیر وہ اسم معرفہ (خاص) ہے جو اِسْمِ عَلَم کی جگہ استعمال کیا جائے۔ یہ مُتَکَلِّم بھی ہو سکتا ہے۔ 'حَاضِر' بھی اور 'غَائِب' بھی۔ چونکہ یہ کسی خاص اسم کا قائم مقام ہوتا ہے، لہٰذا معرفہ ہوتا ہے۔

جیسے أَنَا (میں)، نَحْنُ (ہم)، هُوَ (وہ) ، أَنْتَ (تو)

۴۔ اِسْمِ اِشَارَہ :

اسم اشارہ وہ اسم ہے، جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔

جیسے هٰذَا (یہ) ذٰلِکَ (وہ) هٰؤُلَاءِ ، أُولٰئِکَ وغیرہ

اِسْمِ اِشَارَہ بھی، چونکہ کسی خاص اسم کا قائم مقام ہوتا ہے اس لیے معرفہ ہوتا ہے۔

۵۔ اِسمِ مَوْصُول :

اسمِ موصول وہ اسم ہے جس کا مطلب ایک پورا جملہ ظاہر کرے۔ جیسے اَلَّذِیْ، اَلَّتِیْ، اَلَّذِیْنَ
اسمِ موصول بھی معرفہ ہوتا ہے۔ اسمِ موصول کے بعد ایک پورا جملہ ملایا جاتا ہے۔ جسے "صِلَةٌ" کہتے ہیں۔

۶۔ اِسْمِ مُنَادیٰ :

منادیٰ، وہ اسم ہے جس کو پکارا جائے۔ یہ بھی نکرہ اسم کو، معرفہ میں تبدیل کر دیتا ہے
مثلاً آپ ایک لڑکے کو پکار رہے ہیں۔ تو وَلَدٌ کے بجائے "یَا وَلَدُ" کہیں گے یا
آدمی کو یَا رَجُلُ کہہ کر آواز دیں گے۔ چونکہ آپ ایک "مخصوص لڑکے"، یا "مخصوص آدمی"،
کو آواز دے رہے ہیں، اس لیے یہ نکرہ اسم بھی، معرفہ (خاص) بن گیا ہے۔ مختصر یہ کہ حرف
نداء، اپنے منادیٰ کو معرفہ بنا دیتا ہے۔

۷۔ اِسم مُضاف :

بعض اوقات دو (۲) اسموں کو ملا کر مُرَکَّب بنایا جاتا ہے۔ ایسے مُرَکَّب کی ایک قسم
مُرَکَّب اضافی ہے۔ اس کا پہلا اسم مُضَافٌ اور دوسرا مُضَافٌ اِلَیْه کہلاتا ہے۔ مُضاف
بھی، 'مُضَافٌ اِلَیْه'، سے نسبت کی وجہ سے 'مَعْرِفَه' (خاص) بن جاتا ہے، بشرطیکہ مضاف
الیہ بھی معرفہ ہو۔ مثلاً: غُلَامٌ، نَکِرَہ ہے۔ لیکن آپ غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام) کہیں
گے تو یہاں ایک "خاص غلام" مراد ہے۔ اس لیے یہ غلام جو مُضاف ہے، وہ بھی "مَعْرِفَه"
بن گیا ہے۔

غور کیجیے۔ مندرجہ ذیل مثالوں میں سارے مُضَاف، مَعْرِفَه بن گئے ہیں۔

غُلَامُ زَیْدٍ = زید کا غلام   غُلَامُهٗ = اُس کا غلام

غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدَكَ = اس شخص کا غلام، جو آپ کے پاس ہے۔

كِتَابُ هٰذَا التِّلْمِيْذِ : اس شاگرد کی کتاب

نوٹ : البتہ اگر مضاف الیہ، نکرہ ہو تو مضاف نکرہ ہی رہتا ہے، جیسے : كِتَابُ رَجُلٍ : ایک آدمی کی کتاب۔ اس مثال میں مضاف کتاب ہے اور نکرہ ہی ہے۔

اِسْمِ نَکِرہ سے اِسْمِ مَعْرِفہ

مندرجہ ذیل الفاظ پر غور کیجئے۔

یہ اِسْمِ نَکِرَہ کو 'اَل' لگا کر معرفہ بنانے کی مثالیں ہیں۔ یاد رہے کہ تَلَفُّظ میں لام کی آواز بالکل نہ نکلنے پائے اور حروفِ شمسی مُشَدَّد ہو کر دو بار پڑھے جائیں اور اسم کے آخر میں دو پیش کے بجائے ایک رہ جائے۔

اِسْمِ نَکِرہ	حروفِ شمسی سے اِسْمِ مُعَرَّف بِاللَّام
ت سے تِلْمِیْذٌ : کوئی شاگرد	اَلتِّلْمِیْذُ : خاص شاگرد
ث سے ثَابِتٌ : ایک ٹھہرنے والا	اَلثَّابِتُ : خاص ٹھہرنے والا
د سے دُعَاءٌ : ایک دعا	اَلدُّعَاءُ : خاص دعا
ذ سے ذَنْبٌ : ایک گناہ	اَلذَّنْبُ : خاص گناہ
ظ سے ظُلْمٌ : ایک ظلم	اَلظُّلْمُ : خاص ظلم
ط سے طَیْرٌ : کوئی پرندہ	اَلطَّیْرُ : خاص پرندہ
ل سے لَفْظٌ : کوئی لفظ	اَللَّفْظُ : خاص لفظ
ن سے نَافِعٌ : فائدہ پہنچانے والا	اَلنَّافِعُ : خاص نفع پہنچانے والا

مُعَرَّف بِاللّام کی مندرجہ ذیل مثالوں کے اعراب پر غور کیجیے اور ترجمہ پر توجہ فرمائیے۔

اِسْمِ نَکِرَہ	نَکِرَہ کا ترجمہ	اِسمِ مُعَرَّف بِاللّام	مَعرِفہ کا ترجمہ
کِتَابٌ	ایک کتاب	اَلْکِتَابُ	خاص کتاب
رَسُوْلٌ	کوئی رسول	اَلرَّسُوْلُ	خاص رسول
وَلَدٌ	ایک لڑکا	اَلْوَلَدُ	خاص لڑکا
صَنَمٌ	ایک بُت	اَلصَّنَمُ	خاص بُت
عَبْدٌ	کوئی غلام	اَلْعَبْدُ	خاص غلام

قاعدہ

۱۔ اِسْمِ نَکِرَہ کا ترجمہ کوئی، کسی، ایک یا اسی طرح کے ملتے جلتے الفاظ سے کیا جاتا ہے۔ اس لیے کہ یہ ایک غیر مُعین اِسم ہے۔

۲۔ نَکِرَۃ اِسْم کے آخری حرف پر دو پیش آتے ہیں۔ اِسم نَکِرَہ کا اعراب، ثَقِیل اعراب (بھاری)، ہوتا ہے۔

۳۔ اِسْمِ مُعَرَّف بِاللّام کے آخری حرف پر صرف ایک پیش آتا ہے۔ دو پیش میں سے، ایک پیش نکال دیا جائے تو اسم کا اعراب ثقیل (بھاری) سے خفیف (ہلکا) ہو جاتا ہے۔

اسم کی قسمیں

(عمومیت اور خصوصیت کے اعتبار سے)

اِسْمٌ

- نَکِرَةٌ (Common)
  - رَجُلٌ
- مَعْرِفَةٌ (Definite)
  - اِسْمِ مَعْرِفَہ کی (۷) قسمیں ہیں

مُعَرَّف بِاللَّامِ	اِسْمِ عَلَم Proper Noun	اِسْمِ ضَمِیْر	اِسْمِ مُضَاف	اِسْمِ اِشَارَہ	اِسْمِ مُنَادیٰ	اِسْمِ مَوْصُوْل
(اَلرَّجُلُ)	(آدَمُ)	(هُوَ)	(غُلَامُهُ)	(هٰذَا)	(یَارَجُلُ)	(اَلَّذِیْ)
	رَمَضَانُ	اَنَا	غُلَامُ زَیْدٍ	هٰذِهٖ	(یَاوَلَدُ)	اَلَّتِیْ اَلَّذِیْنَ
	جَهَنَّمُ	أَنْتَ	غُلَامُ هٰذَا			
			غُلَامُ الَّذِیْ			
			عِنْدَکَ			
			کِتَابُ زَیْدٍ			
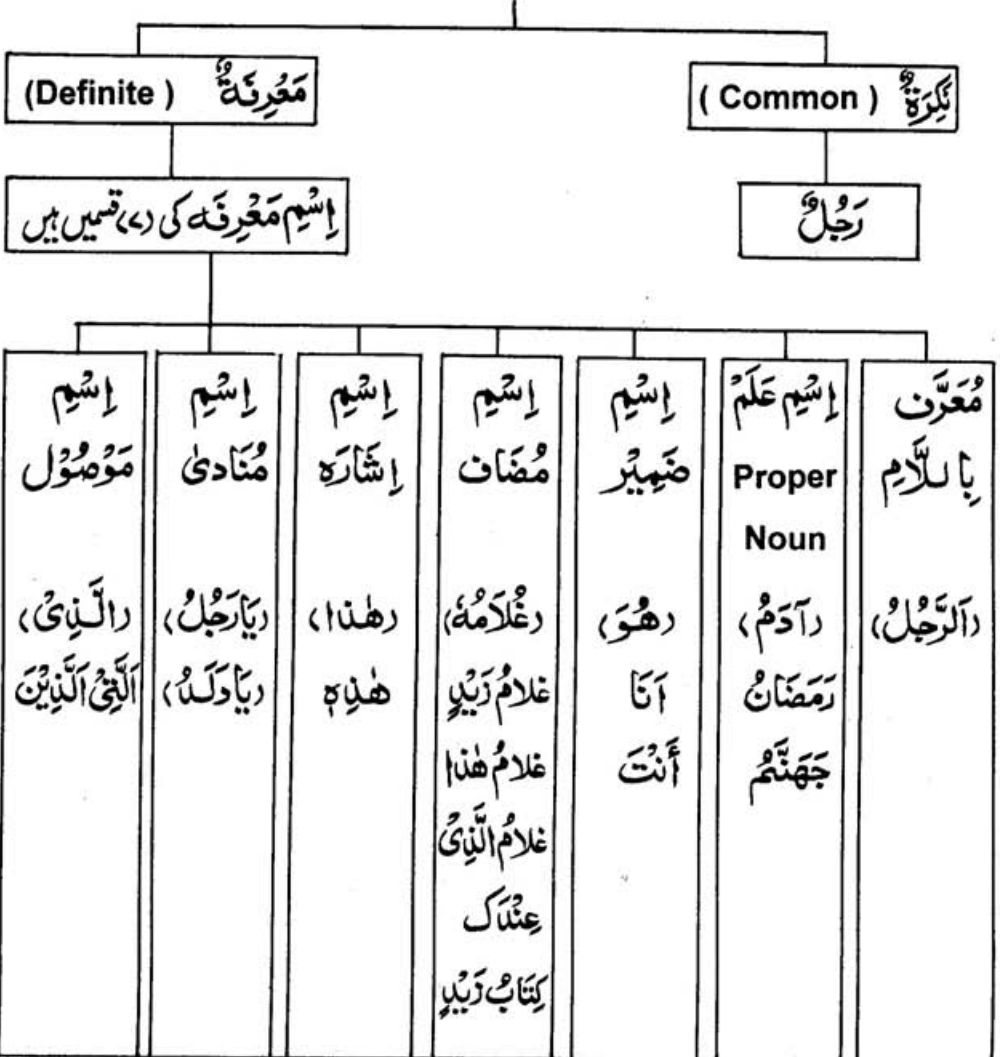
مشق : سُورَۃ الاعراف میں سے، اِسمِ معرفہ کی ہر قسم کی، پانچ پانچ مثالیں تلاش کیجئے اور کاپی پر لکھیے۔

۱۔ اِسْمِ عَلَم (Proper) کی مثالیں :

۲۔ اِسم معرف بِاللّام کی مثالیں :

۳۔ اسم ضمیر کی مثالیں :

۴۔ اسم اشارہ کی مثالیں :

۵۔ اسم موصول کی مثالیں :

۶۔ اسم مُنادیٰ کی مثالیں :

۷۔ اسم مضاف کی مثالیں :

مشق : سورۃ الاعراف ہی سے اٹھارہ ایسے اسمائے نکرہ تلاش کیجئے، جو حروفِ شمسی سے شروع ہوتے ہوں، پھر ان اسمائے نکرہ کو اسمائے معرفہ میں تبدیل کیجئے۔

(حروفِ شمسی سے شروع ہونے والے) اسمائے نکرہ	اسمائے معرفہ
۱۔	
۲۔	
۳۔	
۴۔	
۵۔	
۶۔	
۷۔	
۸۔	
۹۔	
۱۰۔	
۱۱۔	
۱۲۔	
۱۳۔	
۱۴۔	
۱۵۔	
۱۶۔	

سبق نمبر ۶

فعل کی قسمیں

فعل، کام کے ہونے کو بیان کرتا ہے۔ فعل کے اندر، زمانے کا پایا جانا ضروری ہے۔ فعل کی تفصیلات سبق نمبر ۸۴ میں آ رہی ہیں۔ یہاں مختصر تعارف مطلوب ہے۔

۱۔ زمانے کے اعتبار سے فعل، ماضی، مضارع، یا امر ہوتا ہے۔

جیسے: ذَهَبَ، يَذْهَبُ، اِذْهَبْ

۲۔ فاعل کے ذکر کے اعتبار سے فعل، معروف یا مجہول ہوتا ہے۔

جیسے: نَصَرَ، نُصِرَ اور يَنْصُرُ، يُنْصَرُ۔

۳۔ ضرورتِ مفعول کے اعتبار سے فعل، لازم یا مُتَعَدّی ہوتا ہے۔

جیسے: قَامَ، جَلَسَ، لازم ہیں اور جَعَلَ، ذَبَحَ، مُتَعَدّی ہیں۔

۴۔ حروفِ علّت کے اعتبار سے فعل، صحیح یا مُعتَل ہوتا ہے۔

جیسے: ذَهَبَ (سالم)، اَكَلَ (مهموز) اور فَرَّ (مضاعف) افعالِ صحیح ہیں۔ اور وَعَدَ (مثال)، قَالَ (اَجوف) اور خَشِيَ (ناقِص) افعالِ مُعتلّ ہیں۔

۵۔ حروفِ مادّہ کے اعتبار سے فعل، ثُلاثی اور رُباعی ہوتا ہے۔

جیسے: ذَهَبَ، نَصَرَ اور فَتَحَ وغیرہ اَفعالِ ثُلاثی ہیں۔ اور سَلْسَلَ، زَلْزَلَ اور وَسْوَسَ وغیرہ اَفعالِ رُباعی ہیں۔

۶۔ عین کلمے کی حرکت کے اعتبار سے فعل کو، چھ (۶) مشہور ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

باب نَصَرَ، ضَرَبَ، فَتَحَ، سَمِعَ، كَرُمَ، حَسِبَ۔

حُرُوف کی قسمیں

حُرُوف ، وہ الفاظ ہیں، جو نہ اسم کی طرح ،کسی شخص چیز یا جگہ کا نام ہیں، اور نہ ان میں، فِعل کی طرح ، کوئی زمانہ پایا جاتا ہے۔بلکہ یہ وہ الفاظ ہیں جو،اپنا مفہوم دینے کے لیے، اسم یا فعل کے محتاج ہوتے ہیں۔

(یہ الفاظ ،مفہوم کے اعتبار سے حروف ہیں۔ اور حروفِ تہجی سے مختلف ہیں)

حُرُوف کی کئی قسمیں ہیں۔حُرُوف کا تفصیلی ذکر قواعدِ زبان قرآن ،حصّہ دوم میں ملاحظہ فرمائیے۔یہاں مختصراً چند قسموں کا ذکر کیا جارہا ہے۔

۱	حُرُوفِ جَرّ	جیسے : مِنْ ،إِلٰى ،عَنْ ،بِ ، عَلٰى وغیرہ
۲	حُرُوفِ اِسْتِفْهَام	جیسے : هَلْ اور أَ
۳	حُرُوفِ مُسْتَقْبِل	جیسے : سَ ، سَوْفَ اور لَنْ
۴	حُرُوفِ مُشَبَّه بِالْفِعْلِ	جیسے : إِنَّ ، أَنَّ ، لٰكِنَّ ، كَأَنَّ ، لَيْتَ ، لَعَلَّ
۵	حُرُوفِ عَطْف	جیسے : وَ ، فَ اور ثُمَّ
۶	حُرُوفِ نَفِی	جیسے : مَا ، لَا ، لَمْ اور لَمَّا وغیرہ
۷	حُرُوفِ تَنْبِیہ	جیسے : أَلَا ، أَمَا اور هَا
۸	حُرُوفِ تَصْدِیق	جیسے : بَلٰى ، نَعَمْ وغیرہ
۹	حُرُوفِ شَرْط	جیسے : إِنْ ، لَوْ وغیرہ
۱۰	حُرُوفِ اِسْتِثْنَاء	جیسے : إِلَّا وغیرہ

سبق نمبر ۷

عَدَد کے لحاظ سے اِسْم کی تقسیم

عدد کے اعتبار سے، اسم کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ وَاحِدٌ ۲۔ مُثَنّٰی ۳۔ جَمْعٌ

۱۔ اِسمِ وَاحِد The Singular Noun

مُسْلِمٌ ، کِتَابٌ ، قَلَمٌ وغیرہ واحد ہیں

۲۔ اِسمِ مُثَنّٰی The Dual Noun

دو کو مُثَنّٰی کہتے ہیں۔ واحد سے مُثَنّٰی بنانے کے لیے الف اور نون یعنی "اَنِ" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً

۱۔ مُسْلِمٌ + اَنِ = مُسْلِمَانِ = دو مسلمان

۲۔ کِتَابٌ + اَنِ = کِتَابَانِ = دو کتابیں

۳۔ قَلَمٌ + اَنِ = قَلَمَانِ = دو قلم

۳۔ اِسمِ جَمْع سالم The Sound Plural Noun

اِسم جمع کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم جمع سالم کہلاتی ہے۔ اور دوسری جمع مُکَسَّر۔

جمع سالم میں واحد سے جمع بنانے کے لیے واؤ اور نون یعنی وْنَ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جمع سالم میں، واحد کے اصلی حروف، جوں کے توں برقرار رہتے ہیں۔

مثلاً

۱۔ مُسْلِمٌ + وْنَ = مُسْلِمُوْنَ = کئی مسلمان

۲۔ قَادِرٌ + وْنَ = قَادِرُوْنَ = قدرت رکھنے والے

۳۔ عَامِلٌ + وْنَ = عَامِلُوْنَ = عمل کرنے والے

۴۔ اِسم جَمْع مُکَسَّر The Broken Plural Noun

جمع سالم میں، مادّے کے اصلی حروف، اپنی ترتیب کے ساتھ جوں کے توں رہتے ہیں۔ جمع بنانے کے لیے، اُن کے آخر میں وْنَ، آتِ وغیرہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اصل ترتیبِ حروف برقرار رہتی ہے۔ اس کے بالکل برعکس، جَمْع مُکَسَّر میں، اسم واحد کے اصل حروف ٹوٹ کر بکھر جاتے ہیں اور ان کے درمیان، حروفِ زائدۃ، آجاتے ہیں یا پھر کبھی کسی حرف کی کمی کر دی جاتی ہے۔

مثلاً:

۱۔ عَبْدٌ کی جَمْع مُکَسَّر، عِبَادٌ ہے، جو فِعَالٌ کے وزن پر ہے۔
اس میں حرف ب کے بعد "الف" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۔ رَسُوْلٌ کی جَمْع مُکَسَّر، رُسُلٌ ہے، جو فُعُلٌ کے وزن پر ہے۔
اس میں ایک حرف "واوٌ" (و) کی کمی کر دی گئی ہے۔

۳۔ نَبِيٌّ کی جَمْع مُکَسَّر، أَفْعِلَاءُ کے وزن پر، اَنْبِيَاءُ ہے۔

۴۔ إِلٰهٌ کی جَمْع مُکَسَّر، أَفْعِلَةٌ کے وزن پر، آلِهَةٌ ہے۔

۵۔ عَمَلٌ کی جَمْع مُکَسَّر، أَفْعَالٌ کے وزن پر، اَعْمَالٌ ہے۔

۶۔ صَحِيْفَةٌ کی جَمْع مُکَسَّر، فُعُلٌ کے وزن پر، صُحُفٌ ہے۔

عدد کے لحاظ سے اسم کی تقسیم
اِسْمٌ
وَاحِدٌ
مُثَنّٰی
جَمْعٌ
مذکر
مُسْلِمٌ
مؤنث
مُسْلِمَةٌ
مذکر
مُسْلِمَانِ
مؤنث
مُسْلِمَتَانِ
جَمْعِ سَالِم
جَمْعِ مُکَسَّر
رُسُلٌ
مذکر
مُسْلِمُون
مؤنث
مُسْلِمَاتٌ
مُکَسَّر عاقل
اَلرِّجَالُ
مُکَسَّر غیر عاقل
اَلْاَبْوَابُ
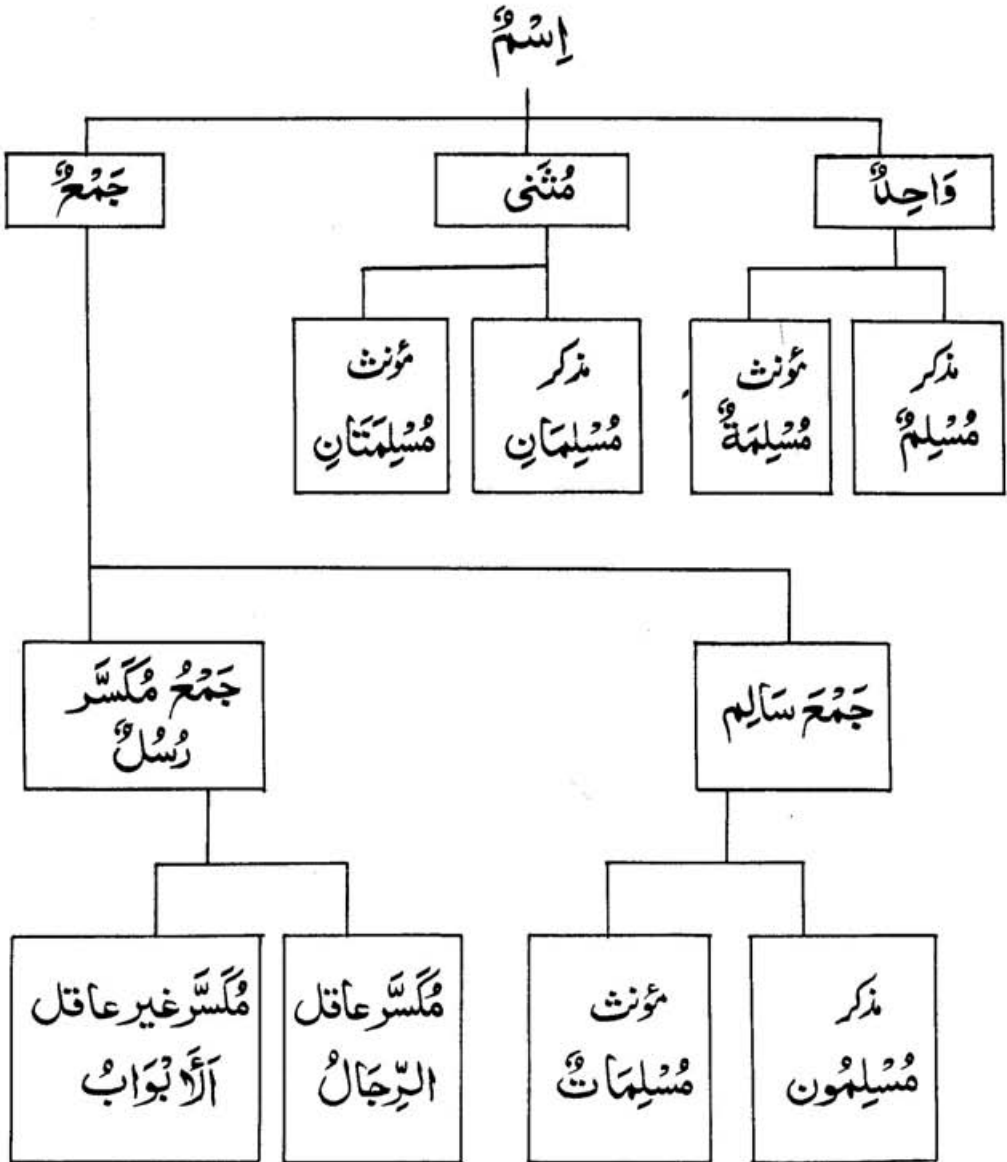
جَمْعِ قِلَّت اور جمع کثرت

جَمْعِ مُکَسَّر کی دو قسمیں ہیں۔ جَمْعِ قِلّت اور جَمْعِ کثرت۔ جمع سالم مذکر اور جمع سالم مؤنث دونوں "ال" کے بغیر، جمع کثرت ہی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

جَمْعِ قِلَّت:

جَمْعِ قِلَّت تین سے دس (۳۔ ۱۰) کی تعداد کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ دس سے زیادہ کی تعداد ظاہر کرنے کے لیے جمع قلت استعمال نہیں ہوتی، بلکہ جمع کثرت استعمال کی جاتی ہے۔ جَمْعِ قِلَّت کے صرف چار اوزان ہیں۔ جو یہ ہیں۔

۱۔ أَفْعُلٌ (أَنْهُرٌ، أَبْحُرٌ) ۲۔ أَفْعَالٌ (أَصْحَابٌ، أَشْخَاصٌ)

۳۔ أَفْعِلَةٌ (أَسْلِحَةٌ، أَلْسِنَةٌ) ۴۔ فِعْلَةٌ (فِتْيَةٌ، غِلْمَةٌ)

جمع کثرت:

دس سے زیادہ کی تعداد ظاہر کرنے کے لیے، جمع کثرت کے اوزان استعمال ہوتے ہیں۔ جَمْعِ مُکَسَّر کے (۳۰) تیس سے زیادہ اوزان ہیں۔ ان میں صرف چار جَمْعِ قِلَّت کے ہیں اور باقی تمام جمع کثرت کے ہیں۔ علاوہ ازیں جمع کثرت کو ظاہر کرنے کے لیے جمع سالم بھی "ال" کے بغیر استعمال کی جاتی ہے۔

۱۔ جمع مذکر سالم (الْ کے بغیر) جیسے: ضَارِبُوْنَ

۲۔ جمع مؤنث سالم (الْ کے بغیر) جیسے: ضَارِبَاتٌ

۳۔ چار اوزان کے علاوہ، جَمْعِ مُکَسَّر کے باقی تمام اَوزان

(بعض اوقات، جمع قلت کے بجائے، جمع کثرت استعمال کی جاتی ہے۔

جیسے قرآن میں ثَلٰثَةَ اَقْرَاء کے بجائے ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ استعمال ہوا ہے)

اِسْمِ جَمْع اور شِبْہِ جَمْع

اِسمِ جمع : (The Collective Noun)

اسم جمع ، ایسا مفرد اسم ہے ، جو معنوی اعتبار سے جمع ہے ۔ لیکن ظاہری اعتبار سے واحد ہے ۔ دراصل یہ ایک گروہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ۔

جیسے : خَیلٌ ، قَوْمٌ ، رَھْطٌ ، جَیْشٌ ، حِزْبٌ

شِبْہِ جمع :

شبہ جمع ، ایسا اسم ہے ، جو جمع کے معنی کو ظاہر کرے ۔ اس کی دو قسمیں ہیں ۔
ایک ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتی ہے اور دوسری غیر ذوی العقول کے لیے ۔

غیر ذوی العقول کے لیے شبہ جمع :

جیسے وَرَقَۃٌ کی جمع ، وَرَقٌ ہے اور ثَمَرَۃٌ کی جمع ثَمَرٌ ہے ۔
یہ غیر ذوی العقول کے لیے استعمال کی جاتی ہے ۔
واحد کے آخر میں ، ۃ ہوتی ہے ۔ اور جمع میں حذف کر دی جاتی ہے ۔

ذوی العقول کے لیے شبہ جمع :

ذوی العقول کے لیے ، جمع میں یائے نسبتی کو حذف کر دیا جاتا ہے ۔
جیسے اَلرُّوْمِی (ایک رومی) کی جمع ، اَلرُّوْمُ (کئی رومی) ہے ۔
اور اَلْمَجُوْسِی (ایک مجوسی) کی جمع ، اَلْمَجُوْسُ (کئی مجوسی) ہے ۔

سبق نمبر ۸

وَزْن اور مَوْزُون

عربی زبان میں، ہر لفظ کا وزن ہوتا ہے، وزن کی جمع أَوْزَان ہے۔ اشیاء کو تولنے کے لیے آپ کلو، سیر اور پاؤنڈ کے وزن (باٹ) استعمال کرتے ہیں۔ الفاظ کو تولنے کے لیے أَفْعَالٌ، فُعَّالٌ، فِعَالٌ، فُعُولٌ وغیرہ "أَوْزَان" استعمال کرتے ہیں۔

وَزْن (The Measure) کے مساوی لفظ کو "مَوْزُون" کہتے ہیں۔ دراصل تولی ہوئی چیز، مَوْزُون (The Measured) کہلاتی ہے۔

پہلی مثال:

أَفْعَالٌ ایک "وَزْن" ہے۔ اس وزن پر "مَوْزُون" الفاظ، أَوْزَانٌ، أَصْحَابٌ، أَرْبَابٌ، أَقْلَامٌ، أَشْعَارٌ، أَخْلَاقٌ وغیرہ ہیں۔

دوسری مثال:

فِعَالٌ ایک وَزْن ہے۔ اس وَزْن پر "مَوْزُون" الفاظ کِلَابٌ، صِيَامٌ، ثِيَابٌ، قِيَامٌ، ظِلَالٌ، حِسَانٌ، جِبَالٌ، شِدَادٌ وغیرہ ہیں۔

عربی زبان کے طالب علم کو، اوزان کا خاص خیال رکھنا پڑتا ہے۔

جمع مُکَسَّر کے مختلف أَوْزَان

جمع مُکَسَّر، مختلف اوزان پر آتی ہے۔ اُردو میں بھی بہت سے الفاظ مستعمل ہیں۔ چند مشہور اَوزان دیے جا رہے ہیں۔ ان اوزان کی روشنی میں، اگلی مشق کیجیے۔

أَوْزَان	جمع مُکَسَّر موزون الفاظ کی تین مثالیں
۱۔ أَفْعَالٌ	قَلَمٌ (أَقْلَامٌ)، رَبٌّ (أَرْبَابٌ)، صَاحِبٌ (أَصْحَابٌ)
۲۔ فِعَالٌ	عَبْدٌ (عِبَادٌ)، حَبْلٌ (حِبَالٌ)، كَبِيْرٌ (كِبَارٌ)
۳۔ فُعُولٌ	قَلْبٌ (قُلُوبٌ)، نَجْمٌ (نُجُومٌ)، بَيْتٌ (بُيُوتٌ)
۴۔ أَفْعِلَةٌ	لِسَانٌ (أَلْسِنَةٌ)، سِلَاحٌ (أَسْلِحَةٌ)، هِلَالٌ (أَهِلَّةٌ)
۵۔ أَفْعِلَاءُ	غَنِيٌّ (أَغْنِيَاءُ)، وَلِيٌّ (أَوْلِيَاءُ)، حَبِيبٌ (أَحِبَّاءُ)
۶۔ فُعَلَاءُ	شَاعِرٌ (شُعَرَاءُ)، عَلِيمٌ (عُلَمَاءُ)، فَقِيرٌ (فُقَرَاءُ)
۷۔ فُعُلٌ	رَسُولٌ (رُسُلٌ)، كِتَابٌ (كُتُبٌ)، أَسَدٌ (أُسُدٌ)
۸۔ فُعَلٌ	سُنَّةٌ (سُنَنٌ)، أُمَّةٌ (أُمَمٌ)، سُورَةٌ (سُوَرٌ)
۹۔ (فُعَلٌ) فُعًى	لِحْيَةٌ (لُحًى)، قَرْيَةٌ (قُرًى)، عُلْيَا (عُلًى)
۱۰۔ فَعْلَى	مَرِيضٌ (مَرْضَى)، قَتِيلٌ (قَتْلَى)، أَسِيرٌ (أَسْرَى)
۱۱۔ فَعَلٌ	شَرَرَةٌ (شَرَرٌ)، عِمَادٌ (عَمَدٌ)
۱۲۔ فِعَلٌ	بِيعَةٌ (بِيَعٌ)، شِيعَةٌ (شِيَعٌ)، قِطْعَةٌ (قِطَعٌ)
۱۳۔ فِعْلَانٌ	حُوتٌ (حِيتَانٌ)، غُلَامٌ (غِلْمَانٌ)، جَارٌ (جِيرَانٌ)
۱۴۔ فُعْلَانٌ	بَلَدٌ (بُلْدَانٌ)، رَاهِبٌ (رُهْبَانٌ)، شُجَاعٌ (شُجْعَانٌ)

۱۵۔ فَعَلَةٌ	سَاحِرٌ (سَحَرَةٌ)، فَاجِرٌ (فَجَرَةٌ)، کَافِرٌ (کَفَرَةٌ)
۱۶۔ فُعَّلٌ	رَاکِعٌ (رُکَّعٌ)، غَازِی (غُزّٰی)، شَارِعٌ (شُرَّعٌ)
۱۷۔ فُعَّالٌ	کَافِرٌ (کُفَّارٌ)، زَارِعٌ (زُرَّاعٌ)، عَامِلٌ (عُمَّالٌ)
۱۸۔ فِعْلَةٌ	فَتًی (فِتْیَةٌ)، أَخٌ (إِخْوَةٌ)، غَزَالٌ (غِزْلَةٌ)
۱۹۔ أَفْعُلٌ	رِجْلٌ (أَرْجُلٌ)، نَفْسٌ (أَنْفُسٌ)، بَحْرٌ (أَبْحُرٌ)
۲۰۔ فَعِیْلٌ	نِعْمَةٌ (نَعِیْمٌ)، نَخْلَةٌ (نَخِیْلٌ)، حِمَارٌ (حَمِیْرٌ)
۲۱۔ فَوَاعِلُ	کَاعِبٌ (کَوَاعِبُ)، کَافِرَةٌ (کَوَافِرُ)، قَاعِدَةٌ (قَوَاعِدُ)
۲۲۔ فَعَائِلُ	خَبِیْثَةٌ (خَبَائِثُ)، خَزِیْنَةٌ (خَزَائِنُ)، قَبِیْلَةٌ (قَبَائِلُ)
۲۳۔ أَفَاعِلُ	أَرْذَلُ (أَرَاذِلُ)، أَکْبَرُ (أَکَابِرُ)، أَسْوِرَةٌ (أَسَاوِرُ)
۲۴۔ أَفَاعِیْلُ	أُسْطُوْرَةٌ (أَسَاطِیْرُ)، حَدِیْثٌ (أَحَادِیْثُ)، إِبْرِیْقٌ (أَبَارِیْقُ)
۲۵۔ فَعَالِلُ	سِلْسِلَةٌ (سَلَاسِلُ)، سُنْبُلَةٌ (سَنَابِلُ)، دِرْهَمٌ (دَرَاهِمُ)
۲۶۔ مَفَاعِلُ	مَنْزِلٌ (مَنَازِلُ)، مَسْجِدٌ (مَسَاجِدُ)، مِرْفَقٌ (مَرَافِقُ)
۲۷۔ فَعَالِلَةٌ	أُسْتَاذٌ (أَسَاتِذَةٌ)، تِلْمِیْذٌ (تَلَامِذَةٌ)، مَلَکٌ (مَلَائِکَةٌ)
۲۸۔ فَعَالِیْلُ	قِرْطَاسٌ (قَرَاطِیْسُ)، خِنْزِیْرٌ (خَنَازِیْرُ)، شَیْطَانٌ (شَیَاطِیْنُ)
۲۹۔ مَفَاعِیْلُ	مِصْبَاحٌ (مَصَابِیْحُ)، مِفْتَاحٌ (مَفَاتِیْحُ)، مَوْزُوْنٌ (مَوَازِیْنُ)
۳۰۔ مُتَفَرِّق	إِبْنٌ (بَنُوْنَ) بیٹے، إِبْنَةٌ (بَنَاتٌ) بیٹیاں، إِمْرَأَةٌ
	(نِسَاءٌ، نِسْوَةٌ) عورتیں، أَبْیَضُ (بِیْضٌ)، غِلَافٌ (غُلُفٌ)

۱۔ بعض أسماء کی جمع مُکَسَّر 'أَفْعَالٌ' کے وزن پر آتی ہے:

أَفْعَالٌ جمع قلت کا وزن ہے۔ جو تین سے دس تک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثالیں : ا۔ قَلَمٌ کی جَمْع مُکَسَّر أَقْلَامٌ ہے۔
ب۔ رَبٌّ کی جَمْع مُکَسَّر أَرْبَابٌ ہے۔
ت۔ صَاحِبٌ کی جَمْع مُکَسَّر أَصْحَابٌ ہے۔

تنبیہ : جَمْع مُکَسَّر أَفْعَالٌ کے وَزْن پر آتی ہے اور مَصْدَر، إِفْعَالٌ کے وَزْن پر آتا ہے۔ ان دونوں کے فرق کو ملحوظ رکھیے۔ اکثر لوگ اس فرق کو ملحوظ نہیں رکھتے۔

هَمْزَہ سے شروع ہونے والے واحد اسماء کی جمع، اگر أَفْعَالٌ کے وَزْن پر آئے تو دو هَمْزَہ مل کر مَدّ میں بدل جاتے ہیں۔
جیسے: أَدَبٌ کی جمع آدَابٌ اور أَلَمٌ کی جمع آلَامٌ اور أَثَرٌ کی جمع آثَارٌ۔

مشق : مندرجہ ذیل أَسْمَاء پر غور کیجیے، ان کے معنی یاد کیجیے اور أَفْعَالٌ کے وَزْن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إِسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
أُفُقٌ	آسمان کا کنارہ		بَرٌّ	نیک آدمی	
بِكْرٌ	کنواری		ذِكْرٌ	ذِکر	
تِرْبٌ	ہم عمر دوست		سُوقٌ	بازار	
ضِغْثٌ	پراگندہ، خشک و تر		نَهْرٌ	نہر	
شَخْصٌ	شخص		عَمَلٌ	عمل	
شَرِيفٌ	شریف		حِزْبٌ	گروہ	
عُنُقٌ	گردن		شِعْرٌ	شعر	
سَبَبٌ	ذریعہ		وِزْرٌ	بوجھ، بار	

وَقْتٌ	وقت		خَبَرٌ	خبر	
حِبْرٌ	یہودی عالم، دانا		أَصِيلٌ	شام کا وقت	
أُذُنٌ	کان		بَصَرٌ	آنکھ، بصارت	
ثِقْلٌ	بوجھ، وزن		جَدَثٌ	قبر	
حُقُبٌ	اسی سال یا زمانۂ دراز		حُلُمٌ	خواب جماع	
حَيٌّ	زندہ علم وہوش والا		دُبُرٌ	پشت	

۲۔ بعض أَسْمَاء کی جمع مُکَسَّر 'فَعِيلٌ' کے وَزن پر آتی ہے:

ا۔ نَخْلَةٌ (کھجور کا درخت) کی جمع مُکَسَّر نَخِيلٌ ہے۔

حِمَارٌ (گدھا) کی جمع مُکَسَّر حَمِيرٌ ہے۔

نوٹ: بعض الفاظ کی ایک سے زیادہ جمع آتی ہے۔ جیسے نَهْرٌ کی جمع أَنْهَارٌ اور أَنْهُرٌ اور بَحْرٌ کی جمع أَبْحَارٌ، أَبْحُرٌ اور بُحُورٌ وغیرہ

۳۔ بعض أَسْمَاء کی جمع مُکَسَّر 'فِعَالٌ' کے وَزن پر آتی ہے:

مثالیں: ا عَبْدٌ کی جمع مُکَسَّر عِبَادٌ ہے۔

ب حَبْلٌ (رسی) کی جمع مُکَسَّر حِبَالٌ ہے۔

ت عَظِيمٌ کی جمع مُکَسَّر عِظَامٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل أَسْمَاء پر غور کیجیے۔ ان کے معنی یاد کیجیے اور فِعَالٌ کے وزن پر ان کی جمع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُكَسَّر	إِسم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُكَسَّر
جَفْنَةٌ	پیالہ		سَهْمٌ	تیر	
بَغْلَةٌ	خچر		عَظْمٌ	ہڈی	
كَبِيْرٌ	بڑا		صَغِيْرٌ	چھوٹا	
خَيْمَةٌ	خیمہ		رِيْشَةٌ	نوک قلم (Nib)	
خَيْرٌ	بھلائی		ظِلٌّ	سایہ	
رَقَبَةٌ	گردن		قَائِمٌ	ٹھہرنے والا	
غَلِيْظٌ	مستحکم، مضبوط		رُمْحٌ	تیر	
رَحْلٌ رَاحِلَةٌ	کجاوہ سامانِ سفر		دُهْنٌ	مکھن، تیل	
دَارٌ	گھر		خَفِيْفٌ	ہلکا	
بَحْرٌ	سمندر		ثَوْبٌ	کپڑے	
كَرِيْمٌ	معزّز، باوقار		صَوْمٌ	روزہ	
شَدِيْدٌ	مضبوط زور آور		رَهْنٌ	ضمانت	
جَبَلٌ	پہاڑ		خَصْمٌ	جھگڑا کرنیوالا	
حَسَنٌ	خوبصورت نیک		كَلْبٌ	کُتا	

۴۔ بعض أَسمَاء کی جمع مُکسَّر ’فُعلَانٌ‘ کے وَزن پر آتی ہے:

مثالیں: ۱۔ بَلَدٌ (ملک، وطن) کی جمع مُکسَّر بُلْدَانٌ ہے۔
ب۔ رَاهِبٌ (پادری) کی جمع مُکسَّر رُهْبَانٌ ہے۔
ت۔ شُجَاعٌ (بہادر) کی جمع مُکسَّر شُجْعَانٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل أَسمَاء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فُعْلَانٌ کے وزن پر ان کی جمع مُکسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

اِسمِ وَاحِد	اُردو معانی	جمع مُکسَّر	اِسم وَاحِد	اُردو معانی	جمع مُکسَّر
رَاکِبٌ	سوار		أَعْمٰی	اندھا	
حَمَلٌ	بکری کا بچہ		فَارِسٌ	گھوڑسوار	
قَضِیبٌ	کاٹی ہوئی شاخ		ذَکَرٌ	مرد	
سَرِیعٌ	تیز جلدی کرنیوالا				

۵۔ بعض أَسمَاء کی جمع مُکسَّر ’فُعُولٌ‘ کے وَزن پر آتی ہے:

مثالیں: ۱۔ قَلْبٌ (دل) کی جمع مُکسَّر قُلُوبٌ ہے۔
ب۔ شَاهِدٌ (گواہ) کی جمع مُکسَّر شُهُودٌ ہے۔
ت۔ نَجْمٌ (ستارہ) کی جمع مُکسَّر نُجُومٌ ہے۔

نوٹ: مُضَاعَف اسماء کی جمع میں، اِدغام کھل جاتا ہے۔ جیسے فَنٌّ کی جمع فُنُونٌ اور حَدٌّ کی جمع حُدُودٌ۔

مشق: مندرجہ ذیل أَسْمَاء پر غور کیجیے، ان کے معنی یاد کیجیے اور فُعُولٌ کے وزن پر ان کی جَمْعِ مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْعِ مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْعِ مُکَسَّر
خِدْرٌ	پردہ		قَرْنٌ	صدی، سینگ	
جُنْدٌ	سپاہی		ذَنْبٌ	گناہ	
نَجْمٌ	تارہ		سَقْفٌ	چھت	
شَحْمٌ	چربی		رَاقِدٌ	سونے والا	
بَيْتٌ	گھر		وَجْهٌ	چہرہ	
حَدٌّ	حد		أَلْفٌ	ایک ہزار	
ذَكَرٌ	مرد	ذُكُورٌ	رَأْسٌ	سر، چوٹی	
رَجْمٌ	پتھر مارنا		جَنْبٌ	پہلو، کنارہ	
حَرْفٌ	کنارہ				
جَيْبٌ	گریبان سینہ		جِذْعٌ	کھجور کے درخت کا تنا	
أَجْرٌ	اجر		فَنٌّ	فن، ہنر	
أَمْرٌ	حکم		شَيْخٌ	بوڑھا	
زَيْتٌ	تیل		نَفْسٌ	جان، ذات	
نَذْرٌ	نذر، منت		مَلِكٌ	بادشاہ	

۶۔ بعض أَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر ' فَعَلَةٌ ' کے وَزن پر آتی ہے:

مثالیں: ا۔ سَاحِرٌ (جادوگر) کی جَمْع مُکَسَّر سَحَرَةٌ ہے۔

ب۔ فَاجِرٌ (بدکار) کی جَمْع مُکَسَّر فَجَرَةٌ ہے۔

ت۔ کَافِرٌ کی جَمْع مُکَسَّر کَفَرَةٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل أَسْمَاء پر غور کیجیے، ان کے معنی یاد کیجیے اور فَعَلَةٌ کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إِسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
سَافِرٌ	لکھنے والا		طَالِبٌ	طالب علم	
خَازِنٌ	داروغہ، نگہبان		حَافِظٌ	محافظ، نگران	
حَافِدٌ	پوتا		بَارٌّ	نیک، متقی	
کَاتِبٌ	لکھنے والا		ظَالِمٌ	ظالم	

۷۔ بعض أَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر ' أَفْعِلَةٌ ' کے وَزن پر آتی ہے:

أَفْعِلَةٌ بھی جمع قلت کا وزن ہے۔ جو تین سے دس تک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثالیں: ا۔ لِسَانٌ (زبان) کی جَمْع مُکَسَّر أَلْسِنَةٌ ہے۔

ب۔ إِلٰهٌ کی جَمْع مُکَسَّر آلِهَةٌ ہے۔

ت۔ وَادٍ (وادی) کی جَمْع مُکَسَّر أَوْدِيَةٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل أَسْمَاء پر غور کیجیے، ان کے معنی یاد کیجیے اور أَفْعِلَةٌ کے وَزن پر ان

کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

نوٹ :۔ ھِلَالٌ کی جمع اَھْلِلَۃٌ بنتی ہے۔ لیکن اہل زبان، دو لام ملا کر اَھِلَّۃٌ کہتے ہیں۔ اسی پر، أَحِبَّۃٌ ، أَکِنَّۃٌ ، أَئِمَّۃٌ ، أَشِدَّۃٌ ، أَعِزَّۃٌ وغیرہ کو قیاس کیجیے۔ مُضَاعف میں جمع أَفِلَّۃٌ کے وزن پر آتی ہے۔

جَمْع مُکَسَّر	اُردو معانی	إِسْم وَاحِد	جَمْع مُکَسَّر	اُردو معانی	إِسْم وَاحِد
	ہتھیار	سِلَاحٌ		برتن	وِعَاءٌ
	اسباب، گھریلو سامان	مَتَاعٌ		دل، باطن	فُؤَادٌ
	ستون	عَمُوْدٌ		پَر، بازو	جَنَاحٌ
	روٹی	رَغِیْفٌ		جُوتے	حِذَاءٌ
أَھِلَّۃٌ	نیا چاند	ھِلَالٌ (ھَلَّ)		کھانا	طَعَامٌ
	پیٹ کے اندر کا بچہ	جَنِیْنٌ (جَنَّ)		بخیل، حریص	شَحِیْحٌ (شَحَّ)
	سردار، لیڈر	إِمَامٌ (أَمَّ)		غلاف، پردہ	کِنَانٌ (کَنَّ)
			أَعْوِنَۃٌ		أَعْوَانٌ

۸۔ بعض أَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر 'فُعَّلٌ' کے وَزن پر آتی ہے:

مثالیں : ا۔ رَاکِعٌ (رکوع کرنے والا) کی جَمْع مُکَسَّر رُکَّعٌ ہے۔

ب۔ غَازٍ (مجاہد) کی جَمْع مُکَسَّر غُزًّی ہے۔

ت۔ شَارِعٌ (سطح آب کی مچھلی) کی جَمْع مُکَسَّر شُرَّعٌ ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل أَسْمَاء پر غور کیجیے، ان کے معنی یاد کیجیے اور فُعَّلٌ کے وزن پر ان کی

جمع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جمع مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جمع مُکَسَّر
نَمْلَةٌ	جُوں، چھوٹی چیونٹی		كَانِسٌ	چھپ جانے والا	
سَاجِدٌ	سجدہ کرنے والا		نَائِمٌ	سونے والا	
جَائِعٌ	بھوکا				

۹۔ بعض أَسْمَاء کی جمع مُکَسَّر "فِعْلَةٌ" کے وَزن پر آتی ہے:

فِعْلَةٌ بھی جمع قلّت کا وزن ہے۔ جو تین سے دس تک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثالیں: ا۔ فَتًى (نوجوان) کی جمع مُکَسَّر فِتْيَةٌ ہے۔

ب۔ غُلَامٌ (لڑکا) کی جمع مُکَسَّر غِلْمَةٌ ہے۔

۱۰۔ بعض أَسْمَاء کی جمع مُکَسَّر "أَفْعِلَاءُ" کے وَزن پر آتی ہے:

یہ جمع غیر مُنْصَرِف ہے۔ اس پر تنوین نہیں آتی۔

مثالیں: ا۔ غَنِيٌّ کی جمع مُکَسَّر أَغْنِيَاءُ ہے۔

ب۔ نَبِيٌّ کی جمع مُکَسَّر أَنْبِيَاءُ ہے۔

ت۔ شَقِيٌّ (بدبخت) کی جمع مُکَسَّر أَشْقِيَاءُ ہے۔

مشق:۔ مندرجہ ذیل أَسْمَاء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور أَفْعِلَاءُ کے وزن پر ان کی جمع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

نوٹ :۔ مُضاعف کی جمع أَفْعِلَاءُ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے أَحِبَّاءُ اور أَخِلَّاءُ

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
دَعِيٌّ	متبنّٰی، لے پالک		تَقِيٌّ	پرہیزگار	
قَرِيبٌ	قریب		قَوِيٌّ	طاقت ور	
صَدِيقٌ	دوست		صَفِيٌّ	پاک وصاف	
وَلِيٌّ	کارساز		خَلِيلٌ (خلَّ)	دوست	
شَدِيدٌ (شدَّ)	سخت		حَبِيبٌ (حبَّ)	دوست	أَحِبَّاءُ

مضاعف اسماء کی جمع : شَدِيدٌ کی جمع، قاعدے کے مطابق أَشْدِدَاءُ ہونا چاہیے تھی، لیکن اہلِ زبان، کلام کو رواں بنانے کے لیے أَشِدَّاءُ کہتے ہیں۔

۱۱۔ بعض أَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر ' فُعَلَاءُ ' کے وَزن پر آتی ہے:

اس وزن کے أسماء، غیر مُنْصَرِف ہوتے ہیں۔ جن پر تنوین نہیں آتی۔

مثالیں : ا۔ شَاعِرٌ کی جَمْع مُکَسَّر شُعَرَاءُ ہے۔

ب۔ عَلِيمٌ کی جَمْع مُکَسَّر عُلَمَاءُ ہے۔

ت۔ فَقِيرٌ کی جَمْع مُکَسَّر فُقَرَاءُ ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل أَسْمَاءَ پر غور کیجیے، ان کے معنی یاد کیجیے اور فُعَلَاءُ کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
رَحِيمٌ	رحم دل		حَنِيفٌ	یکسو	

خَلِيفَةٌ	جانشین		خَلِيطٌ	شریک	
ضَعِيفٌ	کمزور		غَرِيبٌ	اجنبی	
أَحْمَقُ	بے وقوف		شَهِيدٌ	گواہ	
شَفِيعٌ	سفارش کرنے والا		قَرِينٌ	ساتھی	
حَكِيمٌ	دانا		جَبَانٌ	بُزدل	
شُجَاعٌ			سَفِيرٌ		
وَزِيرٌ			أَمِيرٌ		
أَمِينٌ			وَكِيلٌ		
شَرِيفٌ			عَاقِلٌ		
كَرِيمٌ			وَارِثٌ		

۱۲۔ بعض أَسْمَاء کی جَمْع مُكَسَّر "فُعُلٌ" کے وَزن پر آتی ہے:

مثالیں: طَرِيقٌ (راستہ) کی جَمْع مُكَسَّر طُرُقٌ ہے۔
خَشَبَةٌ (تختہ) کی جَمْع مُكَسَّر خُشُبٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل أَسْمَاء پر غور کیجیے، ان کے معنی یاد کیجیے اور فُعُلٌ کے وزن پر ان کی جَمْع مُكَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُكَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُكَسَّر
سَفِينَةٌ	کشتی		صَحِيفَةٌ	کاغذ، کتابچہ	

نَصَابٌ	جھنڈا		فِرَاشٌ	قالین، گدا، آرام دہ	
شُغُلٌ	کام، مصروفیت		سَقْفٌ	چھت	
أَسَدٌ	شیر		رَسُولٌ	رسول	
دِسَارٌ	کیل، میخ	دُسُرٌ	خِمَارٌ	اوڑھنی، چادر	
خَشَبٌ	لکڑی، شہتیر		جِدَارٌ	دیوار	
كِتَابٌ	کتاب		زَبُورٌ	حضرت داؤدؑ کی کتاب	
حَرَامٌ	ممنوع		حِمَارٌ	گدھا	
حَبِيكَةٌ	ستاروں کے درمیان کا راستہ		بَدَنَةٌ	حرم کی قربانی کے جانور	
شِهَابٌ	شعلہ، انگارہ، ٹوٹنے والا ستارہ		سَبِيلٌ	راستہ	
سَرِيرٌ	تخت، چارپائی		نَذِيرٌ	ڈرانے والا	

۱۳۔ بعض أَسْمَاءَ کی جَمْع مُكَسَّر ’فُعَلٌ‘ کے وَزن پر آتی ہے:

مثالیں: ا۔ صُورَةٌ کی جَمْع مُكَسَّر صُوَرٌ ہے۔

ب۔ سُورَةٌ کی جَمْع مُكَسَّر سُوَرٌ ہے۔

ت۔ أُمَّةٌ کی جَمْع مُكَسَّر أُمَمٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل أَسْمَاء پر غور کیجیے، ان کے معنی یاد کیجیے اور فُعَلٌ کے وزن پر ان کی جَمْع مُكَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
رُطَبَةٌ	تازہ کھجور		زُمْرَةٌ	گروہ، جماعت ٹولی	
زُلْفَةٌ	رات کا حصّہ		غُرْفَةٌ	کمرہ	
ظُلَّةٌ ظِلَالٌ	سایہ		عُقْدَةٌ	گرہ، گانٹھ	
سُنَّةٌ	عادت طریقہ		ظُلْمَةٌ	رات کی تاریکی اندھیرا	
شُعْبَةٌ	شاخ		صُرَّةٌ	تھیلی، بٹوہ	
عُلْبَةٌ	ڈبہ				
جُمْلَةٌ	جملہ		ظُلْمَةٌ	اندھیرا	

۱۴۔ بعض أَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر ' فُعًی ' کے وَزن پر آتی ہے:

مثالیں: ا۔ لِحْيَةٌ جَمْع مُکَسَّر لُحًی (ناقص)

ب۔ قَرْيَةٌ جَمْع مُکَسَّر قُرًی

نوٹ: فُعًی دراصل فُعَلٌ ہی کا وزن ہے۔ لیکن آخر میں حرف علت آنے کی وجہ سے فُعًی میں بدل گیا ہے۔

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
قُوَّةٌ	طاقت	قُوًی	حِلْيَةٌ	زیور	حِلًی / حُلًی

۱۵۔ بعض أَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر 'فَعْلٰی' کے وَزن پر آتی ہے:

مثالیں: ا۔ مَرِیْضٌ (بیمار) کی جَمْع مُکَسَّر مَرْضٰی ہے۔
ب۔ قَتِیْلٌ (مقتول) کی جَمْع مُکَسَّر قَتْلٰی ہے۔
ت۔ أَسِیْرٌ (قیدی) کی جَمْع مُکَسَّر أَسْرٰی ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل أَسْمَاء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجیے اور فَعْلٰی کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إِسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
مَیِّتٌ	میت		صَرِیْعٌ	بے ہوش	

۱۶۔ بعض أَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر 'فَعَلٌ' کے وَزن پر آتی ہے:

مثالیں: ا۔ شَرَرَۃٌ کی جَمْع مُکَسَّر شَرَرٌ ہے۔
ب۔ عَمُوْدٌ (ستون) کی جَمْع مُکَسَّر عَمَدٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل أَسْمَاء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجیے اور فَعَلٌ کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إِسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
قَتَرَۃٌ	گردوغبار، تاریکی		حَرَسِیٌّ	چوکیدار	
نَمْلَۃٌ	چیونٹی		طَبَقَۃٌ	گروہ	

۱۷۔ بعض أَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر ' فِعَلٌ ' کے وَزن پر آتی ہے:

مثالیں: ا۔ قِصَّةٌ کی جَمْع مُکَسَّر قِصَصٌ ہے۔

ب۔ بِيْعَةٌ (گرجا، چرچ) کی جَمْع مُکَسَّر بِيَعٌ ہے۔

ت۔ شِيْعَةٌ (قوم، گروہ) کی جَمْع مُکَسَّر شِيَعٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل أَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
عِصْمَةٌ	ناموس، آبرو		لِبْدَةٌ	بھیڑ، ہجوم	
حِجَّةٌ	ایک سال		حِيْلَةٌ	بہانہ	حِيَلٌ
مِيْلَةٌ	وقت	مِيَلٌ	نَوَاةٌ	گٹھلی	نَوًى

۱۸۔ بعض أَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر ' فِعْلَانٌ ' کے وَزن پر آتی ہے:

مثالیں: ا۔ حُوتٌ (مچھلی) کی جَمْع مُکَسَّر حِيْتَانٌ ہے۔

ب۔ غُلَامٌ (لڑکا) کی جَمْع مُکَسَّر غِلْمَانٌ ہے۔

ت۔ جَارٌ (پڑوسی) کی جَمْع مُکَسَّر جِيْرَانٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل أَسْمَاء پر غور کیجیے، ان کے معنی یاد کیجیے اور فِعْلَانٌ کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
صَبِيٌّ	نابالغ لڑکا		أَخٌ	بھائی	

صِنْوٌ	ایک جڑ سے دو شاخ والا درخت		فَتًی	نوجوان	
غُرَابٌ	کوّا		غَزَالٌ	ہرن کا بچہ	
تَاجٌ	شاہی ٹوپی		نَارٌ	آگ	
خَرُوفٌ	مذکر بھیڑ				

۱۹۔ بعض أَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر "فُعَّالٌ" کے وَزن پر آتی ہے:

مثالیں:

ا۔ کَافِرٌ کی جَمْع مُکَسَّر کُفَّارٌ ہے۔
ب۔ زَارِعٌ (کسان) کی جَمْع مُکَسَّر زُرَّاعٌ ہے۔
ت۔ عَامِلٌ کی جَمْع مُکَسَّر عُمَّالٌ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل أَسْمَاء پر غور کیجیے، ان کے معنی یاد کیجیے اور فُعَّالٌ کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
صَانِعٌ	کاری گر		سَاکِنٌ	رہائشی	
طَالِبٌ	طالب علم		خَادِمٌ	نوکر	
حَاکِمٌ	حاکم		زَائِرٌ	زیارت کرنے والا	
صَائِمٌ	روزے دار		نَائِمٌ	سونے والا	

۲۰۔ بعض أَسمَاء کی جمع مُکَسَّر ’’فَعَالِلَةٌ‘‘ کے وَزن پر آتی ہے:

مثالیں: ۱۔ أُستَاذٌ کی جمع مُکَسَّر أَسَاتِذَةٌ ہے۔
ب۔ تِلمِیذٌ کی جمع مُکَسَّر تَلامِذَةٌ ہے۔
ت۔ مَلَكٌ (فرشتہ) کی جمع مُکَسَّر مَلَائِکَةٌ ہے۔

۲۱۔ بعض أَسمَاء کی جمع مُکَسَّر ’’أَفعُلٌ‘‘ کے وَزن پر آتی ہے:

أَفْعُلٌ بھی جمع قلت کا وزن ہے۔ جو تین سے دس تک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثالیں: ۱۔ رِجلٌ (پاؤں) کی جمع مُکَسَّر أَرجُلٌ ہے۔
ب۔ نَفسٌ (نفس) کی جمع مُکَسَّر أَنفُسٌ ہے۔
ت۔ بَحرٌ (سمندر) کی جمع مُکَسَّر أَبحُرٌ ہے۔

نوٹ:۔ بَحرٌ کی جمع بِحَارٌ، بُحُورٌ، اور أَبحُرٌ بھی آتی ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل أَسمَاء پر غور کیجیے، ان کے معنی یاد کیجیے اور أَفعُلٌ کے وزن پر ان کی جمع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمع مُکَسَّر	إِسمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمع مُکَسَّر
عَینٌ	آنکھ		شَهرٌ	مہینہ	
نَهرٌ	نہر		عَضُدٌ	بازو	

۲۲۔ بعض أَسمَاء کی جمع مُکَسَّر ’’فَوَاعِلُ‘‘ کے وَزن پر آتی ہے:

یہ غیر مُنصَرِف ہوتی ہے۔ غیر مُنصَرِف پر تنوین نہیں آتی۔

مثالیں: ۱۔ کَاعِبٌ (نوجوان لڑکی) کی جمع مُکَسَّر کَوَاعِبُ ہے

ب ۔ کَوْکَبٌ (ستارہ) جمع مُکَسَّر کَوَاکِبُ ہے۔

ت ۔ کَافِرَةٌ (غیر مسلم عورت) جمع مُکَسَّر کَوَافِرُ ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل أَسْمَاء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فَوَاعِلُ کے وزن پر ان کی جمع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے (ان کے درمیان میں وَ آتا ہے)

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جمع مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جمع مُکَسَّر
جَوْهَر	قیمتی پتھر		خَاتِمٌ	انگوٹھی	
فَاكِهَةٌ	میوہ		دَارِكٌ	ساکن، ٹھہرا ہوا	
فَاحِشَةٌ	بے حیائی		قَاعِدَةٌ	نیو، بنیاد	
عَامِلٌ	عمل کرنے والا		شَاهِدٌ	گواہ	
رَاسِيَةٌ	پہاڑ	رَوَاسِي	نَاصِيَةٌ	پیشانی	نَوَاصِي

۲۳۔ بعض أَسْمَاء کی جمع مُکَسَّر فَعَائِلُ کے وزن پر آتی ہے:

یہ بھی غیر مُنْصَرِف ہوتی ہے جس پر تنوین نہیں آتی۔ ان کے درمیان میں هَمْزَه (ء) آتا ہے۔

مثالیں: ا۔ أَرِيكَةٌ (آراستہ) کی جمع مُکَسَّر أَرَائِكُ ہے۔

ب۔ خَبِيثَةٌ (ناپاک) کی جمع مُکَسَّر خَبَائِثُ ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل أَسْمَاء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فَعَائِلُ کے وزن پر ان کی جمع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسْم	اُردو معانی	جمع مُکَسَّر	إِسْم	اُردو معانی	جمع مُکَسَّر
صَحِيفَةٌ	کتابچہ		رِسَالَةٌ	خط، پیغمبری	
حَلِيلَةٌ	بیوی		خَزِينَةٌ	خزانہ	

اِسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمع مُکَسَّر	اِسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمع مُکَسَّر
خِزَانَةٌ	الماری		بَصِيرَةٌ	دلیل، عبرت	
سَرِيرَةٌ	بھید		خَلِيفَةٌ	جانشین	
رَبِيبَةٌ	پہلے شوہر یا پہلی بیوی کی اولاد		طَرِيقَةٌ	راستہ، مسلک	
قَبِيلَةٌ	خاندان ایک باپ کی اولاد		قِلَادَةٌ	گردن کا پٹہ	
كَبِيرَةٌ	بڑی		صَغِيرَةٌ	چھوٹی	
مَدِينَةٌ	بڑا شہر		عَقِيدَةٌ	عقیدہ	

۲۴۔ بعض أسماء کی جَمع مُکَسَّر "أَفَاعِيلُ" کے وَزن پر آتی ہے

یہ بھی غیر مُنصَرِف ہے۔ جس پر تنوین بھی نہیں آتی اور زیر بھی نہیں آتی۔
ان اسماء کی جمع ہمزۃ (الف) سے شروع ہوتی ہے۔

مثالیں: (ا) اُسْطُورَةٌ (کہانی) کی جَمع مُکَسَّر أَسَاطِيرُ ہے
(ب) حَدِيثٌ (گفتگو) کی جَمع مُکَسَّر اَحَادِيثُ ہے۔
(ت) إِبْرِيقٌ (صراحی) کی جَمع مُکَسَّر أَبَارِيقُ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل أسماء پر غور کیجیے، ان کے معنی یاد کیجیے اور أَفَاعِيل کے وزن پر ان کی جَمع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

اِسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمع مُکَسَّر	اِسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمع مُکَسَّر
أَقْوَالٌ	بات		أَنْغَامٌ	موسیقی	

نوٹ: قَول کی جمع أقوالٌ ہے اور اقوالٌ کی جمعُ الجمع، أقاویلُ ہے۔
نَعَمٌ کی جمع أنعامٌ ہے اور أنعام کی جمعُ الجمع، أناعِیمُ ہے۔

۲۵۔ بعض أَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر 'أَفَاعِلُ' کے وَزن پر آتی ہے:

یہ بھی غیر مُنْصَرِف ہے۔ جس پر تنوین بھی نہیں آتی۔ اور زیر بھی نہیں آتی۔

مثالیں: ا۔ إِصْبَعٌ (انگلی) کی جَمْع مُکَسَّر أَصَابِعُ ہے۔
ب۔ سَوَارٌ (کنگن) کی جَمْع مُکَسَّر أَسَاوِرُ ہے۔
ت۔ أَکْبَرُ کی جَمْع مُکَسَّر أَکَابِرُ ہے۔

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
أَرْذَلُ	نیچ		أَنْمِلَةٌ	انگلیوں کے بالائی سرے	

۲۶۔ بعض أَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر 'فَعَالِلُ' کے وَزن پر آتی ہے:

یہ بھی غیر مُنْصَرِف ہے۔ جس پر تنوین نہیں آتی۔

مثالیں: ا۔ سِلْسِلَةٌ (زنجیر) کی جَمْع مُکَسَّر سَلَاسِلُ ہے۔
ب۔ سُنْبُلَةٌ (بالیں) کی جَمْع مُکَسَّر سَنَابِلُ ہے۔
ت۔ ضِفْدَعٌ (مینڈک) کی جَمْع مُکَسَّر ضَفَادِعُ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل أَسْمَاء پر غور کیجیے، ان کے معنی یاد کیجیے اور فَعَالِلُ کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
مَعِيْشَةٌ	معیشت		نُمْرُقَةٌ	تکیہ، گدہ	

عُنْصُرٌ	عنصر		زَلْزَلَةٌ	زلزلہ بھونچال	
دِرْهَمٌ	روپیہ		حَنْجَرَةٌ	نرخرہ	

۲۷۔ بعض أَسْمَاء کی جَمْع مُكَسَّر 'مَفَاعِلُ' کے وزن پر آتی ہے :

یہ بھی غیر منصرف ہے۔ نہ اس پر تنوین آتی ہے اور نہ زیر آتی ہے۔

یہ جمع میم سے شروع ہوتی ہے۔ اور یہ اسم ظرف کے اوزان ہیں۔ ظرف، مکانی بھی ہو سکتا ہے۔ اور زمانی بھی۔ بعض اوقات اسم آلہ کی جمع بھی اسی وزن پر آ جاتی ہے۔

مثال : مَصْنَعٌ کی جَمْع مُكَسَّر مَصَانِعُ ہے (کارخانہ)

مشق : مندرجہ ذیل أَسْمَاء پر غور کیجیے، ان کے معنی یاد کیجیے اور مَفَاعِلُ کے وزن پر ان کی جَمْع مُكَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُكَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُكَسَّر
مَنْزِلٌ	اُترنے کی جگہ		مَسْجِدٌ	مسجد	
مِرْفَقٌ	ٹیک لگانے کی جگہ		مَكْتَبٌ	مکتب	
مَجْلِسٌ	مجلس		مَدْرَسَةٌ	مدرسہ	
مَقْعَدٌ	بیٹھنے کی جگہ		مَنْسَكٌ	قربانی کی جگہ، رسم	
مَضْجَعٌ	خواب گاہ، قبر		مِكْنَسَةٌ	جھاڑو	
مَشْرِقٌ	مشرق		مَغْرِبٌ	مغرب	

۲۸۔بعض أَسْمَآء کی جمع مُکَسَّر 'فَعَالِیْلُ' کے وزن پر آتی ہے

یہ بھی غیر منصرف ہے۔جس پر تنوین بھی نہیں آتی۔اور زیر بھی نہیں آتی۔

مثالیں: ا۔ عُصْفُوْرٌ کی جمع مُکَسَّر عَصَافِیْرُ ہے

ب قِرْطَاسٌ کی جمع مُکَسَّر قَرَاطِیْسُ ہے

ت خِنْزِیْرٌ کی جمع مُکَسَّر خَنَازِیْرُ ہے

مشق: مندرجہ ذیل أَسْمَآء پر غور کیجیے،ان کے معنی یاد کیجیے اور فَعَالِیْلُ کے وزن پر ان کی جمع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسْمِ وَاحِد	اردو معانی	جمع مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اردو معانی	جمع مُکَسَّر
تَقْرِیْبٌ	تقریب		شَیْطَانٌ	شیطان	
سِرْبَالٌ	کرتہ قمیص		جِلْبَابٌ	چادر، دوپٹہ	
تِمْثَالٌ	مجسمہ		صَنْدُوْقٌ	تابوت صندوق	
فِنْجَانٌ	پیالہ		قِنْدِیْلٌ	چراغ، فانوس	
بُسْتَانٌ	باغ		سُلْطَانٌ	بادشاہ، دلیل	
قِنْطَارٌ	ڈھیر		أُنْبُوْبَةٌ	پائپ	

۲۹۔ بعض أَسمَآء کی جَمع مُکَسَّر "مَفَاعِیل" کے وَزن پر آتی ہے

یہ بھی غیر منصرف ہے، اس پر تنوین بھی نہیں آتی اور زیر بھی نہیں لگتی۔

یہ اسمائے ظرف اور اسمائے آلہ کے اوزان ہیں۔ میم سے شروع ہوتے ہیں۔

مثال: مِصْبَاحٌ کی جَمع مُکَسَّر مَصَابِیحُ ہے۔

مشق:۔ مندرجہ ذیل أَسمَآء پر غور کیجیے، ان کے معنی یاد کیجیے اور مَفَاعِیل کے وزن پر ان کی جَمع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمع مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمع مُکَسَّر
مِفْتَاحٌ	کنجی		مِحْرَابٌ	گھر کی اچھی جگہ	
مِقْدَارٌ	مقدار		مَوْعُودٌ	جس کا وعدہ کیا گیا	
مَکْتُوبٌ	لکھا گیا		مَوْزُونٌ	وزن کیا گیا	
مِیقَاتٌ	معین وقت یا جگہ		مَشْهُورٌ	شہرت یافتہ	

۳۰۔ بعض أَسمَآء کی جَمع مُکَسَّر "مُتَفَرِّق أَوْزَان" پر آتی ہے

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمع مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمع مُکَسَّر
إِبْنٌ	بیٹا	بَنُونَ	إِبْنَةٌ	بیٹی	بَنَاتٌ
أَخٌ	بھائی	إِخْوَةٌ / إِخْوَانٌ	إِمْرَأَةٌ	عورت	نِسْوَةٌ / نِسَاءٌ

أُمٌّ	ماں	أُمَّهَاتٌ	أَبْيَضُ	سفید	بِيضٌ
أَحْمَرُ	سرخ	حُمْرٌ	أَحْوَرُ	خوبصورت آنکھ والا مرد یا عورت	حُورٌ
أَزْرَقُ	نیلا	زُرْقٌ	أَخْضَرُ	سبز	خُضْرٌ
جَارِيَةٌ	کشتی	جَوَارٍ	قِرْدٌ	بندر	قِرَدَةٌ
عِزَةٌ	جماعت گروہ	عِزُوْنَ	فَرْدٌ	ایک	فُرَادَى
كَلِمَةٌ	لفظ	كَلِمٌ	غِلَافٌ	پردہ	غُلُفٌ
نَحْلَةٌ	شہد کی مکھی	نَحْلٌ	طَائِرٌ	پرندہ، بدشگونی	طَيْرٌ
أَصَمُّ	بہرا	صُمٌّ	إِنْسٌ	انسان، مانوس	أُنَاسٌ
أَيِّمٌ	بیوہ یا رنڈوا	أَيَامَى	أُخْرَى	دوسری	أُخَرُ
ضَائِنٌ	دنبہ	ضَأْنٌ	أُنْثَى	مادہ	إِنَاثٌ

باب نمبر ۳

سبق نمبر ۹

جنس کے اعتبار سے اسم کی قسمیں

جنس کے اعتبار سے، اسم کی دو قسمیں ہیں۔ مُذکّر اور مُؤنّث۔ لیکن واحد، مثنیٰ اور جمع کے ساتھ ان کی کل سات قسمیں ہو جاتی ہیں۔

۱۔ واحِد مُذکّر:

جیسے: مُسْلِمٌ، کِتَابٌ، بَیْتٌ، رَسُوْلٌ

۲۔ مُثَنّٰی مُذکّر:

واحد مذکر سے، مثنیٰ مذکر بنانے کے لیے آخر میں الف اور نون یعنی 'آنِ' کا اضافہ کیا جاتا ہے اور مثنیٰ بناتے وقت واحد کی تنوین کو فتحہ (زبر) سے بدل دیا جاتا ہے۔ مثلاً

۱۔ مُسْلِمٌ + آنِ = مُسْلِمَانِ : دو مسلمان مرد

۲۔ کِتَابٌ + آنِ = کِتَابَانِ : دو کتابیں

۳۔ رَسُوْلٌ + آنِ = رَسُوْلَانِ : دو پیغمبر

۳۔ جمع مُذکّر (سَالِم):

واحد مذکر سے، جمع مذکر بنانے کے لیے، آخر میں واو اور نون یعنی 'وْنَ' کا اضافہ کیا جاتا ہے

اور جمع مذکر سالم بنانے کے لیے واحد کی تنوین کو ضمہ سے بدل دیا جاتا ہے۔

مثلاً ۱۔ مُسْلِمٌ + وْنَ = مُسْلِمُوْنَ : کئی فرماں بردار

۲۔ عَابِدٌ + وْنَ = عَابِدُوْنَ : کئی عبادت کرنے والے

۳۔ آمِرٌ + وْنَ = آمِرُوْنَ : کئی حکم دینے والے

۴۔ وَاحِد مُؤَنَّث :

واحد مذکر کو، واحد مونث بنانے کے لیے، لفظ کے آخر میں " ۃ " (تاے مربوطہ یا تاے مدوّرہ) کا اضافہ کیا جاتا ہے اور واحد کی تنوین فتحہ (زبر) سے بدل دی جائے گی۔ مثلاً

۱۔ مُسْلِمٌ + ۃٌ = مُسْلِمَةٌ ۴۔ عَابِدٌ + ۃٌ = عَابِدَةٌ

۲۔ خَالٌ + ۃٌ = خَالَةٌ ۵۔ سَاجِدٌ + ۃٌ = سَاجِدَةٌ

۳۔ صَالِحٌ + ۃٌ = صَالِحَةٌ ۶۔ آخِرٌ + ۃٌ = آخِرَةٌ

۵۔ مُثَنّٰی مُؤَنَّث :

واحد مونث سے، مثنٰی مونث بنانے کے لیے، اسم کے آخر میں الف اور نون یعنی 'آن' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے :

۱۔ مُسْلِمَةٌ + آن = مُسْلِمَتَانِ : دو مسلمان عورتیں

۲۔ صَالِحَةٌ + آن = صَالِحَتَانِ : دو نیک عورتیں

۳۔ خَالَةٌ + آن = خَالَتَانِ : دو خالائیں

۶۔ جَمع مُؤَنَّث سَالم :

واحد مؤنث سے جمع مونث سالم بنانے کے لیے الف اور تاء یعنی 'اتٌ' کا آخر میں اضافہ کیا جاتا ہے اور واحد کی تنوین ختم کر کے فتحہ دے دیا جاتا ہے۔ مثلاً

۱۔ مُسْلِمٌ + آتٌ = مُسْلِمَاتٌ

۲۔ صَالِحٌ + آتٌ = صَالِحَاتٌ

۳۔ خَالٌ + آتٌ = خَالَاتٌ

۷۔ جمع مُکَسَّر :

جمع مکسّر اسم کی وہ قسم ہے جس میں اسمِ واحد کی اصل صورت باقی نہیں رہتی۔ بلکہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ اصل اسمِ واحد میں چند حروف کی کمی بیشی (ابتداء میں، وسط میں یا آخر میں) ہو جاتی ہے۔ اس کے کئی اوزان ہیں۔ تفصیل پہلے بتائی جا چکی ہے۔ اس وقت ان مثالوں پر غور کیجیے۔

واحد	وزن	جمع مُکَسَّر	واحد	وزن	جمع مُکَسَّر
رَسُولٌ	فُعُلٌ	رُسُلٌ	طِفْلٌ	اَفْعَالٌ	اَطْفَالٌ
طَالِبٌ	فَعَلَةٌ	طَلَبَةٌ	رَجُلٌ	فِعَالٌ	رِجَالٌ

جمع مُکَسَّر کی دو قسمیں ہیں۔ عاقل اور غیرِ عاقل

عِلمِ نحو میں، عاقل سے مراد، انسان، جنّات اور فرشتے ہیں۔

اسمائے جمع مُکَسَّر (عاقل)، مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔

اسمائے جمع مُکَسَّر (غیرِ عاقل)، واحد مؤنث کے حکم میں ہیں۔

> اہم نوٹ : عربی زبان میں، جمع مُکَسَّر، عموماً مؤنث سمجھی جاتی ہے۔
> چاہے وہ مردوں کے لیے ہی کیوں نہ استعمال کی جائے
> جیسے رَجُلٌ کی جمع رِجَالٌ۔ اسے مؤنث لفظی قیاسی کہتے ہیں۔
> مذکر اور مونث کی تفصیلی بحث، سبق نمبر ۹۹ کے آخر میں ملاحظہ فرمایئے۔

جنس کے اعتبار سے اسم کی قسمیں

اسم

مذکر	مؤنث

واحد (مُسْلِمٌ)	مُثَنّٰی (مُسْلِمَانِ)	جمع سالم (مُسْلِمُوْنَ)	وَاحِدٌ (مُسْلِمَةٌ)	مُثَنّٰی (مُسْلِمَتَانِ)	جمع

جمع:

جمع سالم (مُسْلِمَاتٌ)	جمع مُکَسَّر (رِجَالٌ)

جمع مُکَسَّر:

عاقل رِجَالٌ	غیر عاقل ابوابٌ
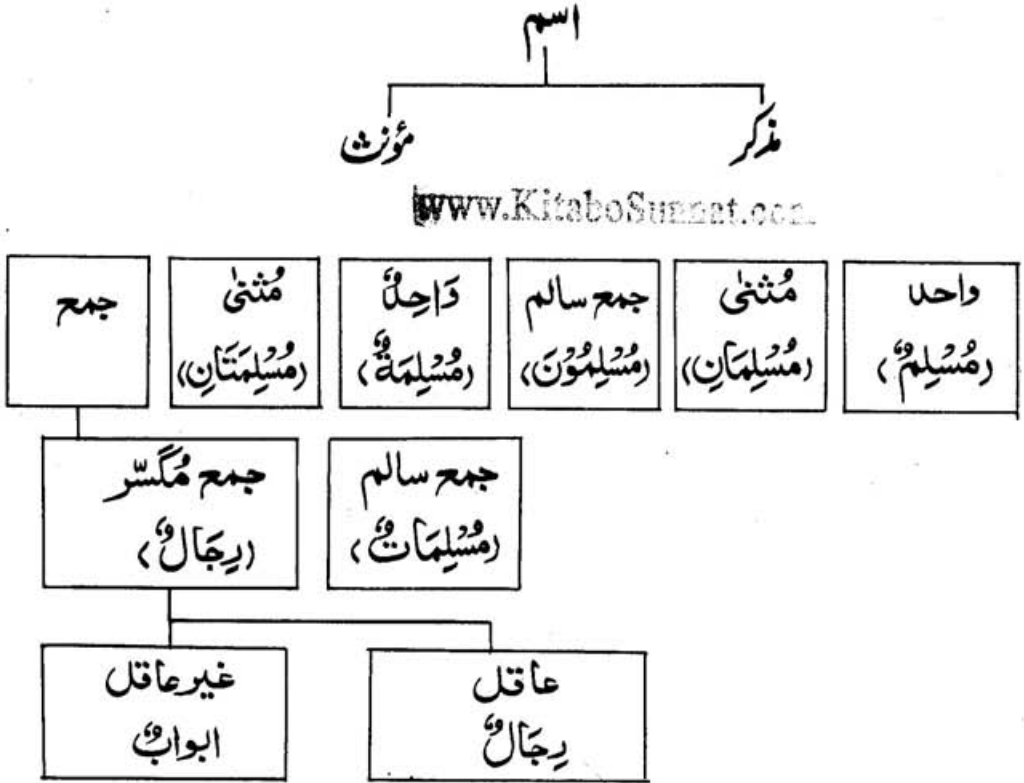
جمع مُکَسَّر، لفظی اور قیاسی مؤنث ہوتی ہے۔ مؤنث حقیقی نہیں ہوتی۔

۱۔ جمع مُکَسَّر "عاقل" مذکر و مونث دونوں طرح استعمال ہوتی ہے

قَالَ نِسْوَةٌ ۔ قَالَتْ نِسْوَةٌ ۔ قَالَ الرِّجَالُ ۔ تِلْكَ الرُّسُلُ

۲۔ جمع مُکَسَّر "غیر عاقل" کی صفت لازماً "واحد مؤنث" استعمال ہوتی ہے۔

أَشْجَارٌ عَالِيَةٌ ‏ وُجُوْهٌ خَاشِعَةٌ ‏ سُرُرٌ مَرْفُوْعَةٌ

مشق : مندرجہ ذیل الفاظ پر غور کیجیے اور خالی کالموں کو پُر کیجیے۔ آپ کو جمع سے واحد کی طرف یا واحد سے جمع کی طرف آنا ہے۔ ان کے معنی بھی لکھیے۔

مذکر واحد	مذکر مثنی	مذکر جمع سالم	مؤنث واحد	مؤنث مثنی	مؤنث جمع سالم
مُسْلِمٌ	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَتَانِ	مسلِمَاتٌ
					مُؤْمِنَاتٌ
					ظَالِمَاتٌ
					طَيِّبَاتٌ
					صَالِحَاتٌ
					عَابِدَاتٌ
					قَانِتَاتٌ
					سَائِحَاتٌ
تَائِبٌ					
ثَيِّبٌ					
مُجْتَهِدٌ					
عَمٌّ					
خَالٌ					

سبق نمبر۱۰

مُؤَنَّث اَسمَاء کی (۱۲) قسمیں

مونث اسماء کی بارہ (۱۲) قسمیں ہیں۔

۱۔ مُؤَنَّث حقیقی :

۱۔ عورتوں کی جنس کے نام مؤنث ہیں۔ مثلاً

اُمٌّ ، اُخْتٌ ، بِنْتٌ ، عَرُوسٌ (دلہن) حَائِضٌ وغیرہ

۲۔ عورتوں کے نام مؤنث ہیں۔ مثلاً : زَیْنَبُ ، مَرْیَمُ ، عَائِشَةُ وغیرہ

۲۔ مُؤَنَّث لفظی :

مونث لفظی کی دو قسمیں ہیں۔ قیاسی اور سماعی۔

۱۔ قیاسی :۔ قیاسی مؤنث، وہ اسماء ہیں، جنہیں کسی ظاہری علامت سے مؤنث قیاس کیا جاسکتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۳۔ وہ اسماء، جس کے آخر میں 'ۃ' (تائے مَرْبُوطَة یا تائے مُدَوَّرہ) ہو، مؤنث ہیں۔

ا۔ تانیث کی ۃ جیسے : آیَةٌ ، جَنَّةٌ ، آخِرَةٌ ، سَاعَةٌ ، عَابِدَةٌ

یہ تاء 'ۃ' تائے تانیث کہلاتی ہے۔

ب۔ جمع کی 'ۃ' : جیسے مَلَائِکَةُ ،

ت۔ مصدر کی 'ۃ' : جیسے رُجُولِیَّةُ ، عَالَمِیَّةُ

ت۔ اسمِ جنس کی 'ۃ' : جیسے شَجَرَۃٌ

ج۔ وحدات کی 'ۃ' : جیسے تَمَرَۃٌ (جمع تَمَرٌ)

استثناء:

گنتی کے دو چار، اسم ایسے بھی ہیں، جن کے آخر میں 'ۃ' آتی ہے، لیکن وہ مؤنث نہیں ہیں بلکہ مذکر ہیں۔ جیسے:

۱۔ مردوں کے نام: جیسے : خَلِیفَۃٌ ، طلحۃُ ، سُمُرَہ

۲۔ مبالغے کی 'ۃ': جیسے : عَلاَّمَۃٌ ، فَہَّامَۃٌ ،

۴۔ وہ اسماء، جن کے آخر میں الف مقصورۃ (ی) ہو، مونث ہیں۔

مثلاً : تَقْوٰی ، حُسْنٰی ، لَیْلٰی ، کُبْرٰی وغیرہ

لیکن عیسٰی اور موسٰی مؤنث نہیں ہیں، کیونکہ یہ مردوں کے نام ہیں۔

۵۔ وہ اسماء، جن کے آخر میں الف ممدُودۃ (آ)، ہو، مؤنث ہیں۔

مثلاً اَسْمَآءُ ، سَوْدَآءُ ، بَیْضَآءُ ، بَبْخَآءُ وغیرہ

۶۔ اسمائے جمع مُکسّر (غیرعاقل) مونث ہیں۔ یہ واحد مونث کے حکم میں ہیں۔ اس لیے ان کی صفت، واحد مؤنث استعمال ہوتی ہے۔

جیسے اَلْاَیَّامُ الْخَالِیَۃُ ، سُرُرٌ مَرْفُوْعَۃٌ ، اَبْوَابٌ مُّتَفَرِّقَۃٌ ، صُحُفٌ مُّطَھَّرَۃٌ وغیرہ۔

اسمائے جمع مکسّر (عاقل) مونث اور مذکر دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔

عاقل سے مراد، انسان، جنّ اور فرشتے ہیں۔

(علم نحو میں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو بھی اسی میں شامل کیا جاتا ہے)

مثلاً قَامَ الرِّجَالُ اور قَامَتِ الرِّجَالُ دونوں جائز ہیں۔

اسی پر، رُسُلٌ ، أَصْحَابٌ وغیرہ کو قیاس کریجیے۔

مزید تفصیلات کے لیے سبق نمبر ۹۹ کا مطالعہ کیجیے۔

۷۔ ملکوں، شہروں اور قبیلوں کے نام بھی مؤنث ہیں۔

مثلاً مِصْر، دِهْلِي، قُرَيْش ، لَاهُوْر ، تَغْلِب ، هُذَيْلُ وغیرہ

ب۔ سماعی مؤنث اسماء :

یہ وہ اسماء ہیں، جو اہلِ زبان مؤنث استعمال کرتے ہیں۔ ان میں مؤنث کی کوئی ظاہری علامت نہیں پائی جاتی، جس پر انہیں مؤنث قیاس کیا جاسکے۔

۸۔ دوہرے اجزائے بدن (Pair) کے نام مؤنث ہیں۔

مثلاً : يَدٌ ، رِجْلٌ ، عَيْنٌ ، شَفَةٌ وغیرہ مؤنث ہیں، لیکن خَدٌّ ، كَعْبٌ ، مِرْفَقٌ وغیرہ مذکر ہیں۔

۹۔ ہوا کے تمام نام مؤنث ہیں۔ مثلاً : رِيْحٌ ، صَرْصَرٌ ، صَبَا ، سموْمٌ

۱۰۔ دوزخ کے تمام نام مؤنث ہیں۔ مثلاً : جَهَنَّمُ ، نَارٌ ، سَعِيْرٌ ، سقرٌ

۱۱۔ شراب کے تمام نام مؤنث ہیں۔ مثلاً : خَمْرٌ ، أَلطِّلَاءُ وغیرہ

۱۲۔ متفرق سماعی اسماء جو مؤنث ہیں

مثلاً : شَمْسٌ ، سَمَاءٌ ، أَرْضٌ ، دَارٌ وغیرہ

مؤنث کی (۱۲) قسمیں
(۲) حقیقی
(۱۰) لفظی
عورتوں کی جنس
اُمٌّ
اُخت
عورتوں کے نام
زَیْنَبُ
قیاسی
(۵)
سماعی
(۵)
جس کے آخر میں تائے مَرْبُوطَة
آیَةٌ
جس کے آخر میں الف مَقْصُورَہ
بُشْرٰی
جس کے آخر میں الف مَمْدُودَۃ ہو (آء)
سَوْدَآءُ
جمع مُکَسَّر
رِجَالٌ
کُتُبٌ
ملکوں شہروں اور قبیلوں کے نام
مِصْر
ہوا کے تمام نام
رِیْحٌ
دوزخ کے تمام نام
جَهَنَّمُ
شراب کے تمام نام
خَمْرٌ
دوہرے اجزائے بدن
یَدٌ ، رِجْلٌ
مُتَفَرِّق سَمَاعِی
شَمْسٌ
اَلْاَرْضُ
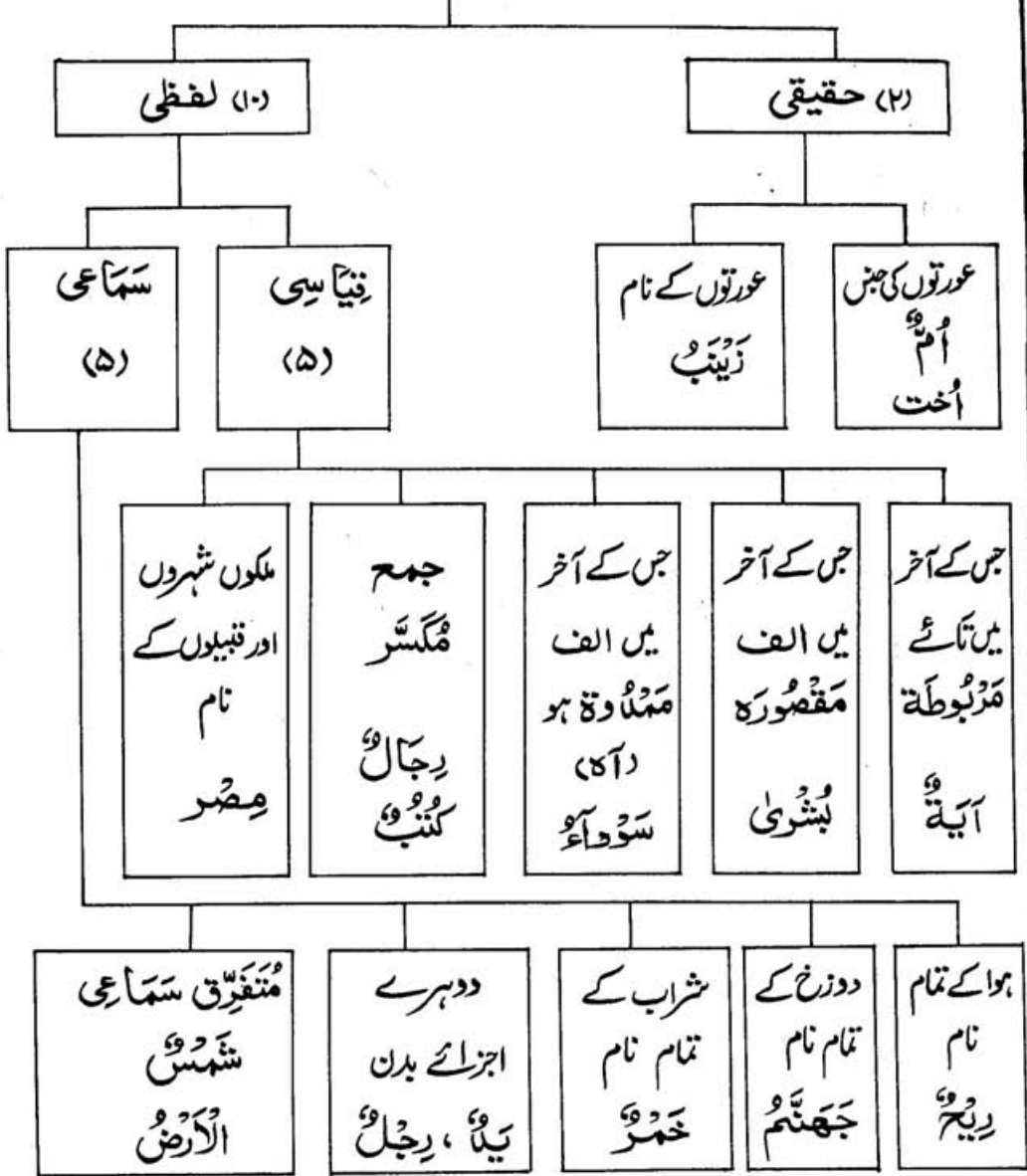
تذکیر و تانیث کے کچھ اور اصول

۱۔ حروفِ ہجائی مؤنث ہیں۔ جیسے: اَلِفٌ، بَاءٌ، تَاءٌ،

۲۔ حروفِ عاملہ مؤنث ہیں۔ جیسے: إلی، علی وغیرہ

۳۔ ایسے الفاظ جو مؤنث کی صفات کے ساتھ مخصوص ہوں انہیں مذکر کے صیغے میں بھی لا سکتے ہیں۔ جیسے: حَائِضٌ، حَامِلٌ وغیرہ۔

۴۔ بعض الفاظ مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے عَقْرَبٌ، عِقَابٌ، عَنْكَبُوتٌ، لِسَانٌ، طَرِيْقٌ، سَبِيْلٌ، رُوْحٌ، سِكِّيْنٌ، فَرَسٌ، قَمِيْصٌ، مِلْحٌ، مِسْكٌ، مِائَةٌ، أَلْفٌ، عَجُزٌ وغیرہ

مشق: ذیل میں مختلف مؤنث اسماء دیے جا رہے ہیں۔ ان پر غور کیجئے اور ان کی روشنی میں آنے والی مشق کیجیے۔ ان میں سے بعض حقیقی ہیں اور بعض لفظی۔ بعض سماعی ہیں اور بعض قیاسی۔ ڈکشنری سے، ان الفاظ کے معانی لکھیے۔

حَمَامَةٌ	لَيْلَى	سَوْدَاءُ	زَيْنَبُ	أُخْتٌ	مِصْرُ	اَلشَّمْسُ
خَالَةٌ	صُغْرَى	أَسْمَاءُ	مَرْيَمُ	أُمٌّ	بَاكِسْتَانُ	اَلسَّمَاءُ
أُذُنٌ	بُشْرَى	عَفْرَاءُ	سُعَادُ	بِنْتٌ	اَلْهِنْدُ	اَلْأَرْضُ
آخِرَةٌ	عُقْبَى	حَمْرَاءُ	هِنْدٌ	خَمْرٌ	دِهْلِيٌّ	اَلدَّارُ
فَاطِمَةٌ	سَلْمَى	بَيْضَاءُ	مَغْفِرَةٌ	طِلَاءٌ	قُرَيْشٌ	اَلْبِئْرُ
شَاكِرَةٌ	كُبْرَى	صَحْرَاءُ	رِجَالٌ	نَارٌ	عَصَا	اَلنَّارُ
عَمَّةٌ	تَقْوَى	غِنَاءٌ	رُسُلٌ	سَفَرٌ	قَوْسٌ	سَعِيْرٌ

مُسْلِمَةٌ	حُسْنٰی	صَفْرَآءُ	كُتُبٌ	نَفْسٌ	فَلَكٌ	اَلْيَدُ
مُؤْمِنَةٌ	سُفْلٰی	حَمْرَاءُ	أَقْلَامٌ	رِيْحٌ	لَيْلٌ	اَلرِّجْلُ
دَحْرَبٌ	دَعْوٰی	جَهَنَّمُ	صَبَا	صَرْصَرٌ	سِنٌّ	عَيْنٌ
بَقَرَةٌ	حَسَنَةٌ	كَأْسٌ	بَيِّنَةٌ	كَبِيْرَةٌ	صَغِيْرَةٌ	غِشَاوَةٌ
آيَةٌ	اَلْأَنْفُ	تَوْبَةٌ	رَحْمَةٌ	إِصْبَعٌ	قَدَمٌ	سَفِيْنَةٌ

مشق :۔ پچھلے صفحے پر درج شدہ مؤنث اسماء میں سے چن کر ہر ہر قسم کی مثالیں دیجئے اور صحیح اعراب لگائیے۔

۱۔عورتوں کی جنس (۵)	۱	۲	۳	۴	۵
۲۔عورتوں کے نام (۵)	۱	۲	۳	۴	۵
۳۔ وہ نام جو گول تاء (ۃ) پر ختم ہوتے ہیں ۔ (۱۰)	۱ ۶	۲ ۷	۳ ۸	۴ ۹	۵ ۱۰
۴۔ وہ نام جو الف مقصورۃ (ی) پر ختم ہوتے ہیں (۱۰)	۱ ۶	۲ ۷	۳ ۸	۴ ۹	۵ ۱۰
۵۔ وہ نام جو الف ممدودۃ (آء) پر ختم ہوتے ہیں (۱۰)	۱ ۶	۲ ۷	۳ ۸	۴ ۹	۵ ۱۰
۶۔ جمع مکسّر	۱ ۶	۲ ۷	۳ ۸	۴ ۹	۵ ۱۰
۷۔ شہروں کے نام (۵)	۱	۲	۳	۴	۵
۸۔ دوہرے اجزائے بدن اور ہوا کے نام (۱۰)	۱ ۲	۳ ۴	۵ ۶	۷ ۸	۹ ۱۰

۹۔ شراب اور دوزخ کے نام (۱۰)	۱۔ ۲	۳ ۴	۵ ۶	۷ ۸	۹ ۱۰
۱۰۔ سماعی مؤنث اسماء (۵)	۱	۲	۳	۴	۵

مُثَنّٰی مُؤَنَّث کی مثال۔ ایک حدیث سے

حدیث	ترجمہ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم " كَلِمَتَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ، خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ ۱۔ " سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ۲۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ " (صحیح بخاری کی آخری حدیث)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " دو کلمے ایسے ہیں جو رحمٰن کو محبوب ہیں۔ زبان پر ہلکے لیکن میزانِ قیامت میں وزنی (ہوں گے)" " سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ "

مندرجہ بالا حدیث پر غور کیجئے۔

كَلِمَةٌ مؤنث ہے، کیونکہ اس لفظ کے آخر میں 'ۃ' کی علامت پائی جاتی ہے۔ كَلِمَةٌ کا مُثَنّٰی آن لگانے سے كَلِمَتَانِ بن گیا۔ اس طرح 'حَبِيبٌ' کی تانیث 'حَبِيبَةٌ' ہے اور حَبِيبَةٌ کا مُثَنّٰی، حَبِيبَتَانِ ہے۔ اسی پر، ثَقِيلٌ، ثَقِيلَةٌ اور ثَقِيلَتَانِ کو قیاس کیجئے۔ سُبْحَان 'مَصْدَر' یا اسم مصدر یا عَلَم ہے۔ جیسا کہ اُس کے وزن (فُعْلَانٌ) سے ظاہر ہے۔ اس کا فعل (عامل) نُسَبِّحُ (ہم تسبیح کرتے ہیں) مَحْذُوف ہے۔

سبق نمبر ۱۱

جُمْلَۂ اِسْمِیَّہ

The Verbel Sentence

مُبْتَدَأ اور خَبَر (سادہ)

اسم فِعْل اور حَرْف کے بارے میں آپ پڑھ چکے، اسم کی مختلف قسموں سے تعارف حاصل ہو چکا۔ بے شمار نئے الفاظ سے بھی آپ واقف ہو چکے ہیں۔ اب ہم ان الفاظ کی مدد سے جملے بنانے کی کوشش کریں گے۔

جملوں کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ جملۂ اسمیہ اور جملۂ فعلیہ

جُمْلَۂ اِسْمِیَّہ

وہ جملہ، جو اسم سے شروع ہوتا ہے، جُمْلَۂ اِسْمِیّہ کہلاتا ہے۔ جملۂ اسمیہ کے پہلے اسم کو، مُبْتَدَأ اور دوسرے اسم کو خَبَر کہتے ہیں۔ عموماً یہ دو (۲) اِسموں سے مل کر بنتا ہے، لیکن بعض اوقات خبر، فعل کی صورت میں ہوتی ہے لیکن مبتدا کا اسم ہونا لازمی اور ضروری ہے۔

مثلاً   اَلْعِلْمُ مُفِیْدٌ   علم فائدہ بخش ہے۔

اس مثال میں، اَلْعِلْمُ [مُبتدأ] ہے اور پہلا اسم ہے اور مُفِیْدٌ دوسرا اسم ہے اور اس جملے کی [خَبَر] ہے۔

جُمْلَۂ فِعْلِیَّہ The Nominal Sentence

جو جملہ، فِعل سے شروع ہو، اسے جملۂ فِعْلِیّہ کہتے ہیں۔

جیسے [قَالَ] رَسُوْلُ اللهِ   "اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا"

اور قَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ "داؤد نے جالوت کو قتل کیا"

اوپر کے دونوں جملے، فعل سے شروع ہوئے ہیں۔

قَالَ فعل ماضی ہے اور قَتَلَ بھی فعل ماضی ہے۔

جملۂ اسمیہ کی کچھ اور مثالیں

اَللّٰہُ وَاحِدٌ اللہ ایک ہے۔ اَلْبَیْتُ جَدِیْدٌ گھر نیا ہے۔

اَلسَّاحِرُ کَاذِبٌ جادوگر جھوٹا ہے۔ اَلسَّاحِرَۃُ کَاذِبَۃٌ جادوگرنی جھوٹی ہے۔

اَلسَّاحِرَانِ کَاذِبَانِ دو جادوگر جھوٹے ہیں۔ اَلسَّاحِرَتَانِ کَاذِبَتَانِ دو جادوگرنیاں جھوٹی ہیں۔

اَلسَّاحِرُوْنَ کَاذِبُوْنَ جادوگر جھوٹے ہیں اَلسَّاحِرَاتُ کَاذِبَاتٌ جادوگرنیاں جھوٹی ہیں۔

آپ نے نوٹ کیا ہوگا کہ پہلے اسم مبتدأ پر 'اَلْ' ہے اور پہلے اسم کے آخری حرف پر صرف ایک پیش ہے اس کے برعکس، دوسرے اسم پر 'اَلْ' نہیں ہے۔

دوسرے اسم خبر کے آخری حرف پر "دو پیش" ہیں۔ یا آخر میں آن یا اُوْنَ ہے۔ مذکر کی خبر مذکر ہے۔ مؤنث کی خبر مؤنث ہے۔ واحد کی خبر واحد ہے۔ مثنی کی خبر مثنیٰ ہے۔ جمع کی خبر جمع ہے۔

جملۂ اسمیہ کے قواعد

۱۔ وہ جملہ، جو اسم سے شروع ہوتا ہو، اُسے جملۂ اسمیہ کہتے ہیں۔

۲۔ مُبْتَدَأ جملے کا پہلا اسم ہے، جو عموماً، مَعْرِفَہ ہوتا ہے۔

۳۔ خَبَر دوسرا جزء ہے، جو عموماً، نَکِرَۃٌ ہوتا ہے۔

۴۔ واحد، مُثَنّٰی، جمع، مذکر اور مؤنث ہوتے ہیں، خَبَر، مُبْتَدَأ کے مطابق ہوتی ہے

۵۔ آنِ اور تَانِ مُثَنّٰی اسمِ معرفہ اور مُثَنّٰی اسم نکرہ، دونوں کے آخر میں آتے ہیں

اسم مُثنّٰی پر "اَل" لگنے سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔

۲۔ جمع مذکر سالم کے آخر میں وُنَ اور جمع مؤنث سالم کے آخر میں آتٌ آتے ہیں۔ جمع مذکر سالم پر اَل لگنے سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔ لیکن جمع مؤنث سالم پر اَل لگنے سے تنوین ختم ہو جاتی ہے۔

مشق:۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر مزید غور کیجیے۔ اور ان مثالوں کی روشنی میں، عربی سے اُردو میں ترجمہ کیجیے۔

اَلْأَدَبُ وَاجِبٌ ادب واجب ہے۔ اَلشَّجَرَةُ كَبِيْرَةٌ درخت بڑا ہے۔

اَلْقُرْآنُ كِتَابٌ قرآن کتاب ہے۔ اَلشَّجَرَتَانِ صَغِيْرَتَانِ دو درخت چھوٹے ہیں۔

اَللَّعِبُ ضَرُوْرِيٌّ کھیل ضروری ہے۔ اَلْاَشْجَارُ قِصَارٌ درخت چھوٹے ہیں

عربی	اُردو ترجمہ	عربی	اُردو ترجمہ
اَلرِّزْقُ حَلَالٌ		اَلشَّاكِرُوْنَ مُحْسِنُوْنَ	
اَلزَّكٰوةُ صَدَقَةٌ		اَلْوَالِدَانِ شَرِيْفَانِ	
اَلزَّبُوْرُ كِتَابٌ		اَلرَّسُوْلَانِ صَادِقَانِ	
اَلطَّعَامُ لَذِيْذٌ		اَلسَّاحِرَانِ كَاذِبَانِ	
اَللّٰهُ نُوْرٌ		اَلسُّوْرَتَانِ جَمِيْلَتَانِ	
اَلْأَرْضُ وَاسِعَةٌ		اَلْفَرِيْقَانِ جَاهِلَانِ	
اَلْبَابُ مَفْتُوْحٌ		اَلْجَنَّتَانِ نَظِيْفَتَانِ	
اَلدَّمُ حَرَامٌ		اَلْمَلَكَانِ سَرِيْعَانِ	
زَيْدٌ طِفْلٌ		اَلْحِزْبَانِ مُقَاتِلَانِ	
خَالِدٌ شَيْخٌ		اَلْاِمْرَءَتَانِ مُسْلِمَتَانِ	

اَلرَّسُوْلُ بَشَرٌ		اَلزَّوْجَانِ صَالِحَانِ	
زَيْنَبُ حَاضِرَةٌ		اَلزَّوْجَتَانِ صَالِحَتَانِ	
سُعَادُ غَائِبَةٌ		اَلْعَابِدَانِ شَاكِرَانِ	
اَلرَّوْضَةُ جَمِيْلَةٌ		اَلْمُجَاهِدُوْنَ صَابِرُوْنَ	
اَلصَّلٰوةُ عِبَادَةٌ		اَلنَّاظِرُوْنَ مُجْرِمُوْنَ	
اَلْمَوْعِظَةُ حَسَنَةٌ		اَلْفَاتِحُوْنَ دَارِثُوْنَ	
اَلْبِنْتُ طَالِبَةٌ		اَلصَّالِحُوْنَ نَاجِحُوْنَ	
اَلْاُمُّ صَابِرَةٌ		اَلظَّالِمُوْنَ مَعْزُوْلُوْنَ	
اَلْقَرْيَةُ سَاكِتَةٌ		اَلْفَاسِقُوْنَ غَافِلُوْنَ	
اَلْاُمَّهَاتُ سَاجِدَاتٌ		اَلْبَاقِيَاتُ صَالِحَاتٌ	

مشق :۔ مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے۔

۱۔ لڑکا کھیل رہا ہے۔ (لَاعِبٌ)

۲۔ لڑکی کھیل رہی ہے۔

۳۔ دو لڑکے کھیلتے ہیں۔

۴۔ دو لڑکیاں کھیلتی ہیں۔

۵۔ لڑکے کھیلتے ہیں۔

۶۔ لڑکیاں کھیلتی ہیں۔

سبق نمبر ۱۲

اِعرابی حالت کے اعتبار سے اِسم کی قسمیں

اِعرابی حالت کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) مَرفُوع (۲) مَنصوب (۳) مَجرُور

اعرابی حالت کیا چیز ہے؟

اردو میں آپ کہتے ہیں "لڑکیاں" کھیل رہی تھیں۔ "لڑکیوں" کو چوٹ آئی۔
اور انگریزی میں کہتے ہیں .I told him and he told me آپ نے دیکھا۔ اُردو میں کبھی آپ "لڑکیاں" استعمال کرتے ہیں اور کبھی "لڑکیوں" اسی طرح انگریزی میں I کبھی me میں بدل جاتا ہے اور he کبھی him میں بدل جاتا ہے۔ یہ اس لیے ہوتا ہے کہ اسم کی حالت بدل جاتی ہے۔

اسم کبھی فاعل ہوتا ہے اور کبھی مفعول بہ ہو جاتا ہے۔ کبھی Active ہوتا ہے اور کبھی Passive ہوتا ہے۔ اردو اور انگریزی کی طرح عربی میں بھی اسم کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں لیکن عربی میں تین حالتیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ اَلْمُسْلِمُوْنَ کبھی کبھار اَلْمُسْلِمِیْنَ میں بدل جاتا ہے۔ کِتَابٌ کبھی کِتَابًا اور کبھی کِتَابٍ میں بدل جاتا ہے۔

اس تبدیلی کو، اسم کی اِعرابی حالت کہتے ہیں۔

۱۔ **اِسْمِ مَرْفُوع یا حالت رَفعی**: اسم کی اصلی حالت مرفوع ہوتی ہے:

مثلاً کِتَابٌ، زَیْدٌ، قَلَمٌ، اَلْمَدْرَسَةُ، اَلطَّالِبَةُ، اَلْبَیْتُ

مرفوعاتِ اصلیہ دو ہیں : ۱۔ مُبْتَدأ (۲) خَبَر

یہ دونوں جملے کے ضروری اجزاء ہیں۔ان دو کے ذریعہ، جملے میں ضروری معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔

رَفع ، اسم کا اعلیٰ مرتبہ ہے

جیساکہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔

مُبْتَدأ اور خَبَر اپنی اصلی رَفعی حالت پر قائم رہتے ہیں۔

مثلاً زَيْدٌ عَاقِلٌ زید سمجھدار ہے۔

۲۔ اِسْم مَنْصُوب یا حالتِ نَصبی

کسی جملے میں ضروری معلومات کے علاوہ اضافی معلومات جب 'بلاواسطہ' (یعنی راست یا (Direct) فراہم کی جائیں تو اُن کی حالتِ اسمی، نصبی ہوتی ہے۔

بنیادی منصوب اسماء کی چھ (٦) قسمیں ہیں۔جو درج ذیل ہیں۔

(۱) مَفْعُول بِه (۲) ظرف (۳) حال

(۴) علّت (۵) تَمْيِيز (٦) مَفْعُولِ مُطْلَق/مَصْدَر

ان کی مزید تفصیلات اور وضاحتیں آگے آئیں گی۔

نَصْب، اِسْم کا درمیانی مرتبہ ہے

مثلاً زَيْدٌ شَارِبٌ | عَصِيْرًا |

زید، پینے والا ہے شربت (زید شربت پی رہا ہے)

۳۔ اِسْم مَجْرُور یا حالتِ جَرّی

کسی جملے میں کوئی اسم، جب ضروری اجزاء کی صورت میں بھی نہ ہو۔ اور 'بلاواسطہ' بھی نہ آئے۔ بلکہ اضافی معلومات کی صورت میں، کسی واسطے کے ذریعے (Indirect) آئے تو اُس کی حالت جَرّی ہوتی ہے۔ ایسے اسم کو 'مَجرور اسم' کہتے ہیں۔

مثلاً زَيْدٌ ذاهِبٌ | إِلَى الْمَسْجِدِ |

زید مسجد جانے والا ہے۔

إِلَى الْمَسْجِدِ میں 'مَسْجِدِ' اسم ہے۔ اس اسم سے پہلے ایک واسطہ ہے 'إِلَى' کا جو حرفِ جرّ ہے۔ حَرفِ جَرّ نے اسم کو مجرور کر دیا۔ اس لیے اَلْمَسْجِدِ کے آخری حرف دال (د) پر ایک زیر لگ گئی۔ جَرّ اِسم کا سب سے اَدْنیٰ مرتبہ ہے مجرورات دو ہیں۔ ۱۔ مُضَاف اِلَیہ (۲) حرف جر کے بعد آنے والا اِسْم۔

نوٹ : مولانا فراہی کے نزدیک مُعرَبَاتِ اَصْلِیَّہ دس (۱۰) ہیں اور ان میں سے مرفوع صرف دو (۲) ہیں۔ مُبْتَدأ (مستند) اور خَبَر۔ یہ دونوں جملۂ اِسمیّہ کے دو ضروری اجزاء ہیں۔
جملۂ فعلیہ میں فعل اور فاعل ہوتے ہیں۔ جملۂ فِعْلِیَّہ کے فاعل، پر بھی مُبْتَدأ کا ہی اعراب آتا ہے۔ فاعل مرفوع ہوتا ہے۔
دیگر مرفوعات کو، معربات مُشْکِلَہ کے تحت رکھا گیا ہے جن میں اِنَّ کی خبر اور کَانَ کا اِسم وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔ مزید وضاحت اگلے ابواب میں ہوگی۔

خلاصہ : اسم کی اعرابی حالتیں

۱۔ اسم کی اصلی حالت، رفعی ہوتی ہے یعنی اسم، اصلاً مَرْفُوع ہوتا ہے۔
(بعض علماء کے نزدیک اسم کا آخری حصہ اصلاً ساکن ہوتا ہے)

۲۔ جملے کے دو 'ضروری اجزاء' مرفوع ہوتے ہیں۔ انہیں مبتدأ اور خبر کہتے ہیں مبتدأ اور خبر کے ملنے سے جملۂ اسمیہ بنتا ہے۔

۳۔ اضافی اجزاء، اگر بلا واسطہ (Direct) آئیں تو ایسا اسم مَنْصُوب ہوتا ہے۔

اس کی چھ قسمیں ہیں۔

۴۔ اضافی اجزاء، اگر واسطے کے ذریعے (Indirect) آئیں تو ایسا اسم مجرور ہوتا ہے

اس کی دو قسمیں ہیں۔

۵۔ اسم کا اعلیٰ مرتبہ رَفْع ہے۔ درمیانی مرتبہ نَصْب ہے اور ادنیٰ مرتبہ جَرّ ہے۔

اسم کی اعرابی حالتیں

نیچے ایک چارٹ دیا جا رہا ہے۔

اسم کی اعرابی حالتوں کے بارے میں، یہ چارٹ نہایت اہم ہے۔ اس لیے اس کا اچھی طرح سمجھنا اور ذہن میں محفوظ رکھنا ضروری ہے۔

اسم کی اعرابی حالتیں۔ ایک نظر میں

عدد اور جنس کے اعتبار سے	مختلف حالتوں میں اعراب کی صورتیں		
اسم کی نوعیت	رَفْع	نَصْب	جَرّ
۱۔ اِسْمِ وَاحِدٌ	طِفْلٌ	طِفْلًا	طِفْلٍ
۲۔ اِسْمِ جَمْعِ مُكَسَّر	أَطْفَالٌ	أَطْفَالًا	أَطْفَالٍ
۳۔ جمع مؤنّث سالم	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ
۴۔ جمع مذکر سالم	مُسْلِمُوْنَ (اُوْنَ)	مُسْلِمِيْنَ (اِيْنَ)	مُسْلِمِيْنَ (اِيْنَ)
۵۔ اِسْمِ مُثَنّٰی	مُسْلِمَانِ (آنِ)	مُسْلِمَيْنِ (اَيْنِ)	مُسْلِمَيْنِ (اَيْنِ)
۶۔ اِسْمِ غیر مُنْصَرِف	إِبْرَاهِيْمُ	إِبْرَاهِيْمَ	إِبْرَاهِيْمَ

إعراب:

۱۔ ایک پیش، دو پیش، 'آتٌ'، 'اُونَ' اور 'آنِ' رفع کی علامتیں ہیں۔
۲۔ ایک زبر، دو زبر، 'آتِ'، 'إِیْنَ' اور 'أَیْنِ'، نصب کی علامتیں ہیں۔
۳۔ ایک زیر، دو زیر، 'آتِ'، 'إِیْنَ' اور 'أَیْنِ'، جرّ کی علامتیں ہیں۔

نوٹ: آخری چار صورتوں میں اسم کی 'نَصْبِی حالت' اور 'جری حالت' بالکل ایک جیسی ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ایسی صورت میں یہ کیسے جانا جائے کہ یہ نصبی حالت ہے یا جری حالت؟ تو اس کا سیدھا اور آسان جواب یہ ہے اگر وہ 'بلا واسطہ' آئے تو نصبی حالت ہو گی اور اگر 'بالواسطہ' آئے تو جری حالت ہو گی۔ آن، أَیْنِ، اُونَ، إِیْنَ، حرفی اعراب، کہلاتے ہیں

چارٹ نمبر ۷
اسم کی قسمیں۔ دس معربات اَصلیّہ
(اعرابی حالت کے اعتبار سے)
اِسْمٌ
مَرْفُوْعٌ (۲)
مَنْصُوْبٌ (٦)
مَجْرُوْرٌ
مُسْنَدْ
(مُبْتَدَأ اور فاعل)
خَبَرٌ
حرف جار کے بعد آنے والا اسم
مُضَافْ اِلَیْہِ
مَفْعُوْل بِہٖ
حَال
عِلَّت
ظَرْفٌ
تمییز
مَفْعُوْلِ مُطْلَق
زَمَانٌ
مَکَانٌ
نوٹ: مولانا فراہیؒ کے نزدیک بنیادی مرفوعات صرف دو ہیں، بنیادی منصوبات ٦ ہیں اور مجرور اسماء دو ہیں، بعض دیگر قلیل الاستعمال مرفوعات و منصوبات کو انہوں نے فروع میں رکھا ہے۔
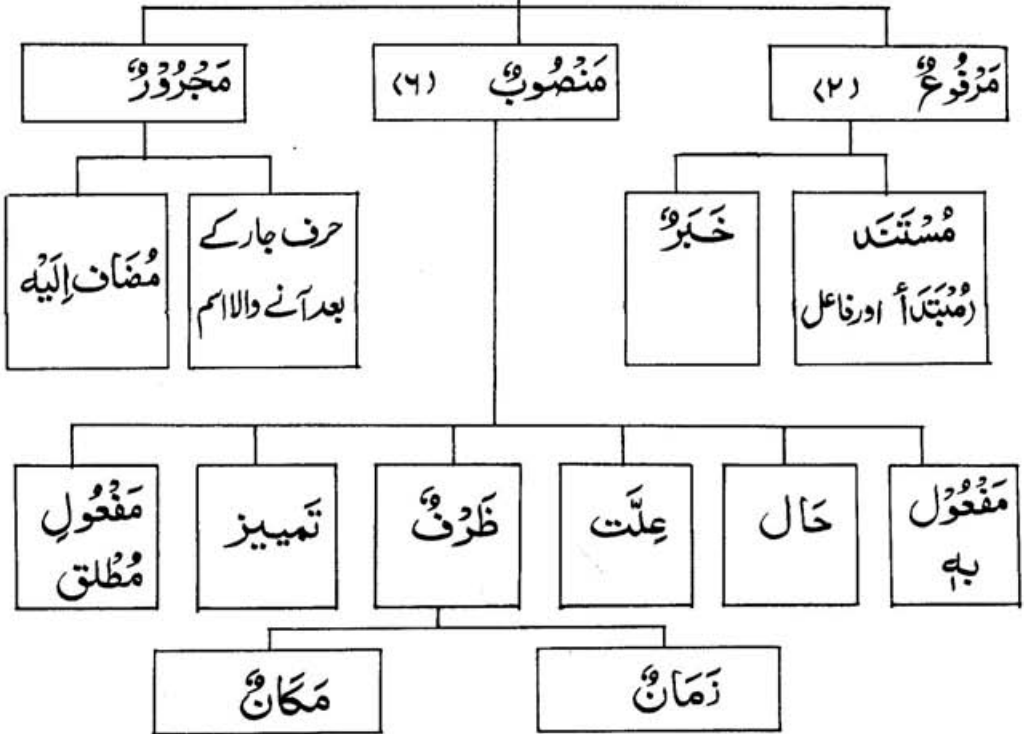
تَعْرِیفِ اِعراب

یہاں خلاصے میں، منظوم قواعد پر مشتمل، مولانا حمیدالدین فراہیؒ کے رسالے تحفۃُ الاعراب کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمایئے اور کوشش کیجیے کہ یہ حفظ ہو جائے

گرچہ ابوابِ نَحْو، اور بھی ہیں
لیک اعراب ہے مُقَدَّم تر

ہے یہ تغْیِیر آخِرِ اسماء
اِسْم کا رُتبہ، جس سے آئے نظر

کَثْرتِ مَرْتَبہ ہے، خاصۂ اِسْم
فِعل وحرف، اس سے ہیں بَری یکسر

مَرَاتِبِ ثَلاثَہ، اِسْم

رَفْع ہے رُتبۂ مَدَارِ سُخَن
جس پہ ہے، گفتگو میں اَصلِ نَظَر

نَصْب ہے رُتبہ اُن زَوَائِد کا
جو کہ بے واسطہ، ملیں آکر

جَرّ ہے، اُن زائدات کا رُتبہ
جو کہ ہوں، حرفِ جَرّ کے دست نگر

ہیں یہی تین اِسْم کے رُتبے
رَفْع، پھر نصب، پھر ہے رُتبۂ جَر

نام اِعراب بھی، یہی ہیں تین
تا علامت ہو، اصل شئ کی خبر

ضروری اسماء اور زوائد

مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجیے

۱۔ پہلے کالم میں، ضروری اسماء ہیں، جو مرفوع ہیں۔

۲۔ دوسرے کالم میں، بلاواسطہ زوائد ہیں، جو منصوب ہیں۔

۳۔ تیسرے کالم میں، بالواسطہ زوائد ہیں، جو مجرور ہیں۔

واسطے دو ہیں۔ حرف جر اور مضاف۔

یہ بات واضح رہے کہ کلام کو زیادہ موثر اور زیادہ دلنشین بنانے اور آہنگ کی رعایت کے لیے، موزوں ترین ترتیب استعمال کی جاتی ہے۔ ہم نے یہاں سمجھانے کے لیے جملوں کو توڑ دیا ہے۔

ضروری اسماء (مُسْنَد الیہ، خبر)	بلاواسطہ زوائد	بالواسطہ زوائد
مرفوع اسماء	منصوب اسماء	مجرور اسما
۱۔ اسمیہ جملے		
تِلْكَ آيَاتُ		اللّٰهِ
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ	تَأْوِيلًا	
هُوَ أَشَدُّ	قُوَّةً	مِنْهُ
هِيَ أَشَدُّ	وَطْئًا	
مرفوع أسماء	منصوب أسماء	مجرور أسماء
إِنِّي جَاعِلٌ	خَلِيفَةً	فِي الْأَرْضِ
إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ	الْمَوْتٰى	
۲۔ فعلیہ جملے		
يُرِيدُ اللّٰهُ	الْيُسْرَ	بِكُمُ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ	آيَاتِهِ	لِلنَّاسِ
لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ		بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ

وَيُلَقَّوْنَ	تَحِيَّةً وَّسَلَامًا	فِيهَا
۳- امریہ جملے		
اِتَّقُوا (اَنْتُمْ)	اللّٰهَ حَقَّ	تُقَاتِهِ
وَاعْتَصِمُوا (اَنْتُمْ)	جَمِيْعًا	بِحَبْلِ اللّٰهِ
وَلَا تَنْسَ (اَنْتَ)	نَصِيْبَ	+كَ مِنَ الدُّنْيَا
وَلَا تَبْغِ (اَنْتَ)	الْفَسَادَ	فِي الْاَرْضِ
وَرَتِّلِ (اَنْتَ)	الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا	

مشق: سورۃ البقرہ سے بیس (۲۰) ایسے جملے تلاش کیجیے، جن میں مرفوع اسماء کے ساتھ ساتھ، منصوب زوائد اور مجرور زوائد بھی موجود ہوں۔

سبق نمبر ۱۳

اِعراب کی قسمیں۔ ثَقِیل اور خَفِیف

حَرَکات اور اِعراب کا فرق:

آپ کو معلوم ہے کہ 'حروف تہجی' پر تین قسم کی 'حرکات' (The Short Vowel)
ہو سکتی ہیں۔ زیر، زبر، پیش۔

'حَرَکات' کی وجہ سے حرف، مَکْسُور، مَفْتُوح اور مَضْمُوم ہوتا ہے

اسی طرح، کسی جملے میں آنے والے 'اسم' کے آخر میں، اسم کی حیثیت اور اسم کا مرتبہ
بتانے والی، بھی کچھ 'علامتیں' ہوتی ہیں،

انہیں 'اعراب' (The Sign of Noun at the end) کہتے ہیں۔

اعراب کے اعتبار سے اسم، مَرْفُوع، مَنْصُوب یا مَجْرُور ہوتا ہے

حرکات اور اعراب کے اس فرق کو ہرگز فراموش نہ کیجیے۔
حرکات کا تعلق حروف سے ہوتا ہے اور اعراب کا تعلق اسماء سے ہوتا ہے۔ اسی لیے
تو مولانا فراہیؒ نے کہا:

کثرت مرتبہ ہے، خاصہ اسم فعل وحرف، اس سے ہیں بَرِی یکسر

إِعْرَاب (کل ۱۴)

ثَقِیْل (۷) — خَفِیْف (۷)

ثَقِیْل حَرَکتی (۳) (تنوین) پہلے تین — ثَقِیْل حَرفِی (۴) آخری چار
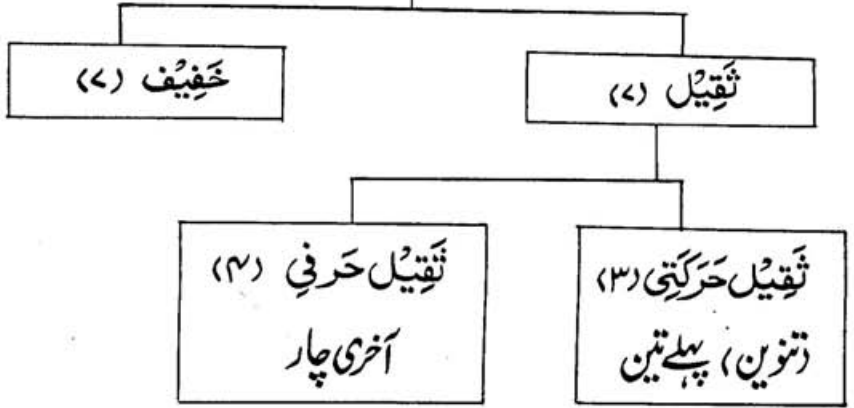
اعراب کی دو قسمیں ہیں ثقیل اور خفیف۔
ثقیل اعراب کی مزید دو قسمیں ہیں ثقیل حرکتی اور ثقیل حرفی

۱۔ ثقیل اعراب :

وہ ہیں، جن کے آخر میں نون ہو یا نون کی آواز نکلے (تنوین بھی ثقیل اعراب ہے) جیسے مثنّٰی اسم کے آخر میں آنِ، أَیْنِ اور جمع اسم کے آخر میں اُونَ، اِینَ۔ تنوین کو ملا کر اس کی کل (۷) سات شکلیں ہیں۔

(۱) ثقیل حرکتی :۔ تنوین کی تینوں صورتوں کو "ثقیل حرکتی اعراب" کہتے ہیں۔

۱۔ دو زبر (تنوین۔ آخر میں 'اَنْ' کی آواز نکلتی ہے) کِتَابًا = کتابَنْ

۲۔ دو پیش (تنوین۔ آخر میں 'اُنْ' کی آواز نکلتی ہے) کِتَابٌ = کتابُنْ

۳۔ دو زیر (تنوین) آخر میں 'اِنْ' کی آواز نکلتی ہے) کِتَابٍ = کتابِنْ

(۲) ثقیل حرفی :۔ ثقیل حرفی اعراب کی چار صورتیں ہیں۔

۴۔ 'آنِ' یعنی مُسْلِمَانِ کا آخری حصہ (اسم مُثنّٰی مَرْفُوع ثَقِیْل)

۵۔ ’أَيْنِ‘، یعنی مُسْلِمَيْنِ کا آخری حصّہ (اِسْم مُثنّٰی مَنْصُوب ومجرور)

۶۔ ’اُوْنَ‘ یعنی مُسْلِمُوْنَ کا آخری حصّہ (اِسْم جمع مَرْفُوع ثَقِيْل)

۷۔ ’اِيْنَ‘ یعنی مُسْلِمِيْنَ کا آخری حصّہ (اِسْم جَمْع مَنْصُوب ومجرور)

۲۔ خَفِيف اِعراب:۔

جن سے خود نون نکل جائے یا ’تنوین‘، میں سے ایک زبر، ایک پیش، یا ایک زیر، نکل کر نون کی آواز نکل جائے، خفیف اعراب کہلاتے ہیں۔ ان کی کل سات شکلیں ہیں۔

۸۔ آ جیسے مُسْلِمَانِ میں سے نون نکالنے کے بعد مُسْلِمَا کا آخری حصہ آ مَرْفُوع ہے، خَفِيف ہے اور مثنّٰی کی علامت ہے۔

۹۔ أَيْ جیسے مُسْلِمَيْنِ میں سے نون نکالنے کے بعد مُسْلِمَيْ کا آخری حصہ أَیْ، مَنْصُوب ومجرور ہوسکتا ہے۔ خَفِيف مُثنّٰی کی علامت ہے۔

۱۰۔ اُوْ جیسے مُسْلِمُوْنَ میں سے نون نکالنے کے بعد مُسْلِمُوْا کا آخری حصہ اُوْ، مَرْفُوع ہے، خَفِيف ہے اور جمع کی علامت ہے۔

۱۱۔ اِیْ جیسے مُسْلِمِيْنَ میں سے نون نکالنے کے بعد مُسْلِمِيْ کا آخری حصہ اِیْ، مَنْصُوب ومَجْرُور ہوسکتا ہے۔ خَفِيف جَمْع کی علامت ہے۔

۱۲۔ ایک زبر جیسے کِتَابَ کا آخری حرف بَ (بًا = بَنْ سے نون ساکن نکل گیا) کِتَابَنْ

۱۳۔ ایک پیش جیسے کِتَابُ کا آخری حرف بُ (بٌ = بُنْ سے نون ساکن نکل گیا)، کِتَابُنْ

۱۴۔ ایک زیر جیسے کِتَابِ کا آخری حرف بِ (بٍ = بِنْ سے نون ساکن نکل گیا)، کِتَابِنْ

نوٹ : اساتذہ سے درخواست ہے کہ وہ اس سبق کو پڑھانے سے پہلے مُرَکَّبِ اضافی کا سبق ضرور پڑھا دیں۔

مضاف کے قواعد

۱۔ مُضَاف کا اِعراب ہمیشہ خفیف ہوتا ہے۔
۲۔ مضاف پر زیادہ تر "اَلْ" نہیں آتا (اضافتِ معنوی میں)
۳۔ مضاف پر تنوین نہیں آتی۔

مندرجہ ذیل نو (۹) مثالوں پر غور کیجیے۔

اِسْم واحد کی مثالیں

۱۔ ھٰذَا طِفْلُ زَیْدٍ ـــ یہ زید کا لڑکا ہے۔

- طِفْلُ، مضاف ہے اس لیے اس کا اعراب طِفْلٌ سے خفیف ہو کر طِفْلُ ہو گیا۔
- طِفْلُ، خبر ہے اس لیے مرفوع ہے۔

۲۔ ضَرَبْتُ طِفْلَ زَیْدٍ ـــ میں نے مارا، زید کے لڑکے کو

- طِفْلَ، مضاف ہے اس لیے اس کا اعراب طِفْلاً سے خفیف ہو کر طِفْلَ ہو گیا۔
- طِفْلَ، مَفْعُول بِہٖ ہے اس لیے مَنْصُوب ہے۔

۳۔ اَخَذْتُ، مِنْ طِفْلِ زَیْدٍ ـــ میں نے حاصل کیا، زید کے لڑکے سے۔

- طِفْلِ، مضاف ہے اس لیے اس کا اعراب طِفْلٍ سے خفیف ہو کر طِفْلِ ہو گیا
- طِفْلِ، حرف جار کے بعد کا اسم ہے، اس لیے مجرور ہے۔

اِسمِ مُثنّٰی کی مثالیں

۴۔ هٰذَانِ طِفْلَا زَیْدٍ یہ زید کے دو لڑکے ہیں۔

یہاں طِفْلَا مضاف ہے اس لیے اس کا اعراب طِفْلَانِ سے خفیف ہو کر طِفْلَا ہو گیا۔

طِفْلَانِ خبر ہے اس لیے طِفْلَا مرفوع ہے۔

۵۔ ضَرَبْتُ طِفْلَيْ زَیْدٍ میں نے، زید کے دو لڑکوں کو، مارا۔

- طِفْلَيْ، مضاف ہے اور مَفْعُول بِهٖ ہے۔ طِفْلَيْنِ سے خفیف ہو کر طِفْلَيْ رہ گیا ہے۔
- طِفْلَيْ کی حالت 'مَنْصُوب' ہے۔ بلا واسطہ (Direct) آیا ہے۔

۶۔ أَخَذْتُ مِنْ طِفْلَيْ زَیْدٍ میں نے حاصل کیا، زید کے دونوں لڑکوں سے۔

- طِفْلَيْ، مُضَاف ہے۔ اس لیے اس کا اعراب طِفْلَيْنِ سے خفیف ہو کر طِفْلَيْ ہو گیا ہے۔ مثال نمبر ۵ اور مثال نمبر ۶ کی صورت ایک جیسی ہے لیکن اعرابی حالت مختلف ہے۔
- طِفْلَيْ، حرف جار کے بعد کا اسم ہے اس لیے 'مجرور' ہے۔

جَمع سالم کی مثالیں

۷۔ هٰؤُلَآءِ مُسْلِمُوْنَ یہ لوگ مسلمان ہیں۔

یہاں مُسْلِمُوْنَ خبر ہے۔ اور مَرْفُوْع ہے۔

(یہ چونکہ مضاف نہیں ہے اس لیے اپنے ثقیل حرفی اعراب کے ساتھ ہے)

۸۔ هٰؤُلَآءِ مُسْلِمُوا مَكَّةَ یہ مکہ کے مسلمان ہیں۔

- مُسْلِمُوا مَکَّۃَ خبر ہے۔اس لیے مَرْفُوع ہے۔اُو، رفع کی علامت ہے۔

مُسْلِمُوا مُضَاف ہے، جو مُسْلِمُوْنَ سے خفیف ہو کر مُسْلِمُوا رہ گیا ہے۔

۹۔ اَخَذْتُ مِنْ مُسْلِمِي مَكَّةَ مکہ کے مسلمانوں سے، میں نے حاصل کیا۔

- مُسْلِمِیْنَ حرف جار کے بعد کا مجرور اسم ہے۔
- مُسْلِمِی مُضَاف ہے، جو مُسْلِمِیْنَ سے خفیف ہو کر مُسْلِمِی رہ گیا ہے۔

خفیف و ثقیل اسماء کی ۱۴ صورتیں

	اسم کی قسم	ثقیل اسم	خفیف اسم
۱	واحد مَرْفُوع	طِفْلٌ	اَلطِّفْلُ ، طِفْلُ زَیْدٍ
۲	واحد منصوب	طِفْلًا	اَلطِّفْلَ، رَأَیْتُ طِفْلَ زَیْدٍ
۳	واحد مجرور	طِفْلٍ	اَلطِّفْلِ، مِنْ طِفْلِ زَیْدٍ
۴	جَمْع سَالِمٌ مَرْفُوْع	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمُوا
۵	جَمْع سَالِمٌ (نصب وجر)	مُسْلِمِیْنَ	مُسْلِمِی
۶	مُثَنّٰی مَرْفُوْع	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمَا
۷	مُثَنّٰی (نصب وجر)	مُسْلِمَیْنِ	مُسْلِمَی

اوپر کے چارٹ پر غور کیجئے ۱۔ خفیف اسماء سے تنوین نہیں ہے۔یا

۲۔ آخر کا نون حذف ہو گیا ہے۔

ثقیل وخفیف اعراب کی ۱۴ صورتیں

		ثقیل اعراب	خفیف اعراب
۱	واحد مرفوع	ٌ	ُ
۲	واحد منصوب	ً	َ
۳	واحد مجرور	ٍ	ِ
۴	جَمْع سَالِمْ مَرْفُوع	ُونَ	ُو
۵	جَمْع سَالِمْ (نصب وجر)	ِينَ	ِي
۶	مُثَنّٰی مَرْفُوع	انِ	ا
۷	مُثَنّٰی (نصب وجر)	َيْنِ	َيْ

خلاصہ۔ اسم کی اعرابی حالتیں

۱۔ حرکت، حرف کی حالت کو کہتے ہیں۔

۲۔ اعراب، اسم کی حالت کو کہتے ہیں۔

اعراب ثقیل اور خفیف اور پھر ثقیل حرکتی اور ثقیل حرفی ہوتے ہیں۔

۳۔ اسم نکرہ پر عموماً، ثقیل اعراب، لگتا ہے۔ جیسے طِفْلٌ ، طِفْلًا ، طِفْلٍ

۴۔ اِسْمِ نَکِرہ پر، لام تعریف (اَلْ) لگانے سے، اسم کا ثقیل، حرکتی اعراب، خفیف ہو جاتا ہے۔ جیسے اَلطِّفْلُ، اَلطِّفْلَ، اَلطِّفْلِ، اَلْاَطْفَالُ، اَلْاَطْفَالَ،

۵۔ حرفی اعراب' پر 'ال' لگنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ جوں کے توں رہتے ہیں۔ جیسے اَلْمُسْلِمُوْنَ ، اَلْمُسْلِمَانِ ، اَلْمُسْلِمِيْنَ، اَلْمُسْلِمَيْنِ

۶۔ غیر منصرف اسماء کا اعراب شروع ہی سے 'خفیف' ہوتا ہے اس لیے کہ غیر منصرف پر نہ تنوین آتی ہے اور نہ زیر آتی ہے۔ جیسے اِبْرَاهِيْمُ - اِبْرَاهِيْمَ

۷۔ مضاف کا اعراب ہمیشہ خفیف ہوتا ہے (اضافت معنوی میں)۔

ثِقِیل (۷)

ا۔ ثِقِیل حرکتی (تنوین)

۱۔ دو پیش : کِتَابٌ

۲۔ دو زبر : کِتَابًا

۳۔ دو زیر : کِتَابٍ

ب۔ ثِقِیل حرفی

۴۔ اُوْنَ (مُسْلِمُوْنَ)

۵۔ اِیْنَ (مُسْلِمِیْنَ)

۶۔ آنِ (مُسْلِمَانِ)

۷۔ اَیْنِ (مُسْلِمَیْنِ)

خَفِیف (۷)

ا۔ خفیف حرکتی اعراب

۸۔ ایک پیش : الکِتَابُ

۹۔ ایک زبر : الکِتَابَ

۱۰۔ ایک زیر : فِیْ الکِتَابِ

ب۔ خفیف حرفی اعراب

۱۱۔ اُو (مُسْلِمُوا)

۱۲۔ اِیْ (مُسْلِمِیْ)

۱۳۔ آ (مُسْلِمَا)

۱۴۔ أی (مُسْلِمَیْ)

۱۔ (۷) سات ثِقِیل اِعْراب کو، (۷) خَفِیف اِعْراب میں بدلنے کے لیے

(ا) تنوین کی صورت میں، | نُون کی آواز کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ |

(ب) یا پھر آخر میں، | نُون کو حذف کیا جاتا ہے۔ |

۲۔ ثَقِیل حرکتی اعراب (تنوین)، "اَلْ" لگانے سے اور مضاف بننے سے، دونوں صورتوں

میں خفیف ہو جاتے ہیں۔

۳۔ ثقیل حرفی اعراب، صرف مضاف سے خفیف ہوتے ہیں۔ 'اَل' لگانے سے خفیف نہیں ہوتے۔

صوَرِ مختلفہ، اِعراب

یہاں خلاصے میں، منظوم قواعد پر مشتمل، مولانا حمید الدین فراہیؒ کے رسالے تحفۃ الإعراب کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمایئے۔ اور کوشش کیجئے کہ یہ حفظ ہو جائے۔

گرچہ ہیں تین قسم پر اعراب	ہیں وہ چودہ، باِختلافِ صُوَر
ءٌ ءً ءٍ، پھر ءَ انِ اور ءَینِ	ءُونَ اور ءِینَ دیکھ لو، گِن کر
سات ہیں سب ثقیل پر یہ خفیف	ہوں گے، آخر کی نون گرا دو گر
اَل سے ہوتے ہیں تین، پہلے خفیف	اور اضافت سے، سب کے سب یکسر
یا علم مُتّصِفٌ یا ابن مُضَاف	بِعَلَمٍ جیسے عَامِرُ بنُ عُمَرَ

سبق نمبر ۱۴

The declinable and Indeclinable Noun

اِسْم کی قسمیں مُعْرَب ومَبْنِی

اِعْرَاب کے ہونے یا نہ ہونے، اِعْرَاب کے بدلنے اور نہ بدلنے کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہوسکتی ہیں۔ (۱) مُعْرَب (۲) مَبْنِی (۳) مُشَکَّل

۱۔ مُعْرَب The Declinable Noun

مُعْرَب وہ اسم ہے جس پر اعراب آئے (جو بدلتا رہتا ہے)
مثلاً طِفْلٌ ، اَلْأَطْفَالُ ، إِبْرَاهِيمُ۔ مُعْرَب اسم کی دو قسمیں ہیں:
۱۔ مُنْصَرِف (۲) غَیْرُ مُنْصَرِف

۱۔ مُنْصَرِف Fully Declinable Noun

مُنْصَرِف وہ اسم ہے، جس پر ہر قسم کا اعراب آئے۔
۱۔ یعنی دو زبر، دو پیش، دو زیر (تنوین) اور ایک زبر، ایک زیر اور ایک پیش آئے۔
مثلاً طِفْلٌ ، طِفْلًا ، طِفْلٍ ، اَلْأَطْفَالُ ، اَلْأَطْفَالَ ، اَلْأَطْفَالِ
۲۔ مُنْصَرِف اِسْم، مَرْفُوع، مَجْرُور یا مَنْصُوب ہوتا ہے۔
۳۔ مَرْفُوعَات دو (۲) مَجْرُورَات دو (۲) اور مَنْصُوبَات چھ (۶) ہیں۔
اس طرح مُنْصَرِف مُعْرَبَاتِ اَصْلِیَّہ دس (۱۰) ہیں۔

ب۔ غیرمنصرف Partially Declinable Noun

غیرمُنْصَرِف وہ اسم ہے، جس پر "تنوین" اور "زیر" نہ آئے

(غیرمنصرف کی تفصیلی بحث جلد دوم میں ملاحظہ فرمائیے۔ یہاں اتنی وضاحت کافی ہے)

۱۔ جس پر "تنوین" نہ آئے۔ (یعنی یہ شروع ہی سے خفیف ہوتا ہے)

۲۔ جس پر زیر (کَسْرَةٌ) نہ آئے۔ مثلاً إِبْرَاهِيمُ، إِبْرَاهِيمَ۔
اس پر "پیش" اور "زبر" آیا ہے لیکن "تنوین" اور کسرۃ نہیں آیا۔

۳۔ غیرمنصرف کی کئی قسمیں ہیں۔ جن کی تفصیل آگے حصہ دوم میں ایک مستقل باب کے تحت ان شاء اللہ آئے گی۔

۲۔ مَبْنِي The In-declinable Noun

مبنی وہ اسم ہے، جس کا اعراب نہیں بدلتا۔ قواعد کی رو سے، مبنی اسم کی اعرابی حالت پہچانی جاتی ہے۔ (یعنی ان اسماء کے آخر میں، کوئی ظاہری علامت نہیں ہوتی، لیکن اس کے باوجود، یہ اعرابی حالت رکھتے ہیں)، مَبْنِي أَسْمَاء کی کئی قسمیں ہیں۔

۱۔ أَسْمَائے ضَمِير (جیسے أَنَا، نَحْنُ، أَنْتَ)

۲۔ أَسْمَائے إِشَارَہ (جیسے هٰذَا، ذٰلِكَ)

۳۔ أَسْمَائے إِسْتِفْهَام (جیسے أَيْنَ اور كَيْفَ)

۴۔ أَسْمَائے مَوْصُولَہ (جیسے الَّذِي، اَلَّتِي وغیرہ)

۵۔ ظُرُوف (جیسے لَدَى، لَدُنْ وغیرہ)

۶۔ مُخَفَّفَات (جیسے قَبْلُ، بَعْدُ وغیرہ)

۳۔ مُعربات مُشکلہ

یہ تیسری قسم ہے، جو مَبْنِی اور مُعْرَب کے درمیان ہے۔ تفصیل اگلے ابواب میں ان شاء اللہ آئے گی۔ ان کی کچھ قسمیں یہ ہیں:۔

۱۔ حروف مُشَبَّہ بالفِعل (اِنَّ وغیرہ) کے بعد کا اسم

جیسے: إِنَّ اللهَ قَدِيْرٌ

۲۔ لائے نفی جنس کے بعد آنے والا اسم نکرہ

جیسے: لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ

۳۔ خبر منصوب ما ولا

جیسے: مَا زَيْدٌ قَائِمًا

۴۔ اِسم مُسْتَثْنٰی (یعنی اِلَّا کے بعد کا اسم)

جیسے: كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَ اللهِ

۵۔ اِسمِ مُنَادٰی جب مرکب ہو (یعنی یاء کے بعد کا اسم)

جیسے: يَا أَبَا بَكْرٍ
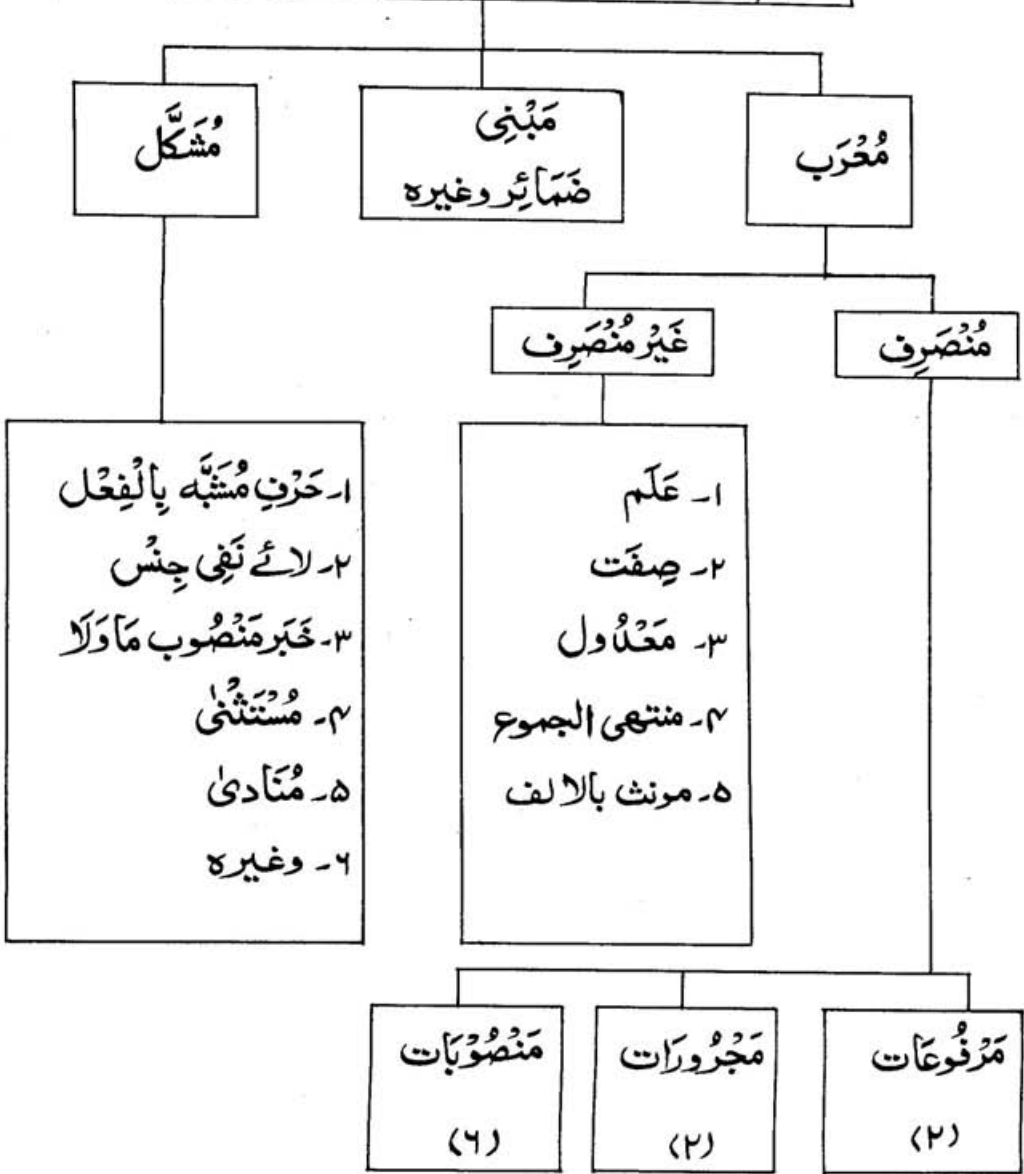
اسم کی قسمیں (مُعْرَب و مبنی)
مُعْرَب
مَبْنِی
ضَمَائِر وغیرہ
مُشْکَل
مُنْصَرِف
غَیْر مُنْصَرِف
۱۔ عَلَم
۲۔ صِفَت
۳۔ مَعْدُول
۴۔ منتھی الجموع
۵۔ مونث بالالف
۱۔ حَرْفِ مُشَبَّہ بِالْفِعْل
۲۔ لائے نَفِی جِنْس
۳۔ خَبَرمَنْصُوب مَا وَلَا
۴۔ مُسْتَثْنٰی
۵۔ مُنَادٰی
۶۔ وغیرہ
مَرْفُوعَات
(۲)
مَجْرُورَات
(۲)
مَنْصُوبَات
(۶)
دس (۱۰) معربات اصلیہ

سبق نمبر ۱۵

اِسمِ مَرفُوع

ہر اسم معرب اصلاً "مَرْفُوْع" ہوتا ہے۔ یعنی ہر اسم کی اصلی حالت، رفع کی ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

نمبر شمار	مثال	تشریح
۱	مُحَمَّدٌ	آخری حرف دال پر "دو پیش" ہیں۔ یہ رفع کی علامت ہے۔
۲	طِفْلٌ	(ایک لڑکا)، آخری حرف لام (ل) پر "دو پیش" ہیں یہ رفع کی علامت ہے۔ اور اسم نکرہ ہے
۳	اَلْكَعْبَةُ	یہ مُعَرَّف بِاللَّام اِسْم ہے۔ آخری حرف (ۃ) پر "ایک پیش" ہے یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ معرفہ ہے
۴	أَطْفَالٌ	(کئی لڑکے)، آخری حرف لام (ل)، پر "دو پیش" ہیں۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ نکرہ ہے۔
۵	اَلطِّفْلُ	(وہ خاص لڑکا)، آخری حرف لام (ل) پر "ایک پیش" ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ اور یہ اسم معرفہ ہے۔
۶	اَلْأَطْفَالُ	(وہ خاص کئی لڑکے)، آخری حرف لام (ل) پر "ایک پیش" ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ اور یہ اسم بھی معرفہ ہے۔
۷	إِبْرَاهِيْمُ	ایک غیر عربی نام ہے۔ اس کے آخری حرف، میم پر "ایک پیش" ہے۔ یہ بھی رفع کی علامت ہے۔

۸	طَالِبَةٌ	(ایک طالب علم لڑکی)، اس اسم کے آخری حرف پر 'دو پیش'، ہیں۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ اسم نکرہ ہے۔
۹	اَلطَّالِبَةُ	(وہ ایک خاص طالب علم لڑکی)، اس اسم کے آخر میں 'ایک پیش'، ہے یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ اسم معرفہ ہے۔
۱۰	طَالِبَاتٌ	(طالب علم لڑکیاں) اس اسم کے آخری حرف تاء (ت)، پر 'دو پیش'، ہیں یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ اسم نکرہ ہے۔
۱۱	اَلطَّالِبَاتُ	(وہ خاص طالب علم لڑکیاں)، اس اسم کے آخری حرف تاء (ت)، پر 'ایک پیش'، ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ اسم معرفہ ہے۔
۱۲	كِتَابَانِ	(دو کتابیں) اس اسم کے آخر میں 'آنِ'، ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ نکرہ مثنیٰ ہے۔
۱۳	اَلْمَسْجِدَانِ	(خاص دو مسجدیں) اس اسم کے آخر میں 'آنِ'، ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ معرّف باللّام ہے۔
۱۴	طَالِبَتَانِ	(دو طالب علم لڑکیاں) اس اسم کے آخر میں 'تَانِ'، ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ نکرہ ہے۔
۱۵	اَلطَّالِبَتَانِ	(دو خاص طالب علم لڑکیاں) اس اسم کے آخر میں 'تَانِ'، ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ اسم معرفہ ہے۔
۱۶	مُسْلِمُونَ	(کئی مسلمان)، اس اسم کے آخر میں 'اُونَ'، ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ نکرہ ہے۔
۱۷	اَلْمُسْلِمُوْنَ	(وہ خاص کئی مسلمان)، اس اسم کے آخر میں 'اُونَ'، ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ اسم معرفہ ہے۔

مرفوع اسم پہچاننے کی علامتیں

مَرْفُوع اِسْم کو پہچاننے کے لیے مندرجہ ذیل علامتیں ہیں۔

۱۔ اسم کے آخری حرف پر ایک پیش، یا دو پیش (تنوین) ہوں۔

۲۔ مثنّٰی اسم کے آخر میں، الف اور نون یعنی اَنِ ، یا تَانِ، ہو۔
(جیسے مُسْلِمَانِ، مُسْلِمَتَانِ، اَلْمُسْلِمَانِ، اَلْمُسْلِمَتَانِ۔

۳۔ جمع مذکر سالم اسم کے آخر میں واؤ اور نون یعنی اُونَ، ہو۔
(جیسے مُسْلِمُونَ، اَلْمُسْلِمُوْنَ)

۴۔ جمع مؤنث سالم اسم کے آخر میں الف اور تاء یعنی اٰتٌ یا اٰتُ ہو۔
(جیسے مُسْلِمَاتٌ، اَلْمُسْلِمَاتُ

مُعْرَبَاتِ عَشَرَہ اَصْلِیَّہ اور مَرْفُوعَانِ

یہاں خلاصے میں، منظوم قواعد پر مشتمل، مولانا حمیدالدین فراہیؒ کے رسالے تحفۃ الاعراب کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمائیے۔ اور کوشش کیجیے کہ یہ حفظ ہو جائے۔

اِسْم مرفُوع دو ہیں، بے کم وبیش — مُسْنَدْ ایک، دوسرا ہے خَبَر
ہے مثال ان کی حَیدَرٌ اَسَدٌ — جس کے معنی ہیں شیر ہے حیدر
یاکہ اَلْغُصْنُ یَانِعٌ ثَمَرَہ — یعنی یہ شاخ ہے رسیدہ ثمر
یاکہ اَلْخَادِمَانِ مُخْتَصِمَانِ — یعنی دونوں جھگڑتے ہیں نوکر
یاکہ زَیْدُونَ حَاضِرُوْنَ ھُنَا — یعنی حاضر ہیں زید سب، یاں پر

سبق نمبر ۱۶

اِسْمِ مَنْصُوب

اردو زبان کے مندرجہ ذیل الفاظ پر غور کیجئے۔

فَرْدًا فَرْدًا، حَالِیًا، قَانُونًا، آنًا فَانًا، مَجْبُورًا، لازِمًا، اَخْلاقًا، اَنْدازًا تَقْرِیبًا، اِحْتِیاطًا، تَخْمِیْنًا، مَزَاحًا، تَکَلُّفًا، اِبْتِدَاءً، غَالِبًا، فَوْرًا اُصُولًا، مَثَلًا، اِحْتِرَامًا، اِحْتِجَاجًا، سَبْقًا سَبْقًا وغیرہ وغیرہ۔ ان تمام کے آخری حروف پر دو زبر ہیں۔ یہ جملوں میں ضروری معلومات کے علاوہ، اضافی اجزاء بن کر شامل ہو جاتے ہیں اور بلا واسطہ شامل ہوتے ہیں۔ ان سب کی اعرابی حالت، منصوبی ہے (ان سب پر دو زبر ہیں) عَرَبی میں بھی اس سے ملتا جلتا قاعدہ ہے۔

مفعول بِہٖ

اِسْمِ مَنْصُوب کی چھ (۶) قسموں میں سے، ایک قسم مَفْعُول بِہٖ ہے

اسم فاعل اور اسم مفعول بہ کے قواعد

۱۔ فَاعِل : فَاعِل، وہ اسم ہے، جس سے 'فِعْل' کا صدور ہوتا ہے۔

یعنی کام کرنے والا فاعل کہلاتا ہے اور یہ اسم فاعل، مرفوع ہوتا ہے۔

۲۔ مَفْعُول بِہٖ : مَفْعُول بِہٖ، وہ اسم ہے، جس پر کام کا اثر پڑتا ہے۔ جیسے : زید نے شیر مارا، یہاں زید، اسمِ فَاعِل ہے اور شیر مَفْعُول بِہٖ ہے۔

۳۔ مَفْعُول بِہٖ، اسمِ مَنْصُوب ہوتا ہے۔

مَفْعُول بِہٖ کی مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

مثال نمبر ۱۔ خَلَقَ اللّٰهُ الْأَرْضَ (اللہ نے زمین کو پیدا کیا)

۱۔ خَلَقَ کے معنی ہیں 'بنایا' خَلَقَ فِعل ماضی ہے۔

۲۔ اَللّٰهُ کے معنی ہیں 'اللہ نے' اللہ کے آخری حرف ھاء (ہ) پر ایک پیش ہے۔ پیش رَفع کی علامت ہے۔ اس لیے یہ اسم مرفوع ہے۔

۳۔ اللّٰهُ فاعِل ہے۔ اور فاعل، مرفوع ہوتا ہے۔

۴۔ اَلْأَرْضَ کے معنی ہیں، 'زمین کو' اَلْأَرْضَ کے آخری حرف ضَاد (ض) پر ایک زبر ہے۔ زبر نصب کی علامت ہے۔ یہ مَفْعُول بِهٖ ہے۔ فاعل کے فعل سے مَفْعُول بِهٖ وجود میں آیا۔ اس لیے اس کی حالت نصبی ہے۔ یعنی یہ اِسْم مَنْصُوب ہے۔

مثال نمبر ۲۔ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ (اللہ نے آسمانوں کو پیدا کیا)

سَمٰوٰتٌ، سَمَاءٌ کی جمع ہے۔ اَلسَّمٰوٰتُ بدل کر اَلسَّمٰوٰتِ ہو گیا ہے۔ اور یہاں اَلسَّمٰوٰتِ، مَفْعُول بِهٖ ہے اور اس کی حالت نصبی ہے۔ اس کے آخر میں 'آت' ہے۔ یہ جملے میں بلا واسطہ آکر شامل ہوا ہے اس لیے مَنْصُوب ہے۔ آتِ، حالتِ نَصْبِی کی علامت ہے۔

مثال نمبر ۳۔ خَلَقَ اللّٰهُ الثَّقَلَيْنِ (اللہ تعالیٰ نے انسان اور جن دونوں کو پیدا کیا)

۱۔ ثَقَلٌ سے مراد وزن، یا گرانی ہے (انسان اور جن)

۲۔ ثَقَلٌ کا مثنّٰی، ثَقَلَانِ ہے۔ حالت رَفع کی صورت میں اس میں 'آنِ' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

۲۔ لیکن چونکہ یہاں مَفْعُول بِہٖ بن کر یہ اسم مُثنّٰی آیا ہے۔ اس لیے حالت نصب میں ہونے کی بناء پر اَلثَّقَلَانِ بدل کر الثَّقَلَيْنِ ہو گیا ہے۔

اَيْنِ، حالتِ نصب کی علامت ہے۔

مثال نمبر ۴۔ نَصَرَ اللّٰہُ الْمُسْلِمِيْنَ (اللہ نے مسلمانوں کی، مدد کی)

اس مثال میں اَلْمُسْلِمُوْنَ (حالت رفع) بدل کر اَلْمُسْلِمِيْنَ ہو گیا ہے۔ کیونکہ یہ مَفْعُول بِہٖ ہے۔ اس کی اعرابی حالت مَنْصُوب ہے۔ اس کی نصبی علامت 'اِيْنَ' ہے۔

منصوب اسم کو پہچاننے کے قواعد

۱۔ جملے کے اضافی اجزاء، 'اگر بلاواسطہ (Direct) ہوں، تو ایسے اسماء 'مَنْصُوب' ہوتے ہیں۔

۲۔ اِسْم مَنْصُوب کو پہچاننے کے لیے مندرجہ ذیل علامتیں ہیں۔

۱۔ اسم کے آخری حرف پر، ایک زبر یا دو زبر (تنوین) ہوتے ہیں

۲۔ مُثَنّٰی اسم کے آخر میں اَيْنِ ہوتا ہے (مُسْلِمَيْنِ، المُسْلِمَيْنِ)

۳۔ جمع مذکر سالم اسم کے آخر میں اِيْنَ، ہوتا ہے۔

(جیسے مُسْلِمِيْنَ، اَلْمُسْلِمِيْنَ)

۴۔ جمع مؤنث سالم اسم کے آخر میں 'آتٍ یا 'آتِ ہوتا ہے۔

(جیسے مُسْلِمَاتٍ، اَلْمُسْلِمَاتِ)

سبق نمبر ۱۷

اِسۡمِ مَجۡرُور

پہلے بتایا جاچکا ہے کہ جملے کے ضروری اجزاء (مُبتَدَأ اور خَبَر) مرفوع ہوتے ہیں۔ 'بلاواسطہ' (Direct) اضافی معلومات 'مَنْصُوب' اسم کی شکل میں اور 'بالواسطہ' (Indirect) اضافی معلومات، مجرور اسم کی شکل میں شریک جملہ کی جاتی ہیں۔

اَلْكِتَابُ	نَافِعٌ	كَالْمُعَلِّمِ
کتاب	نفع بخش ہے	استاد کی طرح

اوپر کی مثال میں۔

۱۔ اَلْكِتَابُ ، مُبْتَدَأ ہے ، اسمِ مَعۡرِفہ ہے۔ مرفوع ہے۔

۲۔ نَافِعٌ ، خَبَر ہے۔ اسمِ نَكِرہ ہے۔ مرفوع ہے۔

۳۔ كَالْمُعَلِّمِ، اضافی معلومات ہیں۔

۴۔ كَ ، حرفِ جر ہے، حرف تشبیہ ہے اور 'واسطہ' ہے

۵۔ حرفِ جر کے کاف (كَ) کے بعد اَلْمُعَلِّمُ اسم استعمال ہوا ہے۔ ک کی وجہ سے اَلْمُعَلِّمُ، مجرور ہوکر، اَلْمُعَلِّمِ ہوگیا ہے۔ آخری حرف پر پیش کے بجائے زیر لگ گیا ہے۔ یہ اسم کی جری حالت ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے اور مجرور اسماء کی مختلف شکلوں اور ان کے اعراب نوٹ کیجئے۔

مثال نمبر ۱۔ کِتَابٌ (کتاب)

فِی کِتَابٍ (نَکِرَہ) (کتاب میں)

'فی'، حرفِ جر ہے۔ واسطہ ہے۔ جس کی وجہ سے اسم، حالتِ جر میں آگیا۔ دو پیش دو زیر میں بدل گئے۔ اب اسم، مجرور ہوگیا ہے۔

مثال نمبر ۲۔ اَلْکِتَابُ (خاص کتاب) فِی الْکِتَابِ (خاص کتاب میں)

'فی'، حرفِ جر کی وجہ سے آخری حرف 'ب'، کا پیش زیر میں بدل گیا۔

پہلے اسم کی حالت 'مَرْفُوع' تھی اب مَجْرُور، ہوگئی۔

مثال نمبر ۳۔ کُتُبٌ (کتابیں) فِی کُتُبٍ (نَکِرَہ) کتابوں میں

مثال نمبر ۴۔ اَلْکُتُبُ (خاص کتابیں) فِی الْکُتُبِ (مَعْرِفَہ) خاص کتابوں میں

مثال نمبر ۵۔ وَالِدَانِ (ماں باپ) لِوَالِدَیْنِ (نَکِرَہ) ماں باپ کے لیے

یہاں لِ کی وجہ سے وَالِدَانِ، لِوَالِدَیْنِ میں بدل گیا ہے۔

مثال نمبر ۶۔ اَلْوَالِدَانِ (خاص ماں باپ) لِلْوَالِدَیْنِ (مَعْرِفَہ) خاص ماں باپ کے لیے، 'آنِ'، حالتِ رفع کی علامت ہے 'ل'، حرفِ جر ہے لِ کی وجہ سے

مثنّٰی اسم کا آخری حصہ 'آنِ' سے 'اَیْنِ'، میں تبدیل ہوگیا ہے۔

وَالِدَانِ (مَرْفُوع) سے وَالِدَیْنِ مجرور اسم مثنّٰی ہوگیا ہے۔

یہاں 'ل'، کی وجہ سے وَالِدَیْنِ کی إِعْرَابِی حالت 'مَجْرُور' ہے۔

مثال نمبر ۷۔ اَلْمُتَّقُوْنَ اِلَی الْمُتَّقِیْنَ (مَعْرِفَہ)

مُتَّقِیْ' کی جمع مذکر سالم مُتَّقُوْنَ ہے۔ یہ اِسم مَرْفُوع ہے۔ لفظ کے آخر میں اُوْنَ ہے۔ جو رَفْعَ کی علامت ہے۔

اِلٰی، حَرْفِ جَر ہے، حرفِ جَر کی وجہ سے اسم 'مجرور' ہوگیا۔ آخری حصہ اُوْنَ

اِیْنَ میں بدل گیا۔ اس طرح اَلْمُتَّقُوْن، اَلْمُتَّقِیْنَ، میں بدل گیا۔

مثال نمبر ۸۔ مُسْلِمَاتٌ (نکرہ) لِمُسْلِمَاتٍ اَلْمُسْلِمَاتُ (معرفہ) لِلْمُسْلِمَاتِ

آتٌ، جمع مؤنث سالم کی علامت ہے۔ حرفِ جر 'لِ' کی وجہ سے 'آتٍ' میں بدل گیا ہے۔

اھم نوٹ :۔ آتِ، نصب کی علامت بھی ہے اور جر کی بھی۔ لیکن چونکہ یہاں 'ل' کے واسطے سے آیا ہے۔ اس لیے اس کی حالت 'مجرور' سمجھی جائے گی۔

مثال نمبر ۹۔ إِبْرَاهِيْمُ إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ

إِبْرَاهِيْمُ ایک غیر مُنْصَرِف اسم ہے۔ اِلٰی کے واسطے سے مجرور ہے۔
لیکن میم پر زبر ہے۔ إِبْرَاهِيْمَ کی اعرابی حالت 'مَجْرُور' ہے۔
حالتِ جر میں یہ خلاف قاعدہ إِبْرَاهِيْمَ آتا ہے۔
(کیونکہ غیر مُنْصَرِف اسماء پر نہ زیر لگتی ہے اور نہ تنوین)

۱۰۔ اِسْمِ غیر مُنْصَرِف کا إِعراب

'حالتِ نَصْبی' اور 'حالتِ جرّی' دونوں میں یہ 'إِبْرَاهِيْمَ' پڑھا جائے گا۔ اگر وہ کسی واسطے کے ذریعے آئے تو 'مجرور' ہوگا۔ بلا واسطہ آئے تو 'مَنْصُوب' ہوگا۔

إِبْرَاهِيْمَ کی تین قرآنی مثالوں پر غور کیجئے:

۱۔ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ (البقرۃ: ۱۲۴) "اور جب، ابراھیم نے کہا"
یہاں 'إِبْرَاهِيْمُ' فاعل ہے اور کہنے والے ہیں اس لیے بحیثیت فاعل اس کی

اعرابی حالت 'مَرْفُوع' ہے اور 'میم' پر پیش ہے۔

۲۔ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا (النساء: ۱۲۵)

"اور اللہ نے، ابراھیمؑ کو، دوست بنا لیا۔"

یہاں، فَاعِلْ اللہ ہے۔ اللّٰهُ کے آخری حرف پر پیش ہے۔ إِبْرَاهِيمَ 'مفعُول بِهٖ' ہے۔ إِبْرَاهِيمَ کے آخری حرف میم پر 'زبر' آیا ہے۔ إِبْرَاهِيمَ کی اعرابی حالت، نصبی ، ہے۔ ابراہیم اور اللہ کے بیچ میں کوئی 'واسطہ' نہیں ہے۔

۳۔ وَعَهِدْنَآ إِلَىٰٓ إِبْرَاهِيمَ۔ (البقرہ: ۱۲۵) "اور ہم نے وعدہ کیا ابراہیم سے۔"

یہاں إِبْرَاهِيمَ کی اعرابی حالت 'جَرّی' ہے۔ إِبراهِيمَ إِلٰى کے واسطے کے بعد آیا ہے۔ غیر منصرف اسماء کا تفصیلی ذکر ان شاء اللہ آئندہ حصّہ دوم میں، علیحدہ ایک مفصل باب میں آئے گا۔

مضاف إلیه

مضاف الیہ بھی ہمیشہ 'مَجْرُور' ہوتا ہے۔ یہ بھی ایک واسطہ ہے 'حرف جار کے بعد والے اسم، کے علاوہ 'دوسرا مجرور اسم' ہے۔ مرکبات کے بارے میں، ان شاء اللہ اگلے اسباق میں تفصیلی بحث ہو گی۔ فی الوقت سرسری طور پر 'مرکب اضافی' کو سمجھ لیجیے۔ 'زید کی کتاب' کو عربی میں 'كِتَابُ زَيْدٍ' کہتے ہیں۔ اور ایسی ترکیب کو 'مرکب اضافی' کہتے ہیں۔ اس ترکیب کے پہلے اسم، "کتابُ" کو 'مُضَاف' کہتے ہیں۔ اور دوسرے اسم، "زید" کو 'مُضَاف الیہ'، آپ نے دیکھا کہ كِتَابٌ، كِتَابُ ہو گیا ہے اور زَيْدٌ سے زَيْدٍ ہو گیا ہے۔ کتاب کی حالت رفعی ہے اور زَیْد کی حالت جَرّی۔ مضاف الیہ سے پہلے مضاف ہوتا ہے۔

مضاف بھی ایک واسطہ ہے، جو مضاف الیہ کو مجرور کرتا ہے

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے اور دوسرے اسم "مُضَاف الیہ" کے اعراب نوٹ کیجئے۔

۱۔ كِتَابُ اللهِ   اللہ کی کتاب   (اللہ، مضاف الیہ ہے، مجرور ہے)

۲۔ عِلْمُ الْغَيْبِ   غیب کا علم   (اَلْغَيْب، مضاف الیہ ہے، مجرور ہے)

۳۔ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ   دو مشرقوں کا ربّ   (مَشْرِقَانِ، مَشْرِقَيْنِ ہو گیا ہے)

۴۔ اِبْنَتَا عِمْرَانَ   عمران کی دو بیٹیاں

(عِمْرَانَ غیر منصرف اسم ہے، اس لیے حالتِ جر میں بھی زبر لیتا ہے۔

مُضَاف، کا اِعْرَاب ہمیشہ خَفِيف ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثال میں حَاضِرُوْنَ، خَفِيف ہوکر حَاضِرُوا ہوگیا ہے۔ اور جمع مذکر سالم کا نُونِ اِعرابی، گر گیا ہے۔

۵۔ حَاضِرُوا الْمَسْجِدِ   مسجد میں آنے والے   (حَاضِرُوْنَ خَفِيف ہوگیا)

۶۔ عَابِرُوا سَبِيلٍ   راستہ عبور کرنے والے   (عَابِرُوْنَ خَفِيف ہوگیا)

۷۔ مُقِيمُوا الصَّلٰوةِ   نماز قائم کرنے والے   (مُقِيمُوْنَ خَفِيف ہوگیا)

۸۔ مُهْلِكُوا الْقُرٰى   بستیوں کو ہلاک کرنے والے   (مُهْلِكُوْنَ خفیف ہوگیا)

۹۔ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ   جہانوں کا رب   (عَالَمُوْنَ مجرور ہوکر عَالَمِيْنَ ہوگیا)

۱۰۔ نَبَأُ الْمُرْسَلِيْنَ   پیغمبروں کی خبر   (مُرْسَلُوْنَ مجرور ہوکر مُرْسَلِيْنَ ہوگیا)

۱۱۔ أَجْرُ الْعَامِلِيْنَ   عمل کرنے والوں کا اجر   (عَامِلُوْنَ مجرور ہوکر عَامِلِيْنَ ہوگیا)

۱۲۔ صِيَامُ شَهْرَيْنِ   دو ماہ کے روزے   (شَهْرَانِ مجرور ہوکر شَهْرَيْن ہوگیا)

اسم مجرور کو پہچاننے کی علامتیں

۱۔ اسم مجرور، جملے میں، ہمیشہ 'واسطے کے ذریعے' سے آتا ہے۔

حرف جار کے واسطے سے 'یا' مضاف کے واسطے سے

۲۔ 'مضاف الیہ' لازماً مجرور ہوتا ہے۔

۳۔ اسم مجرور کو پہچاننے کے لیے مندرجہ ذیل علامتیں ہیں۔

۱۔ اسم کے آخری حرف پر 'ایک زیر' یا 'دو زیر' ہوں۔

۲۔ مُثنّٰی اسم کے آخری حصے میں 'أَیْنِ' ہو۔

۳۔ جمع مذکر سالم' اسم کے آخری حصّے میں 'اِیْنَ' ہو۔

۴۔ جمع مؤنّث سالم، اسم کے آخری حصّے میں 'آتِ' یا 'آتٍ' ہو۔

مَجْرُورَانِ

خلاصے میں، مولانا فراہی رحمہ اللہ کے تحفۃ الاعراب کا منظوم حصہ ملاحظہ فرمایئے۔

دو ہیں مَجْرُور اک مُضاف الیہ — دوسرا حرفِ جَرّ لگے جس پَر

فِیْ، عَلٰی، مِنْ، اِلٰی، لِ، عَنْ، حَتّٰی — وَ، ب، تَ، مُنْذُ، ک ہیں حرفِ جَرّ

جیسے بَیْتُ الرَّشِیْدِ فِیْ جَبَلٍ — یَا عَلَیْہِ مِنَ السَّمَاءِ مَطَر

یاکہ مِنِّیْ اِلَی الحَبِیْبِ سَلَام — یاکہ مَالِیْ عَنِ الرَّقِیْبِ مَفَرّ

یاکہ حَتَّی الْعِشَاءِ لِیْ وَاللّٰہِ — شُغُلٌ بِالْاُمُوْرِ مُنْذُ سَحَر

یاکہ بِاللّٰہِ ثُمَّ تَاللّٰہِ — مَا بِہٰذَا الْمِصْرِ کَالسَّعِیْدِ بَشَر

سبق نمبر ۱۸

The Propositions

حُروفِ اِضَافت یا حُروفِ جرّ

حُروفِ اضافت کل (۱۷) سترہ ہیں۔انہیں حُروفِ جرّ بھی کہا جاتا ہے۔

> حُروفِ جرّ، اپنے بعد آنے والے اسم کو، مَجْرُور کرتے ہیں

ان میں سے بعض نیچے دیے جا رہے ہیں۔قرآن میں ان کے استعمال کی تعداد بھی دی گئی ہے تاکہ آپ کو ان کی اہمیت کا اندازہ ہو۔

نمبر شمار	حرف جر	قرآن میں تعداد استعمال	اردو معنی	انگریزی حرف	مجرور اسم کی مثال
۱	لِ	۳,۶۵۶	کے لیے	For	لِلّٰهِ اللہ کے لیے
۲	مِنْ	۳,۲۲۱	سے	From	مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
۳	بِ	۲,۵۳۸	ساتھ، ذریعے	With	بِالْقَلَمِ ۔ قلم کے ذریعے
۴	فِي	۱,۶۹۲	میں	In	فِي الْقِصَاصِ
۵	عَلٰى	۱,۴۳۹	اوپر	On	عَلَى الْفُلْكِ ۔ کشتی کے اوپر
۶	إِلٰى	۷۳۷	کو	To	إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى
۷	عَنْ	۴۶۲	سے	From	عَنْ قَوْلِكَ : آپ کے قول سے

۸	کَ	۲۸۲	جیسا	Like	کَالْأَنْعَامِ مویشیوں کی طرح
۹	حَتّٰی	۱۴۲	تک	Until	حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ
۱۰	وَ		قسم	By	وَاللّٰہِ اللہ کی قسم
۱۱	تَ		قسم	By	تَاللّٰہِ اللہ کی قسم

• اوپر کی مثالوں میں آپ نے دیکھا کہ اَسماء کے آخری حُرُوف کے نیچے زیر ہے۔ یہ اس لیے ہوا کہ ان سے پہلے حرفِ جر آئے ہیں۔ ورنہ اِسم کی اصلی حالت تو رفع کی ہے۔

• بقیہ حُرُوفِ جر یہ ہیں: عَدَا، حَاشَا، خَلَا، مُذْ، مُنْذُ، رُبَّ

اس طرح یہ کل (۱۷) سترہ ہو جاتے ہیں۔

> نوٹ: وَ، اگر برائے قسم ہو تو حرف جرّ ہوتا ہے۔
> جیسے: وَالْعَصْرِ، وَالتِّیْنِ
> لیکن وَ، اگر عطف کے لیے آئے، تو اپنے بعد والے اسم کو مجرور نہیں کرتا۔ جیسے: اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ (یہاں دونوں اسم مرفوع ہیں)

حرف جار کی وجہ سے مَجْرُور اسمائے مثنّٰی کی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے اور دیکھیے کہ مَرْفُوع مُثَنّٰی اسماء یَوْمَانِ، عَامَانِ، طَآئِفَتَانِ، فِئَتَانِ وغیرہ کس طرح حرف جار کی وجہ سے مجرور ہو گئے ہیں۔

۱۔ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ **یَوْمَیْنِ** (فصلت: ۹) یہ اسم اصل میں یَوْمَانِ تھا۔

"اُس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا۔" (یَوْمَیْنِ مَجْرُور ہے)

۲۔ وَفِصَالُهٗ فِي | عَامَيْنِ | (لقمان: ۱۴) یہ اسم، اصل میں عَامَانِ تھا

"اور دودھ چھڑانے میں دو سال لگ گئے (یہاں عَامَيْنِ مَجْرُور ہے)

۳۔ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي | فِئَتَيْنِ | (آل عمران: ۱۳) یہ اسم، اصل میں فِئَتَانِ تھا۔

"تمہارے لیے دو گروہوں میں نشانی ہے" (یہاں فِئَتَيْنِ مَجْرُور ہے)

۴۔ أُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلَى | طَائِفَتَيْنِ | (الانعام: ۱۵۶) یہ اسم، اصل میں طَائِفَتَانِ تھا۔

"اُس نے کتاب کو نازل کیا، دو گروہوں پر" (یہاں طَآئِفَتَيْنِ مَجْرُور ہے)

۵۔ مِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى | رِجْلَيْنِ | (النور: ۴۵) یہ اسم اصل میں رِجْلَانِ تھا۔

"ان میں سے بعض ایسے ہیں جو دو ٹانگوں پر چلتے ہیں" (یہاں رِجْلَيْنِ مجرور ہے)

۶۔ فَوَجَدَ فِيهَا | رَجُلَيْنِ | (القصص: ۱۵) یہ اسم، اصل میں رَجُلَانِ تھا۔

"اُس نے اس جگہ پایا، دو آدمیوں کو" (یہاں رَجُلَيْنِ منصوب ہے)

(یہاں ضمیر 'ھَاء' مجرور ہے کیونکہ وہ حَرْفِ جَرّ کے بعد آئی ہے۔ اس مثال میں رَجُلَيْنِ مَجْرُور نہیں ہے کیونکہ رَجُلَيْنِ سے پہلے حرف جرّ نہیں ہے۔ چونکہ یہ 'بلا واسطہ' اضافہ ہے۔ اس لیے رَجُلَيْنِ، کو مَنْصُوب مانا جائے گا۔ اور یہ وَجَدَ کا مفعول بہ ہے)

تعریف اِسْمِ مَجْرُور

حرف جر کے واسطے کے بعد آنے والے اسم کو، اور مُضَاف کے واسطے کے بعد آنے والے اسم (مُضَاف اِلَيه) کو، اسم مجرور کہتے ہیں۔

مُضَاف اِلَيه، اِسْمِ مجرور کی دوسری قسم ہے۔

اِسمِ مُثنّٰی کی اعرابی حالتوں کی مشق

مثال: آپ کو معلوم ہے کہ واحد سے مثنّٰی بنانے کے لیے آن کا اضافہ کیا جاتا ہے لیکن یہ رَفعِی حالت میں ہے۔ نَصبِی اور جرّی حالت میں 'آن' کے بجائے أَیْنِ، کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے وَالِدٌ سے وَالِدَانِ اور پھر وَالِدَیْنِ

مشق:۔ اوپر کی مثال کی روشنی میں مندرجہ ذیل مفرد أَسمَاء کے مُثنّٰی بنائیے۔

وَاحِدٌ	اُردو معانی	مُثنّٰی مَرفُوع	مُثنّٰی مَنصُوب یا مُثنّٰی مَجرُور
وَالِدٌ	والد	وَالِدَانِ	وَالِدَیْنِ
بَحرٌ	سمندر		
فَرِیقٌ	فریق		
زَوجٌ	جوڑا		
غُلَامٌ	لڑکا		
مَغرِبٌ	مغرب		
مَشرِقٌ	مشرق		
قَلبٌ	دل		
صَالِحٌ	نیک		
کَامِلٌ	کامل		
شَهِیدٌ	گواہ		
إِبنٌ	بیٹا		

أَبٌ	باپ	أَبَوَانِ	أَبَوَيْنِ - أَبَوَيْنِ
إِلٰهٌ	صاحبِ اقتدار		
رِجْلٌ	پاؤں		
شَهْرٌ	مہینہ		
قَرْنٌ	صدی		
مَلَكٌ	فرشتہ		
يَوْمٌ	دن		
آيَةٌ	نشانی		
أَجَلٌ	وقتِ معین		
حُسْنٰى	نیکی	حُسْنَيَانِ	حُسْنَيَيْنِ - حسنيَيْنِ
قَرْيَةٌ	بستی		
بُرْهَانٌ	دلیل		
آخَرُ	دوسرا		
ثَقَلٌ	وزنی		
خَصْمٌ	جھگڑالو		
سَاحِرٌ	جادوگر		
عَيْنٌ	آنکھ		
فَتًى	نوجوان	فَتَيَانِ	فَتَيَيْنِ - فتيينِ
مِائَةٌ	سو (۱۰۰)		

مَرَّةٌ	ایک بار		
حِزْبٌ	گروہ		
أَلْفٌ	ہزار		
أُذُنٌ	کان		
حَوْلٌ	سال		
شَفَةٌ	ہونٹ		
كِفْلٌ	حصّہ		
نَعْلٌ	جوتے		
يَدٌ	ہاتھ		
صَدَفٌ	سیپی		
فِئَةٌ	گروہ	فِئَتَانِ	فِئَتَيْنِ ۔ فئتين
بَشَرٌ	آدمی		
سَدٌّ	دیوار		

باب نمبر ۴

سبق نمبر ۱۹

مُرَکَّب اِضَافِی

۱۔ كِتَابُ زَيْدٍ زید کی کتاب ۲۔ بَيْتُ حَامِدٍ حامد کا گھر

اوپر کی دو مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ یہ ترکیبیں دو اسموں پر مبنی ہیں۔

۲۔ پہلے اسم کی، دوسرے اسم سے نسبت ہے۔

۳۔ دونوں مثالوں میں پہلے اسم، كِتَابُ اور بَيْتُ مَرْفُوع ہیں، لیکن 'خَفِيف اِعراب رکھتے ہیں۔ (ان پر دو پیش نہیں ہیں بلکہ صرف ایک پیش ہے)۔

۴۔ دوسرے اسم، زَيْدٍ اور حَامِدٍ 'مَجْرُور' ہیں (دو زیر رکھتے ہیں)

مُرَکَّب اِضَافِی کے قواعد

۱۔ اِضافت پر مبنی ترکیب کو 'مُرَکَّب اضافی' کہتے ہیں

۲۔ پہلے اسم کو 'مُضَاف'، اور دوسرے اسم کو 'مُضَاف اِلَيْهِ' کہتے ہیں۔

۳۔ مُضَاف خَفِيف ہوتا ہے۔ اور مضاف اِلَيْهِ لازماً 'مَجْرُور' ہوتا ہے۔

۴۔ اُردو کے برعکس، عربی ترتیب میں مُضَاف پہلے ہوتا ہے اور مُضَاف اِلیہ بعد میں۔

مُرَکَّب اضافی کی مثالیں

ذیل کی مثالوں میں پہلے مُضَاف ہے پھر مُضَاف اِلَيه۔ اعراب پر توجہ سے غور کیجیے۔

۱۔ عَبْدُ اللهِ اللہ کا بندہ (مُضَاف مَرْفُوع خفیف۔ مُضَاف اِلَيه مَجْرُور)

ثَوَابُ الدُّنْيَا دنیا کا ثواب (مُضَاف خَفِيف ہو گیا ہے)

۳۔ ثَوَابُ الْآخِرَةِ آخرت کا ثواب (مُضَاف خَفِیف ہوگیا ہے)

۴۔ طَرَفَا النَّهَارِ صبح کے دو کنارے (مُضَاف خَفِیف ہوگیا ہے)

(دراصل یہ مُضَاف طَرَفَانِ تھا۔ جو خفیف ہوکر طَرَفَا رہ گیا۔ لیکن یہ حالتِ رَفع ہی ہے)

۵۔ مِنْ طَرَفِيِ النَّهَارِ صبح کے دو کناروں سے۔

(یہاں مِنْ کی وجہ سے مُضَاف طَرَفَا مجرور ہوکر طَرَفِيْ ہوگیا۔)

۶۔ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ عالموں کا رب (مُضَاف خَفِیف ہوگیا ہے)

(مُضَاف إِلَيْه دراصل عَالَمُوْنَ تھا، جو مجرور ہوکر عَالَمِيْنَ ہوگیا۔)

۷۔ جَزَآءُ الْكَافِرِيْنَ کافروں کی جزاء (مُضَاف خَفِیف ہوگیا ہے۔)

(مُضَاف إِلَيْه دراصل الْكَافِرُوْنَ تھا، جو مجرور ہوکر الْكَافِرِيْنَ میں بدل گیا)۔

۸۔ صِيَامُ شَهْرَيْنِ دو ماہ کے روزے

(مُضَاف إِلَيْه دراصل شَهْرَانِ تھا، جو مجرور ہوکر شَهْرَيْنِ میں بدل گیا۔)

۹۔ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ دو مشرقوں کا رب

(مُضَاف إِلَيْه دراصل مَشْرِقَانِ تھا، جو مجرور ہوکر مَشْرِقَيْنِ ہوگیا۔)

۱۰۔ بَنُوْ آدَمَ آدم کے بیٹے

(مُضَاف مَرْفُوْع یہاں 'بَنُوْنَ' کا اعراب خفیف ہوکر بَنُوْ ہوگیا ہے۔ آدَمَ غیر مُنْصَرِف ہے۔ جس پر زیر اور 'تَنْوِيْن' نہیں آتی۔ یہ حالت جر میں ہے۔ لیکن میم پر زبر ہے)

۱۱۔ حَاضِرُوا الْمَسْجِدِ مسجد کے حاضرین

(یہاں حَاضِرُوْنَ خفیف ہوکر حَاضِرُوا ہوگیا ہے۔ لیکن مُضَاف مَرْفُوْع ہی ہے)

۱۲۔ مِنْ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ مسجد کے حاضرین میں سے

(یہاں مِنْ کی وجہ سے خفیف مُضَاف حَاضِرُوا، حَاضِرِي میں بدل گیا۔)

۱۳۔ مُقِيمُوا الصَّلٰوۃِ نماز کو قائم کرنے والے۔

(یہاں مُقِيمُونَ، خفیف ہو کر مُقِيمُوا ہو گیا ہے لیکن مُضاف مَرفُوع ہی ہے)

۱۴۔ مِنْ مُقِيمِي الصَّلٰوۃِ نماز قائم کرنے والوں سے۔

(خَفِيف مُضاف یہاں مُقِيمُوا، مِنْ کی وجہ سے مُقِيمِي ہو گیا۔)

۱۵۔ إِبنَا آدَمَ آدم کے دو بیٹے

(مُضاف یہاں إِبنَانِ، خفیف ہو کر، نون سے خالی ہوا اور إِبنَا بن گیا۔)

۱۶۔ مِنْ إِبنَيْ آدَمَ آدم کے دو بیٹوں سے

(یہاں مُضاف سے پہلے حرفِ جَر ہے اس لیے إِبنَا مجرور ہو کر، إِبنَيْ میں بدل گیا۔ آدَمَ حسبِ سابق غیر منصرف ہے اور مجرور ہے۔ زبر سے دھوکا نہ کھائیے)

۱۷۔ صَاحِبَا السِّجْنِ جیل کے دو ساتھی

(یہاں صَاحِبَانِ، خفیف ہو کر صَاحِبَا بن گیا ہے لیکن یہ مُضاف مَرفُوع ہے)

۱۸۔ مِنْ صَاحِبَيِ السِّجْنِ جیل کے دو ساتھیوں سے

(یہاں خفیف صَاحِبَا مجرور ہو کر صَاحِبَيْ میں بدل گیا۔)

۱۹۔ يَدَا أَبِي لَهَبٍ لہب کے باپ کے دو ہاتھ (ابولہب کے دو ہاتھ)

يَدَا دراصل، يَدَانِ (دو ہاتھ) تھا، جو خفیف ہو کر 'يَدَا' رہ گیا۔ أَبِي اصل میں 'أَبُو' تھا لیکن يَدَان کا مُضاف اِلَيه بن کر مجرور ہو گیا۔ لَهَبٍ دوسرا مُضاف إِلَيه ہے

(أَبُو کی مختلف حالتوں کے لیے اسمائے ستہ کا سبق نمبر ۸ ملاحظہ فرمائیے۔)

۲۰۔ رَوْضَاتُ الْجَنَّاتِ باغوں کی کیاریاں

رَوْضَاتٌ، رَوْضَةٌ کی جمع سالم ہے۔ لیکن خفیف ہونے سے ایک پیش نکل گیا۔

۲۱۔ خَادِمَتَا زَيْدٍ زید کی دو نوکرانیاں

(دراصل یہ خَادِمَتَانِ تھا۔ جو خفیف ہوکر نون کھو بیٹھا اور خَادِمَتَا ہوگیا۔ لیکن یہ مُضَاف، حالت رَفع ہی میں ہے)

۲۲۔ طَلَبْتُ خَادِمَتَيْ زَيْدٍ میں نے طلب کیا زید کی دو نوکرانیوں کو۔

(مُضَاف یہاں خَادِمَتَانِ، حالت نصب میں خَادِمَتَيْنِ ہوگیا۔ پھر یہ خَادِمَتَيْنِ، خفیف ہوکر خَادِمَتَيْ رہ گیا۔)

أَيٌّ اور كُلٌّ کا بطور مضاف استعمال

بعض الفاظ زیادہ تر بطور مضاف آتے ہیں۔ ان اسماء کے بعد کا اسم مجرور ہوتا ہے۔

جیسے: أَيٌّ اور كُلٌّ

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۲۳۔ أَيُّ صُورَةٍ کون سی صورت، ہر صورت

(أَيٌّ خفیف ہوکر أَيُّ ہوگیا ہے، ایک پیش اُڑ گیا۔)

۲۴۔ فِي أَيِّ صُورَةٍ ہر صورت میں (فی کی وجہ سے مُضَافِ خفیف، أَيُّ سے أَيِّ مجرور ہوگیا۔)

۲۵۔ كُلُّ وَادٍ ہر وادی (كُلٌّ خفیف ہوکر كُلُّ ہوگیا۔ ایک پیش اُڑ گیا۔)

۲۶۔ فِي كُلِّ وَادٍ ہر وادی میں (فِي کی وجہ سے كُلٌّ سے كُلٍّ ہوا۔ پھر كُلٍّ خفیف ہوکر كُلِّ ہوگیا۔ یہاں مُضَاف بھی مَجْرُور ہے اور مُضَاف إِلَيْه تو لازماً مَجْرُور ہی ہوتا ہے۔)

وہ الفاظ جو عموماً مضاف بنتے ہیں

أَيٌّ اور كُلٌّ کے علاوہ مندرجہ ذیل، عموماً مضاف کی صورت میں آتے ہیں۔

جیسے أَيَّةٌ، جَمِيعٌ، بَعْضٌ، صَاحِبٌ، أَصْحَابٌ، جَنْبٌ، جَانِبٌ، أَهْلٌ، اِبْنٌ، اِبْنَةٌ، نَظِيرٌ، عِدَّةٌ، بِضْعٌ، ذُو، ذَا، ذِي، ذَاتٌ، ذَوَاتٌ،

أُولُو، أُولِيْ، مَعَ ، فَوْقَ ، تَحْتَ، قَبْلَ ، بَعْدَ ، حَوْل، خَلْفَ، وَرَاءَ ، أَمَام،
قُدَّام، عِنْدَ ، لَدٰى، عَدٰى ، سِوَاءَ ، دُوْنَ ، رُبَّ ، مِثْلُ، نَحْوَ، شِبْهَ، سُبْحَانَ،
غَيْرُ اور ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک اعداد

مشق :- مندرجہ بالا الفاظ کے معانی لغت سے دیکھئے۔ اور ہر لفظ پر مشتمل دو دو مرکبات اضافی بنائیے۔

خلاصہ مرکب اضافی

۱۔ مُرَکَّبِ اِضَافِی، دو اسموں کا مُرَکَّب ہوتا ہے۔
جس میں پہلا اسم "مُضَاف" اور دوسرا اسم "مُضَاف اِلَیْہ" کہلاتا ہے۔
دونوں میں اِضَافَت کا رشتہ ہوتا ہے۔

۲۔ "مُضَاف" کی اعرابی حالت، حَسْبِ موقع بدلتی رہتی ہے۔
یعنی مضاف تینوں حالتوں میں آسکتا ہے۔

۳۔ مُضَاف پر عموماً "خفیف اِعراب" لگتا ہے۔
یعنی عموماً مضاف پر نہ تو "الْ" آتا ہے، اور نہ مضاف پر تنوین آتی ہے۔

۴۔ مُضَاف اِلَیْہ لازماً مَجْرُوْر ہوتا ہے۔ اور اس پر "آل" بھی آسکتا ہے۔
اور تنوین بھی آسکتی ہے۔

۵۔ أَیٌّ ، کُلٌّ اور کچھ دیگر الفاظ عموماً مُضَاف کی صورت میں آتے ہیں۔

۶۔ مُضَاف اِلَیْہ، دوسرا مجرور اِسْم ہے۔
(پہلا مجرور اسم، حرف جر کے بعد آنے والا اسم ہوتا ہے)۔

سبق نمبر ۲۰

مُرَکَّب إِضَافِی پر مشتمل مُبْتَدَأ اور خَبَر

جملۂ اسمیہ کے دو اجزاء ہیں۔ مُبْتَدَأ اور خبر

مُبْتَدَأ اور خبر کبھی مفرد ہوتے ہیں اور کبھی مرکب

مرکب اضافی پر مشتمل، مبتداء اور خبر کی مندرجہ ذیل مثالوں پر غور فرمایئے۔

مثال نمبر ا۔ (كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ) "ہر نفس کو، موت کا مزا چکھنا ہے۔"

ا۔ اس آیت میں دو مُرَكَّبَاتِ إِضَافِی ہیں۔

ا۔ كُلُّ نَفْسٍ (۲) ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ۔ ایک مُبْتَدَأ ہے اور دوسرا خَبَر

۲۔ كُلُّ مُضَاف ہے اور خفیف ہے۔ اس پر صرف ایک پیش ہے۔

۳۔ نَفْس، مُضَاف إِلَيْه ہے اور مجرور ہے۔ مؤنث سماعی ہے۔

۴۔ كُلُّ نَفْسٍ مُبْتَدَا ہے اس لیے اس کا مُضَاف "كُلُّ" مَرْفُوع ہے۔

۵۔ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ مُرَكَّب إِضَافِي ہے اور خَبَر ہے۔ موت کا مزا چکھنے والی۔

۶۔ ذَائِقٌ (مزا چکھنے والا) ذَائِقَةٌ (مزا چکھنے والی)

نَفْسٌ چونکہ مونث ہے اس لیے خَبَر بھی مؤنث استعمال کی گئی ہے۔

اور ذَائقةُ مُضَاف ہے اور خفیف و مَرْفُوع ہے۔

مثال نمبر ۲:۔ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ (البخاری)

"مسلمان کو گالی دینا، فسق ہے اور اس کا قتل کفر ہے۔"

ا۔ یہاں دو جملے ہیں۔ دونوں جملہ ہائے اسمیہ ہیں۔

۲۔ | سِبَابُ الْمُسْلِمِ | مُرَکَّبِ إِضَافِي ہے اور مُبْتَدَأ ہے۔

| فُسُوقٌ | اس کی خَبَر ہے

۳۔ | قِتَالُهُ | بھی مُرَکَّبِ إِضَافِي ہے، اور مُبْتَدَأ ہے۔ قِتَالُ مُضَاف ہے۔

اور ہٗ ضَمِیر ہے۔ مُضَاف إِلَيْه ہے۔ اور مَجْرُور ہے۔

۴۔ کُفْرٌ اس کی خَبَر ہے۔ نکرہ ہے۔ مَرْفوع ہے۔

مثال نمبر ۳۔ ایک حدیث میں چار مُرَکَّبَاتِ إِضَافي کا استعمال آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنصارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ ایمان کی نشانی، انصار سے محبت اور نفاق کی علامت، انصار سے بیر ہے (البخاری)

۱۔ مُبْتَدَأ اور خَبَر مَرْفُوع، ہوتے ہیں۔ اس لیے آیتُ، حُبُّ، بُغْضُ، مَرْفُوع، ہیں اور بحیثیت مضاف خفیف ہیں یعنی ان پر صرف ایک پیش ہے۔

۲۔ مُضَاف إِلَيْه ہمیشہ، مَجْرُور، ہوتا ہے، اس لیے إِيمَانِ، أَنْصَارِ، اَلنِّفَاقِ اور اَلْاَنْصَارِ، مَجْرُور، ہیں۔

۳۔ دو جملوں کے درمیان حَرْفِ عَطف، وَ، ہے۔

مثال نمبر ۴۔ (إِفْشَاءُ السَّلَامِ | مِنَ الْإِسْلَامِ)

"سلام کا پھیرنا، اسلام کا حصہ ہے" (البخاری)

مثال نمبر ۵۔ | أَحَبُّ الدِّيْنِ | إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ، | أَدْوَمُهُ

"اللہ کو دین کا وہ حصہ زیادہ محبوب ہے جو ہمیشہ کیا جائے" (البخاری)

مثال نمبر ۶۔ كَانَ | أَحَبَّ الدِّيْنِ | إِلَيْهِ، مَا دَاوَمَ عليه | صَاحِبُهُ | (بخاری)

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو، دین کا وہ عمل زیادہ پسند تھا، جس کا کرنے والا، اس عمل پر مستقل عمل پیرا ہو"

مثال نمبر ۷ : مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ جزاوسزا کے دن کا مالک

۱۔ یہاں، يَوْمِ، مَالِكِ کا مضاف إِلَيْه ہے۔ اس لیے مجرور ہے۔

۲۔ اور یہی يَوْمِ، أَلدِّيْنِ کا مُضَاف ہے۔ اس لیے خَفِيْف ہے۔

۳۔ یعنی يَوْمِ، مُضَاف بھی ہے اور مُضَاف إِلَيْه بھی۔

یہ ڈبل مرکب کی مثال ہے۔

مثال نمبر ۸۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (الرحمٰن)

"تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟"

یہاں أَيِّ، خفیف، مَجْرُوْر، مُضَاف ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں میں "كُلٌّ" کی مختلف اعرابی حالتوں پر غور کیجیے۔ كُلٌّ مُضَاف کی صورت میں "خَفِيْف" ہو کر آتا ہے

مثال نمبر ۹۔ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ (البقرہ: ۲۶۱)

"ہر بالی میں سو دانے ہیں"

یہاں حرف جر فی کی وجہ سے کل مجرور ہے۔ کل مضاف ہے اور خفیف ہے۔

مثال نمبر ۱۰۔ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيْمٌ (یوسف: ۶۵)

"اور ہر صاحب علم سے بڑا ایک جاننے والا ہے"

یہاں کل مضاف فَوْقَ کے واسطے کی وجہ سے مجرور ہے۔

كُلِّ مَجْرُوْر مُضَاف إِلَيْه۔ اور فَوْقَ، مَنْصُوْبِ ظَرْف ہے۔

مثال نمبر ۱۱۔ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ (یونس: ۴۹)

"ہر امت کے لیے ایک مقررہ وقت ہے"

یہاں حرف جر لِ کی وجہ سے كُلِّ مَجْرُوْر ہے۔ مضاف ہے اور خفیف ہے۔

مثال نمبر۱۲۔ (وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ) (یونس: ۴۷)

"ہر قوم کے لیے ایک رسول ہے۔"

مثال نمبر۱۳۔ (وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ) (البقرہ: ۲۷۶)

"اللہ کسی ناشکرے، بدعمل کو پسند نہیں کرتا۔"

یہاں كُلَّ نصبی حالت میں ہے۔ کیونکہ مَفْعُول بِہٖ مَنْصُوب ہوتا ہے۔

مثال نمبر۱۴۔ (وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ) (ہود: ۵۹)

"انہوں نے ہر زور آور، عناد رکھنے والے کے حکم کی پیروی کی۔"

یہاں كُلِّ مَجْرُور، مُضَاف بھی ہے مُضَاف إِلَيْہ بھی ہے۔ مضاف کی حیثیت سے خفیف ہے اور مضاف الیہ کی حیثیت سے مَجْرُور ہے۔

مثال نمبر۱۵۔ (فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ) (نور: ۲)

"دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو۔"

(یہاں كُلَّ مَفْعُول بِہٖ ہے اور مَنْصُوب ہے)

مثال نمبر۱۶۔ (يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ) (الاسراء: ۷۱)

"اُس دن ہم، ہر گروہ کو، اُس کے لیڈر کے ساتھ بلائیں گے۔"

(یہاں كُلَّ مَنْصُوب ہے۔ مَفْعُول بِہٖ ہے)

مثال نمبر۱۷۔ (وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ) (الانبیاء: ۳۰)

"اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔"

(یہاں كُلَّ مَنْصُوب ہے۔ مَفْعُول بِہٖ ہے)

مثال نمبر۱۸۔ (أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ) (الشعراء: ۲۲۵)

"کیا تم نہیں دیکھتے کہ (شعراء) ہر وادی میں بھٹکتے ہیں۔"

(یہاں حرف جر فی کی وجہ سے کُلِّ مجرور ہے اور مضاف کُلِّ کی وجہ سے وادٍ مجرور ہے)

عَبْد کے تین اِعْراب

مندرجہ ذیل چار مثالوں پر غور کیجیے۔ عَبْدٌ، خفیف ہو کر عَبْدُ ہو گیا پھر عَبْدُ کبھی عَبْدَ اور کبھی عَبْدِ میں تبدیل ہو گیا۔ ثابت ہوا کہ مضاف ہمیشہ خفیف ہوتا ہے اور مُضَاف کی تین اعرابی حالتیں ہو سکتی ہیں لیکن مُضَاف اِلَیہ لازمًا مَجْرُور ہو گا۔

چاروں مثالوں میں " اللهِ " مَجْرُور ہے۔ کیونکہ مُضَاف اِلَیہ ہے۔

۱۔ مَرْفُوع مُضَاف کی مثال:

۱۔ عَبْدُ اللهِ　　　　اللہ کا بندہ

یہاں 'عَبْدُ اللهِ' مُرَکَّب اِضَافی ہے

عَبْدُ " مُضَاف مَرْفُوع ہے اور 'اللہ' مُضَاف اِلَیہ مجرور ہے۔

جَاءَ عَبْدُ اللهِ　　　　عَبْدُ اللہ آیا۔

یہاں عَبْدُ اللہ، جَاءَ کا فَاعِل ہے اور مَرْفُوع ہے۔

'جَاءَ' کا فِعْل بتا رہا ہے کہ عَبْدُ اللہ سے چلنے اور آنے کا عمل ہوا ہے۔

اور چونکہ فَاعِل مَرْفُوع ہوتا ہے اس لیے عَبْدُ اللهِ کی دال پر "پیش" ہے۔

۲۔ مَنْصُوب مُضَاف کی مثال:

رَأَیْتُ عَبْدَ اللهِ　میں نے دیکھا، عبد اللہ کو۔

اس مثال میں عَبْدَ اللہ " مَفْعُول بِہٖ ہے، اور مَفْعُول بِہٖ، مَنْصُوب ہوتا ہے۔ اس لیے عَبْدَ اللہ کی دال پر " زبر" ہے۔

۳۔ مَجْرُور مُضَاف کی مثال:

ذَهَبْتُ إِلَىٰ عَبْدِ اللهِ — میں عبداللہ کے پاس گیا۔

یہاں عَبْدِ کی دال کے نیچے "زیر" ہے۔ یہ حرف جار (إلیٰ) کی وجہ سے مَجْرُور ہے۔

مرکب اضافی کے اعراب کا خلاصہ

۱۔ إِسْمِ مُضَاف، ہمیشہ خَفِیف ہوتا ہے۔ اس پر تنوین نہیں آتی۔ اور نہ اس پر عموماً 'اَلْ' آتا ہے اور مُثَنّٰی اور جمع اسماء کے آخر کا نون گر جاتا ہے جیسے غَيْرُ بَعِيْدٍ، كُلُّ شَيْءٍ، شَهْرَا عَامٍ، يَدَا زَيْدٍ، مُقِيْمُوا الصَّلَاةِ، مُهْلِكُوا الْقُرىٰ

۲۔ إِسْمِ مُضَاف کی إِعرابی حالت، حسب موقع، مَرْفُوع، مَنْصُوب یا مَجْرُور ہوتی ہے۔

جیسے رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، یا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ

۳۔ إِسْمِ مُضَاف إِلَيْه، خفیف بھی ہو سکتا ہے اور ثقیل بھی۔ یعنی اس پر تنوین بھی آسکتی ہے اور اس پر 'اَلْ' بھی آسکتا ہے۔ مضاف الیہ کا نون گرایا نہیں جاتا۔ جیسے أُولُوْا قُوَّةٍ، بَعْضُ الْكِتَابِ، ذُوْ فَضْلٍ، ذُو الْفَضْلِ، عَمَلُ الْمُفْسِدَيْنِ (مثنّٰی)، عَمَلُ الْمُفْسِدِيْنَ (جمع)

۴۔ إِسْمِ مُضَاف إِلَيْه إعرابی حالت کے اعتبار سے ہمیشہ مَجْرُور ہوتا ہے جیسے كِتَابُ زَيْدٍ، كِتَابُ زَيْنَبَ، كِتَابُ إِبْرَاهِيْمَ، بَابُ الْحَرَمَيْنِ، صِيَامُ شَهْرَيْنِ، كِتَابُ الْمُسْلِمِيْنَ، كِتَابُ الْأَطْفَالِ

سبق نمبر ۲۱

اِسْمِ ضَمِیر

ضَمِیر بھی اسم ہے، ایسا اِسْمِ مَعْرِفَہ جو مُتَکَلِّم (First Person)
مُخَاطَب (حاضر) یا غائب (Third Person)
کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ دراصل اسم ضمیر، اِسْم عَلَم کا قائم مقام ہوتا ہے۔
دوسرے لفظوں میں اسم ضمیر، اسم ظاہر کی نیابت کرتا ہے۔

اسم ظاہر کے بغیر، ضمیر کی مستقل کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ضمیر کے لیے کسی
کا ہونا ضروری ہے، جس کی طرف ضمیر کو منسوب کیا جا سکے۔

مندرجہ ذیل تین مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ ذَهَبَ خَالِدٌ إِلَى السُّوقِ صَبَاحًا وَ رَجَعَ مَسَاءً
"خالد صبح سویرے بازار گیا اور شام کو لوٹا۔"

یہاں اس مثال میں، رَجَعَ میں چھپی ہوئی ضمیر خالد کی طرف لوٹتی ہے۔ چونکہ اس ضمیر کا
مَرْجَع خَالِدٌ ہے، اس لیے یہ ضمیر بھی خالد کی طرح "مرفوع" ہے۔

۲۔ خَلَقَ اللهُ الْإِنْسَانَ وَفَضَّلَهُ "اللہ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کو فضیلت بخشی۔"
یہاں اس مثال میں، فَضَّلَهُ کے آخر میں پائی جانے والی ضمیر، الْإِنسَانَ کی نیابت کر رہی
ہے اور یہی اس کا مَرْجَع ہے۔ الْإِنسَانَ کی طرح یہ بھی "منصوب" ہے۔

۳۔ بَعَثَ اللهُ الرَّسُولَ إِلَى قَوْمِهِ "اللہ نے رسول کو، ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا۔"
یہاں اس مثال میں، قومہ کی ضمیر، الرسول کی نیابت کر رہی ہے۔ اور یہی اس

کا مَرْجِع ہے۔ لیکن مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے "مجرور" ہے۔

ضَمِیر کی قسمیں

اعرابی حالت کے اعتبار سے، اِسْمِ ظَاھِر کی طرح، اِسْمِ ضَمِیر کی بھی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ اِسْمِ ضَمِیرْ مَرْفُوع ۲۔ اِسْمِ ضَمِیر مَنْصُوب ۳۔ اِسْمِ ضَمِیر مَجْرُور

کسی اسم، یا کسی فعل کے ساتھ صورۃً، جڑے رہنے، یا الگ تھلگ رہنے کے اعتبار سے، اسم ضمیر کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ ضَمِیرْ مُتَّصِل Attached Pronoun

۲۔ ضَمِیرْ مُنْفَصِل Datached Pronoun

چارٹ نمبر ۱۰:

اِسْمِ ضَمِیر کی قسمیں

- ضَمِیرْ مَرْفُوع
  - مُنْفَصِل: أَنَا
  - مُتَّصِل: ذَهَبْتُ
    - مُسْتَتِر: كَتَبَ (هُوَ)، كَتَبَتْ (هِيَ)
    - بَارِز: كَتَبَا (ا)، كَتَبْتَا (تَا)
- ضمیر مَجْرُور مُتَّصِل
  - دِيْنُكُمْ، بِكُمْ
- مَنْصُوب
  - مُتَّصِل: نَعْبُدُكَ
  - مُنْفَصِل: إِيَّاكَ نَعْبُدُ
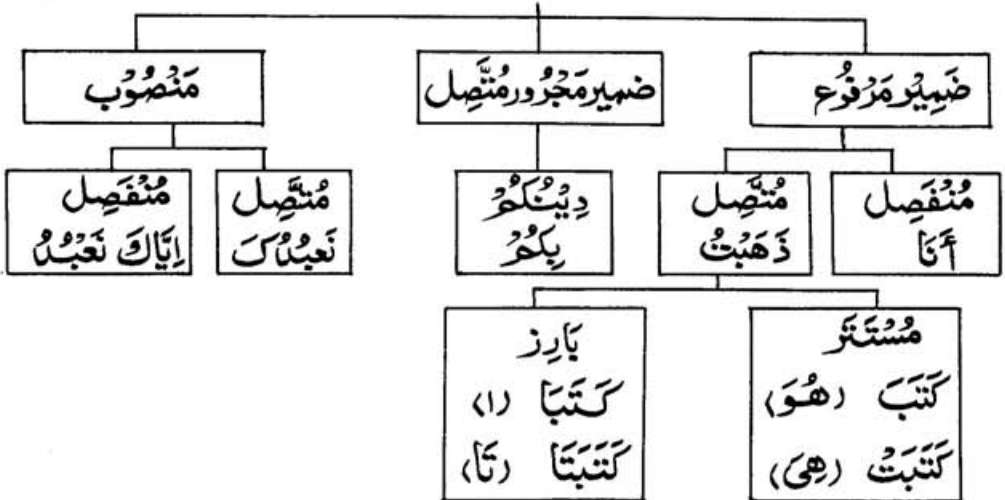
نوٹ:۔ ذَهَبْتُ میں پہلا حصّہ فعل ہے اور دوسرا حصّہ تُ ضمیر متصل مرفوع ہے۔ دِيْنُكُمْ میں پہلا حصّہ اسم ہے کُمْ ضمیر متصل مجرور ہے۔

اِسْمِ ضَمِیْر کی پانچ (۵) قسمیں

نوٹ : مرفوع مثالوں میں پہلا حصہ فعل اور دوسرا حصہ مرفوع ضمیر متصل پر مشتمل ہے۔
مجرور مثالوں کا پہلا حصہ اسم مضاف اور دوسرا حصہ مضاف الیہ ضمیر مجرور پر مشتمل ہے۔
یا پھر پہلا حصہ حرف جرا اور دوسرا حصہ مجرور اسم ضمیر پر مشتمل ہے۔

مرفوع ضمیر		مجرور ضمیر	منصوب ضمیر	
۱۔ مُنْفَصِلْ	۲۔ مُتَّصِلْ	۳۔ مُتَّصِلْ	۴۔ مُنْفَصِلْ	۵۔ مُتَّصِلْ
اَنَا	ذَهَبْتُ	دِیْنِی ، لِی	اِیَّایَ	نَبَّاَنِی
نَحْنُ	ذَهَبْنَا	دِیْنُنَا ، لَنَا	اِیَّانَا	نَبَّاَنَا
اَنْتَ	ذَهَبْتَ	دِیْنُکَ ، لَکَ	اِیَّاکَ نَعْبُدُ	نَبَّاْتُکَ
اَنْتِ	ذَهَبْتِ	دِیْنُکِ ، لَکِ	اِیَّاکِ	نَبَّاْتُکِ
اَنْتُمَا	ذَهَبْتُمَا	دِیْنُکُمَا ، لَکُمَا	اِیَّاکُمَا	نَبَّاْتُکُمَا
اَنْتُمْ	ذَهَبْتُمْ	دِیْنُکُمْ ، لَکُمْ	اِیَّاکُمْ	نَبَّاْتُکُمْ
اَنْتُنَّ	ذَهَبْتُنَّ	دِیْنُکُنَّ ، لَکُنَّ	اِیَّاکُنَّ	طَلَّقَکُنَّ
هُوَ	ذَهَبَ	دِیْنُهٗ ، لَهٗ	اِیَّاهُ	اَظْهَرَهٗ
هِیَ	ذَهَبَتْ	دِیْنُهَا ، لَهَا	اِیَّاهَا	نَعْقِرُوْهَا
هُمَا	ذَهَبَا	دِیْنُهُمَا ، لَهُمَا	اِیَّاهُمَا	فَخَانَتَاهُمَا
هُمْ	ذَهَبُوْا	دِیْنُهُمْ ، لَهُمْ	اِیَّاهُمْ	فَاَخَذَهُمْ
هُنَّ	ذَهَبْنَ	دِیْنُهُنَّ ، لَهُنَّ	اِیَّاهُنَّ	أَسْكِنُوْهُنَّ

سبق نمبر ۲۲

ضَمیرِ مَرفُوع

ضَمیرِ مَرْفُوع کی بھی دو قسمیں ہیں۔ مَرْفُوع مُنْفَصِل اور مَرْفُوع مُتَّصِل ضَمِیر

مَرْفُوع منفَصِل :

جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے یہ علیحدہ، مُنْفَصِل Detached ضَمِیر ہے اور جملۂ اسمیہ میں 'مُبْتَدَأ' کا قائم مقام بن کر آتی ہے۔

جیسے خَالِدٌ مُعَلِّمٌ کے بجائے هُوَ مُعَلِّمٌ (وہ مُعَلِّم ہے)

یہاں خَالِدٌ کے بجائے هُوَ (وہ = He) استعمال کیا گیا ہے۔

ضَمِیر مَرْفُوع مُتَّصِل :

• ضَمِیر مَرْفُوع مُتَّصِل جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ فِعل کے ساتھ جڑی ہوئی ہوتی ہے۔

جیسے: فَعَلْتُ = میں نے کیا ذَهَبْتَ : تم گئے

أَكَلُوا = انہوں نے کھانا کھایا أَكَلْنَ : ان عورتوں نے کھایا

ضمیر مرفوع متصل کا ذکر ان شاء اللہ ہم فِعل کے بیان میں کریں گے سبق نمبر ۸۶ کا مطالعہ کیجئے۔

• ذیل میں مَرْفُوع مُنْفَصِل ضَمِیروں کا چارٹ دیا جا رہا ہے۔ ان تمام کو یاد کر لیجئے۔

مَرْفوع منفَصِل ضَمِیریں Datached Pronouns

مُتَکَلِّم	حاضر		غائب		صیغہ جنس
مُشْتَرَک	مُؤَنَّث	مُذَکَّر	مُؤَنَّث	مُذَکَّر	تعداد
أَنَا	أَنْتِ thou	أَنْتَ Thou	هِيَ She	هُوَ He	واحِد
نَحْنُ	أَنْتُمَا (You) Both		(Both)	هُمَا	مُثَنّٰی
نَحْنُ (We)	أَنْتُنَّ You All	أَنْتُمْ You All	هُنَّ They	هُمْ They	جمع

أَنَا کا 'الف' لکھا جاتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا۔ اسے 'أَنَ' کی طرح پڑھا جائے۔

اگلے صفحے کی مثالوں پر غور کیجیے، جن میں ضمیر مرفوع کی دونوں قسموں کا تقابل کیا گیا ہے۔

۱۔ ضَمِیر مُتَّصِل بارِز، فعل کے بعد آئی ہے اور ضمیر مُنفَصِل، فِعْل سے پہلے

۲۔ دونوں ضمیریں "فاعلی حالت میں ہیں"

۳۔ دونوں مَرْفُوع ہیں۔ البتہ ایک مُتَّصِل ہے اور ایک مُنْفَصِل۔

۴۔ مُتَّصِل میں صرف نمبر ۸ اور نمبر ۹ مُسْتَتِر ہیں۔ بقیہ تمام بارز ہیں۔

إِسْمِ ضَمِیر مَرْفُوع (فَاعِل) کی دو قسموں کا تقابل

مَرْفُوع مُنْفَصِل	فعل + مرفوع مُتَّصِل
۱۔ أَنَا كَتَبْتُ = میں نے لکھا	۱۔ كَتَبْتُ = میں نے لکھا
۲۔ نَحْنُ نَزَّلْنَا = ہم نے اتارا	۲۔ نَزَّلْنَا = ہم نے اُتارا
۳۔ أَنْتَ شَرِبْتَ = تو نے پیا	۳۔ شَرِبْتَ = تو نے پیا
۴۔ أَنْتِ شَرِبْتِ = تو نے پیا (مؤنث)	۴۔ شَرِبْتِ = تو نے پیا (مؤنث)
۵۔ أَنْتُمَا شَرِبْتُمَا = تم دونوں نے پیا	۵۔ شَرِبْتُمَا = تم دونوں نے پیا
۶۔ أَنْتُمْ أَكَلْتُمْ = تم آپ سب نے کھایا	۶۔ أَكَلْتُمْ = آپ سب نے کھایا
۷۔ أَنْتُنَّ نَصَرْتُنَّ = آپ عورتوں نے مدد کی	۷۔ نَصَرْتُنَّ = آپ عورتوں نے مدد کی
۸۔ هُوَ ذَهَبَ = وہ گیا	۸۔ ذَهَبَ = وہ گیا (مُسْتَتِر)
۹۔ هِيَ ذَهَبَتْ = وہ گئی	۹۔ ذَهَبَتْ = وہ گئی (مُسْتَتِر)
۱۰۔ هُمَا أَكَلَا = دونوں نے کھانا کھایا	۱۰۔ أَكَلَا = دونوں نے کھانا کھایا
۱۱۔ هُمَا قَرَءَتَا = دو عورتوں نے پڑھا	۱۱۔ قَرَءَتَا = دو عورتوں نے پڑھا
۱۲۔ هُمْ أَكَلُوا = اُن سب نے کھایا	۱۲۔ أَكَلُوا = اُن سب نے کھایا
۱۳۔ هُنَّ سَمِعْنَ = اُن عورتوں نے سُنا	۱۳۔ سَمِعْنَ = اُن عورتوں نے سُنا

سبق نمبر ۲۳

ضمیر پر مشتمل مُبتدَأ اور خبَر

مبتدأ کبھی مفرد پر مشتمل ہوتا ہے۔ کبھی مرکب اضافی پر اور کبھی اسم ضمیر پر۔ ہر صورت میں اس کی اعرابی حالت **مرفوع** ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

مبتدأ ضمیر واحد متکلم مذکر کی قرآنی مثالیں

۱۔ (أَ **نَا** بَشَرٌ) (الکہف: ۱۱۰) " میں انسان ہوں "

۲۔ (أَنَا يُوسُفُ) (یوسف: ۹۰) " میں یوسف ہوں "

۳۔ (أَ **نَا** رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ) (النازعات: ۲۴) " میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں "

۴۔ (أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ) (البقرہ: ۲۵۸) " میں جان بخشی کرتا ہوں اور مار ڈالتا ہوں "

مبتدا ضمیر جمع متکلم کی قرآنی مثالیں

۵۔ (**نَحْنُ** مُصْلِحُونَ) (البقرہ: ۱۱) " ہم اصلاح کرنے والے ہیں "

۶۔ (نَحْنُ مَحْرُومُونَ) (الواقعہ: ۶۷) " ہم محروم ہیں "

۷۔ (**نَحْنُ** مُسْتَهْزِءُونَ) (البقرہ: ۱۴) " ہم مذاق کر رہے ہیں "

مبتدا ضمیر واحد غائب مذکر کی قرآنی مثالیں

۸۔ (**هُوَ** شَاعِرٌ) (الانبیاء: ۵) " وہ (آدمی) شاعر ہے "

۹۔ (هُوَ قَائِمٌ) (آل عمران: ۳۹) " وہ (آدمی) کھڑا ہوا ہے "

۱۰۔ (هُوَ اللَّهُ) (الاخلاص: ۱) " وہ (ہستی) اللہ ہے "

مبتدا ضمیر واحد غائب مؤنث کی قرآنی مثالیں

۱۱۔ (هِيَ حَيَّةٌ) (طٰہٰ : ۲۰) " وہ سانپ ہے "

حَيَّةٌ ، (سانپ) جیسا کہ آخری حرف سے ظاہر ہے، مؤنث ہے اسلیے ضمیر بھی مونث استعمال کی گئی ہے۔

۱۲۔ (هِيَ ظَالِمَةٌ) (الحج : ۴۸) " وہ (قریہ، بستی) ظالم ہے "

هِيَ ضمیر مونث ہے جو قَرْيَةٌ (بستی) کے لیے استعمال ہوئی ہے۔ اس لیے خبر ظَالِمَةٌ بھی مونث استعمال ہوئی۔

مبتدا ضمیر غائب مثنیٰ کی مثالیں

۱۳۔ هُمَا طَالِبَانِ۔ " وہ دونوں طالب علم ہیں "

۱۴۔ هُمَا طَالِبَتَانِ۔ " وہ دونوں طالبات ہیں "

۱۵۔ (إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ) (التوبہ : ۴۰) " جب، وہ دونوں، غار میں تھے " (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

مبتدا ضمیر غائب کی قرآنی مثالیں

۱۶۔ (هُمْ نَائِمُونَ) (اعراف : ۹۷)

۱۷۔ (مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ) (المجادلہ : ۲) " وہ (عورتیں) ان لوگوں کی مائیں نہیں ہیں "

مبتدا ضمیر واحد حاضر مذکر کی مثالیں

۱۸۔ (أَنْتَ يُوسُفُ) (یوسف : ۹۰) " تم یوسف ہو "

۱۹۔ أَنْتَ مَرِيضٌ " تم بیمار ہو "

۲۰۔ أَنْتَ طَبِيبٌ " تم ڈاکٹر ہو "

مبتدا ضمیر واحد حاضر مؤنث کی مثالیں

۲۱۔ أَنْتِ طَالِبَةٌ تم طالبہ ہو

۲۲۔ أَنْتِ مَرِيْضَةٌ — تم مریضہ ہو۔

۲۳۔ أَنْتِ طَبِيْبَةٌ — تم لیڈی ڈاکٹر ہو۔

مبتدا ضمیرِ مثنی حاضر مذکر و مونث کی مثالیں

۲۴۔ أَنْتُمَا طَالِبَانِ — تم دونوں طالب علم ہو۔

۲۵۔ أَنْتُمَا طَالِبَتَانِ — تم دونوں طالبات ہو۔

۲۶۔ أَنْتُمَا مَرِيْضَانِ — تم دونوں مریض ہو۔

۲۷۔ أَنْتُمَا مَرِيْضَتَانِ — تم دونوں خواتین، بیمار ہو۔

مبتدأ ضمیرِ جمع حاضر مذکر کی مثالیں

۲۸۔ أَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ — تم سب، ایمان والے ہو۔

۲۹۔ أَنْتُمْ صَالِحُوْنَ — تم سب، نیک عمل کرنے والے ہو۔

مبتدأ ضمیرِ جمع مؤنث حاضر کی مثالیں

۳۰۔ أَنْتُنَّ مُؤْمِنَاتٌ — تم سب عورتیں، ایمان والی ہو۔

۳۱۔ أَنْتُنَّ صَالِحَاتٌ — تم سب عورتیں نیک عمل کرنے والی ہو۔

مندرجہ بالا تمام مثالوں میں، ضمیریں فَاعِلی حالت میں ہیں۔ مُنْفَصِل ہیں۔ بطور مبتدا آئی ہیں اور مرفوع ہیں۔

خلاصہ :۔ ۱۔ ضمیر مُنْفَصِل، مبتدا کی جگہ لیتی ہے اور جملہ اسمیہ میں استعمال ہوتی ہے۔ ضمیر منفصل کی اعرابی حالت بھی مرفوع ہوتی ہے، کیونکہ وہ مرفوع اسم ظاہر کی قائم مقام ہوتی ہے۔

۲۔ أَنَا، نَحْنُ، هُوَ وغیرہ مُنْفَصِل ضَمِیْرِیں ہیں۔ جو مَرْفُوع ہوتی ہیں۔

۳۔ بطور مبتدا، تذکیر و تانیث اور واحد، مُثَنّٰی، جمع میں، خَبَر کے مطابق ضمیر استعمال ہوتی ہے۔

سبق نمبر ۲۴

ضَمِیرِ مَنصُوب

ضَمِیر مَنصُوب کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ مُتَّصِل (۲) مُنفَصِل

ضمیر مَنصُوب مُتَّصِل :

ضَمِیرِ مَنصُوب مُتَّصِل، وہ ضمیر ہے جو فِعلِیَّہ جملوں میں بطور مَفعُول استعمال ہوتی ہے
آپ جانتے ہیں کہ قَتَلَ دَاؤُدُ جَالُوتَ میں جَالُوتَ اسم ظَاھِر ہے اور مَفعُول بِہٖ ہے۔ اِسْمِ ظاھِر
کی طرح اِسم ضمیر بھی مَفعُول بِہٖ ہو سکتا ہے، اگر وہ منصوب اسم ظاہر کی نیابت یا قائم مقامی کرے۔

• مندرجہ ذیل افعال اور ان کے بعد آنے والی منصوب ضمیروں پر غور کیجیے۔

مَدَحَ اس نے تعریف کی۔ فِعلِ مَاضِی ہے۔ یہاں فَاعِل (ھُوَ) چھپا ہوا ہے۔

مَدَحَهٗ کا مطلب ہوگا۔ اُس نے، اُس کی تعریف کی۔

(یہاں مدح کے بعد آنے والی | ہ | مفعول بہ ہے اور | منصوب | ہے)

مَدَحَهُمَا کا مطلب ہوگا اُس نے، اُن دونوں کی تعریف کی۔

مَدَحَهَا کا مطلب ہوگا اُس نے، اُس مؤنث کی تعریف کی۔

مَدَحَنِی کا مطلب ہوگا اُس نے، میری تعریف کی۔

مَدَحَنَا کا مطلب ہوگا اُس نے، ہماری تعریف کی۔

مَدَحَكَ کا مطلب ہوگا اُس نے، آپ (مرد) کی تعریف کی۔

مَدَحَكِ کا مطلب ہوگا اُس نے، آپ (خاتون)، کی تعریف کی۔

۱۔ اوپر کی تمام مثالوں میں مَدَحَ (فعل مَاضِی) جوں کا توں باقی ہے۔
۲۔ مَدَحَ کے بعد کی تمام ضمیریں، مَفعُول بِہٖ ہیں اور مَنصُوب ہیں۔

ایک اور مثال : نَعۡبُدُ کا مطلب ہے ہم عبادت کرتے ہیں۔

نَعۡبُدُکَ کا مطلب ہے "ہم عبادت کرتے ہیں تیری"

یہاں | کَ | کی ضمیر نصبی حالت میں ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے منصوب ضمیریں سُرخ رنگ سے واضح کی گئیں ہیں۔

ضمیر منصوب متصل کی قرآنی مثالیں

۱۔ (فَكَذَّبُو | هُ | فَأَهۡلَكۡنَا | هُمۡ |) (الشعراء : ۱۳۹) "آخرکار انہوں نے اسے جھٹلا دیا اور ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔"

۲۔ (فَعَقَرُو | هَا |) (الشعراء : ۱۵۷) "مگر انہوں نے اس اونٹ کی کوچیں کاٹ دیں"

۳۔ (فَأَخَذَ | هُمُ | الۡعَذَابُ) (الشعراء : ۱۵۸) "لہٰذا عذاب نے انہیں آ لیا"

۴۔ (وَمَا أَسۡأَ | لُكُمۡ | عَلَيۡهِ مِنۡ أَجۡرٍ) (الشعراء ۱۶۴) "میں تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں"

۵۔ (فَنَجَّيۡنَا | هُ | وَأَهۡلَهُۥ) (الشعراء : ۱۷۰) "توہم نے اسے (لوطؑ) اور اس کے سب اہل و عیال کو بچا لیا"

۶۔ (وَإِن نَّظُنُّ | كَ | لَمِنَ الۡكَاذِبِينَ) (الشعراء : ۱۸۶) "اور ہم تو تجھے بالکل جھوٹا سمجھتے ہیں"

۷۔ (هَلۡ أُنَبِّئُ | كُمۡ |) (الشعراء : ۲۲۱) "کیا میں تمہیں بتاؤں؟"

۸۔ (وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُ | هُمُ | الۡغَاوُونَ) (الشعراء : ۲۲۴) "رہے شعراء، تو ان کے پیچھے بہکے ہوئے لوگ چلا کرتے ہیں"

۹۔ (وَجَعَلَ | نِي | مِنَ الۡمُرۡسَلِينَ) (الشعراء : ۲۱) "اور مجھے رسولوں میں شامل فرمایا"

۱۰۔ (لَأَجۡعَلَنَّ | كَ | مِنَ الۡمَسۡجُونِينَ) (الشعراء : ۲۹) "میں تجھے ان لوگوں میں شامل کر دوں گا جو قید خانے میں سڑ رہے ہیں"

۱۱۔ (وَأَظْهَرَ | هُ | اللّٰهُ عَلَيْهِ) (التحریم: ۳) "اور اللہ نے ان (نبی) کو اس کی اطلاع دے دی"

۱۲۔ (قَالَ نَبَّأَ | نِيَ | الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ) (التحریم: ۳) "مجھے اس نے خبر دی جو سب کچھ جانتا ہے اور خوب باخبر ہے"

۱۳۔ (إِنْ طَلَّقَ | كُنَّ) (التحریم: ۵) "اگر نبی تم سب بیویوں کو طلاق دے دے"

۱۴۔ (فَخَانَتَا | هُمَا) (التحریم: ۱۰) "دونوں نے (شوہروں سے) خیانت کی"

۱۵۔ (لَا تُخْرِجُو | هُنَّ) (الطلاق: ۱) "تم لوگ انہیں (بیویوں کو) مت نکالو"

۱۶۔ (فَأَمْسِكُو | هُنَّ | بِمَعْرُوْفٍ) (الطلاق: ۲) "(ان عورتوں کو) بھلے طریقے سے روک رکھو"

۱۷۔ (وَلَا تُضَآرُّو | هُنَّ) (الطلاق: ۶) "ان عورتوں کو نہ ستاؤ"

ضَمِیر مَنْصُوب مُنْفَصِل

ضَمِیر مَنْصُوب مُنْفَصِل، وہ ضَمِیر ہے جو بالکل الگ مُنْفَصِل ہوتی ہے اور مَفْعُول کی شکل میں مَنْصُوب آتی ہے۔ جیسے (إِيَّاكَ نَعْبُدُ) "ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں"

مُنْفَصِل ضَمِیروں میں ضَمِیر کے ساتھ إِيَّا کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ عموماً اسے فِعْل سے پہلے لایا جاتا ہے ضَمِیر مُنْفَصِل، حَصْر کا فائدہ دیتی ہے یعنی اس سے مضمون کی تَخْصِیص ہو جاتی ہے۔ اس لیے ہم نے ترجمے میں "ہی" کا اضافہ کر دیا ہے (واضح ہو کہ نَعْبُدُكَ میں حَصْر کا فائدہ نہیں ہے اور یہ ضَمِیر مَنْصُوب مُتَّصِل)۔ ضَمِیر مَنْصُوب مُنْفَصِل کی مختلف صورتیں ذیل میں دی جا رہی ہیں۔

إِيَّايَ مجھی کو (مجھ ہی کو) إِيَّانَا ہمیں کو (ہم ہی کو)

إِيَّاكَ	آپ ہی کو	إِيَّاكِ	آپ ہی کو (مؤنث)
إِيَّاكُمَا	آپ دونوں ہی کو	إِيَّاكُمْ	آپ سبھی کو
إِيَّاكُنَّ	آپ سبھی (مؤنث) کو	إِيَّاهُ	اُسی کو
إِيَّاهَا	اُسی خاتون کو	إِيَّاهُمَا	اُن دونوں ہی کو
إِيَّاهُمْ	اُن سبھی کو	إِيَّاهُنَّ	اُن سبھی کو (مؤنث)

ضَمِیر مَنصُوب مُنفَصِل کی قرآنی مثالیں

۱۔ (إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) (الفاتحہ: ۵)

"ہم تیری 'ہی'، عبادت کرتے ہیں اور تجھ 'ہی'، سے مدد مانگتے ہیں"

۲۔ (نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ إِيَّاكُمْ) (الاسراء: ۳۱)

"ہم انہیں بھی کھلاتے ہیں اور تمہیں بھی"

۳ (وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ) (البقرہ ۱۷۲)

"اللہ کا شکرادا کرو، اگر تم صرف اور صرف 'اُسی کی'، بندگی کرتے ہو"

۴۔ (نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ إِيَّاهُمْ) (الانعام: ۱۵۱)

"ہم تمہیں 'بھی'، کھلاتے ہیں اور انہیں بھی"

۵۔ (إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ) (العنکبوت: ۵۶)

"یقیناً میری زمین بہت کشادہ ہے، چنانچہ (ہجرت کر کے) صرف اور صرف میری 'ہی'، بندگی کرو۔

(مندرجہ بالا مثال میں فَاعْبُدُونِ، اصل میں فَاعْبُدُونِي ہے۔ قافیے کی رعایت کرتے ہوئے یَاء (ی) حذف کر دی گئی ہے۔ لیکن نون کے نیچے پائی جانے والی زیر، ضَمِیر مُتَکَلِّم کی علامت ہے۔)

سبق نمبر ۲۵

ضَمِیر مَجرُور

جس طرح دو صورتوں میں، اسم ظاہر مجرور ہوتا ہے۔ اسی طرح اسم ضمیر بھی، اپنے اسم ظاہر کی نیابت یعنی قائم مقامی کرتے ہوئے مجرور ہو سکتا ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھیے کہ مجرور اسم ظاھر کا اسم ضمیر بھی مجرور ہی ہو گا۔

مجرور اسم ظاہر کا اسمِ ضَمِیر، دو صورتوں میں مجرور ہوتا ہے۔

۱۔ جب اِسْمِ ضَمِیر، حرفِ جر کے بعد آئے۔

۲۔ جب ضَمِیر، مرکب اضافی میں، مُضَاف الیہ بن کر مُضَاف کے بعد آئے۔

یہ تو آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ حُرُوفِ جَرّ، أَسْمَاء کو 'مجرُور' کرتے ہیں، جیسے کِتَابٌ سے فِي کِتَابٍ بالکل اسی طرح حروفِ جر، ضَمِیرُوں کو بھی 'مجرور' کرتے ہیں حُرُوفِ جَرّ سے یہ ضمیریں مُتَّصِل ہوتی ہیں۔

مثال نمبر ۱:

مثلاً ضَمِیر 'هُوَ' (وہ) سے پہلے مختلف حُرُوفِ جَرّ آئیں تو اُن کی شکلیں حسب ذیل ہوں گی۔ اور یہ تمام اسمائے ضمیر مجرور ہیں۔

۱۔ لَـهٗ (اُس کا)　　۲۔ فِيهِ (اُس میں)

۳۔ مِنْهُ (اُس سے)　　۴۔ بِهٖ (اُس کے ساتھ)

۵۔ عَلَيْهِ (اُس پر)　　۶۔ عَنْهُ (اُس سے)

۷۔ إِلَيْهِ (اُس کی طرف)

مثال نمبر۲ :

اسی طرح ، حرف جرّ د عَلیٰ ، جب مختلف ضَمِیروں سے پہلے آئے گا تو اُن کی صورت کچھ اس طرح ہوگی ۔ اور یہ تمام اسمائے ضمیر مجرور ہیں ۔

عَلَیَّ	(مجھ پر)	عَلَیْنَا	(ہم پر)
عَلَیْکَ	(تجھ پر)	عَلَیْکِ	(تجھ مؤنث پر)
عَلَیْکُمَا	(تم دونوں پر)	عَلَیْکُمْ	(تم مردوں پر)
عَلَیْکُنَّ	(تم عورتوں پر)	عَلَیْهِ	(اُس غائب پر)
عَلَیْهَا	(اُس غائب مؤنث پر)	عَلَیْهِمَا	(اُن دونوں غائبوں پر)
عَلَیْهِمْ	(اُن مردوں پر)	عَلَیْهِنَّ	(اُن مونثوں پر)

خلاصہ

۱۔ حُرُوفِ جرّ ، اسم ضَمِیر کو بھی مجرور کرتے ہیں ۔ ایسی ضَمِیریں مُتّصِل ہوتی ہیں ۔ جیسے علیٰ سے علیه اور من سے منه ۔

۲۔ ضَمِیر ، مضاف إِلَیْه بن کر بھی مَجْرُور حالت میں آتی ہے ۔ جیسے کتابهٗ اور کتابکو ۔ اس کا ذکر مُرَکَّب اِضَافِی کے باب میں آگے آرہا ہے ۔

۳۔ مجرور اسم ظاہر کی نیابت یعنی قائم مقامی کرنے والا اسم ضمیر بھی مجرور ہوگا ۔ اگلے صفحے پر حَرْفِ جَرّ کے ذریعے مجرور ضَمِیروں کا چارٹ ملاحظہ فرمائیے

ضَمِیر مَجْرُور مُتَّصِل (حَرْفِ جَر کے بعد)

ذیل کے چارٹ کو بغور دیکھیے۔ تمام ضمیریں (۷) سات حروفِ جر کے بعد آئی ہیں۔ اور ان تمام ضمیروں کی اعرابی حالت مجرور ہے۔

	ضَمِیر مُنْفَصِل	ضَمِیر مُتَّصِل	۱ لِ	۲ فِي	۳ مِنْ	۴ عَلٰی	۵ بِ	۶ عَنْ	۷ إِلٰی
					سات حُرُوفِ جَرّ				
۱	أَنَا	يْ	لِي	فِيَّ	مِنِّي	عَلَيَّ	بِي	عَنِّي	إِلَيَّ
	نَحْنُ	نَا	لَنَا	فِينَا	مِنَّا	عَلَيْنَا	بِنَا	عَنَّا	إِلَيْنَا
۲	أَنْتَ	كَ	لَكَ	فِيكَ	مِنْكَ	عَلَيْكَ	بِكَ	عَنْكَ	إِلَيْكَ
	أَنْتِ	كِ	لَكِ	فِيكِ	مِنْكِ	عَلَيْكِ	بِكِ	عَنْكِ	إِلَيْكِ
	أَنْتُمَا	كُمَا	لَكُمَا	فِيكُمَا	مِنْكُمَا	عَلَيْكُمَا	بِكُمَا	عَنْكُمَا	إِلَيْكُمَا
	أَنْتُمْ	كُمْ	لَكُمْ	فِيكُمْ	مِنْكُمْ	عَلَيْكُمْ	بِكُمْ	عِنْكُمْ	إِلَيْكُمْ
	أَنْتُنَّ	كُنَّ	لَكُنَّ	فِيكُنَّ	مِنْكُنَّ	عَلَيْكُنَّ	بِكُنَّ	عَنْكُنَّ	إِلَيْكُنَّ
۳	هُوَ	هٗ	لَهٗ	فِيهِ	مِنْهُ	عَلَيْهِ	بِهٖ	عَنْهُ	إِلَيْهِ
	هِيَ	هَا	لَهَا	فِيهَا	مِنْهَا	عَلَيْهَا	بِهَا	عَنْهَا	إِلَيْهَا
	هُمَا	هُمَا	لَهُمَا	فِيهِمَا	مِنْهُمَا	عَلَيْهِمَا	بِهِمَا	عَنْهُمَا	إِلَيْهِمَا
	هُمْ	هُمْ	لَهُمْ	فِيهِمْ	مِنْهُمْ	عَلَيْهِمْ	بِهِمْ	عَنْهُمْ	إِلَيْهِمْ
	هُنَّ	هُنَّ	لَهُنَّ	فِيهِنَّ	مِنْهُنَّ	عَلَيْهِنَّ	بِهِنَّ	عَنْهُنَّ	إِلَيْهِنَّ

سبق نمبر ۲۶

مُرَکّب إِضَافی کی مَجرُور ضمیریں

یہ تو آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ ضمیریں دو صورتوں میں "مَجرُور" ہوتی ہیں پہلی صورت یہ کہ ضمیر سے پہلے حرفِ جر ہو۔ جیسے: عَنْهُ اور دوسری صورت یہ کہ وہ "مُضَاف إِلَيْه" بن کر مضاف کے بعد مُرَکّب إِضَافی میں آئیں۔

کِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب) میں کتاب بھی اسم ہے اور زید بھی۔ کِتَاب، مُضَاف اور زَيْدٍ مُضَاف إِلَيْه ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مُضَاف إِلَيْه ہمیشہ مَجرُور ہوتا ہے۔ اب ضمیرِ مَجرُور کی صورت میں کی اس مثال پر غور کیجیے۔

کِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب) کِتَابُهٗ (اُس کی کتاب)

یہاں ضمیر ہٗ "مَجرُور" ہے پیش سے دھوکا نہ کھایئے۔ کِتَابُ زَيْدٍ کی بجائے کِتَابُهٗ کہا گیا ہے۔ جب زَيْدٍ مَجرُور ہے تو ہٗ کو بھی مجرور ہونا چاہیے۔ دوسرے معنی میں اِسْمِ عَلَم "زَيْد" کی جگہ، اِسْمِ ضَمِير "ہ" کا استعمال کیا گیا ہے۔ دونوں مُضَاف إِلَيْه ہیں اور دونوں مَجرُور۔ اب کچھ اور مثالوں پر غور کیجیے۔

ذیل کی تمام مثالوں میں اِسْمِ مُضَاف خفیف ہے اور مَرْفُوع ہے اور ضمیریں تمام مُضَاف إِلَيْه ہیں اور مَجرُور ہیں۔

۱۔ کِتَابُهُمْ	ان لوگوں کی کتاب	۲۔ دِيْنُهُنَّ	اُن عورتوں کا دین
۳۔ أَخَوَاتُكُمْ	تمہاری بہنیں	۴۔ أَمْوَالُنَا	ہمارے اموال
۵۔ مَالِي	میرا مال	۶۔ أَزْوَاجُكَ	تیری بیویاں
۷۔ زَوْجُكِ	تیرا شوہر	۸۔ زَوْجَتُكَ	تیری بیوی

مشق :۔ مندرجہ ذیل الفاظ سے عربی میں ترجمہ کیجئے۔

گھر : بَيْتٌ ، اچھا : طَيِّبٌ ، پرانا : قَدِيْمٌ ، دور : بَعِيْدٌ ، درخت : شَجَرٌ ،
آم : مَنْجَا ، امرود : جَوَّافَةٌ ، سونا : ذَهَبٌ ، پہاڑ : جَبَلٌ ، مٹی : تُرَابٌ
پانی : مَاءٌ ، میٹھا : عَذْبٌ ۔

نمبر شمار	اُردو	عربی
۱	زید کا گھر اچھا ہے۔	
۲	خالد کا گھر پرانا ہے۔	
۳	زید کے دونوں گھر، جدید ہیں	
۴	خالدہ کے دونوں گھر، پرانے ہیں۔	
۵	زینب کا مدرسہ قریب ہے۔	
۶	مدرسے کی عمارت قدیم ہے۔	
۷	زید کا بیٹا، خالد کا ماموں ہے۔	
۸	زینب کی ماں، زید کی خالہ ہے۔	
۹	لڑکیوں کا مدرسہ، دُور ہے۔	
۱۰	ہمارے گھر کے قریب، زید کا مدرسہ ہے	
۱۱	ہمارے مدرسے میں آم کا درخت ہے۔	
۱۲	تمہارے گھر میں امرود کا درخت ہے۔	
۱۳	اُن کے پاس سونے کا پہاڑ ہے۔	
۱۴	ہمارے پاس مٹی سونا ہے۔	
۱۵	دریا کا پانی میٹھا ہے۔	

مشق :۔ اُردو میں ترجمہ کیجئے۔ یاد رکھیے کہ یہ مرکب اضافی کی مثالیں ہیں۔

پہلا اسم، مُضاف ہے۔ خفیف ہے، مرفوع ہے۔

دُوسرا اسم، مُضاف الیہ ہے، اسم ضمیر ہے، اور حسبِ قاعدہ ، مجرور ، ہے۔

عربی	اُردو ترجمہ	عربی	اُردو ترجمہ
رِزْقُهُنَّ		بُيُوتُكُنَّ	
أَنْفُسِكُنَّ		أَبُوهُمَا	
عَصَايَ		نَوْتَهَا	
أُمُّكِ		تَحْتَهَا	
تَوْلُنَا		أَخِي	
أَبْنَاءُنَا		أَبِي	
نُورُهُمْ		خَالِي	
نَفْعُهُمَا		عَمِّي	
رَحْمَتِي		عَمَّتِي	
طَعَامُكَ		خَالَتِي	
شَرَابُكَ		أُمِّي	
إِثْمُهُمَا		مِزَاجُهَا	
جَلَابِيبِهِنَّ		بِأَمْوَالِكُمْ	
خُطُبَكُنَّ		بِأَنْفُسِكُمْ	

مشق :۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عربی میں ترجمہ کیجئے اور صحیح اعراب لگائیے۔

دیوار : جِدَارٌ ، ملک : بَلَدٌ ، آب وہوا : جَوٌّ ، رونا : بُكَاءٌ ، لوگ : النَّاسُ
باغ : حَدِيْقَةٌ ، لڑکے ر بچے : أَطْفَالٌ ، لڑکیاں : بَنَاتٌ
استانیاں : مُعَلِّمَاتٌ ، پیغام : دَعْوَةٌ ۔

اُردو متن	ترجمہ
۱۔ میرے گھر کی دیوار	
۲۔ ہمارے ملک (بَلَد) کی آب وہوا	
۳۔ اُن عورتوں کے رونے کا اثر	
۴۔ اُن لوگوں کے علم کی شہرت	
۵۔ تمہارے ملک کے سیّاح	
۶۔ میرے باغ کا منظر	
۷۔ ہمارے مدرسے کے بچے	
۸۔ ہمارے مدرسے کے دو لڑکے	
۹۔ ہمارے مدرسے کی دو لڑکیاں	
۱۰۔ ہمارے مدرسے کی استانیاں	
۱۱۔ ہر رسول کا پیغام	
۱۲۔ سارے رسولوں کا پیغام	
۱۳۔ ہر کلاس (فَصْل) کے لڑکے	
۱۴۔ اللہ کے فضل کی علامت	
۱۵۔ عید کے دن کی چھٹی (عُطْلَة)	

خلاصہ مُضَاف کے بعد مجرور ضمیریں

۱۔ دو اسموں کو اِضَافَت کے ذریعے جوڑنے سے جو مرکب بنتا ہے اُسے " مرکّب اِضَافِی کہتے ہیں۔ جیسے بَيْتُ حَامِدٍ یا بَيْتُهٗ اور بَيْتُهَا۔

۲۔ مُرَكَّب کے پہلے اِسْم کو مُضَاف، کہتے ہیں۔ یہ وہ اسم ہے جو اپنے بعد آنے والے اسم سے نسبت اور تعلق رکھتا ہے۔ جیسے بَيْتُ حَامِدٍ میں بَيْتُ۔

۳۔ مُرَكَّب کے دوسرے اسم کو "مُضَاف اِلَيْه" کہتے ہیں۔ جیسے حَامِدٍ یا ہٗ ، یا هَا

۴۔ مُضَاف، کی اِعرابی حالت حسب موقع ہوتی ہے۔ مُبْتَدَاء اور خَبَر میں مَرْفُوع حرف جَر کے بعد مجرور، اور بلا واسطہ اضافہ ہو تو مَنْصُوب ہوتی ہے۔

۵۔ مُضَاف اِلَيْه، کی اعرابی حالت لازماً مجرور، ہوتی ہے۔ چاہیے وہ ضمیر ہی کیوں نہ ہو۔

۶۔ مُضَاف اِلَيْه، اِسْمِ عَلَم، اِسْمِ ضَمِيْر، اِسْمِ اِشَارَہ وغیرہ بھی ہو سکتے ہیں۔

۷۔ مُضَاف عموماً 'الْ' سے خالی ہوتا ہے اور اس کا اعراب "خفیف" ہوتا ہے۔ اس پر تنوین نہیں آتی۔ اور وہ عموماً، اِسْمِ نَكِرَہ ہوتا ہے۔

۸۔ مُضَاف اِلَيْه مَعْرِفَہ ہو تو، اُس کا مُضَاف بھی مَعْرِفَہ اور خاص ہو جاتا ہے۔ جیسے بَيْتُ حَامِدٍ میں بَيْتٌ نَكِرَہ تھا۔ لیکن بَيْتُ حَامِدٍ میں حَامِد کا بَيْتُ بن جانے کے بعد "خاص گھر" ہو گیا یعنی مَعْرِفَہ بن گیا۔ اسی طرح بَيْتُهٗ اور بَيْتُهَا میں بھی بَيْتٌ معرفہ بن گیا۔

۹۔ کبھی ایک ہی ترکیب میں کئی مُضَاف اِلَيْه ہوتے ہیں۔ جیسے طَاعَةُ أَحْكَامِ الرَّسُوْلِ

۱۰۔ أَيٌّ اور كُلٌّ بھی مُرَكَّب اِضَافی میں، مُضَاف بن کر آتے ہیں جیسے كُلُّهٗ كُلُّهَا، كُلُّنَا، أَيُّكُمْ، أَيُّنَا، كُلُّكُمْ، أَيُّهُمْ

مشق: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عربی میں ترجمہ کیجئے اور صحیح اعراب لگائیے۔

رات: لَيْلَةٌ ، خوف: خَشْيَةٌ عورت: إِمْرَأَةٌ بادشاہ: مَلِكٌ

دوست: وَلِيٌّ بندے: عِبَادٌ بھائی: إِخْوَانٌ جیل: اَلسِّجْنُ

زبان: لِسَانٌ بدلہ: جَزَاءٌ سنگم: مَجْمَعٌ دشمن: عَدُوٌّ

بیٹے: بَنُونَ واقعات: أَنْبَآءُ

اُردو	عربی
۱۔ قدر کی رات	
۲۔ سچ کی زبان	
۳۔ اللہ کا خوف (خَشْيَةٌ)	
۴۔ احسان کا بدلہ	
۵۔ غیب کا عالم	
۶۔ موسیٰ کی کتاب	
۷۔ فرعون کی عورت	
۸۔ دو دریاؤں کا سنگم	
۹۔ نماز کو قائم کرنے والا (مُقِيم)	
۱۰۔ نماز کو قائم کرنے والے دو (مرد)	
۱۱۔ نماز کو قائم کرنے والے	
۱۲۔ نماز کو قائم کرنے والی	
۱۳۔ نماز کو قائم کرنے والی دو (عورتیں)	

۱۴۔ نماز کو قائم کرنے والیاں	
۱۵۔ لوگوں کا بادشاہ	
۱۶۔ راستہ عبور کرنے والے (عَابِرٌ)	
۱۷۔ اللہ کے دوست	
۱۸۔ رسولوں کے واقعات (اَنۡبَآء)	
۱۹۔ رحمٰن کے بندے	
۲۰۔ لوط کے بھائی	
۲۱۔ عمران کی عورت	
۲۲۔ مسلمانوں کے دشمن	
۲۳۔ مسلمانوں کے بھائی	
۲۴۔ اسرائیل کے بیٹے	
۲۵۔ جیل کے دو ساتھی	
۲۶۔ اسمٰعیل کے بیٹے	

سبق نمبر ۲۷

مُرَکَّب تَوْصِیفی

۱۔ مُرَکَّب تَوْصِیفی کی ترکیب، اِسْم صفت اور اِسْم مَوْصُوف پر مشتمل ہوتی ہے۔

۲۔ توابع :

بعض أَسْمَاء دوسرے اِسْم کے پیچھے پیچھے ، اصلی اِسْم کے اِعْرَاب کے ساتھ آتے ہیں۔ انہیں **تَوَابِعْ** کہا جاتا ہے۔ بنیادی تَوَابِعْ پانچ (۵) ہیں۔

۱۔ صفت ۲۔ عطف نسق ۳۔ بدل ۴۔ عطف بیان اور ۵۔ تاکید

ہر ایک کی کئی قسمیں ہیں۔ تفصیل کتاب کے دوسرے حصے میں ملاحظہ فرمائیے۔

ان تَوَابِعْ میں سے ایک " **اِسْم صِفَت** " ہے جو " **اِسْم مَوْصُوف** " ہی کا اِعْرَاب رکھتی ہے۔ جیسے کِتَابٌ ایک اِسْم ہے۔ اس کی ایک صفت مُبِیْن ہے۔ کِتَابٌ " مُبِیْنٌ (کھلی کتاب) ایسی ترکیب کو، مُرَکَّب تَوْصِیفی کہتے ہیں۔

۳۔ صِفَت کو **" نعت "** اور مَوْصُوف کو **مَنْعُوت** بھی کہتے ہیں۔

۴۔ عربی زبان میں، پہلے اِسْم مَوْصُوف آتا ہے، پھر اس کے بعد اس کی صِفَت آتی ہے۔ بعض اوقات ایک سے زیادہ صفتیں بھی آتی ہیں۔

۵۔ اِسْم صِفَت کا اِعْرَاب، وہی ہوتا ہے جو اِسْم مَوْصُوف کا ہوتا ہے۔ مُذَکَّر مؤنث، واحد مثنیٰ جمع، مَعْرِفَہ نِکِرَہ، رَفْع، نَصْب وجَرّ کی حالتوں میں صفت، مَوْصُوف کے مطابق ہوتی ہے اور مَوْصُوف کے تابع ہوتی ہے۔

۶۔ بعض اوقات، صفت مُفْرَد کے بجائے مُرَکَّب (جملہ) ہوتی ہے اور جملۂ فعلیہ کی صورت

میں آتی ہے۔ جیسے ذیل کی مثال میں، یَتَطَهَّرُونَ جملہ فعلیہ ہے، خبر ہے اور اُنَاسٌ کی صفت ہے۔

اِنَّ هُمْ	اُنَاسٌ	یَتَطَهَّرُونَ
	موصوف	صفت
مبتدأ	خبر	

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔ پہلے اِسْمِ مَوْصوف ہے اور پھر اس کے بعد اِسْمِ صفت

۱۔ رَجُلٌ طَوِیْلٌ (لمبا آدمی)

(دونوں مذکر، دونوں نَکِرَہ اور دونوں مَرْفُوع ہیں۔)

۲۔ اَلرَّجُلُ الطَّوِیْلُ (وہ خاص لمبا آدمی)

(دونوں مَرْفُوع، دونوں مذکر اور دونوں مَعْرِفَہ ہیں۔)

۳۔ اُمَّـةٌ مُّسْلِمَةٌ (مسلمان قوم)

(دونوں مَرْفُوع، دونوں مؤنث اور دونوں نَکِرَہ ہیں۔)

۴۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ الصَّالِحُوْنَ (نیک مؤمن)

(دونوں جمع، دونوں مذکر سالم، دونوں معرفہ اور دونوں مَرْفُوع ہیں۔)

۵۔ وَلَدَانِ صَغِیْرَانِ (دو چھوٹے لڑکے)

(دونوں مرفوع، دونوں مذکر اور دونوں مثنیٰ ہیں۔)

۶۔ اَلْمُؤْمِنَاتُ الصَّآئِمَاتُ (روزے دار ایمان والیاں)

(دونوں مرفوع، دونوں معرفہ اور دونوں جمع مؤنث سالم ہیں۔)

جملہ اسمیہ اور مرکّب توصیفی میں کیا فرق ہے؟

جملہ اسمیہ میں، مُبْتَدأ مَعْرِفَہ ہوتا ہے اور خبر نَکِرَہ ہوتی ہے۔ جب کہ

مُرَکَّب توصیفی میں، اِسْمِ موصوف پہلے آتا ہے جو مَعْرِفَہ بھی ہوسکتا ہے اور نَکِرَہ بھی۔ اِسْمِ مَوْصوف کے مطابق ہی، صفت کا اعراب ہوگا۔ جیسے

۱۔ اَلْوَلَدُ صَغِيْرٌ جملہ اسمیہ ہے

مبتدأ خبر

۲۔ اَلْوَلَدُ الصَّغِيْرُ اور وَلَدٌ صَغِيْرٌ دونوں مُرَکَّب توصیفی ہیں۔

موصوف صفت موصوف صفت

ایک موصوف کی، بے شمار صفتیں ہوسکتی ہیں

مندرجہ ذیل قرآنی آیت پر غور کیجیے۔ یہاں مؤمنون کی کئی صفات بیان کی گئی ہیں۔

اَلتَّآئِبُوْنَ اَلْعَابِدُوْنَ اَلْحَامِدُوْنَ اَلسَّآئِحُوْنَ اَلرَّاكِعُوْنَ

اَلسَّاجِدُوْنَ اَلْاٰمِرُوْنَ (التوبہ: ۱۱۲)

مندرجہ بالا مثال پر غور کیجیے۔ وْنَ تمام الفاظ میں مشترک ہے۔

یاد رکھیے! صفت چاہے ایک ہو یا ایک سے زیادہ، تذکیر و تانیث، معرفہ اور نکرہ، واحد، مثنیٰ، جمع اور اعرابی حالت میں، موصوف کے تابع ہوتی ہے۔

مُرَکَّب تَوْصِیْفِی کی قرآنی مثالیں

۱۔ اِسْمِ معرفہ کی مثالیں:

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔ اِسْمِ مَوْصُوف مَعْرِفَہ ہے اور صفت بھی مَعْرِفَہ ہے، اسم موصوف بھی واحد ہے اور صفت بھی واحد ہے، مَوْصُوف بھی مُذَکَّر ہے اور صِفَت بھی مُذَکَّر۔

اَلْقُرْآنُ الْحَكِيْمُ قرآن حکیم الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ سیدھا راستہ

اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ	مسجد حرام	مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	شیطان رجیم سے
اَلْحَجُّ الْاَكْبَرُ	حج اکبر	اَلدِّيْنُ الْخَالِصُ	دین خالص
اَلْمُؤْمِنُ الصَّالِحُ	نیک مؤمن	اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ	صالح عمل
اَلْيَوْمُ الْاٰخِرُ	یوم آخر	اَلدِّيْنُ الْقَيِّمُ	درست دین

۲۔ اِسْمِ نَکِرَہ مُذَکَّر کی مثالیں:

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ صفت اور موصوف دونوں مذکر ہیں اور دونوں نَکِرَہ ہیں۔ دونوں ''ال'' لام تعریف سے خالی ہیں۔

قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ	بزرگی والا قرآن	لَوْحٌ مَّحْفُوْظٌ	محفوظ تختی
رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ	معزز رسول	فَتْحٌ قَرِيْبٌ	قریبی فتح
كِتَابٌ حَفِيْظٌ	نگران کتاب	شَيْءٌ عَجِيْبٌ	عجیب چیز
يَوْمٌ عَظِيْمٌ	بڑا دن	عَرْشٌ عَظِيْمٌ	عظیم تخت
خَلْقٌ جَدِيْدٌ	جدید تخلیق	رَسُوْلٌ أَمِيْنٌ	امانت دار رسول
ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ	مبارک ذکر	قَوْلٌ مُّخْتَلِفٌ	اختلاف دار رسول
عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ	واضح عربی	فَسَادٌ كَبِيْرٌ	بہت بڑا فساد
مَتَاعٌ قَلِيْلٌ	تھوڑا سامان	رَبٌّ غَفُوْرٌ	بخشنے والا رب
شَاعِرٌ مَّجْنُوْنٌ	پاگل شاعر	أَجْرٌ عَظِيْمٌ	بہترین اجر
خُلُقٍ عَظِيْمٍ	بہترین اخلاق	فَوْزًا عَظِيْمًا	بڑی کامیابی
كِتَابٌ مَّسْطُوْرٌ	لکھی ہوئی کتاب	رَجْعٌ بَعِيْدٌ	ناممکن واپسی

۳۔ اِسْمِ نَکِرَہ مُؤَنَّث کی مثالیں:

مندرجہ ذیل مثالوں میں اِسْمِ مَوْصُوف مونث ہے۔ نَکِرَہ ہے مَرْفُوع ہے۔

واحد ہے چنانچہ صفت بھی مونث ہے نکرہ ہے اور مَرْفُوع ہے اور واحد ہے۔

أُمَّةٌ مُسْلِمَةٌ مسلمان امت — أُمَّةٌ وَاحِدَةٌ ایک امت

جَنَّةٌ عَالِيَةٌ بلند باغ — أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ نیک نمونہ

حَيَاةٌ طَيِّبَةٌ پاکیزہ زندگی — تِجَارَةٌ حَاضِرَةٌ موجود تجارت

كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ پاک کلمہ — كَلِمَةٌ خَبِيْثَةٌ ناپاک کلمہ

شَجَرَةٌ مُبَارَكَةٌ مبارک درخت — عَيْنٌ جَارِيَةٌ بہنے والا چشمہ

مُرَكَّب تَوْصِيْفِي کی مشق

اُردو میں ترجمہ کیجئے۔

عربی	اُردو ترجمہ	عربی	اُردو ترجمہ
كِتَابٌ مُّبِيْنٌ		اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ	
اَلْكِتَابُ الْمُبِيْنُ		مُسْلِمُوْنَ صَالِحُوْنَ	
أُمَّةٌ مُّسْلِمَةٌ		مُؤْمِنَاتٌ مُّسْلِمَاتٌ	
اَلْعَابِدُوْنَ التَّائِبُوْنَ		اَلْكَاسِيَاتُ الْعَارِيَاتُ	
اَلْحَرَمَانِ الشَّرِيْفَانِ		اَلْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ	
اَلْأُمَّةُ الْمُسْلِمَةُ		رَاكِبَانِ شَيْطَانَانِ	

مُرَكَّب تَوْصِيْفِي کی مشق : اُردو سے عربی میں ترجمہ کیجئے۔

اُردو	عربی ترجمہ	اُردو	عربی ترجمہ
ایک لمبا آدمی		دو لمبے آدمی	
اونچی چھت		سیدھا راستہ	

دو اچھے شہر		دو روشن چاند	
دو مسلمان اُستانیاں		مبارک رات	
چھپائی ہوئی تختی		بزرگ تخت	
دو طاقتور مقابل پارٹیاں		مقدس بادشاہ	
چھوٹا گروہ		روشن چراغ	
جھوٹی خطاکار پیشانی			

مُرکّب توصیفی، میں ایک سے زیادہ صفتوں کی مشق : اُردو ترجمہ کریں۔

نمبر شمار	عربی	اُردو
۱	اَللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ	
۲	اَللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ	
۳	اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ	
۴	لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا	

مُثنّٰی کی مثالیں : اُردو میں ترجمہ کیجئے۔

نمبر شمار	عربی	اُردو
۱	حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ	
۲	شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ	
۳	عَبْدَيْنِ صَالِحَيْنِ	
۴	عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ	

جمع مُذَکّرسالِم کی مثالیں : اُردو میں ترجمہ کیجیے

نمبرشمار	عربی	اُردو
۱	اَلسَّابِقُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ	
۲	اَلرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ	
۳	اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ	
۴	اَلْحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ	

جمع مؤنث سالم کی مثالیں : اُردو میں ترجمہ کیجیے۔

نمبرشمار	عربی	اُردو
۱	اَلْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ	
۲	اَلْمُؤْمِنَاتُ الْغَافِلَاتُ	
۳	عَابِدَاتٌ سَائِحَاتٌ	

جمع مُکَسَّر (غیر عاقل) کی مثالیں

اہم قاعدہ : جمع مُکَسَّر عمومًا مونث ہوتی ہے۔ اس لیے صفت بھی مونث استعمال ہوتی ہے لیکن جمع مکسر (غیر عاقل) کی صفت ہمیشہ "واحد مؤنث" استعمال ہوتی ہے۔

نمبرشمار	عربی	اُردو
۱	اَلْأَيَّامُ الْخَالِيَةُ	
۲	سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ	

۳	أَبْوَابٌ مُّتَفَرِّقَةٌ		
۴	صُحُفٌ مُّطَهَّرَةٌ		

مشق : اردو میں ترجمہ کیجیے۔

عربی	اردو ترجمہ	عربی	اردو ترجمہ
إِثْمًا عَظِيْمًا		حِسَابًا يَّسِيْرًا	
سُلْطَانًا نَّصِيْرًا		نُوْرًا مُّبِيْنًا	
سَبْحًا طَوِيْلًا		مَآءً ثَجَّاجًا	
خَيْرًا كَثِيْرًا		قَوْلًا سَدِيْدًا	
بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ		عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ	
عَذَابٌ أَلِيْمٌ		مَآءٌ حَمِيْمٌ	
يَوْمٌ نَحْسٌ		حَرْبٌ شَدِيْدٌ	
دُعَآءٌ عَرِيْضٌ		اَلشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ	
اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ		أُمَّةٌ مُّؤْمِنَةٌ	
فَاحِشَةٌ مُّبَيِّنَةٌ		فِئَةٌ قَلِيْلَةٌ	
نَاصِيَةٌ كَاذِبَةٌ		ذُرِّيَّةٌ طَيِّبَةٌ	
اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ		اَلْوَادِي الْأَيْمَنُ	
اَلْبَيْتُ الْعَتِيْقُ		اَلْخَيْطُ الْأَخْضَرُ	
أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ		بَنَاتٌ عَابِدَاتٌ	

اُردو میں ترجمہ کیجئے۔

عربی	اُردو ترجمہ	عربی	اُردو ترجمہ
قُرْآنٌ مَجِيْدٌ		لَوْحٌ مَّحْفُوْظٌ	
رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ		عَذَابٌ عَظِيْمٌ	
يَوْمٌ عَظِيْمٌ		قَلْبٌ سَلِيْمٌ	
فَتْحٌ قَرِيْبٌ		كِتَابٌ حَفِيْظٌ	
اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ		اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ	
اَلْيَوْمُ الْآخِرُ		مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ	
اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ		أُمَّةٌ مُّسْلِمَةٌ	
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ		شَيْءٌ عَجِيْبٌ	
عَرْشٌ عَظِيْمٌ		خَلْقٌ جَدِيْدٌ	
اَلْحَجُّ الْأَكْبَرُ		اَلدِّيْنُ الْخَالِصُ	

سبق نمبر ۲۸

The Conjunctions

حُرُوفِ عَطف اور مُرَکَّب عَطفی

۱۔ مُرَکَّب عَطفی، مَعطُوف عَلَیہ، حَرفِ عَطف اور مَعطُوف پر مشتمل ہوتا ہے۔

۲۔ مَعطُوفات، ایک اور ایک سے زیادہ، یعنی لا تعداد ہو سکتے ہیں۔

۳۔ وَ سب سے زیادہ استعمال ہونے والا، حَرفِ عَطف ہے۔

۴۔ اِسمِ مَعطُوف بھی، صفت کی طرح تَوَابِع میں سے ہے۔ چنانچہ مَعطُوفات کا اعراب بھی، صفات کے اعراب کی طرح، مَعطُوف علیہ کا تابع ہوتا ہے۔

۵۔ حروف عطف دس (۱۰) ہیں۔ یہ لفظ کو لفظ سے اور جملے کو جملے سے اور پیراگراف کو پیراگراف سے ملانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

ذیل میں دس حروف عطف دیے جا رہے ہیں۔ انہیں یاد کیجیے۔

نمبر شمار	حرف عطف	نمبر شمار	حرف عطف
۱	وَ (اور)	۲	فَ (پھر)
۳	ثُمَّ (اس کے بعد / پھر)	۴	أَمْ (یا)
۵	حَتّٰی (تک)	۶	أَوْ (یا)
۷	لَا (نہیں)	۸	بَلْ (بلکہ)
۹	لٰکِنَّ (لیکن)	۱۰	اِمَّا (یا تو / اگر)

مثال :۔ مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔

اَلْاُسْتَاذُ	وَ	التِّلْمِيْذُ
مَعْطُوف عَلَيْهِ	حَرْفِ عطف	مَعْطُوْفٌ

'اَلْاُسْتَاذُ' اور 'اَلتِّلْمِيْذُ' دو اسم ہیں۔ ان کے درمیان 'حرف عَطْف'، 'وَ' (اور) ہے۔ 'حرف عطف' سے پہلے آنے والے اسم کو 'معطوف علیہ' اور حرف عطف کے بعد آنے والے اسم کو 'معطوف' کہتے ہیں۔ اور اس ترکیب کو 'مُرَكَّب عَطْفِي' کہتے ہیں۔

۱۔ اَلْمَالُ [وَ] اَلْبَنُوْنَ

یہاں دونوں اِسْم مَرْفُوع ہیں۔ دونوں مَعْرِفَہ ہیں۔ [وَ] حَرْفِ عَطْف ہے۔

۲۔ [إِمَّا] شَاكِرًا وَّ [إِمَّا] كَفُوْرًا

یہاں دونوں اِسْم مَنْصُوب ہیں اور دونوں نکرہ ہیں۔ [إِمَّا] حَرْف عَطْف ہے۔

۳۔ كُوْنُوْا حِجَارَةً [أَوْ] حَدِيْدًا۔

یہاں دونوں اِسْم مَنْصُوب ہیں۔ دونوں نکرہ اور [أَوْ] حَرْفِ عَطْف ہے۔

۴۔ كُنْتُمْ أَمْوَاتًا [فَأَ] حْيَاكُمْ [ثُمَّ] يُمِيْتُكُمْ [ثُمَّ] يُحْيِيْكُمْ

یہاں [فَ] اور [ثُمَّ] حُرُوفِ عَطْف ہیں۔

نوٹ :۔ واو (وَ) اگر قسم کے لیے آئے تو حَرْف جَرّ ہوتا ہے، جو اپنے بعد آنے والے اسم کو مجرور کرتا ہے۔ جیسے وَالْفَجْرِ ، وَالْعَصْرِ ، وَالزَّيْتُوْنِ لیکن اگر واؤ، عطف کے لیے آئے تو اِسْم کی اعرابی حالت پر اثر انداز نہیں ہوتا بلکہ معطوف، معطوف علیہ کے مطابق اعراب رکھے گا۔

جیسے مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔

معطوفات کی ایک قرآنی مثال

﴿ إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّأَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ (الاحزاب: ۳۵)

اس آیت میں بیس (۲۰) اسماء استعمال ہوئے ہیں۔ ان میں سے دس (۱۰) مذکر ہیں اور دس (۱۰) مونث ہیں۔

- مَعْطُوف عَلَیه "اَلْمُسْلِمِیْنَ" ہے۔ اِنَّ کی وجہ سے، یہ مَنْصُوب ہو گیا ہے۔ انیس (۱۹) مرتبہ حرف عَطْف استعمال ہوا ہے۔
- انیس (۱۹) مَعْطُوفات استعمال ہوئے ہیں۔ جو تمام کے تمام مَنْصُوب ہیں اور مَعْرِفه ہیں۔
- مَعْطُوفات، مَعْطُوف عَلَیه کے تابع ہوتے ہیں، اور وہی اعراب رکھتے ہیں

ب نمبر ۵

سبق نمبر ۲۹

حُرُوفِ اِسْتِفْهَام

Interrogation Particales

سوال اور استفہام کے لیے بعض اوقات، جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں انہیں استفہامات
ہتے ہیں۔ تاکہ کامل فَہَم حاصل ہو سکے۔ ان میں سے بعض حُرُوف ہیں اور بعض اِسم۔

حُرُوفِ اِسْتِفْهَام دو ہیں۔ ۱۔ هَلْ ۲۔ أَ (هَمْزَة)

اِسْتِفْهَام سے پیدا ہونے والے ایسے سوالات کا جواب عموماً ' نَعَمْ' (ہاں) یا لَا
نہیں) ہوتا ہے۔ ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ هَلْ (کیا؟) :۔

هَلْ أَدُلُّكُمْ؟ کیا میں تمہاری رہنمائی کروں؟

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسٰی؟ کیا تم تک موسٰی کی بات پہنچی ہے؟

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ؟ کیا تم تک چھا جانے والی (آفت) کی بات پہنچی ہے؟

هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ؟ کیا انسان پر آیا ہے؟

۔ أَ (کیا)؟ :۔

(أَ أَنْتَ يُوسُفُ؟) "کیا تم یوسف ہو؟" (یوسف : ۹۰)

أَ إِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ بھی ہے۔

آللّٰهُ خَيْرٌ؟ کیا اللہ بہتر ہے؟ (دراصل یہ، أَ + أَللّٰهُ ہے۔)

أَ أَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ؟ کیا متفرق خدا بہتر ہیں؟

۵۔ أَ فَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ؟ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اونٹ کس طرح پیدا کیا گیا ہے؟

۶۔ أَ لَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ؟ کیا اللہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا نہیں ہے

۷۔ أَ لَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ؟ اسی طرح کیا وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے۔

۳۔ أَلَا (أَ + لَا): یہ دراصل، دو حروف کو جوڑ کر بنایا گیا ہے۔

۱۔ أَلَا تَتَّقُونَ؟ کیا تم لوگ نہیں ڈرتے؟

۲۔ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ (الملك: ۱۴) "کیا وہی، نہ جانے گا، جس نے پیدا کیا"

۴۔ أَلَمْ (أَ + لَمْ: یہ بھی دراصل، دو حروف کو جوڑ کر بنایا گیا ہے۔

۱۔ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا؟ کیا ہم نے زمین کو گہوارہ نہیں بنایا؟

۲۔ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ؟ کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمہارے رب نے کیا کر دکھایا؟

نوٹ:

أَلَا، حَرْفِ إِسْتِفْهَام 'أَ'، اور حَرْفِ نَفِي 'لَا'، سے مُرَكَّب ہے۔

یعنی آ + لَا = آلَا۔ جس کے معنی 'کیا نہیں'، کے ہیں

بعض اوقات 'آلا'، حَرْفِ تَنْبِيه کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ اپنے بعد آنے والے مضمون کو تحقیق و یقین کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کا ترجمہ "خبردار"! "آگاہ رہو" "سنو!" یا اس طرح کے دیگر کلمات سے کیا جاتا ہے۔

جیسے:۔ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ (البقرة: ۱۳)

سبق نمبر ۳۰

أَسْمَاءُ الإِسْتِفْهَام

Interrogations Nouns

حُرُوفِ إِسْتِفْهَام "أَ" اور "هَلْ" کے بارے میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب ہم "أَسْمَاءُ الإِسْتِفْهَام" کے متعلق جاننے کی کوشش کریں گے۔ چونکہ سوال، فہم حاصل کرنے اور سمجھنے کے لیے کیے جاتے ہیں اس لیے ان کا نام أَسْمَاءُ الإِسْتِفْهَام رکھا گیا ہے۔

مشہور أَسْمَا الإِسْتِفْهَام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مَنْ (کون؟ ذوالعقل کے لیے	۲۔ مَا (کیا؟ کیا چیز؟ غیر ذی العقل کے لیے)
۳۔ مَتٰی (کب؟)	۴۔ أَیْنَ (کہاں؟)
۵۔ کَیْفَ (کیسے؟)	۶۔ کَمْ (کتنے؟)
۷۔ أَيُّ (کیا؟)	۸۔ أَيَّةُ (کیسی؟)
۹۔ أَیَّانَ (کب؟)	۱۰۔ أَنّٰی (کہاں سے؟)

اب ہر ایک کی قرآنی مثالیں ملاحظہ فرمایئے۔

أَيُّ (کون سا): أَيُّ زیادہ تر مُضَاف آتا ہے اور مُعْرَب ہے۔ اس کے بعد کا اسم مجرور ہوتا ہے۔ یعنی أَيُّ پر تینوں اعراب لگتے ہیں أَيُّ، أَيًّا، أَيٍّ

۱۔ أَيُّكُمْ؟ تم میں سے کون ۲۔ أَيُّ شَيْءٍ؟ کون سی چیز

أَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ؟ دونوں میں سے کون سا فریق؟

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ؟ تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

۲۔ کَمْ (کتنے)

کم دو (۲) معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ کَمْ مقداریہ :۔ کم مقداریہ تعداد اور مدت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

(کَمْ لَبِثْتُمْ فِی الْاَرْضِ؟) تم زمین میں کتنا عرصہ رہے ہو؟" (المومنون : ۱۱۲)

۲۔ کَمْ خَبَرِیَّہ :۔ کبھی کم، سوال کے بجائے "خَبَر" کی صورت میں آتا ہے۔ جس کو، کَمْ خَبَرِیَّۃ کہتے ہیں۔ جیسے۔

کَمْ مِنْ فِئَةٍ	بہت سے گروہ
کَمْ مِنْ مَلَکٍ	بہت سے فرشتے
کَمْ أَرْسَلْنَا مِنْ	بہت بھیجے ہم نے

کَمْ کے بعد کا اسم تمییز بن کر مَنْصُوب ہوتا ہے۔

جیسے کَمْ رَجُلًا عِنْدَکَ؟ آپ کے پاس کتنے آدمی ہیں؟ (بہت ہیں)

۳۔ کَیْفَ (کیسے)

کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُکَذِّبِیْنَ؟	جھٹلانے والوں کا انجام کیسا تھا؟
کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ؟	تم لوگ اللہ کا انکار کیسے کر رہے ہو؟
کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ؟	تم لوگ کیسے فیصلے کرتے ہو؟
کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ؟	تمہارے رب نے کیسا کیا؟

۴۔ أَیْنَ (کہاں)

أَیْنَ الْمَفَرُّ؟	فرار کی جگہ کہاں ہے؟
فَأَیْنَ تَذْهَبُوْنَ؟	تو آپ لوگ پھر کہاں جا رہے ہیں؟

أَنّٰى (کہاں سے) أَنّٰی، ظَرْفِ زمان اور ظَرْفِ مَکان بن کر آتا ہے۔

أَنّٰی لَکِ ھٰذَا؟ یہ تمہیں کہاں سے حاصل ہوا؟ (یہاں ظَرْفِ مَکان ہے۔)

أَنّٰی جِئْتَ آپ کب آئے؟ (یہاں أَنّٰی، ظَرْفِ زَمان ہے۔

...تُوا حَرْثَکُمْ أَنّٰی شِئْتُمْ اپنی کھیتی کے پاس آؤ۔ جیسے چاہو۔

أَنّٰی یُحْیِ ھٰذِہِ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِھَا؟

...اللہ اس (بستی) کو اس کی موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟

أَنّٰی لَھُمُ الذِّکْرٰی ان لوگوں کے لیے، نصیحت کہاں ہے؟ (دُخان : ۱۳)

...یَکُوْنُ لِی غُلَامٌ میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا؟ (مَرْیَم : ۲۰)

مَتٰی (کب) مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ؟ اللہ کی مدد کب آئے گی؟

مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ؟ یہ وعدہ، کب پورا ہوگا؟

أَیَّانَ (کب، کہاں)

أَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ؟ جزا وسزا کا دن کب ہے؟

أَیَّانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ قیامت کا دن کب آئے گا؟

...یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَۃِ أَیَّانَ مُرْسٰھَا (النازعات : ۴۲)

یہ لوگ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں، آخر وہ قیامت کب آکر ٹھہرے گی"؟

مَا (کیا): مائے اِسْتِفْھَامِیہ، عموماً "غیر عاقل" کے لیے آتا ہے۔

...أَدْرٰکَ مَا ھِیَہْ؟ "اور تم کیا جانتے ہو؟ وہ کیا ہے؟"

(مَا ھِیَہْ، دراصل مَا ھِیَ ہے)

مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ؟ "قدر کی رات کیا ہے"؟

مَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یَا مُوْسٰی؟ (طٰہٰ : ۱۷) "اے موسیٰ! یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے"؟

(مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ؟) تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیسے فیصلے کر رہے ہو؟

(مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ؟) "کس چیز نے تجھے رب کریم کی طرف سے دھوکے میں ڈال رکھا ہے"؟

(مَا هِيَ ؟) "وہ کیا چیز ہے"؟

(مَا لَوْنُهَا؟) "اُس چیز کا رنگ کیا ہے"؟

واضح رہے کہ "مَا" کا استعمال حیثیت کے لیے بھی ہوتا ہے۔ جیسے

مَا اَنْتَ ؟ اَنَا مُوَظَّفٌ "تم کون ہو؟ میں ملازم ہوں"

۹۔ مَنْ (کون) : مَنْ عموماً "عاقل" کے لیے آتا ہے۔

علمِ نحو میں، عاقل کا اطلاق، انسان، جن اور ملائکہ کے ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر بھی ہوتا ہے۔

(مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ ؟) کون ہے وہ، جو اُس کے سامنے سفارش کر سکے؟

(مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللّٰهِ؟) کون ہے میرا مددگار، اللہ کی طرف (بلانے میں)

(مَنْ رَّبُّكُمَا ؟) تم دونوں کا رب کون ہے؟

(مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ؟) کس نے ہمیں، اپنی خواب گاہ سے اٹھایا؟

(لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؟) "آج اقتدار کس کے لیے ہے؟"

۱۰۔ کبھی کبھار اِسْمِ اِسْتِفْهَام "مَا" کے "أَلِف" کو ساقط کر دیا جاتا ہے۔

یہ اس لیے کیا جاتا ہے، تاکہ جملے کا آہنگ درست ہو جائے۔

ایسا عموماً حَرْفِ جَرّ کے بعد ہوتا ہے۔ جیسے

۱۔ عَمَّ (دراصل یہ عَنْ + مَا ہے) کس بارے میں؟

۲۔ لِمَ (لِ + مَا = لِمَا) کس کے لیے؟

۳۔ مِمَّ (مِنْ + مَا = مِمَّا) کس چیز سے ؟

۴۔ بِمَ (بِ + مَا = بِمَا) کس کے ساتھ ؟

۵۔ فِيْمَ (فِيْ + مَا = فِيْمَا) کس چیز میں ؟

الف کے حذف کی قرآنی مثالیں

۱۔ (عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ ؟)

" وہ کس بارے میں ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہیں ؟ "

۲۔ (فِيْمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا ؟)

آپ کا کیا کام کہ اُس کا وقت بتائیں ؟ (قیامت کا وقت)

۳۔ (فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ؟)

(ملکہ سبا نے کہا) تو دیکھنے والی ہوں کہ سفیر کیا لے کر واپس آتے ہیں ؟

۴۔ (لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ؟)

تم لوگ وہ باتیں کیوں کرتے ہو ؟ جو کرتے نہیں۔

سبق نمبر ۳۱

اَسْمَائے اِشَارَہ

Demonstrative Pronouns

۱۔ اَسْمَائے اِشَارَہ وہ اَسْمَا ہیں، جن سے کسی کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

ان کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اَسْمَائے اِشَارَہ قَرِیْب ۔۔۔۔ ۲۔ اَسْمَائے اِشَارَہ بَعِیْد

قریب کی چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے پہلی قسم اور دور کی چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے دوسری قسم استعمال ہوتی ہے۔ جیسے ھٰذَا اور ذٰلِکَ

۲۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اُسے **مُشَارٌ اِلَیْہِ** کہتے ہیں۔

جیسے ھٰذَا اِکتَابٌ میں کِتَابٌ، مُشَارٌ اِلَیْہِ ہے۔

۳۔ اَسْمَائے اِشَارَہ واحد اور جمع میں **مَبْنِی** ہیں لیکن مُثَنّٰی میں **مُعْرَب** ہیں۔ مُثَنّٰی اَسْمَائے اِشَارَہ قَرِیْب درَفع، میں ھٰذَانِ اور ھَاتَان اور نَصْب وجَرّ میں ھٰذَیْنِ اور ھَاتَیْنِ آتے ہیں۔ اسی طرح بعید کی صورت میں حالت رفع، ذَانِکَ اور تَانِکَ اور حالت نصب وجر میں ذَیْنِکَ اور تَیْنِکَ ہوتی ہے۔

۴۔ اَسْمَائے اِشَارَہ، جُمْلۂ اِسْمِیہ میں، مُبْتَدَا بن کر آتے ہیں۔ ایسی صورت میں اُن کی خبر "ال" سے خالی ہوتی ہے جیسے ھٰذَا اِکتَابٌ، ذٰلِكَ قَلَمٌ

۵۔ اَسْمَائے اِشَارَہ، مُعَرَّف بِاللّام مُشَارٌ اِلَیْہِ کے ساتھ مل کر، مُرَکَّب نَاقِص ہوتے ہیں جیسے ذٰلِکَ الْکِتَابُ اور ھٰذَا الْوَلَدُ

۶۔ اسمائے اشارہ سے بننے والے جملہ اسمیہ کی مثالیں یہ ہیں۔

۱۔ ذٰلِکَ الْکِتَابُ مُفِیْدٌ ۲۔ ھٰذَا الْوَلَدُ ذَکِیٌّ

۷۔ معرف باللام مشار الیہ، اسم اشارہ کی صفت ہوتا ہے۔ ذیل کی تحلیل پر غور کیجئے۔

ذٰلِکَ	اَلْکِتَابُ	مُفِیْدٌ
اسم اشارہ	مشار الیہ	خبر
موصوف	صفت	

مبتدأ خبر

۸۔ جمع کے اشارے، صرف ذوی العُقُول کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً

اُولٰئِکَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ۔ ھٰؤُلَاءِ قَوْمٌ کَافِرُوْنَ۔ اُولٰئِکَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ

۹۔ جمع غیر عاقل کے لیے، واحد مؤنث کا اشارہ استعمال ہوتا ہے۔

جیسے ھٰذِہٖ فَنَاجِیْنُ وَتِلْکَ کُئُوسٌ یہ پیالیاں ہیں اور وہ گلاس ہیں۔

فِنْجَانٌ کی جمع فَنَاجِیْن ہے، اور کَاسٌ کی جمع کُئُوسٌ ہے۔

اور اسی طرح، جمع مکسر عاقل کے لیے بھی، واحد مؤنث کا اشارہ استعمال ہوتا ہے۔

جیسے، تِلْکَ الرُّسُلُ

۱۰۔ مُشَارٌ اِلَیہ کا اعراب، اسم اشارہ کے موافق، مرفوع، منصوب یا مجرور ہوتا ہے۔ جیسے:

ھٰذَا الْکِتَابُ مُفِیْدٌ، رَأَیْتُ ھٰذَا الْکِتَابَ، نَظَرْتُ إِلٰی ھٰذَا الْکِتَابِ

مرفوع منصوب مجرور

اَسمائے اِشارہ قَرِیب		
جنس	مذکر	مؤنث
وَاحِد	ھٰذَا	ھٰذِہٖ
مُثَنّٰی	ھٰذَانِ	ھَاتَانِ
جَمع	ھٰؤُلَاءِ	

اَسمائے اِشارہ بَعِید		
جنس	مذکر	مؤنث
وَاحِد	ذٰلِکَ	تِلْکَ
مُثَنّٰی	ذَانِکَ	تَانِکَ
جَمع	أُولٰئِکَ	

رَفع ، نَصب وَجرّ میں مُثَنّٰی اَسمائے اِشارہ کی حالتیں

مُثَنّٰی	رَفع	نَصب	جرّ
اِسمِ اشارہ قَرِیب مُذَکَّر	ھٰذَانِ	ھٰذَیْنِ	ھٰذَیْنِ
اِسمِ اشارہ قَرِیب مُؤَنّث	ھَاتَانِ	ھَاتَیْنِ	ھَاتَیْنِ
اِسمِ اشارہ بَعِید مُذَکَّر	ذَانِکَ	ذَیْنِکَ	ذَیْنِکَ
اِسمِ اشارہ بَعِید مُؤَنّث	تَانِکَ	تَیْنِکَ	تَیْنِکَ

مُبتَدَاء خَبَر (اَسمائے اِشارہ کے ساتھ)

نمبر شمار	مثالیں (قَرِیب)	نمبر شمار	مثالیں (بَعِید)
۱	ھٰذَا قَلَمٌ	۵	ھٰذِہٖ أَقْلَامٌ
۲	ھٰذِہٖ حُجْرَةٌ	۶	ھٰؤُلَاءِ مُعَلِّمَاتٌ
۳	ھٰذَانِ قَلَمَانِ	۷	ذٰلِکَ بُرْھَانٌ
۴	ھَاتَانِ آیَتَانِ	۸	تِلْکَ طَالِبَةٌ

۹	ذَانِکَ بُرْھَانَانِ	۱۱	أُولٰئِكَ مُعَلِّمُونَ
۱۰	تَانِکَ طَالِبَتَانِ	۱۲	أُولٰئِكَ مُعَلِّمَاتٌ

نوٹ:۔ ھٰذَا اصل میں ذا اور ھٰذَان اور ھٰذَیْنِ اصل میں ذانِ اور ذین ہیں۔

مبتدا۔ اسمائے اشارہ کی قرآنی مثالیں

ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔ تمام اسمائے اشارہ، بطور مبتداء استعمال ہوئے ہیں۔ اور یہ تمام مرفوع ہیں۔

۱۔	ھٰذَا	بُھْتَانٌ عَظِیْمٌ	یہ ایک عظیم بہتان ہے (واحد مذکر)
۲۔	ھٰذِہٖ	تَذْکِرَۃٌ	یہ ایک یاد دہانی ہے (واحد مؤنث)
۳۔	ھٰذَانِ	لَسَاحِرَانِ	یہ دونوں تو جادوگر ہیں (مثنیٰ مذکر)
۴۔	ھٰؤُلَآءِ	بَنَاتِي	یہ (خواتین) تو میری بیٹیاں ہیں۔ (جمع مونث)
۵۔	ذٰلِکَ	فَضْلُ اللّٰهِ	(وہ) یہ اللہ کا فضل ہے۔ (واحد مذکر)
۶۔	تِلْکَ	حُدُوْدُ اللّٰهِ	یہ اللہ کی حدیں ہیں۔ (مونث)
۷۔	فَذَانِکَ	بُرْھَانَانِ	وہ دونوں دلیلیں ہیں (مثنیٰ)
۸۔	أُولٰئِکَ	ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ	وہی لوگ تو فلاح پانے والے ہیں (جمع)

مشق: عربی میں ترجمہ کیجیے۔

اُردو	عربی
۱۔ یہ سب کتابیں ہیں۔	

۲۔ وہ سب کتابیں ہیں۔	
۳۔ یہ سب اُستاد ہیں	
۴۔ وہ سب اُستاد ہیں	
۵۔ یہ سب خاتون شعراء ہیں	
۶۔ وہ سب خاتون شعراء ہیں	
۷۔ یہ اُمت ہے	
۸۔ وہ اُمت ہے	
۹۔ یہ دو اُمتیں ہیں	
۱۰۔ وہ دو اُمتیں ہیں	
۱۱۔ یہ سب اُمتیں ہیں	
۱۲۔ وہ سب اُمتیں ہیں	
۱۳۔ یہ رسول ہے	
۱۴۔ وہ رسول ہیں	
۱۵۔ یہ دو رسول ہیں	

سبق نمبر ۳۲

اِسْمِ مَوْصُول

۱۔ اِسْمِ مَوْصُول کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اِسْمِ مَوْصُول خاص　　　۲۔ اِسْمِ مَوْصُول عام

۱۔ **اِسْمِ موصول خاص**:۔ ایک اسم معرفہ ہے۔

اَسْمَائے مَوْصُول خاص "اَلْ" سے شروع ہوتے ہیں۔

جیسے: اَلَّذِی، اَلَّتِیْ، اَلَّذَانِ، اَللَّتَانِ، اَلَّذِیْنَ، اَللَّاتِیْ، اَللَّائِیْ وغیرہ

۲۔ **اِسْمِ موصول عام**:۔ یہ نکرہ ہوتے ہیں۔ اور عام ہیں۔ ان کی تعداد چار ہے۔

۱۔ مَنْ (جو): عموماً، ذُو العَقْل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ مَا (جو کچھ): عموماً، غیر ذوی العَقْل کے لیے استعمال ہوتا ہے)۔

اس مَا کو | مائے مَوْصُولہ | کہتے ہیں۔

اِذْ (جب کہ): ظَرْفِ زَمَان ہے۔

حَیْثُ (جہاں) ظَرْفِ مَکَان ہے۔

۴۔ اسم موصول کے بعد کا جملہ | صِلَۃ | کہلاتا ہے۔

جیسے اَلَّذِی خَلَقَکَ میں | خَلَقَکَ | صِلَہ ہے۔

۵۔ اِسْمِ مَوْصُول مبنی ہوتا ہے لیکن مَوْصُولَات خاصّہ کے مُثَنّٰی، مُعْرَب ہیں۔ اور یہ حالت نَصَب وجَرّ میں اَلَّذَیْنِ اور اَللَّتَیْنِ آتے ہیں۔

۶۔ صِلَۃ کا ضمیر پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔ اس ضمیر کو | ضَمِیرِ عَائِد | یا

رَابِط کہتے ہیں۔ جو کبھی ظاہر اور کبھی پوشیدہ ہوتی ہے۔

۷۔ ایک دلچسپ جملہ ملاحظہ فرمایئے۔ اس میں اسم موصول کی تکرار ہے۔

هٰذَا هُوَ الرَّجُلُ الَّذِی ضَرَبَ الْكَلْبَ الَّذِی قَتَلَ الْفَارَ الَّذِی أَكَلَ الْخُبْزَ الَّذِی كَانَ فِي الْخِزَانَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْمَطْبَخِ الَّذِی كَانَ فِي بَيْتِ أَحْمَدَ الَّذِی يَسْكُنُ مَكَّةَ۔

ضَمِیر ظاهر عائد کی مثال :

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔

الَّذِی هُوَ ذَاهِبٌ أَبُونَا (وہ، جو جا رہے ہیں، ہمارے والد ہیں۔)

۱۔ یہاں اَلَّذِی، اِسمِ مَوصُول ہے

۲۔ هُوَ ذَاهِبٌ، اَلَّذِی کے بعد ایک مکمل جملہ اِسمِیہ ہے۔

یہ پورا جملہ صِلَة کہلاتا ہے۔ اَلَّذِی، اس پورے جملے کا قائم مقام ہوتا ہے۔

۳۔ اِسمِ مَوصُول اور صِلَة دونوں مل کر مبتداء ہیں جس کی خبر أَبُونَا ہے۔

۴۔ صِلَة میں ایک ضَمِیرِ رابط کا ہونا ضروری ہے۔ یہاں وہ هُوَ ہے۔
ضَمِیر کبھی ظاہر ہوتی ہے اور کبھی پوشیدہ۔ اس ضَمِیر کو ضَمِیرِ عَائِد، کہتے ہیں جو رابطے کا کام انجام دیتی ہے۔ اسے رَابِط بھی کہتے ہیں۔

ضَمِیر مُستَتِر عَائِد کی مثال :

أَيْنَ الطَّالِبُ الَّذِی غَابَ أَمْسِ؟ وہ طالب علم کہاں ہے جو کل غائب تھا

۱۔ یہاں • اَلَّذِی، اِسمِ مَوصُول ہے۔

۲۔ غَابَ (وہ غیر حاضر تھا) "صِلَۃ" ہے۔ فِعْلِ ماضی ہے۔

۳۔ غَابَ، مُذَکَّر واحد کے لیے فِعْلِ مَاضی کا صیغہ ہے اس لیے یہاں ھُوَ پوشیدہ (مُسْتَتِرْ) ہے۔ یہ ضَمِیرِ عَائِد ہے۔

اَسْمَائے مَوْصُول خَاص		
جِنْس	مُذَکَّر	مؤنث
واحد	اَلَّذِيْ	اَلَّتِیْ
مثنی	اَلَّذَانِ	اَلَّتَانِ
جمع	اَلَّذِیْنَ	اَللَّاتِیْ

اوپر جن چھ (٦) اسمائے موصول کا ذکر ہوا ہے، ان سب پر "اَلْ" لام تعریف ہے۔ چنانچہ یہ معرفہ (خاص) بن گئے ہیں۔

اِسْمِ مَوْصُول مُثَنّٰی کی تین حالتیں

اسم موصول مثنی معرب ہے۔ نصب و جر میں یکساں اعراب رکھتا ہے۔

اِسْمِ مَوْصُول	رَفْع	نَصْب	جَرّ
اِسْمِ مَوْصُول مُثَنّٰی مُذَکَّر	اَلَّذَانِ	اَلَّذَیْنِ	اَلَّذَیْنِ
اِسْمِ مَوْصُول مُثَنّٰی مُؤَنَّث	اَلَّتَانِ	اَلَّتَیْنِ	اَلَّتَیْنِ

اسم موصول عام کی قرآنی مثال

(بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ) (المائدۃ : ٦٧)

"(اے محمدؐ) : جو کچھ آپؐ پر نازل کیا گیا ہے، لوگوں تک پہنچا دیجئے۔
اس مثال میں، مَا، اِسْمِ مَوْصُول عام یعنی نکرہ ہے۔ جس میں ہر قسم کی وحی، جَلِی اور خَفِی شامل ہے۔ جسے عام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور حضورؐ نے، یقیناً ہر بات اُمت تک پہنچا دی ہے۔ دین کا کوئی حکم، سِرّی اور خفیہ نہیں ہے۔

اِسْمِ مَوْصُول خاص کی مثالیں

A	مَوْصُول خاص	صِلَةٌ	ترجمہ	ضَمِیر عَائِد
۱	اَلَّذِي (هُوَ)	خَلَقَكَ	وہ جس نے تمہیں پیدا کیا	هُوَ (مُسْتَتِر)
۲	الَّتِي (هِيَ)	تَجْرِي فِي الْبَحْرِ	وہ جو بہتی ہے دریا میں	هِيَ (مُسْتَتِر)
۳	اَللَّذَانِ (هُمَا)	هَاجَرَا	وہ دو جنہوں نے ہجرت کی	الف (بارِز)
۴	اَلَّذِيْنَ (هُمْ)	هَاجَرُوا	وہ جنہوں نے ہجرت کی	وَاؤ (بارِز)
۵	اَللَّاتِي (هُنَّ)	قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ	وہ جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے	نُونِ نِسْوَة (بارِز)
۶	اَللَّاتِي (هُنَّ)	وَلَدْنَهُمْ	وہ جنہوں نے اُن کو جنا	نُونِ نِسْوَة (بارِز)

نوٹ :۔ اوپر کی مثالوں میں

۱۔ پہلی دو مثالوں میں ضمیر مستتر ہے۔

۲۔ بقیہ چار مثالوں میں ضمیر بارز ہے۔

۳۔ هَاجَرَا میں ’الف‘، اور هَاجَرُوا میں ’وَاؤ‘ ضَمِیر مُتَّصِل مَرْفُوع ہے۔

۴۔ قَطَّعْنَ اور وَلَدْنَ کے آخر میں نونِ نِسْوَة ہے، جو ضَمِیر عَائِد کا کام دے رہی ہے۔

اِسْمِ مَوْصُول عام کی مثالیں

ذیل میں چار اسمائے موصولہ کی مثالیں دی جارہی ہیں جو عام یعنی نکرۃ ہیں۔
آخری کالم میں ضَمِیر عَائِد دی گئی ہے۔ اس پر غور کرنا نہ بھولیے۔

B	مَوْصُول عام	صِلَةٌ	ترجمہ	ضَمِیرعَائِد
۱	مَنْ	أَتَى اللهَ	جو بھی آئے، اللہ کے پاس	هُوَ (مُسْتَتَر)
۲	مَا	آتَاكُمُ الرَّسُولُ	جو کچھ تمہیں دیا رسول نے	....
۳	إِذْ	يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ	جب ابراہیم اُٹھا رہے تھے	....
۴	حَيْثُ	مَا كُنْتُمْ	جہاں بھی تم رہو۔	أَنْتُمْ

إذ (جبکہ) ظرفِ زمان بھی ہے اور اسم موصول عام بھی ہے۔
حیث (جہاں) ظرف مکان بھی ہے اور اسم موصول عام بھی ہے۔

باب نمبر ۶

سبق نمبر ۳۳

جُملۂ مُفِیدَہ اور جُملۂ غیرمُفِیدَہ

جُملۂ مُفِیدَہ :۔

جملہ مفیدہ اس جملے کو کہتے ہیں جس سے بات پوری طرح سمجھ میں آجائے۔ اسے ’’کلام‘‘ ’’مُرَکَّب تَامّ‘‘ بھی کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ جملۂ خبریہ اور جملہ انشائیہ۔

جُملۂ غیرمُفِیدَہ :۔

جملہ غیر مفیدہ، الفاظ کے اس مرکب کو کہتے ہیں جس سے بات پوری طرح سمجھ میں نہ آئے۔ ’’مُرَکَّب اِضافی (جیسے رَبُّ الْعَالَمِيْنَ)، مُرَکَّب توصیفی، (جیسے کِتَابٌ مُبِيْنٌ) اور مُرَکَّب عَطْفِيْ (جیسے اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ) اسی کی قسمیں ہیں۔

جملہ غیرمفیدہ کی مثالیں

ایسے تمام جملے، جن سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے ’’جملہ غیرمفیدہ‘‘ کہلاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجئے۔

مفہوم کے اعتبار سے یہ سارے جملے ناقص ہیں۔ بات نامکمل ہے۔ اس کے برخلاف ’’جملہ مفیدہ‘‘ وہ جملہ ہے جس سے پوری بات/ پورا مفہوم سمجھ میں آجائے۔

جملہ غیرمفیدہ (مرکب ناقص) کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے :۔

۱۔ لَيْسَ الْجَوُّ ---- (نہیں ہے آب وہوا ----) یہ منفی جملے کا ابتدائی حصہ ہے۔

۲۔ لَيْتَ الْمَرِيْضَ ---- (کاش مریض ----) یہ جملہ تمنائیہ کا ابتدائی حصہ ہے۔

۳۔ اَلْكِتَابُ الَّذِی.... (کتاب جو....) اسم موصول پر مبنی مرکب ناقص ہے۔

۴۔ كِتَابٌ مُبِيْنٌ .... (کھلی کتاب ....) یہ مرکب توصیفی ہے۔

۵۔ ذٰلِكَ الْكِتَابُ .... (وہ کتاب ....) یہ اسم اشارہ پر مبنی مرکب ناقص ہے۔

۶۔ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ .... (کائنات کا رب ....) یہ مرکب اضافی ہے۔

۷۔ تِسْعَةَ عَشَرَ .... (انیس ....) یہ مرکب عددی ہے اسے مرکب بنائی بھی کہتے ہیں۔

۸۔ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنَ (فقیروں اور مسکینوں کے لیے) یہ مرکب عطفی ہے۔

۹۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے) یہ شبہ جملہ ہے۔

شبہ جملہ دراصل وہ جملہ اسمیہ غیر مفیدہ ہے جس پر جملہ مفیدہ کا شبہ (گمان) ہوتا ہے۔ جس میں "خبر" مذکور نہیں ہوتی۔ اور محذوف ہوتی ہے، یا خبر کا قائم مقام، ظرف یا جار مجرور کی شکل میں استعمال ہوتا ہے۔

جملہ مفیدہ کی قسمیں

جملہ مفیدہ کی دو قسمیں ہیں۔ جملہ خَبَرِيَّه اور جُمْلَه اِنْشَائِيَه۔

جملہ خبریہ :۔

جُمْلَه خَبَرِيَّه ایسے جملے کو کہتے ہیں جس سے کوئی علم حاصل ہو۔ کوئی خبر ملے۔ چاہے یہ خبر سچی ہو یا جھوٹی۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ جملہ اسمیہ اور جملۂ فعلیہ

جملہ انشائیہ :۔

جملہ اِنْشَائِيَه ایسے جملے کو کہتے ہیں، جس کے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا قرار نہ دیا جا سکے۔

جملہ خبریہ کی دو قسمیں

جُمْلَه خَبَرِيَّه کی دو قسمیں ہیں :۔ جُمْلَۂ اِسْمِيَه اور جُمْلَه فِعْلِيَه

جملۂ اسمیہ :۔ جملہ اسمیہ، ایسے جملے کو کہتے ہیں جو مُبْتَدَأ اور خَبَر پر مبنی ہو۔

مُبْتَدَاء کو مُسْنَدْ إِلَيْهِ بھی کہتے ہیں۔ خَبَر کو مُسْنَد بھی کہتے ہیں۔ جیسے

اَلْكِتَابُ	مُفِيْدٌ
مبتدأ	خبر
مسند اليه	مسند

جملہ فعلیہ: جملہ فعلیہ، ایسے جملے کو کہتے ہیں، جو فعل، سے شروع ہوتا ہو۔

جملہ فِعْلِیہ فعل اور فاعل پر مبنی ہوتا ہے۔

فعل کو مسند اور فاعل کو مُسْنَد اليه بھی کہتے ہیں۔ جیسے

كَسَرَ	إِبْرَاهِيمُ	الْأَصْنَامَ
فعل	فاعل	مفعول به
مسند	مسند اليه	

نوٹ:۔ واضح ہو کہ دونوں جملوں میں مسند اليه، مرفوع ہے۔

جُملۂ انشائیہ کی قسمیں

جملہ انشائیہ کی کئی قسمیں ہیں۔

۱۔ أَمْرِيَه ۲۔ نَهِيَّة ۳۔ إِسْتِفْهَامِيَّة ۴۔ تَمَنَّائِيَّة ۵۔ تَرَجِّيَّة

۶۔ عُقُودِيّه ۷۔ ندائیه ۸۔ عرضیّه ۹۔ تسمیه ۱۰۔ تَعَجُّبِيّه

بعض نحویوں کے نزدیک مدح و ذم کے جملے بھی انشائیہ ہوتے ہیں۔

جُملہ مُفِيْدَة خَبَرِيَّه کی مثالیں

جس جملے سے، بات پوری طرح سمجھ میں آجائے اسے "جملۂ مُفِيْدَة"، کہتے ہیں۔

نمبر	جملہ کی قسم	مثال	ترجمہ
۱	جملہ خبریہ إسميه	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَلرَّسُوْلُ صَادِقٌ	محمد اللہ کے رسول ہیں۔ رسول سچا ہے

جملہ خبریہ فعلیہ	كَسَرَ إِبْرَاهِيمُ الْأَصْنَامَ إِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ	ابراہیمؑ نے بتوں کو توڑ دیا۔ جب ابراہیمؑ بنیادیں اُٹھا رہے تھے

جُملۂ مُفِیدہ اِنشائیہ کی مثالیں

جملہ کی قسم	مثال	ترجمہ
جملہ انشائیہ امریہ	إِذْهَبْ	تو جا
جملہ انشائیہ نَهِيَّة	لَا تَذْهَبْ	تو مت جا
جملہ إنشائیہ إستفهامیہ	هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ؟	کیا تمہیں چھا جانے والی (آفت) کی خبر پہنچی ہے؟
جملہ إنشائیہ تمنائیة	لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ لَوْ تَذْهَبُ مَعَنَا (یہاں لَو، تمنائیہ ہے)	کاش! جوانی لوٹ کر آتی۔ کاش آپ ہمارے ساتھ چلتے۔
جملہ إنشائیہ تَرَجِّيَة	لَعَلَّ زَيْدًا غَائِبٌ لَعَلَّ الصَّدِيقَ قَادِمٌ	شاید، زید غیر حاضر ہے۔ شاید دوست آنے والا ہے۔

سبق نمبر ۳۴

مُبْتَدَأ اور خَبَر کی اِعرَابی حالت

آپ پڑھ چکے ہیں کہ مبتدأ اور خبر میں عدد اور جنس کے اعتبار سے مطابقت پائی جاتی ہے
اب ان کی اعرابی حالت پر غور کیجیے۔

اَلْبَیْتُ نَظِیفٌ گھر صاف ہے

اوپر کے جملے میں اَلْبَیْتُ، مُبْتَدأ ہے اور نَظِیفٌ خبر ہے۔

مُبْتَدَأ :۔

۱۔ اَلْبَیْتُ جملے کا پہلا لفظ ہے۔ بَیْتٌ 'اَل' سے مُعَرَّف بِاللَّام ہوگیا ہے۔ اس لیے
یہ اسم مَعْرِفَة ہے۔ مبتدأ، اسم معرفہ ہوتا ہے۔

۲۔ مبتدأ کے آخری حرف، تَاء پر صرف ایک پیش ہے۔

۳۔ مُعَرَّف بِاللَّام اسم کے آخری حرف پر ایک پیش ہو سکتا ہے۔

۴۔ مبتدأ مرفوع ہوتا ہے۔ پیش، رفع کی علامت ہے۔

خَبَر :۔

۱۔ نَظِیفٌ جملے کا دوسرا لفظ ہے اور مَعْرِفَة نہیں ہے، بلکہ اِسْمِ نَکِرہ ہے۔ خَبَر عموماً
نکرہ ہوتی ہے۔ ۲۔ خبر کے آخری حرف فَاء پر دو پیش ہیں۔

۳۔ نکرہ اِسم کے آخری حرف پر دو پیش ہو سکتے ہیں۔ ۴۔ خَبَر بھی 'مَرْفُوع' ہی ہوتی ہے۔

اَلْجُمْلَةُ الاِسْمِیَّةُ :۔

ہر وہ جملہ، جو مبتدأ اور خَبَر سے مل کر بنا ہو، اُسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ مبتدأ اور خَ

دونوں مرفوع اسم ہوتے ہیں۔ عموماً مبتدأ اور خَبَر دونوں اسم ہوتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات
خبر، فعل کی صورت میں بھی آتی ہے۔ البتہ مبتدأ ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔

مُبْتَدَاء کے قواعد

۔ مبتدأ، اِسْمِ مَرْفُوع ہے، جو عموماً جملے کے شروع میں آتا ہے۔

۔ مبتدأ، مَعرِفَه ہوتا ہے جیسے اَلْكِتَابُ مُفِيْدٌ

۔ مبتدأ، مُفْرَد ہوسکتا ہے جیسے اَللّٰهُ مُخْرِجٌ

۔ مبتدأ، مرکب اضافی پر مشتمل ہوسکتا ہے۔ جیسے

ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ

مضاف ← مضاف الیه

مرکب اضافی

مبتدأ ← خبر

۔ مُبْتَدَأ، مرکب توصیفی پر مشتمل ہوسکتا ہے۔ جیسے

اَلْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَهْوٌ

موصوف صفت

مرکب توصیفی

مبتدأ خبر

مُبْتَدَأ، مرکب عطفی پر مشتمل ہوسکتا ہے۔ جیسے

اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنُ زِيْنَةٌ

معطوف علیه حرف عطف معطوف

مرکبِ عطفی ←

مبتدأ ← خبر

۷۔ نکرہ مبتدأ بعض اوقات موخر بھی کیا جاتا ہے۔ جیسے

لِلرِّجَالِ ← نَصِیْبٌ

حرف جار + اسم مجرور — اسمِ نکرہ

متعلق خبر محذوف (خبر محذوف) — مبتدأ موخر

خبر مقدم

۸۔ مُبْتَدَأ، اسمِ اشارہ بھی ہو سکتا ہے جیسے : ھٰذَا کِتَابٌ

مُبْتَدَأ اسمِ ضمیر بھی ہو سکتا ہے جیسے : أَنَا مُعَلِّمٌ

خَبَر کے قواعد

۱۔ خبر بھی عموماً اِسْمِ مَرْفُوع پر مشتمل ہوتی ہے۔ جیسے : اَللّٰہُ | اَحَدٌ |

خبر عموماً مبتدأ کے بعد آتی ہے اور مُبْتَدَأ کے ساتھ مل کر جملۃ مُفِیْدَۃ بناتی ہے۔

بعض اوقات خبر، فعل پر مشتمل ہوتی ہے جیسے: اَلشَّمْسُ تَجْرِی

مبتدأ — فعل + فاعل (ھِیَ) محذو[ف]

جملہ فعلیہ

خبر

یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ اگر ہم تَجْرِی الشَّمْسُ کہیں گے تو یہ جملہ فعلیہ ہو جائے گا

جبکہ جملہ اسمیہ کے لیے ضروری ہے کہ جملہ کا آغاز اسم (مبتدأ) سے ہو۔

۲۔ خَبَر عموماً نکرہ ہوتی ہے جیسے اَللّٰہُ | قَدِیْرٌ |

۳۔ خَبَر کبھی کبھار معرفہ بھی ہوتی ہے جیسے اَللّٰہُ | اَلصَّمَدُ |

۴۔ خَبَر مفرد بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے اَللّٰہُ | سَمِیْعٌ |

۵۔ خَبَر مرکب اضافی پر بھی مشتمل ہو سکتی ہے۔

جیسے اللّٰهُ رَبُّنَا ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ، أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ،

أَنْتَ مَوْلَانَا هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ ، هُوَ مَعَكُمْ ،

اللّٰهُ ← مبتدأ

رَبُّنَا (رَبُّ + نَا)

مضاف خفیف + مضاف الیہ مجرور

مرکب اضافی

خبر

۔ خبر، مرکب توصیفی پر بھی مشتمل ہوسکتی ہے جیسے هُوَ إِلٰهٌ وَاحِدٌ، تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ، هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ

۔ خبر مرکب عطفی پر بھی مشتمل ہوسکتی ہے جیسے اَلْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ

۔ خبر۔ بعض اوقات مبتدأ سے پہلے بھی آسکتی ہے۔ جسے خبر مقدم کہتے ہیں۔ یہ عموماً ان جملوں میں ہوتا ہے۔ جن میں خبر مجرور ہوتی ہے۔ تفصیلات کے لیے "شبہ جملہ" کا سبق نمبر ۳۵ ملاحظہ فرمایئے جو آگے آرہا ہے۔

جیسے لَهُمْ جَنّٰتٌ ، لِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ

فِي قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ

مضاف + مضاف الیہ

حرف جار + اسم مجرور

متعلق خبر محذوف مقدم + (خبر محذوف) مبتدأ مؤخر (نکرہ)

۔ خبر، بعض اوقات جار مجرور پر مشتمل ہوتی ہے۔ اور اس کا اصل اسم، محذوف ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ ضروری ہوتا ہے کہ جار مجرور کو کسی مناسب اسم کے متعلق بنایا جائے۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (یہاں اَلْحَمْدُ مبتدأ ہے اور جار مجرور لِلّٰهِ پر مشتمل خبر ہے۔ یہاں ایک اسم ثَابِتٌ محذوف سمجھا جائے گا اور اصل جملہ کچھ یوں ہوگا۔

اَلْحَمْدُ	ثَابِتٌ	لِلّٰہِ
↓	(خبر محذوف)	حرفِ جار + اسم مجرور
مبتدأ		متعلق خبر محذوف
		خبر

۱۰۔ خبر عدد میں، مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔

۱۔ اگر مبتداء واحد ہے تو خبر بھی واحد ہوگی۔ مثلاً اَلْمَسْجِدُ جَامِعٌ

۲۔ اگر مبتداء مثنی ہو تو خبر بھی مُثَنّٰی ہوگی۔ مثلاً اَلْکِتَابَانِ جَدِیْدَانِ

۳۔ اگر مبتداء جمع ہے تو خبر بھی جمع ہوگی۔ مثلاً اَلْمُعَلِّمَاتُ مُجْتَھِدَاتٌ

۱۱۔ خبر تذکیر و تانیث میں مبتداء کے مطابق ہوتی ہے۔

۱۔ اگر مُبْتَدَاء مذکر ہے تو خبر بھی مذکر ہوگی۔ مثلاً اَلصَّدِیْقُ لَاعِبٌ

۲۔ اگر مُبْتَدَاء مونث ہے تو خبر بھی مؤنث ہوگی۔

مثلاً اَللَّیْلَۃُ طَوِیْلَۃٌ اور اَلنَّفْسُ مُطْمَئِنَّۃٌ

(نفسٌ مؤنث سماعی ہے۔ اس لیے خبر بھی مؤنث ہے۔)

۳۔ جمع مکسّر (غیر عاقل)، کی خبر عموماً "واحد مونث" آتی ہے لیکن کبھی کبھار "جمع مؤنث" بھی آسکتی ہے۔ جیسے: اَلْحَدَائِقُ جَمِیْلَۃٌ

۴۔ البتہ اگر مُبْتَدَاء، غیر عاقل کی جمع مُکَسَّر ہو تو حسب اصول ایسے مُبْتَدَاء کی خبر 'جمع مونث'، بھی آسکتی ہے۔ مثلاً اَلْقُصُوْرُ عَالِیَاتٌ (محل اونچے ہیں)

قَصْرٌ کی جمع قُصُوْرٌ ہے جو ظاہر ہے جمع مُکَسَّر (غیر عاقل) ہے۔

۵۔ خلاف اصول 'واحد مونث'، بھی آسکتی ہے۔ مثلاً اَلْقُصُوْرُ عَالِیَۃٌ (محل اونچے ہیں)

عَالِیَۃٌ کی جمع سالم عَالِیَاتٌ ہے۔ لیکن یہاں عَالِیَۃٌ استعمال ہوا ہے۔

۱۲۔ کبھی کبھی خبر، مُعَرَّفْ بِاللَّام ہوتی ہے۔

۱۔ خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے، لیکن

۲۔ کبھی کبھی خَبَر عام قاعدے کے خلاف نَکِرَہ کے بجائے مَعْرِفَۃ آتی ہے۔
ایسی صورت میں حَصْر (CONFINMENT) کا مفہوم پیدا ہوتا ہے یا کوئی اور خاص وجہ ہوتی ہے

معرَّف بِاللّام خبر کی مثالیں

مندرجہ ذیل تین مثالوں پر غور کیجیے۔ یہاں عام قاعدے کے خلاف، خبر نکرہ کے بجائے معرفہ ہے۔ ترجمے میں حَصْر کے مفہوم کو نوٹ کرنا نہ بھولیے۔

۱۔ (اَللّٰهُ | الصَّمَدُ |) (الاخلاص : ۲) " اللہ 'ہی' بے نیاز ہے "

عام قاعدے کے خلاف، یہاں خَبَر | صَمَدٌ | کے بجائے | اَلصَّمَدُ | آئی ہے۔

مفہوم یہ ہوگا کہ (صحیح اور کامل معنوں میں) صرف اللہ 'ہی' بے نیاز ہے۔

۲۔ (اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ | الْاِسْلَامُ |) (آل عمران : ۱۹)

" اللہ کے نزدیک، اَلدِّین (نظامِ حیات) اَلْاِسْلام 'ہی' ہے "

۳۔ (اَلدِّيْنُ | النَّصِيْحَةُ |) " دین، نصیحت، خیر خواہی اور اخلاص مندی 'ہی' کا نام ہے۔

۱۳۔ کبھی خبر پورے جملۂ اسمیہ کی صورت میں ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل جملے پر غور کیجیے۔

اَلتُّجَّارُ — شِعَارُهُمُ — الصِّدْقُ

شِعَارُهُمُ: مضاف + مضاف الیہ → مبتدأ

الصِّدْقُ → خبر

(شِعَارُهُمُ الصِّدْقُ) جملۂ اسمیہ → خبر
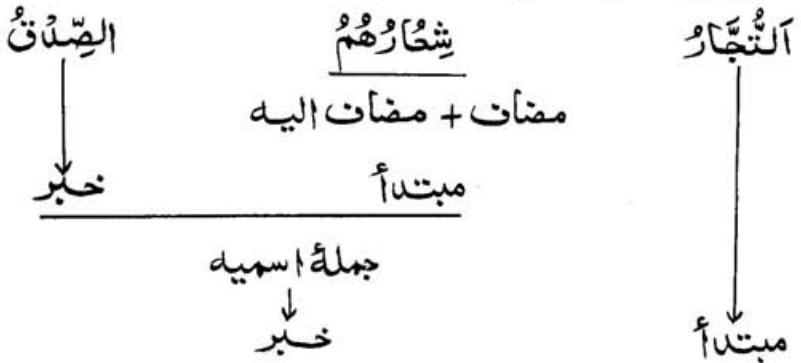
اَلتُّجَّارُ → مبتدأ

۱۔ اس جملے میں اَلتُّجَّارُ مُبتدأ ہے۔

۲۔ اور خبر، شِعَارُهُمُ الصِّدْقُ ایک پورے جملہ اسمیہ پر مشتمل ہے۔

۳۔ شِعَارُهُمُ خبر کا مبتدأ ہے۔ شِعَارُ مضاف مرفوع ہے۔

۴۔ هُمُ مضاف إلیہ ہے اور مجرور ہے۔

۵۔ الصِّدْقُ، شِعَارُهُمُ کی خبر ہے۔

۶۔ اَلتُّجَّارُ چونکہ تاجر کی جمع ہے اس لیے اس کی خبر شِعَارُهُمُ میں بھی ضمیر جمع (هُمُ) استعمال کی گئی ہے۔

جملۂ اسمیہ پر مشتمل خبر کی مثالیں

درج ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔ بالخصوص ضمیروں کی تذکیر و تانیث اور واحد جمع پر نظر رکھیے پہلے مبتدأ ہے، پھر پورا جملۂ اسمیہ بطور خبر۔

جملہ اسمیہ کے مبتدأ کی ضمیر، پہلے مبتدأ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔

۱۔ اَلرِّجَالُ کَسْبُهُمْ حَلَالٌ

۲۔ اَلنَّجْمَانِ ضَوْؤُهُمَا شَدِیْدٌ

۳۔ اَلْبَنَاتُ مَلَابِسُهُنَّ نَظِیْفَةٌ

۴۔ اَلْبِنْتَانِ مَلَابِسُهُمَا جَدِیْدَةٌ

۵۔ خَرُوْفُنَا لَوْنُهُ أَبْيَضُ

۶۔ سَاعَتِيْ نَوْعُهَا جَيِّدٌ

۷۔ مَكْتَبَتُنَا كُتُبُهَا قَلِيْلَةٌ

۸۔ بَلَدِیْ سُكَّانُهُ كَثِيْرُوْنَ

خبر کی مختلف صورتوں کی تحلیل
۱۔
فرحانٌ
عَالِمٌ
مبتداء
خبر
۲۔
فرحانٌ
عَالِمٌ
فَاضِلٌ
عاقِلٌ
مبتدأ
خبراوّل
خبرثانی
خبرثالث
۳۔
فرحان
رَجُلٌ
عالِمٌ
موصوف
صفت
مبتدأ
خبر
۴۔
فرحانٌ
عالِمٌ
وَ
فَاضِلٌ
وَ
عاقِلٌ
معطوف
معطوف
معطوف علیہ
معطوف علیہ
مبتدأ
خبر
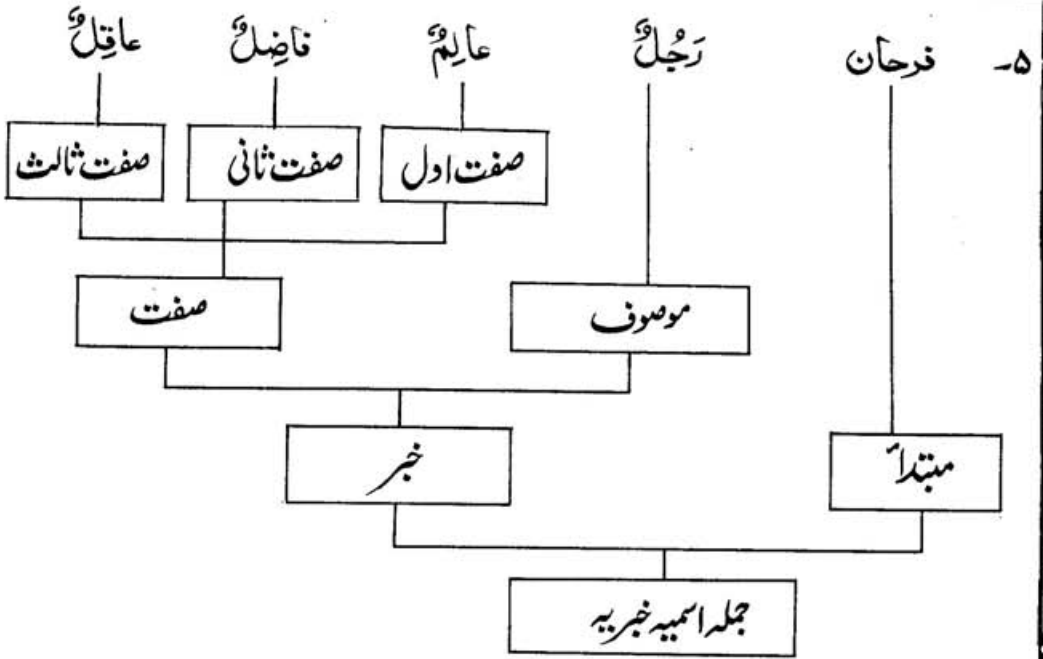
مُبْتَدَا اور خَبَر کی مثالیں

۱۔ اَللّٰہُ اَحَدٌ (الاِخْلَاص : ۱) اللہ یکتا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدٌ رَسُوْلٌ محمدؐ رسول ہیں۔

نوٹ :۔ اسم نکرہ، کو معرفہ بنانے کے لیے 'ال' لگایا جاتا ہے۔ اسم ظاہر اور اسم علم پر 'ال' لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ خود معرفہ ہوتے ہیں۔)

۳۔ اَلصّٰلِحَاتُ قَانِتَاتٌ (۴ : ۳۴) نیک عورتیں (بیویاں)، اطاعت شعار ہوتی ہیں۔

۱۔ الصَّالِحَاتُ مبتدأ ہے۔ 'ال' سے شروع ہوا ہے۔ آخری حرف تاء (ت) پر ایک پیش ہے۔ صَالِحَاتٌ پر 'ال' لگا کر مُعَرّف با للّام، کرلیا گیا۔ یعنی اسم معرفہ ہے۔

۲۔ قَانِتَاتٌ 'خبر' ہے، آخری حرف تاء (ت) پر دو پیش ہیں۔ 'ال' سے خالی ہے۔
اسمِ نکرہ ہے۔

۳۔ مبتدأ چونکہ 'جمع مؤنث سالم' ہے، اس لیے 'خبر' بھی اسی مناسبت سے جمع
مؤنث سالم ہی آئی ہے۔

۴۔ اَلصَّبْرُ جَمِيْلٌ — صبر ایک خوبصورت بات ہے۔

۵۔ أَلصُّلْحُ خَيْرٌ — مفاہمت، زیادہ بھلی بات ہے۔

۶۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ — ایمان لانے والے، بھائی بھائی ہیں۔

۱۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ ، جمع مُذَکّر سالم ہے۔ معرفہ ہے اور مبتدا ہے۔

۲۔ أَخٌ (بھائی) کی جمع مُکَسَّر إِخْوَةٌ ہے۔
إِخْوَةٌ نَکِرَہ ہے اور خَبَر ہے۔

۷۔ اَلْوَرَقُ نَاعِمٌ — پتہ نرم ونازک ہے

۸۔ اَلْأَنْهَارُ نَاضِرَةٌ — نہریں خوبصورت ہیں

۹۔ اَلْحُجُرَاتُ مُضِيْئَةٌ — کمرے روشن ہیں
(مُضِيْئَةٌ جمع غیر عاقل کی خبر مؤنث ہے)

۱۰۔ اَلْأُمَّهَاتُ شَفِيْقَاتٌ — مائیں شفیق ہیں (عاقل)

۱۱۔ اَلْحَدِيْقَتَانِ مُثْمِرَتَانِ — دو باغ پھل دینے والے ہیں۔

۱۲۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ جَالِسُوْنَ — اساتذہ بیٹھے ہیں۔

۱۳۔ اَلرُّسُلُ صَادِقُوْنَ — پیغمبر سچے ہیں۔

(یہاں صَادِقُوْن جمع مُکَسَّر عاقل کی خبر ہے اور جمع مذکر سالم ہے)

جُملۂ اِسمِیَّہ کی مشق

۱۔ عربی سے اُردو میں ترجمہ کیجئے۔ اعراب پر غور کیجئے۔

مُبْتَدَاء	خَبَر	ترجمہ
۱۔ اَلْبَیْتُ	نَظِیفٌ	
۲۔ اَلْمَلِکُ	عَادِلٌ	
۳۔ اَلْمَسْجِدُ	وَاسِعٌ	
۴۔ إِبْرَاهِیْمُ	رَسُولٌ	
۵۔ اَلْوَلَدُ	ذَکِیٌّ	
۶۔ اَلْعَبْدَانِ	شَاکِرَانِ	
۷۔ حَامِدٌ وَمَحْمُودٌ	فَارِغَانِ	
۸۔ اَلْمَجْرُوحَانِ	سَالِمٌ وَسَلِیْمٌ	
۹۔ سَالِمٌ وَسَلِیْمٌ	مَجْرُوحَانِ (زخمی)	
۱۰۔ اَلرَّاکِبُونَ (سوار)	خَائِفُونَ	
۱۱۔ اَلْأَطْفَالُ	صِغَارٌ	
۱۲۔ فَاطِمَةُ	مَرِیْضَةٌ	
۱۳۔ زَیْدٌ	صَدِیْقٌ	
۱۴۔ عَائِشَةُ	صَدِیْقَةٌ	

۲۔ اُردو سے عربی میں ترجمہ کیجئے۔

اُردو	عربی ترجمہ
۱۔ دروازہ کُھلا ہے	
۲۔ دو دروازے کُھلے ہیں	
۳۔ دروازے کُھلے ہیں	
۴۔ دین، خیر خواہی ہے۔ (نَصِيحَةٌ)	
۵۔ خیر خواہی، دین ہے۔	
۶۔ زید کمزور ہے۔	
۷۔ تم کمزور ہو۔ (تم : أَنْتَ)	
۸۔ میں زخمی ہوں۔ (میں : أَنَا)	
۹۔ ہم سب زخمی ہیں۔ (ہم : نَحْنُ)	
۱۰۔ دو عبادت گذار عائشہ اور فاطمہ ہیں۔	
۱۱۔ عائشہ اور فاطمہ عبادت گذار ہیں۔	
۱۲۔ محمود بیمار ہے۔	
۱۳۔ لڑکیاں بیمار ہیں۔ (بَنَاتٌ)	
۱۴۔ یہ لڑکے بیمار ہیں۔ (أَطْفَالٌ)	

سبق نمبر ۳۵

شِبہُ جُملَۃٍ

بعض اوقات معلومات، شبہ جُمْلَة، کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں۔

۱۔ شبہ جملہ بھی، جملہ غیرمفیدہ ہی کی ایک قسم ہے۔ لیکن شبہ جملہ پر جملہ مفیدہ کا گمان (یعنی شبہ) ہوتا ہے۔

جیسے: اَلطَّائِرُ عَلَی الشَّجَرَۃِ (پرندہ درخت پر ہے)

۲۔ شبہ جملہ میں خبر محذوف ہوتی ہے۔ خَبَر کے بغیر جملہ مکمل نہیں ہوتا۔ اوپر کی مثال میں موجودۃٌ یا جَالِسَۃٌ خَبَر محذوف ہے اور عَلَی الشَّجَرَۃِ "قائم مقام خبر" ہے۔ جار مجرور مل کر خبر کی نیابت کر رہے ہیں۔ مکمل جملہ کچھ اس طرح ہوگا۔

اَلطَّائِرَۃُ	مَوْجُوْدَۃٌ	عَلَی الشَّجَرَۃِ
	↓	حرف جار + اسم مجرور
مبتدأ	(خبر محذوف)	قائم مقام خبر

۳۔ شبہ جملہ کی مختلف صورتیں یہ ہیں۔

۱۔ مبتدأ کے بعد خبر جار مجرور کی شکل میں ہوتی ہے یا

۲۔ مبتدأ کے بعد خبر ظرف مضاف کی شکل میں ہوتی ہے۔

۳۔ نکرہ مبتدأ کو مؤخر کر دیا جاتا ہے۔ جار مجرور یا ظرف مضاف، خبر کی نیابت کرتے ہیں۔ اور مقدّم ہو جاتے ہیں۔

۴۔ جملہ امریہ کے بعد خَبَر، جار مجرور یا ظرف مضاف کی شکل میں ہوتی ہے۔

شِبۂ جُملَۃ کی پہلی صورت

اَلطَّائِرُ عَلَى الشَّجَرَةِ (پرندہ، درخت کے اوپر ہے)

اس مثال میں اَلطَّائِرُ مُبْتَدَا ہے اور خَبَر (موجود) محذوف ہے۔

عَلَى الشَّجَرَةِ، قائم مقام خَبَر ہے۔ 'عَلَىٰ' حَرْف جَرّ ہے اور حرفِ جَرّ کی وجہ سے اسم 'الشَّجَرَةِ' مجرور حالت میں ہے۔ دراصل یہ جملہ اس طرح ہے۔ اَلطَّائِرُ مَوْجُوْدٌ عَلَى الشَّجَرَةِ (پرندہ، درخت کے اُوپر موجود ہے۔)

شِبۂ جُملَۃ کی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ مبتدا موجود ہے لیکن خبر محذوف ہے اور خبر کی نیابت یعنی قائم مقامی جار مجرور کر رہے ہیں۔ محذوف مبتدأ کی تلاش کیجئے۔

۱۔ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ — حیاء، ایمان کا حصہ ہے۔

۲۔ اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ — اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

۳۔ اَلْمَطَرُ مِنَ السَّحَابِ — بارش، بادلوں سے ہے۔

۴۔ اَلنَّجَاةُ فِي الصِّدْقِ — نجات، سچائی میں ہے۔

۵۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ — تمام تعریفیں، اللہ کے لیے ہیں۔

۶۔ اَلْإِنْسَانُ فِي خُسْرٍ — انسان، خسارے میں ہے۔

۷۔ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ — آزاد آدمی، آزاد آدمی کے بدلے

۸۔ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ — غلام، غلام کے (بدلے میں) ہے۔

۹۔ اَلصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ — صدقات، فقیروں کے لیے ہیں۔

۱۰۔ اَلْعِزَّةُ لِلّٰهِ	عزت، اللہ کے لیے ہے۔
۱۱۔ اَلرَّجُلُ فِي الدَّارِ	آدمی، مکان میں ہے۔
۱۲۔ اَلرِّفْقُ مَعَ الصَّادِقِيْنَ	نرمی، سچوں کے ساتھ ہے۔
۱۳۔ اَلْمَرَضُ مُنْذُ شَهْرَيْنِ	بیماری، دو ماہ سے ہے۔
۱۴۔ اَلْخَلِيْفَةُ فِي الْاَرْضِ	خلیفہ زمین پر ہے۔
۱۵۔ اَلْمَوْجُ كَالْجِبَالِ	موج، پہاڑ کی طرح ہے۔
۱۶۔ اَلْخَيْرُ فِي الدِّيْنِ	دین میں خیریت ہے۔
۱۷۔ اَلصَّدَقَةُ لِلسَّائِلِيْنَ	صدقہ، سائلین کے لیے ہے۔
۱۸۔ اَلْجِدَارُ لِغُلَامَيْنِ	دیوار، دو لڑکوں کے لیے ہے۔

شبہ جملہ کی دوسری صورت

(مبتدأ مؤخر کے ساتھ)

مندرجہ ذیل جملے پر غور کیجیے۔ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ

۱۔ پہلے حصے میں، اسم مرفوع نہیں ہے لیکن دوسرے حصے میں اسم مَرَضٌ مرفوع ہے۔

۲۔ مبتدأ کے بجائے، جار مجرور فِيْ قُلُوْبِهِمْ پر مبنی مجرور اسم استعمال ہوا ہے۔

۳۔ یہاں مبتدأ کو مؤخر کر دیا گیا ہے۔ مَرَضٌ نکرہ مبتدأ مؤخّر ہے۔

۴۔ جار مجرور فِيْ قُلُوْبِهِمْ یہاں خبر کے 'قائم مقام' (نائب) ہیں جن کو مقدم کر دیا گیا ہے۔

۵۔ جار مجرور (فِيْ قُلُوْبِهِمْ) اور مبتدا مؤخّر (مَرَضٌ) مل کر شبہ جملہ ہیں۔

اہم قاعدہ

جب مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف مضاف پر مشتمل ہو تو ایسی صورتوں میں، مبتدا کو مؤخر کر دیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

یہاں | مبتدا نکرہ | ہے اور | مؤخر | کر دیا گیا ہے۔ خبر محذوف ہے۔

جار مجرور، خبر کی نیابت اور قائم مقامی کر رہے ہیں اور مبتدأ سے پہلے آگئے ہیں۔

۱۔ فِي الْبَيْتِ | رَجُلٌ | گھر میں، ایک آدمی ہے۔

یہاں فِي الْبَيْتِ قائم مقام خبر ہے لیکن مقدم کر دی گئی ہے۔ رَجُلٌ مبتدأ ہے۔

۲۔ مَعَ الْعُسْرِ | يُسْرٌ | تنگی کے ساتھ، فراخی ہے۔

یہاں مَعَ الْعُسْرِ قائم مقام خبر ہے لیکن مقدم کر دی گئی ہے۔ يُسْرٌ مبتدأ نکرہ ہے

۳۔ عَلَى الْفَرَسِ | صَيَّادٌ | گھوڑے پر شکاری ہے۔

۴۔ فِي الْقَفَسِ | طَائِرٌ | پنجرے میں، پرندہ ہے۔

۵۔ عَلَى الْمَائِدَةِ | طَعَامٌ | دستر خوان پر، کھانا ہے۔

۶۔ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ | رِجَالٌ | اطاعت شعاروں میں، کچھ لوگ ہیں۔

۷۔ عِنْدِي غُلَامٌ میرے پاس، نوکر ہے

۸۔ فِي الْقِصَاصِ | حَيٰوةٌ | قصاص میں، زندگی ہے۔

۹۔ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ اور ان میں تمہارے لیے جمال ہے۔

۱۰۔ لِلّٰهِ | الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى | اللہ ہی کے لیے بہترین صفات ہیں۔

۱۱۔ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ مردوں کے لیے دو عورتوں کے برابر حصّہ ہے۔

۱۲۔ لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ | دَرَجَةٌ | مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ حاصل ہے۔

شِبْهُ جُمْلَة کی تیسری صورت، خبر ظرفِ مضاف کی شکل میں

بعض اوقات، شبہ جملہ، مبتدأ اور ظرف مُضَاف مَنْصُوب کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے "خبر" محذوف ہوتی ہے۔ ظرف "خبر" کی نیابت کرتا ہے۔

اَلطَّائِرُ فَوْقَ الشَّجَرَةِ (پرندہ، درخت کے اوپر ہے۔)

اس مثال میں حَرْفِ جَرّ (عَلٰی) استعمال نہیں کیا گیا ہے بلکہ ظَرْف (فَوْقَ) استعمال کیا گیا ہے۔ ظَرْف 'جگہ' یا 'زمانہ' بتانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ظَرْف اگر 'بلا واسطہ' آئے تو 'مَنْصُوب' ہوتا ہے۔ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ ظَرْف مضاف کی صورت میں آئے تو اس کے بعد والا اسم 'مضاف الیہ' ہوتا ہے۔ اور مضاف الیہ ہمیشہ 'مجرور' ہوتا ہے۔

ظرف کے قواعد

۱۔ ظَرْف، زمانی (مثلاً یَوْمَ) بھی ہو سکتا ہے اور مکانی (مثلاً فَوْقَ) بھی۔

۲۔ ظَرْف، مَنْصُوب ہوتا ہے۔ اگر وہ بلا واسطہ آئے۔

۳۔ ظَرْف مَنْصُوب مُضَاف ہو تو اس کا مُضَاف الیہ مجرور ہوتا ہے۔

۴۔ مشہور ظَرْف یہ ہیں۔ فَوْقَ (اوپر)، تَحْتَ (نیچے)، قُدَّامَ (آگے) أَمَامَ (سامنے)، عِنْدَ (پاس)، لَدٰی (پاس)

مندرجہ بالا اصولوں کی روشنی میں، مبتدأ کے بعد ظَرْف کی شکل میں، شبہ جملۃ کی مثالیں، ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ اَلْأُسْتَاذُ أَمَامَ الْبَيْتِ اُستاد، گھر کے سامنے (کھڑا) ہے۔

یہاں اَلْأُسْتَاذُ مبتدأ ہے۔ خَبَر (قائم) محذوف ہے۔ أَمَامَ ظرف ہے۔ جو مضاف مضاف الیہ کی شکل میں خَبَر کی نیابت کر رہا ہے۔

۲۔ اَلرَّاحَةُ بَعْدَ التَّعَبِ تھکن (محنت) کے بعد راحت ہے۔

۳۔ اَلْحَمَامَةُ فَوْقَ الشَّجَرَةِ کبوتری، درخت پر ہے۔

۴۔ اَلرَّفِيْقُ | قَبْلَ الطَّرِيْقِ | ہم سفر راستے سے پہلے (ضروری) ہے۔

۵۔ اَلظِّلُّ تَحْتَ الْعَرْشِ سایہ تخت کے نیچے، ہے۔

۶۔ اَلْعَفْوُ | بَعْدَ الْمَقْدِرَةِ | درگذر کرنا قدرت رکھتے ہوئے (بڑی بات) ہے۔

شِبْہُ جُملة کی چوتھی شکل

۱۔ جملۂ اَمریہ میں فعل امر کے بعد، عموماً اسمِ منصوب آتا ہے۔

جیسے اَقِمِ الصَّلٰوةَ (نماز قائم کر)

یہاں اَقِمِ فعل امر ہے اور الصَّلٰوةَ مفعول بہ اسمِ منصوب خبر ہے۔

۲۔ لیکن بعض اوقات جملہ امریہ، شِبْہُ جُملَةٍ پر مشتمل ہوتا ہے۔

ایسی صورت میں۔

۱۔ جملے کا پہلا لفظ فِعْلِ أَمر ہوتا ہے (یعنی حُکْم ہوتا ہے۔)

۲۔ فعل امر کے بعد، خَبَر کے بجائے جار مجرور کا استعمال ہوتا ہے یا

۳۔ فعلِ أمر کے بعد خبر کے بجائے مُضَاف مَنْصُوب | ظَرْف | ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل چار جملوں پر غور کیجئے۔ پہلی دو (۲) مثالیں جار مجرور کی ہیں اور دوسری دو (۲) ظرف کی۔

۱۔ أَحْسِنُوا | بِالْوَالِدَيْنِ | والدین کے ساتھ احسان کرو۔

۲۔ اُدْخُلُوا بِسَلَامٍ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

۳۔ كُونُوا | مَعَ الصَّادِقِيْنَ | سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔

۴۔ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

سبق نمبر ۳۶

فَاعِل اور مفعُول بِہٖ

۱۔ ہر فَاعِل اور ہر مفعول بِہٖ اسم ہوتا ہے۔

۲۔ فَاعِل وہ اسم ہے، جس سے فعل کا صدور ہو۔ یعنی وہ اِسْم، جو کام کرتا ہے۔

۳۔ مَفْعُول بِہٖ وہ اسم ہے، جس پر فعل، واقع ہو۔ یعنی وہ اسم، جس پر کام کا اثر پڑتا ہے۔

۴۔ فَاعِل مَرْفُوع اسم ہوتا ہے۔

۵۔ مَفْعُول بِہٖ مَنْصُوب اسم ہوتا ہے۔

۶۔ فِعْل سے شروع ہونے والے جملے کو جملہ فعلیہ کہتے ہیں۔

مثال:۔ مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔

قَتَلَ دَاؤدُ جَالُوتَ داؤد نے، جالوت کو، قتل کیا۔

۱۔ قَتَلَ فعل ماضی ہے۔ قتل کیا۔

۲۔ دَاؤدُ اِسْمِ فاعل ہے۔ اس لیے کہ اس اسم کے 'آخری حرف' پر پیش ہے۔ پیش رفع کی علامت ہے۔ اور فاعل حسب اصول مرفوع ہے۔ اس لیے اس کا ترجمہ 'داؤد نے' سے کیا گیا ہے۔

۳۔ جَالُوتَ مَفْعول بِہٖ ہے۔ اس لفظ کے 'آخری حرف' پر زبر ہے۔ زبر نصب کی علامت ہے اور مفعول بِہٖ حسب قاعدہ منصوب ہے۔ اس لیے اس کا ترجمہ 'جالوت کو' سے کیا گیا ہے۔

۴۔ اگر قَتَلَ جَالُوتُ دَاؤدَ ہوتا تو ہم اس کا ترجمہ یوں کرتے۔ 'جالوت نے، داؤد کا

قتل کیا۔

مشق :۔ مندرجہ ذیل جملوں میں سے فاعل اور مفعول بہٖ کو پہچانیے۔

۱۔ کَسَرَ إِبْرَاهِيمُ الْأَصْنَامَ۔ ابراہیم نے بتوں کو توڑ دیا۔

۲۔ أَكَلَ الْفَأْرُ الطَّعَامَ۔ چوہے نے کھانا کھا لیا۔

۳۔ ضَرَبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ آدمی نے اپنے لڑکے کو مارا۔

(یہاں وَلَدَ مَنْصُوب ہے اور ہٗ مَجْرُور مُضَاف إِلَيْه ہے۔)

۴۔ نَصَرَ اللّٰهُ عَبْدًا اللہ نے ایک بندے کی، مدد کی۔

۵۔ أَكَلَ الذِّئْبُ الْخَرُوفَ بھیڑیے نے، دُنبے کو کھا لیا۔

۶۔ رَمَى الصَّيَّادُ الشَّبَكَةَ۔ شکاری نے جال پھینکا۔

۷۔ حَبَسَ الشُّرْطِيُّ اللِّصَّ سپاہی نے چور کو قید کر لیا۔

۸۔ قَطَفَ الْغُلَامُ الزَّهْرَةَ۔ لڑکے نے پھول توڑا۔

مشق : فِعْل، فَاعِل اور مَفْعُول بِہٖ پر مبنی، عربی میں دس جملے لکھیے اور ان پر مناسب اعراب لگائیے۔

باب نمبر ۷

سبق نمبر ۳۷

چھ منصوبات

آپ پڑھ چکے ہیں کہ اسم جب مبتدا یا خَبَر ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔ یعنی بنیادی مرفوعات دو ہیں۔

مجرورات بھی دو ہیں۔ حرف جرّ کے بعد کا اسم اور "مضاف الیہ"

اب ہم منصوب اسماء کا جائزہ لیں گے۔ منصوبات چھ ہیں۔

ضروری معلومات :۔

جملہ اسمیہ کے سلسلے میں، پہلے بتایا جا چکا ہے کہ جملہ اسمیہ دو ضروری کلموں (لفظوں) پر مشتمل ہوتا ہے۔ ۱۔ مبتدأ ۲۔ خبر

مبتدأ اور خبر دونوں کا اعراب، حالتِ رفع میں ہوتا ہے۔

مثلاً زَیْدٌ عَاقِلٌ (زید سمجھ دار ہے)، پر غور کیجیے۔

۱۔ زَیْدٌ مبتدأ ہے اور عَاقِلٌ اُس کی خبر ہے۔

۲۔ زَیْدٌ کی دال پر دو پیش ہیں اور یہ اسم، حالت رفع میں ہے۔ عَاقِلٌ کی 'لام' پر بھی دو پیش ہیں اور یہ بھی حالتِ رفع میں ہے۔ مبتداء اور خبر سے جملہ مکمل ہو گیا ہے۔ ضروری معلومات حاصل ہو چکی ہیں۔

اضافی معلومات

مبتدأ اور "خبر" کے علاوہ، جملے میں اضافی اجزاء بھی پائے جاتے ہیں۔ ان اضافی اجزاء کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔کبھی یہ اضافی معلومات 'واسطے کے ذریعے' آتی ہیں

مثلاً حَامِدٌ ذَاهِبٌ [إِلَى] الْمَدْرَسَةِ حامد مدرسے کو جانے والا ہے۔

مندرجہ بالا جملے میں حَامِدٌ اور ذَاهِبٌ مبتداء اور خبر ہیں۔

إِلَى حَرفِ جرّ ہے اور اَلْمَدْرَسَةِ حرف جر کے بعد اسم مجرور ہے۔یہاں یہ اضافی معلومات 'إِلَى' کے واسطے سے جملے میں آئی ہیں۔

۲۔کبھی یہ اضافی معلومات جملے میں 'بلاواسطہ' فراہم کی جاتی ہیں

مثلاً حَامِدٌ ذَاهِبٌ [غَدًا] (حامد کل جانے والا ہے)

اوپر کے جملے میں مبتداء اور خبر کے بعد، لفظ غَدًا بلا کسی واسطے کے اضافہ کیا گیا ہے اور اُس کے اوپر دو زبر ہیں، یعنی یہ 'مَنْصُوب' ہے۔یہاں یہ اضافی معلومات، حرف جر کے بغیر [بلاواسطہ] فراہم کی گئی ہیں۔اس لیے اسم [غَدًا] کا اعراب 'مجرور' نہیں، بلکہ 'مَنْصُوب' ہے۔

- جملے میں اس طرح کی بلاواسطہ اضافی معلومات، اسم کی منصوبی حالت کی شکل میں فراہم کی جاتی ہیں۔انہیں [منصوبات] کہتے ہیں۔

اسم کے منصوبات کی چھ (٦) بنیادی قسمیں ہیں، جو کثیر الاستعمال ہیں۔

اسم کے اعراب کا خلاصہ

۱۔ضروری اجزائے جملہ 'مَرْفُوع' ہوتے ہیں۔

۲۔ بلاواسطہ (Direct) إِضافی اجزائے جملہ 'مَنْصُوب' ہوتے ہیں۔

۳۔ بالواسطہ (Indirect) إِضافی اجزائے جملہ 'مَجْرُور' ہوتے ہیں۔

سبق نمبر ۳۸

بنیادی منصوبات ایک نظر میں

نمبر	منصوب کی قسم	مثال	تعریف
۱	مَفْعُول بِهٖ	اَلنَّجَّارُ صَانِعٌ کُرْسِیًّا بڑھئی بناتا ہے ایک کرسی	مفعول بہ یہ وہ منصوب ہے جس پر فعل واقع ہوتا ہے۔
A-۲	ظَرْفِ زمان یا مَفْعُول فِیْهِ	اَلضَّیْفُ رَاجِعٌ غَدًا مہمان واپس ہونے والا ہے کل	وہ بلا واسطہ اضافہ ہے جس میں 'زمانہ' پایا جاتا ہو۔
B	ظرف مَکان یا مَفْعُول فیه	اَلْکَلْبُ نَائِمٌ خلفَ الْبَابِ کتا سویا ہوا ہے دروازے کے پیچھے	وہ بلا واسطہ اضافہ ہے جس میں 'جگہ' بتائی جاتی ہو
۳	حَال	زُبَیْرٌ قَائِمٌ سَاکِتًا زبیر خاموش کھڑا ہے	حال وہ بلا واسطہ اضافہ جس میں 'حالت' بتائی جاتی ہو۔
۴	علت یا مَفْعُول لَهٗ	سَلِیْمٌ قَائِمٌ أَدَبًا سلیم ادب کی وجہ سے کھڑا ہے	علت وہ منصوب ہے جس میں علت یعنی داخلی اسباب و وجوہات بتائے جاتے ہیں
۵	تمییز	اَلْبَلَدُ طَیِّبٌ نِظَامًا نظام کے لحاظ سے شہر اچھا ہے	تمیز وہ منصوب ہے، جو ابہام کو دور کرتا ہے۔
۶	مَفْعُول مُطْلَق یا مَصْدر	اَلْأَطْفَالُ سَاکِنُوْنَ سُکُوْنًا بچے بالکل خاموش ہیں	یہ وہ منصوب ہے جس میں فعل ہی کے مادے سے اس کا مصدر استعمال کیا جاتا ہے تاکہ خبر کی تاکید ہو جائے۔

سبق نمبر ۳۹

پہلا منصوب - مَفْعُول بِہٖ

The Object

مَفْعُول بِہٖ، وہ منصوب اسم ہے، جس پر فعل واقع ہو یعنی جس اسم پر، فاعل کے کام کا اثر پڑے۔

مثال نمبر ۱۔ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا۔ اللہ نے، ابراہیمؑ، کو دوست بنالیا۔
فعل فاعل مفعول بہٖ مفعول بہٖ

اُوپر کے جملے پر غور کیجیے۔

۱۔ چونکہ یہ جملہ، فعل سے شروع ہوا ہے اس لیے جُمْلۂ فِعْلِیہ ہے۔ وَاتَّخَذَ فعل ہے۔

۲۔ چونکہ اَللّٰهُ کے آخری حرف پر پیش، ہے اس لیے یہ مرفوع ہے اور اللہ بطور فاعل استعمال ہوا ہے۔ (یعنی اللہ نے)

۳۔ اِبْرَاهِيْمَ کے آخری حرف پر زبر ہے اس لیے مَنْصُوب ہے اور پہلا مفعول بہٖ ہے (یعنی ابراہیمؑ کو)

۴۔ خَلِيْلًا پر دو زبر ہیں۔ اس لیے یہ بھی منصوب ہے اور دوسرا مفعول بہٖ ہے۔

دو اہم باتوں کو یاد رکھیے
۱۔ جملے میں کبھی کبھار ایک سے زیادہ "مَفْعُول بِہٖ" بھی آتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر کی مثال سے واضح ہے۔
۲۔ اسم ضمیر بھی، بعض اوقات "مَفْعُول بِہٖ" ہو سکتا ہے۔ اور ایسا اسم ضمیر مَنْصُوب ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل جملے پر غور فرمایئے۔

مثال نمبر ۲۔ خَلَقَ اللّٰهُ الْاِنْسَانَ وَفَضَّلَهٗ۔
"اللہ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کو فضیلت بخشی"

اس مثال میں الإِنسانَ مفعول بہ ہے اور منصوب ہے۔ فَضَّلَ کا فاعل اللہ ہے۔ فَضَّلَ کے بعد آنے والا اسم ضمیر ہٗ انسان کی نیابت یعنی قائم مقامی کر رہا ہے۔ اس لیے یہ بھی منصوب ہے۔ اسم ضمیر کے بارے میں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ یہ اسم ظاہر کی نیابت کرتا ہے۔ اسم ظاہر اگر منصوب ہوگا تو اسم ضمیر بھی منصوب ہوگا۔

مثال نمبر ۳ (فَجَعَلْنَاهُ هَبَآءً مَنْثُوْرًا) (الفرقان : ۲۳)
چنانچہ ہم نے بنا دیا اُسے ، غبار ، بکھرا ہوا۔

اوپر کے جملے کی ترکیب : حرف عطف + فعل ماضی + ضمیر متصل مرفوع + ضمیر منصوب + پہلا اِسْمِ منصوب + اِسْمِ مَنْصُوب کی صفت۔

یہ ایک جملہ فعلیہ ہے۔ کیونکہ فعل سے شروع ہوا ہے۔

۱۔ فَ (فا) حرف عطف ہے۔

۲۔ جَعَلْنَا ، فعل ماضی ہے۔ "نا" ضمیر جمع ہے اور فاعلی حالت میں ہے۔ اس لیے مَرْفُوع ہے۔ یعنی ہم "نے" بنایا۔ (یہاں لفظ "نے" فَاعِلی علامت ہے۔)

۳۔ ہٗ ضمیر اور نصبی حالت میں ہے اور پہلا مفعول بہ ہے۔

۴۔ هَبَآءً غبار منصوب ہے اور دوسرا مفعول بہ ہے۔

۵۔ مَنْثُوْرًا هَبَآءً کی تابع صفت ہے، اس لیے یہ بھی منصوب ہے۔

کبھی کبھی "فعل اور فاعل کو حذف کر دیا جاتا ہے اور صرف مَفْعُول بِہٖ استعمال ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔ صرف منصوب اسماء ہیں فعل اور فاعل نہیں ہیں۔

مثال نمبر ۴۔ أَهْلًا وَسَهْلًا مَرْحَبًا یہ دراصل اس طرح ہے۔

(أَتَيْتَ) أَهْلًا وَ (وَطِئْتَ) سَهْلًا (صَادَفْتَ) مَرْحَبًا

(آگئے آپ) اپنوں میں، آسانی سے (راستہ طے کیا) کشادہ مقام (پا لیا) تشریف رکھیے)

کبھی فاعل کو مؤخر کر دیا جاتا ہے

جملہ فعلیہ میں، پہلے فعل آتا ہے، پھر اس کے بعد فاعل اور پھر اس کے بعد مفعول بہ۔ لیکن بعض اوقات اس قاعدے کی خلاف ورزی بھی ہوتی ہے۔ فاعل کو مؤخر کر دیا جاتا ہے اور مفعول بہ پہلے لایا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

مثال نمبر ۵ :- (وَإِذِ) (ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ) (البقرہ : ۱۲۴)
"اور جب ، ابراہیم کو، آزمایا ، اُن کے رب نے"

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فاعل اور مَفْعُول کو کیسے پہچانیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اعراب کے ذریعے اس کا تعین ہو سکتا ہے۔ اوپر کے جملے پر غور کیجیے۔

یہ بھی جملہ فعلیہ ہے۔ یہاں عام قاعدہ کے خلاف (فاعل) بعد میں آیا ہے اور مفعول بہ پہلے آیا ہے۔

۱۔ اِبْتَلَىٰ (آزمایا) فعل ماضی ہے۔

۲۔ اِبْرَاهِيمَ (ابراہیم کو) مفعول بہ ہے۔ اس لیے مَنْصُوب ہے۔ ابراہیم کے میم پر زبر ہے لیکن ابراہیم فاعل سے پہلے آگیا ہے۔

۳۔ رَبُّهُ مرکب اضافی ہے رَبُّ مضاف اور هُ مضاف الیہ ہے۔

۴۔ رَبُّهُ میں رَبُّ پر پیش ہے۔ یہ مَرْفُوع ہے۔ اس لیے یہ فاعل ہے۔ (اُس کے رب نے)

۵۔ هُ مضاف إلیہ ہے اور حسب قاعدہ مجرور ہے۔ (اُس کے)

مَفْعُول بِهٖ کی کچھ اور قرآنی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں میں مفعول بِهٖ کی مَنْصُوبی حالت کو نوٹ کیجیے۔

۱۔ (إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً) (البقرہ ۳۰)

"میں زمین میں بنانے والا ہوں، (ایک جانشین)"

۲۔ (عَلَّمَ | آدَمَ | الْأَسْمَاءَ |) (البقرہ ۳۱) "اُس نے، آدم کو، نام، سکھائے"

(اس مثال میں آدَمَ اور الْأَسْمَاءَ دو مَفْعُول بِہٖ ہیں۔)

۳۔ (وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ | الْبَحْرَ |) البقرہ ۵۰)

"اور یاد کرو! وہ وقت، جب ہم نے تمہارے لیے پھاڑ دیا سمندر کو، (یعنی راستہ بنایا)"

۴۔ (وَأَغْرَقْنَا | آلَ | فِرْعَوْنَ) (البقرہ ۵۰)

۵۔ (اتَّخَذْتُمُ | الْعِجْلَ |) (البقرہ ۵۱)

۶۔ (آتَيْنَا | مُوسَى | الْكِتَابَ | وَالْفُرْقَانَ) (البقرۃ ۵۳)

"ہم نے عطا کی، موسیٰ کو، کتاب اور فرقان"

(اس مثال میں بھی ایک سے زیادہ مفعول بہ ہیں، فرقان کتاب کا تابع ہے۔

۷۔ (ظَلَمْتُمْ | أَنْفُسَكُمْ |) البقرۃ ۵۴) "تم نے ظلم کیا، اپنے آپ پر،"

۸۔ فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ (البقرۃ ۵۵) "پھر ایک کڑک نے، تمہیں، آلیا"

۱۔ اس مثال میں ضمیر | كُمْ | مَفْعُول بِہٖ ہے اور حالت نصب میں ہے۔

۲۔ | اَلصَّاعِقَةُ | کے آخری حرف پر پیش ہے اس لیے | مرفوع | ہے اور بطورِ فاعل استعمال ہوا ہے۔

۹۔ (أَخَذْنَا | مِيثَاقَكُمْ |) (البقرۃ ۶۳) "ہم نے لیا، تمہارا عہد یعنی ہم نے تم سے عہد لیا"

فعل لازم اور فعل متعدی

فعل کی دو قسمیں ہیں۔ لازم اور متعدی، تفصیل فعل کے باب میں (سبق نمبر ۸۸) آئے گی، یہاں مختصراً تعارف مقصود ہے۔

فعل لازم (Intranstive Verb)

فعل لازم، وہ فعل ہے جو صرف فاعل چاہتا ہے اور مفعول بہ کا حاجت مند نہیں ہوتا۔ یعنی جس فعل کا

مفعول نہ ہو اور صرف فاعل سے بات پوری ہو جائے اور جملہ مکمل ہو جائے۔

جیسے قَامَ (وہ کھڑا ہوا)، جَلَسَ (وہ بیٹھ گیا)،

(جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ) (بنی اسرائیل : ۸۱)

"حق آگیا اور باطل مٹ گیا"

فعل متعدی The Transitive Verb

فعل متعدی، وہ فعل ہے جو اپنے "فاعل" کے ساتھ ساتھ، مفعول بہٖ کا بھی حاجت مند ہو۔ جیسے ذَبَحَ (اُس نے ذبح کیا)، سَمِعَ (اُس نے سُنا)

فعل لازم اور فعل متعدی کے بارے میں آپ جان چکے ہیں۔ اب مفعول بہ کے حوالے سے اعادہ کیا جا رہا ہے۔ تاکہ قاعدے، اچھی طرح ذہن نشین ہو جائیں۔

۱۔ فعل لازم کو، مَفْعُول بِہٖ کی ضرورت نہیں ہوتی

مثلاً : فَاضَ النَّهْرُ نہر جاری ہو گئی (یہاں فَاضَ فعل لازم ہے۔

۲۔ فعل مُتَعَدِّی کو، کم از کم ایک (۱) مفعول بِہٖ کی ضرورت ہوتی ہے۔

جیسے : إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ (النساء : ۱۰۵)

۳۔ بعض اَفْعَالِ مُتَعَدِّی کو، دو (۲) عدد مفعول بِہٖ کی ضرورت ہوتی ہے۔

جیسے أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا (النبا : ۶)

ایک سے زیادہ مفعول کے حاجت مند افعال میں یا تو شک پایا جاتا ہے یا یقین۔ یا پھر یہ وہ افعال ہوتے ہیں جو ایک حالت سے دوسری حالت میں لے جاتے ہیں۔

۱۔ وہ افعال، جن میں "شک" پایا جاتا ہے۔ جیسے

ظَنَّ (خیال کیا)، حَسِبَ (گمان کیا)، زَعَمَ (خیال کیا)

وغیرہ اور مُتَعَدِّی اَفْعَالِ قُلُوب جیسے : عَلِمَ، ظَنَّ، خَالَ

ظَنَنْتُ، الْجَوَّ مُعْتَدِلاً (میں آب وہوا کو معتدل گمان کر بیٹھا۔)

۲۔ وہ افعال، جن میں 'یقین' پایا جاتا ہے۔

جیسے رَأٰی (دیکھا) ، عَلِمَ (جانا) ، وَجَدَ (پایا)

رَأَیْتُ، الصُّلْحَ خَیْرًا (میں نے دیکھا صلح کو کہ بہت اچھی ہے۔)

۳۔ وہ افعال، جو ایک حالت سے دوسری حالت میں لے جاتے ہیں۔ مثلاً

تَرَکَ (چھوڑا) ، جَعَلَ (بنایا) ، وَهَبَ (عطا کیا)

جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا۔ (اللہ نے) بنایا سورج کو، ایک چراغ۔

۴۔ بعض اَفْعَالِ مُتَعدی کو تین تین مَفْعُول بِہٖ کی ضرورت ہوتی ہے۔

مثلاً اَرٰی (دکھلایا) ، اَعْلَمَ (سکھلایا) ، عَلَّمَ ، أَنْبَأَ (خبر پہنچائی)

نَبَّأَ (خبر پہنچائی) ، اَخْبَرَ ، خَبَّرَ (خبر پہنچائی) ، حَدَّثَ (بیان کیا) اَعْطٰی

مثلاً اَخْبَرْتُ الْمُسَافِرِیْنَ الْقِطَارَ مُتَأَخِّرًا

"میں نے خبر پہنچائی ، مسافر کو ، ٹرین کے بارے میں ، کہ وہ لیٹ ہے"

مفعول بہ کے قواعد

۱۔ اِسمِ فَاعِل ، مَرْفُوع ہوتا ہے۔

۲۔ اِسمِ مَفْعُول بِہٖ ، مَنْصُوب ہوتا ہے۔

۳۔ بعض افعال متعدی، دو دو، تین تین منصوب اسم چاہتے ہیں۔

۴۔ مَفْعُول بِہٖ جملے میں 'بلاواسطہ' (Direct) آتا ہے۔

۵۔ اِسْمِ ظاھر بھی 'مفعول بِہٖ' ہوسکتا ہے۔

۶۔ اِسْمِ ضَمِیر بھی 'مفعول بِہٖ' ہوسکتا ہے۔

ایسی صورت میں ضمیر کی حالت بھی، منصوب ہی ہوتی ہے۔

سبق نمبر۴

دوسرا منصوب ظَرف یا مَفعُول فِیہ

The Adverb of Time & Place

ظرف کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ ظَرفِ زَمَان ۲۔ ظَرفِ مَکَان۔

۱۔ **ظَرفِ زَمَان**:۔ ظرف زمان وہ منصوب اسم ہے جو خبر واقع ہونے کا 'زمانہ' بتائے۔ یہ جملے میں بغیر کسی واسطے کے شامل ہوتا ہے۔ ذیل میں ظرف زمان کی کچھ مثالیں دی جا رہی ہیں۔ ان میں وقت، گھڑی یا زمانہ پایا جاتا ہے۔ انہیں یاد کر لیجئے۔

مَسَاءً (شام کو)	لَیلًا (رات کو)	یَومًا (ایک دن)	اَلْیَومَ (آج)
غَدًا (کل)	یَومَینِ (دو دن)	شِتَاءً (سردیوں میں)	بُکْرَۃً (صبح سویرے)
اَصِیلًا (شام)	صَبَاحًا (صبح)	نَھَارًا (دن)	سَاعَۃً (گھنٹہ)
دَھْرًا (زمانہ)	ثَانِیَۃً (سیکنڈ)	دَقِیقَۃً (منٹ)	اُسْبُوعًا (ہفتہ)

مثال:۔ زُبَیرٌ مُسَافِرٌ غَدًا زبیر کل، سفر کرنے والا ہے۔ اوپر کی مثال میں

۱۔ زُبَیرٌ مبتدأ ہے، مرفوع ہے اور معرفہ ہے۔

۲۔ مُسَافِرٌ خبر ہے، حسب اصول مرفوع ہے اور نکرہ ہے۔

۳۔ غَدًا ظرف زمان ہے اور چونکہ جملے کے ضروری اجزاء (مبتدا اور خبر) کے بعد بلا واسطہ (Direct) استعمال ہوا ہے۔ اس لیے مَنْصُوب ہے۔

مشق:۔ اوپر دیے گئے (۱۶) سولہ ظروف زمان کو استعمال کرتے ہوئے ۱۶ جملہ ہائے اسمیہ بنائیے۔

۲۔ ظَرْفِ مَکَان :۔ ظرفِ مکان وہ منصوب اسم ہے جو خبر واقع ہونے کی جگہ، بتائے۔ یہ بھی جملے میں بغیر کسی واسطے کے، شامل ہوتا ہے۔ ذیل میں ظرف مکان کی کچھ مثالیں دی جا رہی ہیں۔ ان مثالوں پر غور کیجئے۔ اور انہیں یاد کر لیجئے۔

فَوْقَ (اوپر)	تَحْتَ (نیچے)	أَمَامَ (سامنے)	قُدَّامَ (آگے)
خَلْفَ (پیچھے)	وَرَاءَ (پیچھے)	قَبْلَ (پہلے)	بَعْدَ (بعد)
تِلْقَاءَ (طرف)	تُجَاهَ (مقابل)	مَعَ (ساتھ)	عِنْدَ (پاس)

مثال :۔ سَعِيْدٌ قَائِمٌ أَمَامَ الْمُعَلِّمِ

سعید استاد کے سامنے کھڑا ہے

اس مثال میں : ۱۔ سَعِيْدٌ مُبْتَدَأ ہے اور حسب قاعدہ مَرْفُوْع ہے۔

۲۔ قَائِمٌ خبر ہے اور حسب قاعدہ مَرْفُوْع ہے۔

۳۔ أَمَامَ الْمُعَلِّمِ مرکب اضافی ہے۔

(۱) أَمَامَ ظرف مکاں کی شکل میں مضاف ہے اور چونکہ بلا واسطہ جملہ اسمیہ سے جڑ گیا ہے اس لیے منصوب ہے۔ اور حسب قاعدہ خفیف ہے۔

(۲) اَلْمُعَلِّمِ، مضاف الیہ ہے اس لیے حسب اصول مجرور ہے۔ اور "ال" کی وجہ سے خفیف بھی ہے۔

مشق :۔ اوپر دیے گئے (۱۲) ظرف مکان کو استعمال کرتے ہوئے ۱۲ جملہ ہائے اسمیہ بنائیے۔

ظرف کی مثالیں قرآن سے

مثال ۱ :۔ ﴿وَ فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ﴾ (یوسف : ۷۶)

"ہر صاحب علم سے بالاتر، ایک علم والا ہے"

مثال ۲:۔ (خُذُوا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) (الاعراف: ۳۱)

"ہر عبادت کے موقع پر، زینت سے آراستہ رہو۔"

(یہاں عِنْدَ منصوب ظرفِ مکان ہے۔)

مثال نمبر ۳:۔ (وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ) (جن: ۹)

"اور یہ کہ ہم پہلے سن گن کے لیے، بیٹھنے کی جگہ، بیٹھا کرتے تھے۔"

(یہاں مَقَاعِدَ منصوب ظرف مکان ہے)

مثال نمبر ۴:۔ (وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ) (یوسف: ۱۶)

"شام کو، وہ روتے پیٹتے اپنے والد کے پاس آئے۔"

(یہاں عِشَاءً منصوب ظرف زمان ہے)

بعض اوقات ظرف مرفوع ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔

مثال نمبر ۵:۔ (هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ) (الصافات: ۲۰) "یہ جزاوسزا کا دن ہے۔"

- هٰذَا مبتدا، يَوْمُ مضاف بھی ہے اور ظرف بھی۔ الدِّيْنِ مضاف الیہ ہے۔
- یہاں يَوْمُ الدِّيْنِ میں يَوْمُ پر پیش ہے اور یہ مرفوع ہے اس لیے کہ هٰذَا اسم اشارہ کی شکل میں 'مبتدا' ہے اور يَوْمُ الدِّيْنِ مرکب اضافی کی شکل میں اس کی خبر ہے۔
- يَوْم مُضَاف ہے اور ظرف بھی ہے اور مرفوع ہے اور
- اَلدِّيْنِ مضاف الیہ کی حیثیت سے مجرور ہے۔

جبکہ ظرف زمان یا ظرف مکان کے منصوب ہونے کے لیے شرط یہی ہے کہ وہ مبتداء اور خبر کے بعد، بلاواسطہ، آئے۔

بعض اوقات ظرف مجرور بھی ہوتا ہے

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔

مثال نمبر۶:۔ (وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ) (الحجر:۳۵)

"اور اب روز جزا تک تجھ پر لعنت ہے"

اس مثال میں یَوْمُ الدِّیْنِ سے پہلے چونکہ حرف جر 'اِلٰی' بطور واسطہ استعمال ہوا ہے۔ اس لیے یہاں ظرف زمان 'یَوْمِ' مجرور ہے جبکہ ظرف زمان کے منصوب ہونے کے لیے بلا واسطہ آنا ضروری ہے۔

مثال نمبر۷:۔ (وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ) (ابراھیم:۱۷)

"اس پر ہر طرف سے موت چھائی رہے گی"

اس آخری مثال میں 'مِنْ' حرف جر ہے۔ کُلِّ مجرور مضاف ہے اور 'مکانٍ' مضاف الیہ کی شکل میں ظرف مکان ہے۔ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔اس لیے یہ ظرف مکان بھی حسب قاعدہ مجرور ہے۔

اسم ظرف کے اعراب

۱۔ اگر ظرف، بطور 'مبتدأ' یا 'خبر' استعمال ہوگا تو حسب دستور مرفوع ہوگا۔

۲۔ اگر ظرف، کسی حرف جر کے ذریعے سے، 'بالواسطہ' (Indirect) استعمال ہو تو مجرور ہوگا۔

۳۔ ظرف، صرف اسی صورت میں مَنْصُوب ہوگا جب وہ کسی جملے میں 'بلاواسطہ' (Direct) استعمال ہو۔

سبق نمبر ۴۱

تیسرا منصوب حال

حال' وہ منصوب ، اسمِ نَکِرَہ ہے، جو اپنے سے پہلے آنے والے اسم (فاعل یا مفعول) کی (خبر واقع ہونے کی) کیفیت یا حالت ظاہر کرے۔

حال کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ حال مفرد ۲۔ حال مرکب

۱۔ **حال مُفْرَد**:۔ حال مفرد، اسم نکرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل الفاظ پر غور کیجئے۔ یہ کسی نہ کسی حالت کو ظاہر کرتے ہیں۔

فَارِغًا (بے کار)	أَسِفًا (رنج کی حالت میں)
غَضْبَانَ (غصے کی حالت میں)	صَبِيًّا (بچپن کی حالت میں)
ضَعِيفًا (کمزوری کی حالت میں)	قِيَامًا وَقُعُودًا (کھڑے کھڑے بیٹھے بیٹھے)

مُفرد مَنْصُوب حال کی مثال :۔

درج ذیل مثال میں دو (۲) مفرد (لفظ) اسمِ نصبی حالت میں آئے ہیں۔

(رَجَعَ مُوسٰى إِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ أَسِفًا) (الاعراف : ۱۵۰)

ترکیب : فعل + فاعل + حرف جر + مجرور + حال نمبر ۱ + حال نمبر ۲

"حضرت موسیٰ (ذوالحال)، اپنی قوم کی طرف سخت غصے اور حالتِ رنج میں پلٹے۔"

اوپر کی مثال پر غور کیجئے۔

۱۔ رَجَعَ، فِعْلِ مَاضِی ہے اور چونکہ جملہ، فعل سے شروع ہوا ہے اس لیے یہ جملہ فِعْلِیہ ہے۔

۲۔ مُوسٰی، فَاعل ہے۔ یعنی ذوالحال ہے۔

۳۔ إِلٰی، حرفِ جرّ ہے۔

۴۔ قَوْمِهٖ، حرفِ جرّ کے بعد کا مجرور اسم ہے اور مضاف، مضاف الیہ کی شکل میں ہے۔

۵۔ هٖ، مجرور ضمیر ہے۔

۶۔ غَضْبَانَ، بلا واسطہ اضافہ ہے، نون پر زبر ہے، اس لیے منصوب ہے۔ یہ مَنْصوب حال کی مثال ہے۔ یعنی شدید غَضَب کی حالت میں)۔

۷۔ أَسِفًا بھی بلا واسطہ اضافہ ہے۔ فَاء (ف) پر دو زبر ہیں۔ اس لیے یہ بھی مَنْصُوب ہے۔ یہ اس جملے میں دوسرے مَنْصُوب حال کی مثال ہے۔ (یعنی رنج کی حالت میں)۔

۸۔ اس مثال میں موسیٰ، فاعل یعنی ذوالحال ہیں۔ دونوں حال (یعنی غضبان اور اَسِفًا) ذوالحال (موسیٰ) کے ساتھ مل کر، فاعل بن گئے ہیں۔

حال مُرَکّب یا جملۂ حالیہ

بعض اوقات پورا جملہ، حالت اور کیفیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اسے حال مرکب یا جملہ حالیہ کہتے ہیں۔ جملۂ حالیہ، اسمیہ بھی ہو سکتا ہے اور فعلیہ بھی۔

واؤ حالیہ: دو جملوں کے درمیان، کبھی واؤ (و) حرف ربط ہوتا ہے۔ اس کو "رابط" کہتے ہیں اور "واؤ حالیہ" بھی کہتے ہیں۔

جملہ حالیہ کی مثالیں

۱۔ (لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ) (یوسف: ۱۴)

اگر بھیڑیے نے اس کو کھا لیا (جبکہ ہم ایک جتھا ہیں۔

۱۔ اوپر کی مثال میں نَحْنُ عُصْبَةٌ، جملہ اسمیہ (مبتداء خبر) ہے لیکن (جملہ حالیہ بن کر آیا ہے اور حالت ظاہر کر رہا ہے۔

۲۔ واؤ (وَ) دو جملوں کے درمیان "رابط" یعنی "واؤ حالیہ" ہے۔

۲۔ (قَالَتْ : يَا وَيْلَتَىٰ أَأَلِدُ | وَ | أَنَا عَجُوزٌ) (هود : ۷۲)

• "زوجہ ابراہیمؑ بولیں! ہائے میری کم بختی! کیا میں جنوں گی؟ اس حالت میں کہ میں ایک بوڑھی عورت ہوں"

۳۔ (دَخَلَ جَنَّتَهُ | وَ | هُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ) (کہف : ۳۵)

"وہ اپنے باغ (جنت) میں داخل ہوا۔ اس حالت میں کہ وہ اپنے نفس پر ظلم کر رہا تھا۔

اوپر کی تینوں مثالوں میں وَ کے بعد پورا جملہ، جملۂ حالیہ ہے۔

۴۔ (وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً | يَبْكُونَ) (یوسف : ۱۶)

"وہ اپنے والد کے پاس، شام کو، روتے پیٹتے، آئے"

اس مثال پر غور کیجئے۔

۱۔ جَاءُوا، فعل ماضی ہے (وہ آئے)۔

۲۔ أَبَاهُمْ، اِسمِ مَنصوب ہے۔ اس کی رفعی حالت أَبُو تھی جو أَبَا میں بدل گئی ہے۔ یہ هُمْ کی ضمیر کے ساتھ مرکب اضافی بن کر استعمال ہوا ہے۔ هُمْ مضاف الیہ ہے اور حسب دستور مجرور ہے۔

۳۔ عِشَاءً، بلا واسطہ اضافہ ہے۔ اِسمِ مَنصُوب ہے اور ظَرفِ زَمَان ہے۔

۴۔ يَبْكُونَ، جملہ فعلیہ ہے، لیکن اُن کی حالت بیان کر رہا ہے۔ اس لیے جملہ حالیہ بھی ہے۔ یعنی یہ جملہ فعلیہ حالیہ کی ایک مثال ہے۔ (اس حال میں کہ وہ سب بھائی رو رہے تھے۔)

۵۔ یہ جملہ وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ دراصل اس طرح ہے۔

وَجَاءُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ عِشَاءً يَبْكُونَ

یہاں أَبَاهُمْ سے پہلے خَافِضْ یعنی حرف جار محذوف ہے۔
حرف جار کے حذف کی وجہ سے اسم منصوب ہو گیا ہے۔
علم نحو کی اصطلاح میں، اسے منصوب بِنَزْعِ الْخَافِضْ کہتے ہیں۔

۵۔ (اِهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ) (بقرۃ : ۳۶)
"اتر جاؤ (تمہاری حالت یہ ہے کہ تم) ایک دوسرے کے دشمن ہو۔

اس مثال پر غور کیجیے۔ یہاں ان کی حالت بیان کی گئی ہے۔

۱۔ اِهْبِطُوا (تم سب اتر جاؤ)، فعل امر ہے۔
۲۔ بَعْضُكُمْ مبتدا ہے، مرکب اضافی کی شکل میں۔
۳۔ عَدُوٌّ ، خبر ہے۔
۴۔ لِبَعْضٍ، حرف جر اور مجرور اسم پر مشتمل ہے۔
۵۔ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ جملہ اسمیہ حالیہ ہے، جو حالت بیان کر رہا ہے۔
۶۔ اس مثال میں رابط یعنی واؤ حالیہ نہیں ہے۔

منصوب حال کی مزید قرآنی مثالیں

۱۔ (وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِيْنَ) (الانبیاء : ۱۶)
ہم نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان میں ہے کو کچھ کھیل کے طور پر نہیں بنایا۔
لَاعِبُوْنَ سے اس جملے میں لَاعِبِيْنَ بلا واسطہ اضافہ یعنی مَنْصُوب حال ہے۔
اس کی رفعی حالت لَاعِبُوْنَ ہے اور یہ اسم جمع ہے۔

۲۔ (أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّأْكُلَ لَحْمَ أَخِيْهِ مَيْتًا) (الحجرات : ۱۲)
"کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے، جو اپنے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے، اس حال میں کہ

وہ مرچکا ہو" اس مثال میں مَیِّتًا، مَنْصُوب حال ہے۔

۳۔ (وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا) (مریم: ۱۲)

"ہم نے اسے بچپن کی حالت ہی میں حکمت و دانائی سے نوازا۔"

اس مثال میں صَبِيًّا حالت نصب میں ہے۔

۴۔ (وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا) (النساء: ۲۸)

"انسان کو کمزوری کی حالت میں پیدا کیا گیا۔"

ضَعِيفًا اسم مَنْصُوب ہے۔ بلا واسطہ استعمال ہوا ہے۔

۵۔ (اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا) (بقرۃ: ۵۸)

(بستی کے) دروازے میں داخل ہونا۔ اس حالت میں کہ تم سجدہ ریز ہو۔

یہاں سُجَّدًا، اِسْمِ مَنْصُوب حال ہے اور یہ سَاجِدًا کی جمع مُکَسَّر ہے۔ اس کی رفعی حالت سُجَّدٌ ہے۔

خلاصہ منصوب حال

حالِ مُفرد

۱۔ حال مفرد، وہ مَنْصُوب اسم ہے، جو جملے کے اختتام پر، بلا واسطہ آ کر اضافی معلومات فراہم کرتا ہے۔

۲۔ حال 'نکرہ' ہوتا ہے۔ جو ماقبل اسم کی 'حالت' اور 'کیفیت' بیان کرتا ہے۔

۳۔ حال منصوب ہوتا ہے۔ جب وہ مفرد ہو، یعنی اکیلا لفظ ہو، یا مرکب اضافی ہو۔

حال مُرَکَّب

بعض اوقات مفرد اِسْم کے بجائے، پورا جملہ اِسْمِیہ یا جملہ فعلیہ بھی 'حالت' کو بیان کرتا ہے۔ یہ پورا جملہ بھی مَحَلاًّ مَنْصُوب سمجھا جاتا ہے۔
یہاں خلاصے میں دونوں مثالیں ملاحظہ کیجیے۔

جملہ فعلیہ حالیہ کی مثال

۴۔ بعض اوقات جملہ فعلیہ، حال کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔

(وَجَآءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ) (الحجر: ٦٧)

"شہر کے لوگ (لوط کے گھر) چڑھ آئے، خوشی کے مارے بے تاب ہو کر"

یہاں یَسْتَبْشِرُونَ، فعل مُضَارِع جمع ہے۔
(یہ اسم نہیں ہے، بلکہ فعل ہے۔ اسم ہوتا تو مَنْصُوب ہوتا)۔
لیکن یہ فعل اُن کی حالت بیان کر رہا ہے۔ اس لیے یہ جملۂ فعلیہ حالیہ ہے۔

جملہ اسمیہ حالیہ کی مثال

۵۔ بعض اوقات جملہ اسمیہ، حال کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔

(خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ هُمْ أُلُوفٌ) (البقرۃ: ۲۴۳)

"وہ اپنے اپنے گھروں سے نکلے۔ اس حالت میں کہ ان کی تعداد ہزاروں میں تھی"

اوپر کی مثال میں: ۱۔ وَ رابط یعنی واؤ حالیہ ہے۔
۲۔ هُمْ أُلُوفٌ، 'جملہ اسمیہ حالیہ' ہے۔
جو پہلے جملے کی حالت بیان کر رہا ہے۔

سبق نمبر ۴۲

چوتھا مَنصُوب۔ عِلَّت۔ یا مَفعُول لَهُ یا مفعُول لأجلِهٖ

عِلَّت، وہ اِسمِ مَنصُوب ہے، جو کسی فعل کے ہونے کا **سبب** اور **غَرَض** بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جائے۔

اس کو **مَفعُول لَهٗ** **مفعول لأجلِهٖ** بھی کہتے ہیں۔ یہ اسم داخلی اسباب و وجوہات کی وضاحت کرتا ہے۔ اور جملے میں بلا واسطہ شامل ہوتا ہے۔

- مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ ضَرَبْتُ وَلَدِي **تَأدِيبًا** "میں نے اپنے لڑکے کو تادیب کے لیے مارا"

سوال یہ ہے کہ کیوں مارا؟ اس لیے کہ ادب سکھایا جائے۔

تَأدِيبًا، مَنصُوب ہے اور علت بیان کر رہا ہے۔

۲۔ سَافَرتُ **رَغْبَةً** فِي الْعِلْمِ "میں نے حصولِ علم کے شوق میں سفر کیا"

یہاں سوال یہ ہے کہ کیوں سفر کیا؟ اس لیے کہ مجھے علم کا شوق تھا۔

رَغْبَةً مَنصُوب ہے اور علت بیان کر رہا ہے۔

۳۔ زَيْنَبُ سَاكِتَةٌ **حَيَاءً** "زینب شرم و حیاء کی وجہ سے خاموش ہے"

یہاں حَيَاءً، خاموشی کی وجہ بتا رہا ہے۔ اور اِسمِ مَنصُوب ہے۔

۴۔ (وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ **خَشْيَةَ** إِمْلَاقٍ) (الاسراء: ۳۱)

أَوْلَادَ (مَفعُول بہ)، خَشْيَةَ (علت بلا واسطہ)

اپنی اولاد کو افلاس کے اندیشے سے قتل نہ کرو۔

یہاں خَشْیَةً ، مَنْصُوب اسم علت ہے اور مرکب اضافی کی شکل میں ہے۔

۵۔ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ۔ (الانعام : ۱۵۱)

"اپنی اولاد کو، قتل نہ کرو، مفلسی کے ڈر سے۔"

• یہ جملہ اوپر کی مثال سے کچھ مختلف ہے۔ دونوں جملوں کے اختلاف پر غور کیجئے۔

۱۔ یہاں حرفِ جر، مِنْ استعمال ہوا ہے۔

۲۔ خَشْيَةَ محذوف ہو گیا ہے۔ قرینے سے خود سمجھ سکتے ہیں۔

۳۔ إِمْلَاقٍ حرف جر کی وجہ سے مجرور اسم ہے۔

۶۔ (يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ) (البقرہ : ۱۹)

"موت کے خوف کی وجہ سے بجلی کے کڑا کے سن کر، اپنے کانوں میں، اپنی انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں۔"

حَذَرَ الْمَوْتِ، مرکب اضافی کی شکل میں مَنْصُوب بربنائے علت ہے۔

۷۔ (يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ) (البقرہ : ۲۶۵)

"اللہ کی رضا کے حصول کے لیے، وہ اپنے اموال خرچ کرتے ہیں۔"

اس جملے پر غور کیجئے۔

۱۔ يُنْفِقُونَ، فعل ہے اور یہ جملہ فعلیہ ہے۔

۲۔ أَمْوَالَهُمْ، مرکب اضافی ہے۔

۳۔ أَمْوَالَ، مَنْصُوب اسم ہے اور مضاف کی شکل میں مَفْعُول بِہٖ ہے۔

۴۔ هُمْ، مضاف الیہ ضمیر ہے اور مجرور ہے۔

۵۔ إِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللہ مرکب اضافی ہے۔

۶۔ إِبْتِغَاءَ، مَنْصُوب بربنائے علت ہے اور مضاف ہے اور وجۂ انفاق بیان

کر رہا ہے۔

۷۔ مَرْضَاتِ، إِبْتِغَآءَ' کا مجرور مضاف الیہ ہے اور اللہ کا مضاف ہے۔

۸۔ اللّٰهِ، مضاف الیہ کی شکل میں آیا ہے اور حسب قاعدہ مجرور ہے۔

عِلّت کی مزید قرآنی مثالیں

۱۔ (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوٓا أَيْدِيَهُمَا۔

جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ) (المائدۃ: ۳۸)

"چور مرد اور چور عورت دونوں کے ہاتھ کاٹو، یہ بدلہ ہے، دونوں کی کمائی کے سبب۔ اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے۔

اس مثال میں 'جَزَآءً' اور 'نَكَالًا' دونوں اِسم، منصوب بر بنائے علت ہیں۔

۲۔ (أَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا) (التوبہ: ۹۲)

"ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے رنج کے سبب (کہ شریکِ جہاد نہ ہو سکے)۔"

یہاں حَزَنًا، مَنْصُوب ہے، اور آنسوؤں کے سبب کو بیان کر رہا ہے۔

۳۔ (تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا) (السجدۃ: ۱۶)

"ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔ اپنے رب کو خوف اور طمع کی وجہ سے پکارتے ہیں۔"

یہاں 'خَوْفًا' اور 'طَمَعًا' دونوں منصوب ہیں اور علت بیان کر رہے ہیں۔

۴۔ (فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى آثَارِهِمْ إِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهٰذَا

الْحَدِيْثِ [أَسَفًا] (الکھف : ٦)

"شاید آپ اپنی جان ان کے پیچھے کھو دیں، اگر یہ اس تعلیم پر ایمان نہ لائیں، غم کے مارے"

یہاں أَسَفًا منصوب اسم ہے اور علت بیان کر رہا ہے۔

۵۔ (قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا أَوْلَادَهُمْ [سَفَهًا] بِغَيْرِ عِلْمٍ) (الانعام : ۱۴۰)

"یقیناً نقصان اٹھایا، ان لوگوں نے، جنہوں نے نادانی اور جہالت کی وجہ سے، اپنی اولاد کو قتل کیا۔"

یہاں سَفَهًا، منصوب اِسم ہے اور قتل اولاد کی علت بیان کر رہا ہے۔

مشق :۔ سورۃ البقرہ سے پانچ ایسی آیات منتخب کیجئے، جس میں منصوب اسم علت ہو۔

۱۔ اسمائے علت کو پہچانیے اور بتایئے کہ وہ کون کون سے ہیں؟

۲۔ اسمائے علت کی اعرابی حالت کیا ہے؟

۳۔ اسمائے علت کی یہ اعرابی حالت کیوں ہے؟

سبق نمبر ۴۳

پانچواں منصوب تَمییز یا مُمَیِّز

تمییز وہ منصوب اسم ہے، جو جملے کا إبهام (Ambiguity) دور کرتا ہے اور اس کے مفہوم کا تعین کرتا ہے۔ اسے مُمَیِّز بھی کہتے ہیں۔

إبهام کبھی جملے میں ہوتا ہے اور کبھی لفظ میں، اور یہ إسْمِ مَنْصُوب، تمییز کے آنے سے دور ہو جاتا ہے۔ یہ إبهام عدد میں، وزن میں، پیمانے میں، طوالت میں، مقدار میں اور مساحت وغیرہ میں بھی ہو سکتا ہے۔

إبهام کی دو قسمیں ہیں:۔ ۱۔ إبهام مفرد ۲۔ إبهام مرکب

۱۔ إبهام مُفْرَد

بعض اوقات، جملے کے کسی لفظ میں إبهام پایا جاتا ہے۔ اسے إبهام لفظی یا إبهام مُفْرَد بھی کہتے ہیں۔ ایسے إبهام کو دور کرنے کے لیے، جو اسم منصوب استعمال کیا جائے، اسے تمییز کہتے ہیں۔ مثلاً

لِزَيْدٍ مِتْرَانِ : زید کے پاس دو میٹر ہے۔

یہاں اس جملے کے لفظ 'میٹر' میں ابہام ہے۔ زید کے پاس دو میٹر کیا ہے؟ اس ابہام کو دور کرنے کے لیے، مندرجہ ذیل منصوب اسماء میں سے کوئی اسم استعمال کرنا پڑے گا۔ ترجمے پر توجہ دیجیے۔

لِزَيْدٍ مِتْرَانِ حَرِيْرًا	زید کے پاس دو میٹر ریشم ہے،
لِزَيْدٍ مِتْرَانِ قُطْنًا	زید کے پاس دو میٹر کاٹن ہے۔
لِزَيْدٍ مِتْرَانِ أَرْضًا	زید کے پاس دو میٹر زمین ہے۔
لِزَيْدٍ مِتْرَانِ سِلْكًا يا خَيْطًا	زید کے پاس دو میٹر ڈوری ہے یا دھاگا۔

۲۔ جملے میں اِبْهَام

بعض اوقات، کسی خاص لفظ کی بجائے، پورے جملے میں اِبہام ہوتا ہے۔

ایسی صورت میں بھی، اِبْهَام کو دور کرنے کے لیے، اسم منصوب تمییز استعمال کیا جاتا ہے۔

مثلاً۔ زَيْدٌ حَسَنٌ : زید اچھا ہے

یہ جملہ مکمل ہے، لیکن مُبْهَم ہے۔ اسے اضافی معلومات کی ضرورت ہے۔

سوال یہ ہے کہ زید کس اعتبار سے اچھا ہے؟

اس اِبْهَام کو دور کرنے کے لیے مندرجہ ذیل مَنْصُوب اسماء میں سے کوئی اسم استعمال کرنا پڑے گا۔ ترجمے پر توجہ دیجئے۔

زَيْدٌ حَسَنٌ	وَجْهًا :	زید اچھا ہے،	چہرے کے اعتبار سے،
زَيْدٌ حَسَنٌ	عِلْمًا :	زید اچھا ہے،	علم کے لحاظ سے،
زَيْدٌ حَسَنٌ	مَالًا :	زید اچھا ہے،	مال کے اعتبار سے،
زَيْدٌ حَسَنٌ	ذَوْقًا :	زید اچھا ہے،	ذوق کے اعتبار سے،
زَيْدٌ حَسَنٌ	خُلُقًا :	زید اچھا ہے،	اخلاق کے اعتبار سے،

تمییز کی قرآنی مثالیں

۱۔ لفظی اِبْہام یا مُفْرَدْ اِبْہام کی مثالیں:۔

۱۔ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ [عَيْنًا] (بقرۃ : ۶۰) یہ مفرد لفظی ہے۔

"چنانچہ اس سے بارہ (۱۲) عدد پھوٹ پڑے۔ (کیا)؟ چشمے"

یہاں عَيْنًا، اِسمِ مَنصوب تمییز کے آنے سے عدد کا ابہام دور ہوا۔

۲۔ (وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ [شَرًّا] يَرَهُ) (زلزال ۸) یہ مفرد لفظی ہے۔

"دیکھ لے گا، جس نے ذرہ برابر عمل کیا ہوگا بُرا۔

یہاں مِثْقَالَ ذَرَّةٍ میں ابہام تھا۔ جو شَرًّا اِسمِ تمییز کے آنے سے دور ہوا۔

۳۔ (إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ [كَوْكَبًا]) (یوسف :۴) یہ بھی مفرد لفظی ہے۔

"میں نے ۱۱ عدد دیکھے (کیا)؟ ستارے"

یہاں أَحَدَ عَشَرَ کے عدد میں ابہام تھا۔ جو كَوْكَبًا کے آنے سے دور ہو گیا۔

۲۔ جملے میں اِبْہام کی مثالیں:۔

۴۔ (قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ [حَرًّا]) (التوبہ : ۸۱)

"کہہ دو کہ جہنم کی آگ بہت سخت ہے، گرمی کے اعتبار سے"

یہاں حَرًّا کے آنے کے سے جملے کا ابہام دور ہوا۔

۵۔ (أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ [مَالًا]) (الکھف :۳۴)

"میں تم سے زیادہ ہوں، مال کے اعتبار سے"

مَالًا، اِسمِ مَنصُوب تمییز ہے۔ جس کے آنے سے جملے کا ابہام دور ہوا

۶۔ (كَفَىٰ بِاللَّهِ [شَهِيدًا]) (النساء: ۱۶۶)

"کفایت کرتا ہے، اللہ کا گواہ ہونا"۔ یعنی اللہ بطور گواہ کافی ہے۔

اس مثال میں، شَهِيدًا (بطور گواہ) اسم تمییز ہے۔

۷۔ (وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا) (مریم: ۴)

"سر بھڑک اٹھا، بڑھاپے سے"۔ (بال سفید ہو گئے)۔ یہاں جملے کا ابہام تھا، جو شَيْبًا اِسمِ مَنصُوب تمییز کے آنے سے دور ہو گیا ہے۔

۸۔ (وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا) (قمر: ۱۲)

"ہم نے زمین کو پھاڑ دیا، چشموں سے"۔

عُيُونًا، اسم مَنصُوب تمییز ہے جو زمین کے پھاڑے جانے کی مزید وضاحت کر رہا ہے۔ فَجَّرْنَا الْأَرْضَ میں ابہام تھا۔ عُيُونًا کے آنے سے یہ ابہام دُور ہوا۔

مشق:۔ مندرجہ بالا مثالوں کی روشنی میں، اُردو سے عربی میں ترجمہ کیجئے۔

۱۔ زید، طاقت کے اعتبار سے بڑا ہے۔

۲۔ کراچی، آبادی کے لحاظ سے بڑا شہر ہے۔

۳۔ روس، رقبے کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔

۴۔ تدبرِ قرآن، نحو کے اعتبار سے اچھی تفسیر ہے۔

سبق نمبر ۴۴

چھٹا منصوب۔ مَفعُولِ مُطلَق یا مَصدَر

مَفعُول مُطلق، وہ مَنصُوب اسم ہے، جو خبر کی تاکید کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔
مفعول مطلق کی کئی صورتیں ہیں۔ ذیل کی مثالوں پر خصوصی توجہ دیجئے۔

۱۔ مفعول مطلق وہ مَصدَر ہے، جو خبر ہی کے مادے سے یا خَبَر ہی کے ہم معنیٰ لفظ کے مادے سے مُشتَق ہوتا ہے۔

فعل کے بعد، اسی مادے کے مصدر کے استعمال کی صورت میں، اس کا ترجمہ، بہت، بالکل بہت خوب، پورا پورا، یا اس طرح کے ملتے جلتے دیگر الفاظ سے کرنا چاہیے۔
مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ اَلْكَلَامُ وَاضِحٌ وُضُوحًا۔ بات (بالکل) واضح ہے۔

۱۔ یہاں وَاضِحٌ خبر ہے۔ اس کا مادّہ و ض ح ہے۔

۲۔ و ض ح ہی کے مادے سے، مَنصُوب مَصدر وُضُوحًا کا، جملہ اسمیہ میں اضافہ کیا گیا ہے۔

۳۔ یہ تاکید کے لیے استعمال ہوا ہے۔ اس لیے اس کا ترجمہ بالکل سے کیا گیا ہے۔

۲۔ رَشِيْدٌ خَائِفٌ خَوْفًا رشید (بہت) ڈرا ہوا ہے۔

خَائِفٌ کے مادے (خ و ف) سے مصدر خَوْفًا استعمال ہوا ہے۔

یہ تاکید کے لیے آیا ہے۔ اس لیے اس کا ترجمہ بہت سے کیا گیا ہے۔

۳۔ (وَ رَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا) (المزمل: ۴) "قرآن کو (خوب) ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔"

رَتِّل کے مادے (رت ل) سے مصدر تَرْتِیل نصبی حالت میں استعمال ہوا ہے۔

۴۔ (لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا) "فضول خرچی بالکل نہ کرنا" (بنی اسرائیل : ۲۶)

۵۔ (فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا) "ہم نے اُسے پوری طرح برباد کر دیا" (بنی اسرائیل : ۱۶)

۶۔ (وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا) (النساء : ۱۶۴)

"اللہ نے موسیٰ سے اس طرح گفتگو کی، جس طرح آپس میں گفتگو کی جاتی ہے۔"

۲۔ مَفْعُولِ مطلق، تعداد کو ظاہر کرنے کے لیے بھی، استعمال کیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ اَلْمَرِيضُ شَارِبٌ شَرْبَةً بیمار 'ایک مرتبہ' پینے والا ہے۔

یہاں شَارِبٌ کے مادے سے شَرْبَةً (ایک گھونٹ) بطور عدد استعمال ہوا ہے۔

۲۔ دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ گھڑی نے 'دو گھنٹے' بجائے۔

یہاں دَقَّت کے مادے سے دَقَّتَيْن (دو گھنٹے) بطور عدد استعمال ہوا ہے۔

۳۔ ضَرَبْتُهُ عَصًا "اسے میں نے 'ایک ڈنڈا' مارا۔

۴۔ حَامِدٌ رَاحِلٌ رِحْلَتَيْنِ فِي شَهْرِ الْمُحَرَّمِ۔

حامد، محرم کے مہینے میں 'دو مرتبہ' سفر کرنے والا ہے۔

یہاں رَاحِل کے مادے سے رِحْلَتَيْنِ، تعداد ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوا ہے۔

۵۔ (فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً) (النور : ۴)

"انہیں کوڑے مارو، اسی (۸۰)"۔

اس مثال میں، جَلْدَةً اسم تمییز ہے، ثَمَانِيْنَ کا۔

۶۔ (فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً) (الحاقۃ : ۱۴)

"ایک ہی چوٹ میں، دونوں کو (ارض وجبال کو) ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔"

۳۔ بعض اوقات، مفعولِ مطلق، خبر کی نوعیت اور قسم ظاہر کرنے کے لیے "بطور تنشبیہ" بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کا ترجمہ کی طرح، جیسے، مانند، وغیرہ حروف تشبیہ سے کرنا چاہیے

۱۔ اَلْبَخِیْلُ یَعِیْشُ فِی الدُّنْیَا | عِیْشَةَ الْفُقَرَاءِ | وَیُحَاسَبُ یَوْمَ | الْقِیَامَةِ حِسَابَ | الْأَغْنِیَاءِ

"کنجوس دنیا میں، فقیروں کی طرح، زندگی گزارتا ہے اور قیامت کے دن امیروں کی طرح اس کا حساب لیا جائے گا"

۱۔ یہاں مفعول مطلق، بطورِ تشبیہ استعمال ہوا ہے۔

۲۔ اس جملے میں عِیْشَةَ الْفُقَرَاءِ اور حِسَابَ الْأَغْنِیَاءِ دونوں منصوب مفعول مطلق ہیں، ان کے مادے سے یَعِیْشُ اور یُحَاسَبُ کے فعل ہیں۔

۳۔ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، مَنْصُوب بربنائے ظَرْفِ زَمَان ہے۔

۲۔ زَیْدٌ نَائِمٌ | نَوْمَ الْغَافِلِ | (یہ تشبیہ کے لیے ہے)

زید، غافل کی طرح، سویا ہوا ہے۔

۳۔ اَلْقِطَارُ سَائِرٌ | سَیْرَ الْهَوَاءِ | (یہ بھی تشبیہ کے لیے ہے)

ریل گاڑی ہوا کی طرح، چلنے والی ہے۔

۴۔ (وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ | تَمُرُّ | مَرَّ السَّحَابِ |) (النمل ۸۸)

"آج تو پہاڑوں کو دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خوب جمے ہوئے ہیں مگر اس وقت یہ بادلوں کی طرح، اڑ رہے ہوں گے"

قرآن مجید کی اس آیت میں، مفعول مطلق "بطور تشبیہ" استعمال ہوا ہے۔

۴۔ مفعول مطلق کے لیے، کبھی کبھار، ایسا مصدر بھی استعمال کیا جاتا ہے، جو اسی مادے

سے نہیں ہوتا بلکہ اُس کے ہم معنیٰ لفظ کے مادے سے ہوتا ہے۔ مثلاً

۱۔ سَلِیْمٌ قَاعِدٌ جُلُوسًا (قُعُودًا / جلوسًا)

"سلیم 'اچھی طرح' بیٹھا ہے"

یہاں قَاعِدٌ خبر ہے، لیکن مصدر اسی مادے سے قُعُودًا کے بجائے جُلُوسًا استعمال ہوا ہے۔ جو اس کا ہم معنی لفظ ہے۔

۲۔ فَرِحْتُ جَذَلًا (فرحًا / جذلًا) "میں 'بہت' خوش ہوا"

یہاں فَرِحْتُ، جملۂ فعلیہ ہے، اسی مادے سے مصدر فَرَحًا کے بجائے اُس کا ہم معنی مصدر جذلًا استعمال ہوا ہے۔

۳۔ رَجَعَ اَلْقَهْقَرٰی (رجوعًا / تَهْقرٰی) پیچھے پلٹنا

وہ 'بالکل' پیچھے کی طرف لوٹا۔

یہاں رَجَعَ فعل ہے مَصْدَر رجُوعًا کے بجائے اَلْقَهْقَرٰی استعمال ہوا ہے۔

۴۔ جَلَسْتُ قُعُودًا (جلوسًا / قعودًا) میں 'پوری طرح' بیٹھ گیا۔

یہاں جُلُوسًا کے بجائے قُعُودًا استعمال ہوا ہے۔

۵۔ قَامَ الْخَطِیْبُ وُقُوْفًا (قیامًا / وُقوفًا)

خطیب 'اچھی طرح' کھڑا ہوگیا۔

یہاں 'قِیَامًا' کے بجائے وُقُوفًا استعمال ہوا ہے۔

۵۔ مضاف اور مضاف الیہ کی صورت میں مفعول مطلق

بعض اوقات، کُلٌّ بَعْضٌ کے الفاظ، اسم عدد اور اسم صفت، مفعول مطلق کے قائم مقام (یعنی نائب) ہوکر منصوب ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ (فَلَا | تَمِيلُوا | كُلَّ | الْمَيْلِ |) (النساء: ۱۲۹)

"(ایک بیوی کی طرف) (بالکل، نہ جھک جاؤ!"

یہاں مفعول مطلق، مَيْلًا کے بجائے كُلَّ الْمَيْلِ، كُلَّ کے ساتھ، بصورت مرکب اضافی استعمال ہوا ہے۔

۲۔ (وَلَوْ | تَقَوَّلَ | عَلَيْنَا بَعْضَ | الْأَقَاوِيلِ |) (الحاقة: ۴۴)

"اگر (نبی نے) خود گھڑ کر بعض باتیں ہم سے منسوب کی ہوتیں تو......"

یہاں بھی مفعول مطلق، بعض کے ساتھ مرکب اضافی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

۳۔ | تَأَثَّرَ | بَعْضَ | التَّأَثُّرِ | اس نے کچھ کچھ اثر، قبول کیا۔

۴۔ (وَ | جَاهِدُوا | فِي اللهِ حَقَّ | جِهَادِهٖ |) (الحج: ۷۸)

"اللہ کی راہ میں جہاد کرو، جیسا کہ جہاد کا حق ہے"

اس مثال میں، فعل امر جَاهِدُوا کا مصدر، جِهَاد، حَقَّ کے ساتھ مرکب اضافی کی شکل میں استعمال ہوا ہے۔

۵۔ (وَلَا | تَبْسُطْهَا | كُلَّ | الْبَسْطِ |) (الاسراء: ۲۹)

"اور (اپنے ہاتھ) کو، بالکل، کھلا نہ چھوڑ دو"

۶۔ (| فَأَخَذْنَا | هُمْ | أَخْذَ | عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ) (القمر: ۴۲)

"آخر ہم نے انہیں پکڑا، جس طرح کوئی زبردست قدرت والا پکڑتا ہے"

۶۔ محذوف جملوں میں مفعول مطلق کا استعمال

بعض اوقات، جملے میں فعل اور فاعل محذوف ہوتے ہیں۔ اور کبھی خود مفعولِ مطلق محذوف ہوتا ہے۔ قرائن سے آپ کو پتہ چلتا ہے کہ کیا محذوف ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

مثال نمبر ۱: (فَكُلَا مِنْهَا (أَكْلًا) رَغَدًا) (البقرۃ: ۳۵)

"دونوں اس جنت سے کھاؤ، آسودگی کے ساتھ" (رزق)

یہاں، کُلَا کے مادے سے | أَكْلًا | محذوف ہے۔

مثال نمبر ۲۔ (لَا أُعَذِّبُهُ (العذاب) أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ) (المائدۃ: ۱۱۵)

"(کفر کرنے والوں کو میں ایسی سزا دوں گا) کہ اہل عالم میں سے کسی کو ایسی سزا نہ دوں گا"

یہاں أُعَذِّبُهُ کے مادے سے | العذاب محذوف | ہے۔

۳۔ اَلشَّيْخُ نَائِمٌ قَلِيلًا شیخ، بس کچھ دیر کے لیے، سوئے ہیں۔

یہ اصل میں اس طرح ہے (الشَّيْخُ نَائِمٌ نَوْمًا قَلِيلًا) اس مثال میں

خبر نَائِمٌ کا مصدر، یعنی مَفعُول مطلق | نَوْمًا محذوف | ہے۔

۴۔ شُكْرًا لَكَ یہ اصل میں اس طرح ہے (أَشْكُرُكَ | شُكْرًا | لَكَ)

"میں آپ کا بے حد، شکریہ ادا کرتا ہوں"

اس مثال میں مَفعُول مطلق 'فعل' | أَشْكُرُكَ محذوف | ہے۔

۵۔ سَمْعًا وَطَاعَةً یہ اصل میں اس طرح ہے۔

(اِسْمَعُوا) سَمْعًا (وَأَطِيعُوا) طَاعَةً

اس مثال میں بھی افعال امر، | اِسْمَعُوا اور اَطِيعُوا | محذوف ہیں۔

۶۔ أَيْضًا (Ditto) یہ اصل میں اس طرح ہے۔ آضَ أَيْضًا

"وہ پچھلی صورت یا حالت میں واپس آیا"

یہاں | آضَ فعل ماضی | محذوف ہے۔

آضَ کے معنی ہیں، وہ لوٹا، ایضًا مفعول مطلق مصدر ہے۔

اوپر کی مثالوں سے معلوم ہوا، عموماً فعل حذف کر دیا جاتا ہے اور صِرف مَصدر

مفعول مطلق کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

۷۔ سُبْحَانَ اللہ : یہ اصل میں اس طرح ہے۔

(نُسَبِّحُ یا أُسَبِّحُ) سُبْحَانَ اللہِ

" نُسَبِّحُ : ہم اللہ کی بے عیبی کا اعتراف کرتے ہیں" یا

أُسَبِّحُ : میں اللہ کی بے عیبی کا اعتراف کرتا ہوں"

اس مثال میں سُبْحَانَ مصدر مَنْصُوب (مفعول مطلق) ہے۔ اس کا فاعل اور فعل اُسی مادے (س ب ح) سے (نُسَبِّحُ ہم تسبیح کرتے ہیں) محذوف ہے۔

۸۔ جِئْتَ خَیْرَ مَقْدَمٍ : آپ کی آمد تمام تر خیر ہے۔ آپ کی آمد کتنی اچھی ہے۔

اس مثال پر غور کیجئے 'جِئْتَ' (آپ آئے) اور 'قَدِمَ' ہم معنی الفاظ ہیں۔ لیکن 'مَقْدَمٍ'، 'خَیْرَ' کے ساتھ مرکب اضافی بن کر بطور مفعول مطلق استعمال ہوا ہے۔

خلاصہ مَفْعُول مطلق

۱۔ مفعول مطلق، جملے میں بلا واسطہ ایک ایسا منصوب مصدر ہے، جو فِعْل ہی کے مادے سے مُشتَق ہوتا ہے یا فعل کے ہم معنیٰ لفظ کے مادے سے۔

۲۔ مفعول مطلق سے خَبَر کی تاکید ہوتی ہے اور خَبَر کی قسم، نوعیت، تعداد وغیرہ ظاہر ہوتی ہے۔ یا یہ بطور تشبیہ استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ مفعول مطلق، کبھی کبھار، کُلٌّ اور بَعْضٌ کے ساتھ مل کر مرکب اضافی کی شکل میں آتا ہے۔ ایسی صورت میں کُلٌّ اور بَعْضٌ مَفْعُولِ مطلق کے نائب کی حیثیت سے منصوب ہوتے ہیں۔

۴۔ بعض اوقات، مَفْعُول مطلق کا فعل، یا فَاعِل یا خود مفعول مطلق

محذوف ہوتا ہے۔ جس کا تعین قرینے سے کیا جاتا ہے۔

مشق: سورۃ المُزَّمِّل اور سورۃ بنی اسرائیل سے،

۱۔ منصوب اسماء کی بیس (۲۰) مثالیں دیجیے اور

۲۔ ہر اسم کے آگے، قوسین میں، منصوب کی قسم واضح کیجیے کہ یہ مَنْصُوب، مَفْعُول بِہٖ ہے یا ظرف ہے۔ حال ہے یا علت ہے، تمییز ہے یا مَفْعُول مطلق ہے۔

مشق: سورۃ الاحزاب کا مطالعہ کیجیے۔

۱۔ گن کر بتائیے کہ اس سورت میں، کل کتنے مفعول مطلق استعمال ہوئے ہیں۔

۲۔ مفعول مطلق پر مبنی، آیات کے حصوں کو، اپنی کاپی پر درج کیجیے۔

خلاصہ منصوبات سِتَّہ

آپ گذشتہ اسباق میں، تمام چھ منصوبات پڑھ چکے ہیں۔ اب یہاں خلاصے میں، منظوم قواعد پر مشتمل، مولانا حمید الدین فراہیؒ کے رسالے تحفۃ الاعراب کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمایئے اور کوشش کیجیے کہ یہ حفظ ہو جائے۔

چھ ہیں منصوبات حال اور مفعول ۔۔۔ ظرف و تمییز و علت و مصدر

جیسے اَلْمَرْءُ سَائِرٌ عَجِلًا ۔۔۔ ہے شتاباں یہ مرد، راہ سپر

یا کہ اَلشَّیْخُ قَاطِعٌ شَجَرًا ۔۔۔ یعنی بوڑھا یہ کاٹتا ہے شجر

یا کہ زَیْدٌ مُسَبِّحٌ سَحَرًا ۔۔۔ زید تسبیح خواں ہے وقت سحر

یا کہ عِشْرُوْنَ خَادِمًا عِنْدِیْ ۔۔۔ یعنی ہیں بیس، میرے یاں نوکر

یا کہ اَلطِّفْلُ مُطْرِقٌ خَجَلًا ۔۔۔ شرم سے سر فگندہ ہے یہ پسر

یا کہ ذَا الْمَرْءُ ذَاهِبٌ سِرًّا ۔۔۔ جانے والا وہ مرد ہے، چھپ کر

باب نمبر ۸

سبق نمبر ۴۵

عِلمِ اِشتقاق

کسی اصل لفظ سے (کسی مصدر سے، کسی مادے سے) مختلف اَوزان پر، مختلف الفاظ ڈھالنے کے فن کو، عِلمِ اشتقاق کہتے ہیں۔

اشتقاق کے معنی ہیں شاخ کا پھوٹنا۔ جس طرح درخت سے شاخیں پھوٹتی ہیں، اسی طرح ایک ہی مادے سے، بے شمار لفظ بنتے ہیں۔

مادہ :۔ کسی لفظ کے حروف اصلیہ کو مادہ کہتے ہیں جیسے منصوبٌ کا مادہ ن، ص، ب ہے اور مکسورٌ کا مادّہ ک، س، ر ہے۔

اس فن سے واقفیت کے بعد، آدمی، کتبِ لغت سے استفادہ کرسکتا ہے۔ کسی لفظ کی صورت (وزن) دیکھ کر معانی کا تعین کرسکتا ہے اور اُس لفظ کے اصلی حروف (مادہ) کو جان کر، اس اصل سے نکلنے والے دیگر الفاظ اور ان کے معانی کو سمجھ سکتا ہے۔

اسی کی بدولت بعض اسماء اور بہت سے افعال بنائے جا سکتے ہیں۔

اَسمائے مُشتقّہ

علم اشتقاق میں، مصدر سے مندرجہ ذیل (۷) اسماء مشتق ہوتے ہیں۔

۱۔ اِسْمُ الفَاعِلِ (جیسے : نَاصِرٌ)
۲۔ اِسْمُ المَفْعُولِ (جیسے : مَنْصورٌ)
۳۔ اِسْمُ الظَّرْفِ (جیسے : مَنْصَرٌ)
۴۔ اِسْمُ الآلَةِ (جیسے : مِنْصَرٌ)
۵۔ اِسْمُ الصِّفَةِ (جیسے : نَصِیْر)
۶۔ اِسْمُ التَّفْضِیْلِ (جیسے : اَنْصَرُ)
۷۔ اِسْمُ المُبَالَغَةِ (جیسے : نَصَّارٌ)

اَفْعَالِ مُشْتَقّه

علم اشتقاق میں، مَصْدَر سے مندرجہ ذیل تین (۳) أَفْعَالِ تَصرِیف مُشْتَق ہوتے ہیں۔

۱۔ فِعْلِ مَاضِی (جیسے : نَصَرَ)
۲۔ فِعْلِ مُضَارِع (جیسے : یَنْصُرُ)
۳۔ فِعْلِ آمْر (جیسے : أُنْصُرْ)

سبق نمبر ۴۶

مَصدَر

۱۔ مَصدَر وہ اسم ہے، جس سے کسی کام کے ہونے کے عمل کو بیان کیا جائے۔

۲۔ مَصدَر، میں کوئی زمانہ نہیں پایا جاتا۔ مَصدَر کی جمع مَصَادِر ہے۔

۳۔ مَصدَر سے، کئی اسمائے مُشْتَقَّه اور أَفْعَالِ صَرف نکلتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ أسمائے مُشْتَقَّه : رَحْمَةٌ ، زِرَاعَةٌ ، زُكَامٌ ، نَصْرٌ ،

۲۔ أَفْعَالِ مُشْتَقَّه : ذَهَبَ ، يَذْهَبُ ، إِذْهَبْ

۴۔ مَصَادِر مَنْصَب اور صنعت وحرفت کے پیشے، فِعَالَةٌ کے وَزن پر آتے ہیں۔

جیسے : خِلَافَةٌ ، إِمَامَةٌ ، نِيَابَةٌ ، خِطَابَةٌ اور

حِيَاكَةٌ (بُننا)، خِيَاطَةٌ ، زِرَاعَةٌ ، طِبَابَةٌ ۔

۵۔ اضطراب وحرکت کے لیے مَصَادِر فَعَلَان کے وزن پر آتے ہیں۔

جیسے : غَلَيَانٌ (اُبلنا)، خَفَقَانٌ (دھڑکنا) جَوَلَانٌ (گھومنا) ، جَرَيَانٌ (دوڑنا)

۶۔ اَمراض کے لیے مصادر، فُعَالٌ کے پر آتے ہیں۔

جیسے : صُدَاعٌ (سر درد)، زُكَامٌ ، دُوَارٌ (چکرانا)۔

۷۔ رنگوں کے لیے مصادر، فُعْلَةٌ کے وَزن پر آتے ہیں۔

جیسے : حُمْرَةٌ (سرخی) زُرْقَةٌ (نیلگوں)، صُفْرَةٌ (زردی) وغیرہ)

سبق نمبر ۴۷

اِسمِ مُشْتَق اور اِسمِ جَامِد

اِسمِ مُشْتَق

مُشْتَق وہ اسم ہے جو کسی دوسرے لفظ سے بنایا گیا ہو۔ اسم مشتق سے شاخیں پھوٹتی ہیں۔ مثلاً **نَصْرٌ (مدد) مصدر ہے**

اس سے ایک لفظ ' نَاصِرٌ بنایا گیا۔ جس کے معنی ہیں مدد کرنے والا۔ اور عِلْمٌ کے مصدر سے عَالِمٌ بنایا گیا ہے۔ وغیرہ

نَصْرٌ سے بے شمار دیگر اَفعال اور اَسماء بھی بنائے جاتے ہیں۔ مثلاً نَصَرَ (اُس نے مدد کی) نَصَرْتُ (میں نے مدد کی) نَصَرُوا (اُن سب نے مدد کی) يَنْصُرُونَ (وہ سب مدد کرتے ہیں) مَنْصُورٌ (وہ جس کی مدد کی گئی)۔

اِسمِ جَامِد

جَامِدٌ وہ اسم ہے، جو کسی مصدر سے مشتق نہ ہو۔

یعنی اِسمِ جَامِد سے شاخیں نہیں پھوٹتیں۔ جیسے : رَجُلٌ ، شَجَرَةٌ۔

رَجُلٌ اِسمِ جنس ہے۔ رَجُلٌ سے دیگر اشتقاقات نہیں ہوتے۔

اِسمِ جَامِد ایک مُنْصَرِف اسم ہے ، غیر مَاخوذ ہے۔

آسمائے جامِدَہ کی کچھ اور مثالیں

إِبْرَاهِيمُ، إِبْرِيقٌ ، أَبَابِيلُ ، أَسْلِحَةٌ ، أَصِيلٌ (شام کا وقت)
بِئْرٌ (کنواں) ، بَرْزَخٌ (آڑ) ، بُهْتَانٌ (تہمت) وغیرہ

آسمائے مُشْتَقَّہ کی کچھ اور مثالیں

عَالِمٌ ، عَالِمَانِ ، عُلَمَاءُ ، مُعَلِّمٌ ، مَعلُومَاتٌ ، مُتَعَلِّمٌ ، عَالِمُونَ
عَالِمَاتٌ ، مَعلُومٌ ، عَلَّامٌ ، عَلَّامَةٌ ، وغیرہ

اَفعال مُشْتَقَّہ کی کچھ اور مثالیں

أَعْلَمُ ، يَعْلَمُ ، تَعْلَمُ ، نَعْلَمُ ، يَعْلَمُونَ ، تَعْلَمُونَ وغیرہ

سبق نمبر ۴۸

مادّہ یا حُرُوفِ اصلیہ

مادّہ، کسی لفظ کے اصلی حروف کو کہتے ہیں۔ مادے کو حروف أَصْلِیَّہ بھی کہتے ہیں۔ یہ حروف اکثر صورتوں میں باقی رہتے ہیں۔ جیسے مُتَعَلِّمٌ میں، اصلی حروف ع، ل، م ہیں اور م، ت اور ل حروف زائدہ ہیں۔

اسی طرح مندرجہ ذیل دیگر الفاظ پر غور کیجئے۔ ان سب کا مادہ بھی ع، ل، م ہی ہے

عَالِمٌ ، مَعْلُوْمٌ ، عَلَامَةٌ ، عَلَّامَةٌ ، إِعْلَامٌ ، يَعْلَمُوْنَ ، تَعْلَمُوْنَ عُلُوْمٌ ، عُلَمَآءُ ، مُتَعَلِّمُوْنَ۔

حُرُوفِ زَائِدَة

کسی لفظ کے اندر، اصلی حروف کے علاوہ، جو باقی حروف ہوتے ہیں انہیں حروف زائدہ کہتے ہیں۔ اوپر کی مثال میں مُ، تَ اور ایک عدد ل حروف زَائِدَة ہیں۔ نوٹ کیجئے کہ مُتَعَلِّم میں، لام (ل) مُشَدَّد ہے۔ دو بار پڑھا جائے گا۔ پہلی مرتبہ ساکن اور دوسری مرتبہ متحرک مَکْسُور۔

حُرُوف زائدۃ کی کل تعداد دس (۱۰) ہے۔ وہ یہ ہیں۔

۵۔ لَامٌ	۴۔ سِيْنٌ	۳۔ تَاءٌ	۲۔ هَمْزَةٌ	۱۔ أَلِفٌ
۱۰۔ يَاءٌ	۹۔ هَاءٌ	۸۔ وَاؤٌ	۷۔ نُوْنٌ	۶۔ مِيْمٌ

مندرجہ ذیل مثالوں میں 'حُرُوفِ اَصْلِیَّه' اور 'حُرُوفِ زَائِدَة' کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اصلی حُرُوف، وَزْن اور مَوْزُوْن کو غور سے دیکھیے۔

نمبر	حرفِ زائدہ	وَزْن	مادّہ	مَوْزُوْن	تَحْلِيْل
۱	اَلِف (ا)	فَاعَلَ	ق ت ل	قَاتَلَ	ق + ا + تَ + لَ
۲	هَمْزَة (ء)	أَفْعَلَ	ح س ن	أَحْسَنَ	ءَ + حْ + سَ + نَ
۳	تَاء (ت)	تَفَاعَلَ	ک ث ر	تَکَاثَرَ	تَ + کَ + ا + ثَ + رَ
۴	سِیْن (س)	إِسْتَفْعَلَ	خ د م	إِسْتَخْدَمَ	إِ + سْ + تَ + خْ + دَ + مَ
۵	لَام (ل)	اَلْفِعَالُ	ک ت ب	اَلْکِتَابُ	أَ + لْ + کِ + تَ + ا + بُ
۶	مِیْم (م)	مُفَعِّلٌ	ع ل م	مُعَلِّمٌ	مُ + عَ + لْ + لِ + مٌ
۷	نُون (ن)	إِنْفَعَلَ	ق ل ب	إِنْقَلَبَ	إِ + نْ + قَ + لَ + بَ
۸	وَاوْ (و)	فُوعِلَ	ق ت ل	قُوتِلَ	قُ + وْ + تِ + لَ
۹	هَاء (ه)	مَفْعَلَة	درس	مَدْرَسَةٌ	مَ + دْ + رَ + سَ + ةٌ
۱۰	یَاء (ی)	یُفْعِلُ	ح س ن	یُحْسِنُ	یُ + حْ + سِ + نُ

نوٹ:۔

دس حُرُوف زَائِدَه کو، یادداشت کے لیے اس طرح باندھا گیا ہے۔

سَأَلْتُمُوْنِیْهَا "آپ لوگوں نے مجھ سے پوچھا تھا" (حروف کے بارے میں)

اَلْیَوْمَ تَنْسَاهَا "آج بھی تو انہیں بھول گیا"

سبق نمبر ۴۹

وَزْن اور مَوْزُوْن

وَزْن MEASURE

وَزْن، جس کی جمع 'اوزان' ہے، وہ باٹ، سانچہ یا پیمانہ ہے جس پر دوسرے الفاظ ڈھالے جائیں۔

مثلاً 'فَاعِلٌ' ایک وزن کا پیمانہ ہے۔ کام کرنے والے کے لیے۔

اس وَزْن پر مختلف الفاظ ڈھالے گئے ہیں۔ غور سے دیکھئے۔

۱۔ ذَاهِبٌ : جانے والا ۲۔ كَاتِبٌ : لکھنے والا

۳۔ عَالِمٌ : جاننے والا ۴۔ نَاصِرٌ : مدد کرنے والا

۵۔ فَاتِحٌ : کھولنے والا ۶۔ قَارِئٌ : پڑھنے والا

اوپر کی تمام مثالوں میں، وَزْن 'فَاعِلٌ' ہے۔ اسی طرح مَفْعُوْلٌ، أَفْعَلُ، فَعَّالٌ فِعَالٌ، وغیرہ وغیرہ 'اَوْزَان' ہیں۔

مَوْزُوْن THE MEASURED

مَوْزُوْن وہ لفظ ہے، جو وَزْن کے مطابق ڈھالا گیا ہو۔

اوپر کی مثال میں، ذَاهِبٌ، كَاتِبٌ، عَالِمٌ، نَاصِرٌ، فَاتِحٌ اور قَارِئٌ، فَاعِلٌ کے وزن پر 'مَوْزُوْن' ہیں۔

اسی طرح مَكْتُوْبٌ (مَفْعُوْلٌ)، أَحْسَنُ (أَفْعَلُ)، جَبَّارٌ (فَعَّالٌ)، ضِرَارٌ

(فِعَالٌ) وغیرہ 'مَوْزُون' ہیں۔

وَزْن اور مَوْزُون کی کچھ اور مثالوں پر غور کیجئے۔ وَزْن، دراصل ایک سانچہ، باٹ، یا پیمانہ ہے اور مَوْزُوْن، وَزْن کیا گیا (Weighted) لفظ ہے۔

۱۔ مَفْعُوْلٌ	مَكْتُوبٌ (جسے لکھا گیا)، مَظْلُومٌ (جس پر ظلم کیا گیا)	
۲۔ فِعَالَةٌ	تِجَارَةٌ، زِرَاعَةٌ، خِيَاطَةٌ	
۳۔ فَعَّالٌ	وَهَّابٌ (بہت دینے والا)، دَجَّالٌ (بڑا فریبی)	
۴۔ فُعَالٌ	صُدَاعٌ (سردرد)، زُكَامٌ (زکام)، سُعَالٌ (کھانسی)	
۵۔ فَاعُوْلٌ	فَارُوقٌ، طَاغُوتٌ	
۶۔ فَعْلَانُ	عَطْشَانُ (پیاسا)، كَسْلَانُ (کاہل)	
۷۔ مَفْعِلٌ	مَسْجِدٌ، مَغْرِبٌ، مَشْرِقٌ	
۸۔ إِفْعَالٌ	إِحْسَانٌ، إِنْكَارٌ، إِكْرَامٌ	
۹۔ تَفْعِيْلٌ	تَذْكِيْرٌ، تَسْبِيْحٌ، تَوْضِيْحٌ، تَشْرِيْفٌ	
۱۰۔ تَفْعِلَةٌ	تَزْكِيَةٌ، تَرْبِيَةٌ	
۱۱۔ تَفَعُّلٌ	تَدَبُّرٌ، تَفَكُّرٌ، تَذَلُّلٌ، تَشَكُّرٌ	
۱۲۔ إِفْتِعَالٌ	إِرْتِيَابٌ، إِشْتِغَالٌ، إِشْتِعَالٌ	

مندرجہ بالا الفاظ کے حروف اصلیہ (مادے) الفاظ کے آگے قوسین میں لکھیے۔

سبق نمبر ۵۰

حُرُوفِ اَصْلِیَّہ (یعنی مادّے) کے اعتبار سے، فعل کی دو (۲) قسمیں ہیں۔
نعل ثُلَاثی اور فعل رُباعی۔ نعلِ ثلاثی کی مزید دو (۲) قسمیں ہیں۔

۱۔ فعل ثلاثی مُجَرَّد ۲۔ نعل ثُلَاثِی مَزِید فیہ۔

۱۔ نعلِ رُبَاعی مُجَرَّد ۲۔ فعل رُبَاعِی مزید فیہ

فِعْلِ ثُلَاثِی

نعل ثُلَاثی مُجَرَّد:۔

نعل ثلاثی مُجَرَّد، وہ فعل ہے، جو تین حروف پر مبنی ہو یعنی وہ فعل ہے، جس کے (واحد مذکر غائب) فعل ماضی میں صرف تین حروف پائے جائیں۔

مثلاً ذَھَبَ : وہ گیا، یہاں ذ، ھ، اور ب صرف تین اصلی حروف ہیں۔

فَاء کَلِمَہ FIRST LETTER

ذَھَبَ، مَوْزُون ہے، فَعَلَ کے وَزْن پر

ذَھَبَ میں ذال 'ذ' پہلا کلمہ ہے۔اس لیے فَاء کَلِمَہ کہلاتا ہے۔

فَتَحَ میں فَاء، 'فَا کَلِمَة' ہے اور جَمَعَ میں جِیْم، فَاء کَلِمَہ ہے۔

عَیْن کَلِمَہ MIDDLE LETTER

ذَھَبَ میں درمیانی کَلِمَة ھَاء (ھ) ہے۔ فَعَلَ میں درمیانی کَلِمَة 'عَیْن' ہے۔اس طرح ھَاء عَیْن کَلِمَہ ہوا۔ فَتَحَ ، جَمَعَ ، عَلِمَ میں علی الترتیب تَاء (ت)، میم (م)، اور لَام (ل) عین کلمے کہلائیں گے۔

لَام کَلِمَہ LAST LETTER

ثُلَاثی مُجَرَّد کا آخری حرف اگر فَعَلَ کے وزن پر ہو تو لام کَلِمَہ کہلاتا ہے۔

جیسے ضَرَبَ باء (بَ)، نَصَرَ کا رَاء (رَ) اور عَلِمَ کا مِیم (مَ)، لَام کلمہ ہے۔

فعل ثلاثی مزید :۔

فِعْل ثُلَاثِي مَزِيْد، وہ فعل ہے، جس کے مادے میں تین اصلی حروف کے علاوہ ایک دو حرف بڑھا لیے گئے ہوں۔ مثلاً ذَهَبَ سے أَذْهَبَ، اور فَعَلَ کے بجائے أَفْعَلَ، إِنْفَعَلَ، إِفْتَعَلَ وغیرہ۔ اسی طرح بَدَلَ (ب، د، ل) سے بَدَّلَ، بَادَلَ، أَبْدَلَ، تَبَدَّلَ، تَبَادَلَ، إِسْتَبْدَلَ، أَفْعَالِ ثُلَاثِي مَزِيد فيه ہیں۔

فِعْلِ رُبَاعِي

رُبَاعِي مُجَرَّد :۔

رُبَاعِي مُجَرَّد وہ فعل ہے جو بغیر کسی حرف زائد کے چار اصلی حروف سے بنا ہو، مثلاً فَعْلَلَ کے وزن پر دَحْرَجَ۔ یہاں د، ح، ر اور ج چار اصلی حروف ہیں۔

مزید مثالیں یہ ہیں۔ وَسْوَسَ، قَنْطَرَ، دَمْدَمَ، مَضْمَضَ، زَخْرَفَ۔

رُبَاعِي مَزِيد

رُبَاعِي مزيد فيه وہ فعل ہے جس میں چار اصلی حروف (جیسے : د، ح، ر، ج) کے علاوہ حروف زائدہ بھی ہوں۔ جیسے: تَفَعْلَلَ کے وزن پر تَدَحْرَجَ یہاں تَ حرف زائد ہے۔

چند اور مثالیں ملاحظہ کیجیے۔

۱۔ زَلْزَلَ رُبَاعِي مُجَرَّد سے تَزَلْزَلَ رُبَاعِي مَزِيْد فيه ہے۔

۲۔ سَلْسَلَ رُبَاعِي مُجَرَّد سے تَسَلْسَلَ رُبَاعِي مَزِيْد فيه ہے۔

۳۔ حَرْجَمَ رُبَاعِي مُجَرَّد سے إِحْرَنْجَمَ رُبَاعِي مَزِيْد فيه ہے۔

۴۔ طَمْئَنَ رُبَاعِي مُجَرَّد سے إِطْمَأَنَّ رُبَاعِي مَزِيْد فيه ہے۔

خلاصہ اسم کی قسمیں
۱۔ اسم (عدد کے اعتبار سے)
واحد
مُثنیٰ
جمع
جمع سالم
جمع مُکسّر
۲۔ اسم (جنس کے اعتبار سے)
مُذکر
مؤنث
۳۔ اسم (عمومیت اور خصوصیت کے اعتبار سے)
نَکِرَہ
مَعْرِفَہ اور اس کی سات (۷) قسمیں
عَلَم
ضَمِیر
اِشارہ
موصول
نداء
مُضَاف
مُعَرَّف بِاللّام

۴۔ اسم (اعرابی حالت کے اعتبار سے)
مَرْفُوع
مَنْصُوب
مَجْرُور
۵۔ اسم (اعراب کے اعتبار سے)
مُعْرَب
مَبْنِی
مُشْکِل
۶۔ اسم (عِلمِ اشتقاق میں)
اِسْمِ مُشْتَق
اِسْمِ جَامِد
مُبَالغه
صِفت
فَاعِل
مَفْعُول
ظَرف
آله
تَفْضِيل

باب نمبر ۹
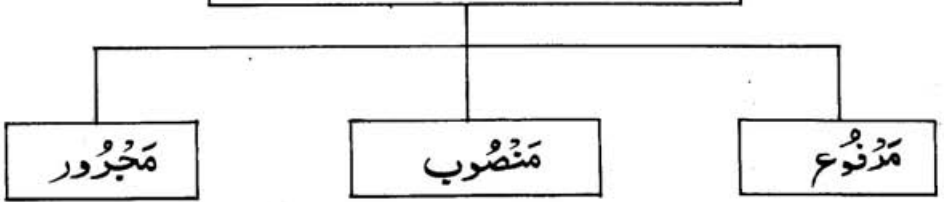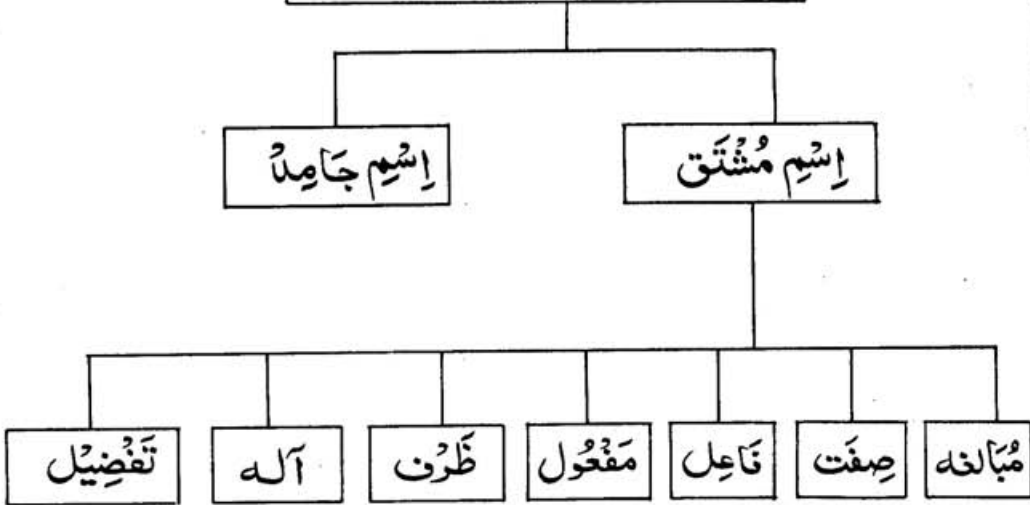
سبق نمبر ۵۱

اِسمِ فَاعِل

۱۔ اِسمِ فَاعِلْ، وہ اِسمِ مُشْتَق ہے، جس سے فِعْل صادر ہوتا ہے۔
(یعنی جو کام کرتا ہے)
جیسے ظَالِمٌ، ظُلْم، کرنے والے کو کہتے ہیں۔ اور ضَاحِكٌ، ہنسنے والے کو۔
۲۔ ثُلاثِی مُجَرَّد سے اِسمِ فَاعِل، فَاعِلٌ کے وَزْن پر آتا ہے۔
۳۔ اِسمِ فَاعِل کو "ذوا لفِعل مَعْرُوف" بھی کہتے ہیں، کیونکہ یہ وہ ذات ہے، جس سے "فِعْل" مَنْسُوب کیا گیا ہے۔
۴۔ جِنْس اور عدد کے اعتبار سے اس کی مختلف صورتیں یہ ہیں۔

جَمْع	مُثَنّٰی	وَاحِد	
	عدد		
جَمْع	مُثَنّٰی	وَاحِد	جِنْس
فَاعِلُوْنَ	فَاعِلَانِ	فَاعِلٌ	مُذَکَّر
فَاعِلَاتٌ	فَاعِلَتَانِ	فَاعِلَةٌ	مُؤَنَّث

۵۔ مندرجہ بالا اَوْزَان پر، مَوْزُوْن مُفْرَدَات اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیے۔

وَزْن	مَوْزُون اِسْمِ فَاعِل	مشق
فَاعِلٌ	هَالِكٌ (ہلاک ہونے والا) كَاظِمٌ (اندر ہی اندر گھٹنے والا) كَالِحٌ (ترش رو)، لَاعِنٌ (لعنت بھیجنے والا) نَاهِقٌ (زائل اور کمزور پڑنے والا) ضَاحِكٌ (ہنسنے والا) ضَامِرٌ (لاغر، دبلا، کمزور پڑنے والا) غَابِرٌ (پیچھے رہ جانے والا) غَافِرٌ (ڈھانکنے والا اور معاف کرنے والا)۔	
فَاعِلَة	جَامِدَةٌ (جمنے والی) ذَائِقَةٌ (چکھنے والی) صَاحِبَةٌ (بیوی) سَاهِرَةٌ (جاگنے والی) جَارِيَةٌ (بہنے والی) بَارِزَةٌ (ظاہر ہونے والی) خَافِضَةٌ (نیچے گرانے والی) رَافِعَةٌ (اوپر اٹھانے والی) دَاحِضَةٌ (باطل) رَاجِفَةٌ (ہلنے والی، زمین) غَاشِيَةٌ (چھا جانے والی) عَامِلَةٌ (کام کرنے والی) نَاصِبَةٌ (تھکنے والی) حَامِيَةٌ (گرمی دینے والی) آنِيَةٌ (کھولنے والی) نَاعِمَةٌ (رونق دینے والی) عَالِيَةٌ (بلند کرنے والی) لَاغِيَةٌ (بے کار کرنے والی) صَاعِقَةٌ (گرجنے والی آگ یعنی آسمانی بجلی)	
فَاعِلَانِ	صَالِحَانِ (دو نیک مرد) كَامِلَانِ (دو کامل مرد) سَاحِرَانِ (دو مرد جادوگر) آخَرَانِ (آخری دو مرد) صَاحِبَانِ (دو مرد دوست) دَائِبَانِ (دو گھومنے والے)	

مشق	موزون اِسْمِ فَاعل	وزن
	صَالِحَتَانِ (دو نیک عورتیں) کَامِلَتَانِ (دو کامل عورتیں) سَاحِرَتَانِ (دو جادوگرنیاں) کَافِرَتَانِ (دو کفر کرنے والیاں) آخِرَتَانِ (آخری دو عورتیں) صَاحِبَتَانِ (دو عورتیں دوست) دَائِبَتَانِ (دو لگاتار گردش کرنے والیاں یعنی رات دن)	فَاعِلَتَانِ
	زَاجِرَاتٌ (ڈانٹنے والیاں) سَابِحَاتٌ (تیرنے والیاں) سَابِقَاتٌ (آگے بڑھنے والیاں) بَاسِقَاتٌ (اُونچی ٹہنیوں والیاں) نَاشِطَاتٌ (شوق دل سے کام کرنے والیاں اَلصَّافِنَاتُ (تین ٹانگوں پر کھڑی ہونے والی گھوڑیاں) ذَارِيَاتٌ (گھیرنے والیاں) عَادِيَاتٌ (سرگرمی دکھانے والیاں) نَازِعَاتٌ (گھسیٹ لانے والیاں) حَامِلَاتٌ (اُٹھانے والیاں) جَارِيَاتٌ (بہنے والیاں) صَائِمَاتٌ (روزہ رکھنے والیاں) نَاشِرَاتٌ (بکھیرنے والیاں) ذَاكِرَاتٌ (ذکر کرنے والیاں) بَاقِيَاتٌ (باقی رہنے والیاں) قَانِتَاتٌ (چپ رہنے والیاں) رَاسِيَاتٌ (مضبوط جڑوں والیاں) شَامِخَاتٌ (بلند رہنے والیاں)	فَاعِلَاتٌ

وزن	موزون اسم فاعل	مشق
فَاعِلُوْنَ	غَافِلُوْنَ (غفلت برتنے والے) نَائِمُوْنَ (سونے والے)	
	قَاعِدُوْنَ (بیٹھنے والے) سَابِقُوْنَ (آگے بڑھنے والے)	
فَاعِلُوْنَ	وَارِدُوْنَ (اُترنے والے) بَاسِطُوْنَ (پھیلانے والے)	
	دَاخِرُوْنَ (عاجزی دکھانیوالے) سَامِدُوْنَ (حیران ہونے والے)	
	عَاکِفُوْنَ (رک جانے والے) مَاکِثُوْنَ (ٹھہرنے والے)	
	حَامِدُوْنَ (حمد کرنے والے) رَاجِعُوْنَ (لوٹنے والے)	

نوٹ :۔

مثال میں، اسم فاعل دَاعِدٌ ، وَاصِلٌ اور وَارِثٌ کے وزن پر آتا ہے۔

اجوف میں، اسم فاعل قَائِلٌ ، خَائِفٌ اور بَائِعٌ کے وزن پر آتا ہے۔

ناقص میں، اسم فاعل بَاقٍ ، قَاضٍ ، مَاضٍ اور وَادٍ کے وزن پر آتا ہے۔

مشق :۔

مندرجہ بالا اسمائے فاعل

۱۔ اگر مذکر ہوں تو مؤنث بنائیے۔

۲۔ اگر مؤنث ہوں تو مذکر بنائیے۔ لیکن واحد کو واحد، مثنیٰ کو مثنیٰ، اور جمع کو جمع ہی رہنے دیجئے۔

سبق نمبر ۵۲

اِسمِ مَفعُول

۱۔ اِسمِ مَفعُول، وہ اِسمِ مُشتَق ہے، جس پر فَاعِل کا فِعل واقع ہوتا ہے۔
(یعنی جس پر فِعل کا اثر پڑتا ہے)

جیسے مَظلُومٌ ظاہر ہے ظَالِم کے ظُلم نے اُسے مَظلُوم بنادیا۔

۲۔ ثُلَاثِی مُجَرَّد سے یہ، مَفعُولٌ کے وَزن پر آتا ہے۔

۳۔ اِسمِ مَفعُول کو 'ذُوالفِعل مَجھُول' بھی کہتے ہیں، کیونکہ یہ وہ ذات ہے، جس سے فِعل مَنسُوب کیا گیا ہے۔

۴۔ جِنس اور عدد کے اعتبار سے اس کی مختلف صورتیں یہ ہیں :۔

جنس / عدد	وَاحِد	مُثَنّٰی	جمع
مُذَکَّر	مَفعُولٌ	مَفعُولَانِ	مَفعُولُون
مُؤَنَّث	مَفعُولَۃٌ	مَفعُولَتَانِ	مَفعُولَاتٌ

۵۔ مندرجہ بالا اَوزَان پر، مَوزُون مُفرَدَات اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیے۔

مشق :۔ مندرجہ ذیل افعال مفعول، ۱۔ اگر واحد ہوں تو جمع بنائیے۔
۲۔ اگر جمع ہوں تو واحد بنائیے ۳۔ اگر مثنی ہوں تو جمع بنائیے۔
مونث کو مونث اور مذکر کو مذکر ہی رکھیے۔

وَزن	موزوں اِسمِ مفعول	مشق
مَفعُولٌ	مَبعُوثٌ (اُٹھایا جانے والا) مَسبُوقٌ (پیچھے کیا جانے والا)	

	مَخْتُوْمٌ (مہر لگایا ہوا) مَسْتُوْرٌ (چھپایا ہوا) مَذْکُوْرٌ (ذکر کیا ہوا) مَسْحُوْرٌ (جادو کیا ہوا) مَذْبُوْحٌ (ذبح کیا ہوا) مَغْضُوْبٌ (غضب کیا ہوا) مَرْقُوْمٌ (رقم کیا ہوا) مَغْلُوْبٌ (غلبہ پایا ہوا) مَکْتُوْبٌ (لکھا ہوا) مَهْزُوْمٌ (شکست خوردہ) مَنْشُوْرٌ (بکھرا ہوا) مَثْبُوْرٌ (شامت زدہ) مَخْذُوْلٌ (بے سہارا) مَدْحُوْرٌ (دور کیا ہوا) مَرْجُوْمٌ (پتھر مارا ہوا) مَزِیْدٌ، مَبِیْعٌ	
مَفْعُوْلَةٌ	مَلْعُوْنَةٌ (لعنت کی گئی عورت) مَصْفُوْفَةٌ (صف میں لگائی ہوئی) مَعْرُوْفَةٌ (معلوم) مَنْصُوْرَةٌ (مدد کی گئی)	
مَفْعُوْلَانِ	مَسْحُوْرَانِ (دو جادو کیے گئے) مَکْتُوْبَانِ (دو لکھے گئے) مَغْلُوْبَانِ (دو زیردست) مَرْجُوْمَانِ (دو پٹے ہوئے)	
مَفْعُوْلَتَانِ	مَبْسُوْطَتَانِ (مونث، دو کشادہ) مَسْحُوْرَتَانِ (دو سحر زدہ (عورتیں) مَنْصُوْرَتَانِ دو مدد کی گئی (عورتیں)	
مَفْعُوْلُوْنَ	مَحْرُوْمُوْنَ (محروم ہو جانے والے) مَبْعُوْثُوْنَ (اُٹھائے جانے والے) مَجْمُوْعُوْنَ (جمع کیے گئے مَسْحُوْرُوْنَ (سحر زدہ لوگ) مَحْجُوْبُوْنَ (روکے ہوئے) مَنْصُوْرُوْنَ (مدد کیے گئے)	
مَفْعُوْلَاتٌ	مَعْلُوْمَاتٌ (متعین چیزیں مونث) مَقْصُوْرَاتٌ (حفاظت سے رکھی ہوئی مؤنث) مَعْرُوْشَاتٌ (تانے جلنے والیاں، چھت) مَعْدُوْدَاتٌ (گنی ہوئی)	

سبق نمبر ۵۳

اِسمِ ظَرف

۱۔ ظَرْف بھی ایک اِسْمِ مَشْتَق (Derived Noun) ہے۔

۲۔ ظَرْف، زمانی بھی ہو سکتا ہے، جو کام (فِعل) کا وقت بتائے۔

جیسے مُبْتَدَاٌ کام کے شروع کرنے کا وقت ہے۔

۳۔ ظَرْف، مَکانی بھی ہو سکتا ہے، جو کام (فعل) کی جگہ بتائے۔

جیسے : مَدْرَسَۃٌ پڑھنے کی جگہ ہے۔

۴۔ اِسْمِ ظَرْف کے چار (۴) اَوْزان ہیں۔تیسرا بہت کم آتا ہے۔اور چوتھا مَفْعَلَۃٌ مونث ہے۔جو کسی جگہ، کسی چیز کی کثرت کو ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے۔

۱۔ مَفْعَلٌ ۲۔ مَفْعِلٌ ۳۔ مَفْعُلَۃٌ

عدد اور جنس کے اعتبار سے ظَرْف ان اَوْزان پر آتا ہے۔

جمع	مُثَنّیٰ	وَاحِد	جنس
مَفَاعِلُ	مَفْعَلَانِ	مَفْعَلٌ	مُذَکَّر
مَفَاعِلُ	مَفْعَلَتَانِ	مَفْعَلَۃٌ	مُؤَنَّث

۵۔ مَصَادِرِ مِیمی بھی ظَرْف کے وَزْن پر آتے ہیں۔تفصیل سبق نمبر ۵۶ میں ملاحظہ فرمائیے

۶۔ مضمُومُ العَیْن فِعلِ مُضَارِع سے، ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے مگر مندرجہ ذیل أَسْمائے ظَرْف (مَفْعَل کے بجائے) ، خلاف قانون، مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے ہیں۔

مَنْسِکٌ (قربان گاہ)	مَجْزِرٌ (اونٹ ذبح کرنے کی جگہ)
مَطْلِعٌ (سورج طلوع ہونے کی جگہ)	مَشْرِقٌ (سورج نکلنے کی جگہ)
مَفْرِقٌ (مانگ)	مَسْقِطٌ (گرنے کی جگہ)
مَرْزِقٌ (کھیتی رکھنے کی جگہ)	مَسْجِدٌ (مسلمانوں کی عبادت گاہ)
مَسْکِنٌ (رہنے کی جگہ)	مَنْبِتٌ (اُگنے کی جگہ)
مَغْرِبٌ (سورج غروب ہونے کی جگہ)	

اِسمِ ظَرف (زمان ومکان)

وَزْن	مَوْزُون اِسمِ ظَرف	مشق
۱۔مَفْعَلٌ	مَرْقَدٌ، مَقْتَلٌ، مَقْهَىٌ، مَطْلَعٌ، مَصْنَعٌ، مَذْبَحٌ مَتْجَرٌ، مَكْتَبٌ، مَسْمَعٌ، مَطْعَمٌ، مَسْقَطٌ، مَبْدَءٌ مَشْعَرٌ، مَعْمَلٌ، مَلْعَبٌ، مَخْرَجٌ، مَدْخَلٌ، مَشْرَبٌ مَنْصَرٌ، مَبْلَغٌ، مَضْجَعٌ، مَسْكَنٌ۔	
۲۔مَفْعِلٌ	مَحْبِسٌ، مَغْرِبٌ، مَجْلِسٌ، مَشْرِقٌ، مَسْجِدٌ، مَنْزِلٌ، مَجْزِرٌ، مَهْلِكٌ، مَطْلِعٌ، مَفْرِقٌ (مانگ)، مَنْسِكٌ، مَنْخِرٌ (نتھنا)، مَرْجِعٌ، مَرْفِقٌ، مَوْسِمٌ، مَوْعِدٌ، مَسْكِنٌ (رہنے کی جگہ) مَوْرِدٌ، مَضْرِبٌ، مَهْلِكٌ، مَعْزِلٌ	

۳۔ مَفْعَلَةٌ	مَكْتَبَةٌ (کتابوں کی جگہ)، مَزْرَعَةٌ (کھیتی کی جگہ)، مَأْبَلَةٌ (اونٹوں کی جگہ)، مَسْبَعَةٌ (درندوں کی جگہ)، مَدْرَسَةٌ (پڑھنے کی جگہ)، مَصْنَعَةٌ (صنعت کی جگہ)، مَصْبَغَةٌ (دھوبی گھاٹ)، مَقْبَرَةٌ ، مَغْسَلَةٌ	

مشق: مندرجہ بالا اسمائے ظرف سے، اسمائے فاعل (مذکر واحد) بنائیے۔

اِسمِ ظرف کی قرآنی مثالیں

۱۔ (اُذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ **الْمَشْعَرِ** الْحَرَامِ) (البقرة: ۱۹۸)

"مَشْعَرِ حَرَام (مزدلفہ) کے پاس اللہ کا ذکر کرو"

یہاں **مَشْعَرٌ** **مَفْعَلٌ** کے وزن پر ظرفِ مکان ہے، جو شعائرِ حج ادا کرنے کی ایک جگہ ہے۔

۲۔ (مَثَلُ نُورِهٖ **كَمِشْكٰوةٍ** فِيْهَا مِصْبَاحٌ) (نور: ۳۵)

اُس کے نور کی مثال مشکوٰۃ (طاق) کی سی ہے جس میں ایک مِصْبَاح (چراغ) ہے"

یہاں مِشْكٰوة ، مِفْعَالٌ کے وزن پر ظرفِ مکان ہے۔

۳۔ (لَا **مَرْحَبًا** بِكُمْ) (ص: ۶۰)

"تمہارے لیے کسی قسم کا خیر مقدم نہیں ہے"

یہاں **مَرْحَبٌ** ، **مَفْعَلٌ** کے وزن پر، استقبال کی جگہ ہے۔

۴۔ (ذٰلِكَ **مَبْلَغُهُمْ** مِنَ الْعِلْمِ) (النجم: ۳۰)

"یہ ان کے علم کی (پہنچ کی) آخری منزل ہے"

یہاں مَبْلَغٌ ، مَفْعَل کے وزن پر ظَرْفِ مَکان ہے۔

۵۔ (کَانَ فِي مَعْزِلٍ) (ھود : ۴۲)

"(حضرت نوح کا بیٹا) دور فاصلے پر تھا۔"

یہاں مَعْزِل ، مَفْعِلٌ کے وزن پر ظَرْفِ مَکان ہے۔

۶۔ کشائش رزق کی دُعا۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ۔ (مشکوٰۃ)

"اللہ کی توفیق کے سوا، نقصان سے بچنے اور فائدہ حاصل کرنے کی کوئی طاقت نہیں ہے۔ کوئی پناہ کی جگہ اور کوئی نجات کی جگہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کہیں نہیں ہے۔"

یہاں مَلْجَاءٌ مَنْجَاءٌ دونوں الفاظ مَفْعَلٌ کے وزن پر ظرف مکان ہیں۔

۷۔ (اِنَّ مَوْعِدَ هُمُ الصُّبْحُ) (ھود : ۸۱)

" یقیناً ان کی تباہی کے لیے صبح کا وقت مقرر ہے۔"

نوٹ :۔

مثال میں اسمائے ظرف مِیعادٌ ، مِیقاتٌ اور مِیلادٌ کے وزن پر آتے ہیں۔

اجوف میں اسمائے ظرف مَدَارٌ ، مَزَارٌ اور مَتَابٌ کے وزن پر آتے ہیں۔

ناقص میں اسمائے ظرف مَأْدیٰ ، مَرْجیٰ اور مَرْعیٰ کے وزن پر آتے ہیں۔

سبق نمبر ۵۴

اِسْمِ آلَة

۱۔ اِسْمِ آلَة ، وہ مُشْتَقْ اِسْم (Derived Noun) ہے، جو کسی کام کی تکمیل کے لیے آلہ (آدْزَار) یا ذریعہ بنایا گیا ہو۔ جیسے مِحْرَاثٌ (ہَل) حَرْثٌ (کھیت) سے کھیتی کرنے کے لیے ایک آلہ (Tool) ہے۔

اور مِفْتَاحٌ (کنجی)، کھولنے کے لیے آلہ ہے۔ جو فَتْحٌ (کھولنا) سے ہے۔

۲۔ اسم آلہ کے چار (۴) آدْزَان ہیں۔ جن میں سے آخری مؤنث ہے۔

تیسرا قَلِیْلُ الِاسْتِعْمَال ہے۔

مِفْعَلٌ ، مِفْعَالٌ ، مُفْعَلَةٌ اور مِفْعَلَةٌ (مُؤنث)

۳۔ اِسْمِ آلہ کا واحد، مثنّٰی، جمع اور تذکیر وتانیث کے لیے ذیل کا چارٹ دیکھئے۔

وَزْن	جِنْس	وَاحِد	مُثَنّٰی	جمع
مِفْعَلٌ	مُذَکَّر	مِضْرَبٌ	مِضْرَبَانِ	مَضَارِبُ
مِفْعَلَةٌ	مؤنَث	مِضْرَبَةٌ	مِضْرَبَتَانِ	مَضَارِبُ
مِفْعَالٌ	مُذَکَّر	مِضْرَابٌ	مِضْرَابَانِ	مَضَارِيْبُ

۴۔ بعض اَسْمَائے آلہ ، جَامِد بھی ہوتے ہیں (یعنی مشتق نہیں ہوتے)۔

جیسے : سِکِّیْنٌ (جمع سَکَاکِیْنُ : چھری)

مشق	موزوں اِسْمِ آلۃ	وزن
	مِسْطَرٌ (Scale)، مِخْيَطٌ (سوئی) مِخْلَبٌ (پنجہ)، مِدْفَعٌ (توپ)، مِنْجَلٌ (درانتی)، مِغْزَلٌ (چرخہ) مِبْرَدٌ (ریتی، (File)، مِلْقَطٌ (چمٹا)، مِقْمَعٌ (ہتھوڑا)	۱۔مِفْعَلٌ
	مِصْبَاحٌ (چراغ)، مِعْرَاجٌ (سیڑھی)، مِقْرَاضٌ (قینچی) مِفْتَاحٌ (کنجی)، مِنْشَارٌ (آری)، مِنْقَارٌ (چھوٹی کلہاڑی، چونچ، رنبا)، مِنْفَاخ (پھونکنی)، مِسْمَارٌ (کیل)، مِكْيَالٌ (ماپ) مِيْزَانٌ (ترازو) مِقْدَارٌ (قدر، اندازہ لگانے کا آلہ)	۲۔مِفْعَالٌ
	مُكْحُلَةٌ (سرمہ لگانے والی سلائی) قَلِيلُ الإِسْتِعْمَال ہے	۳۔مُفْعُلَةٌ
	مِرْوَحَةٌ (پنکھا)، مِكْنَسَةٌ (جھاڑو) مِنْظَرَةٌ (عینک)، مِلْعَقَةٌ (چمچہ)، مِطْرَقَةٌ (موگری، گھن، ہتھوڑا)، مِشْوَأَةٌ (چولہا)، مِصْفَاةٌ (فلٹر) مِقْمَحَةٌ (گرز، بیخ کن)، مِنْشَفَةٌ (تولیہ)	۴۔مِفْعَلَةٌ
	جَرَسٌ (گھنٹی)، فَأْس (کدال)، سِكِّيْنٌ (چھری) یہ اسمائے آلہ جامد کی مثالیں ہیں	۵۔جَامِدٌ
	خَاتَمٌ (مہر کرنے کا آلہ) قَلِيلُ الإِسْتِعْمَال ہے۔	۶۔فَاعَلٌ

اِسمِ آلہ کی قرآنی مثالیں

۱۔ لَیْسَ لَہٗ دَافِعٌ مِنَ اللّٰہِ ذِی | المَعَارِج |

مَعَارِجُ، مِعْرَجٌ کی جمع ہے، مِعْرَجٌ سیڑھی کو کہتے ہیں۔

یہاں مِعْرَجٌ، | مِفْعَلٌ | کے وزن پر ہے۔

" (عذاب کو) دفع کرنے والا کوئی نہیں، اُس خدا کی طرف سے جو عروج کے زینوں کا مالک ہے"

۲۔ (مَثَلُ نُورِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا | مِصْبَاحٌ | (نور: ۳۵)

"اُس کے نور کی مثال ایسے ہے، جیسے ایک طاق ہو اور اس میں ایک چراغ"

یہاں مِصْبَاحٌ، | مِفْعَالٌ | کے وزن پر اسم آلہ ہے۔

۳۔ (لَا تَنْقُصُوْا | الْمِكْیَالَ | وَ | الْمِیْزَانَ |) (ھود: ۸۴)

"ناپ تول میں کمی نہ کرو۔

یہاں مِكْیَال اور میزان، | مِفْعَالٌ | کے وزن پر اسمائے آلہ ہیں۔

مشق :۔ اسمائے آلہ پر مبنی الفاظ سے، ۵ جملے بنائیے۔

مشق :۔ مندرجہ بالا اسمائے آلہ سے، اسمائے فاعل (مؤنث واحد) بنائیے۔

سبق نمبر ۵۵

اِسْمِ مبالغۃ

۱۔ اِسْمِ مُبَالَغَۃ وہ اِسْمِ مُشْتَق ہے جو فِعْل ثُلاثی مُجَرَّد مُتَعَدِّی سے بنایا جاتا ہے، اور ایسی ذات کے لیے بنایا جاتا ہے، جس سے کام کی کثرت اور زیادتی ثابت ہو۔

۲۔ اِسْمِ مُبَالَغَۃ کے مفہوم میں مَصْدَرِی مَعْنی کی بلندی پائی جاتی ہے۔

۱۔ جیسے زَیْدٌ عَلَّامَۃٌ کا مطلب ہے، زید بہت بڑا عالم ہے۔

(عَلَّامَۃٌ کی ت، تائے تانیث نہیں، بلکہ تائے مُبَالَغَۃ ہے۔)

۲۔ اور زَیْدٌ جَھُولٌ کا مطلب ہے، زید بہت بڑا جاہل ہے۔

۳۔ اِسْمِ مُبَالَغَۃ کئی اَوْزَان پر آتا ہے، زیادہ تر فَعَّالٌ کے وزن پر۔ اس کی تفصیل اگلے صفحے پر ہے۔

۴۔ اِسْمِ مُبَالَغَۃ میں عموماً تذکیر و تانیث کا امتیاز نہیں ہوتا۔

لیکن بعض اوقات تائے تانیث لگا دیتے ہیں۔ جیسے

۱۔ فَعِیلٌ کی تانیث فَعِیلَۃٌ کے وزن پر، نَصِیرَۃٌ، حَبِیبَۃٌ آتی ہے۔

۲۔ فَعُولٌ کی تانیث فَعُولَۃٌ کے وزن پر آتی ہے، اگر مَفْعُول کے لیے ہو۔

جیسے جَمَلٌ حَمُولٌ (لادا ہوا اونٹ، باربرداری کے لیے مخصوص اونٹ)

نَاقَۃٌ حَمُولَۃٌ (لادی ہوئی اونٹنی، باربرداری کے لیے مخصوص اونٹنی)

اِسْمِ مبالَغَة کے اوزان

نمبر	وزن	موزوں اسمِ مبالغہ	مشق
۱	فَعَّالٌ	سَفَّاكٌ، جَبَّارٌ، فَتَّاحٌ، قَتَّالٌ، ظَلَّامٌ، خَزَّانٌ، خَرَّاصٌ، سَحَّارٌ، نَزَّاعٌ، حَمَّالٌ، بَذَّالٌ، عَلَّامٌ، كَفَّارٌ، غَسَّاقٌ، صَبَّارٌ، غَفَّارٌ، غَوَّاصٌ، قَهَّارٌ، كَذَّابٌ، وَهَّابٌ، خَتَّارٌ، تَوَّابٌ، خَنَّاسٌ، رَزَّاقٌ، سَمَّاعٌ، خَلَّاقٌ، بَنَّاءٌ، أَكَّالٌ، أَفَّاكٌ، هَمَّازٌ، مَشَّاءٌ، مَنَّاعٌ، طَوَّافٌ۔	
۲	فَعَّالَةٌ	عَلَّامَةٌ، فَهَّامَةٌ، أَمَّارَةٌ، حَمَّالَةٌ، لَوَّاحَةٌ، نَزَّاعَةٌ	
۳	فُعَّالٌ	كُبَّارٌ، صُبَّارٌ	
۴	فِعِّيلٌ	صِدِّيقٌ، شِرِّيرٌ، حِرِّيفٌ، سِكِّيرٌ، صِدِّيقَةٌ	
۵	فَعُولٌ	صَبُورٌ، شَكُورٌ، ظَلُومٌ، جَهُولٌ، خَذُولٌ، هَلُوعٌ، عَبُوسٌ، كَنُودٌ، كَفُورٌ، كَذُوبٌ، وَدُودٌ،	
۶	فُعُّولٌ	سُبُّوحٌ، قُدُّوسٌ	
	فَيْعُولٌ	قَيُّومٌ	
۷	فُعَالٌ	عُجَابٌ	
۸	فَاعُولٌ	فَارُوقٌ، طَاغُوتٌ	

۹	فَعِيْلٌ	عَلِيْمٌ ، تَبِيْعٌ (مدد کرنے والا) رَحِيْمٌ ، عَظِيْمٌ	
۱۰	فُعَلَةٌ	هُمَزَةٌ ، لُمَزَةٌ ، ضُحَكَةٌ ، ضُجَعَةٌ	
۱۱	مِفْعَلٌ	مِجْزَمٌ (بہت کاٹنے والا) ، مِحْرَبٌ	
۱۲	مِفْعَالٌ	مِهْذَالٌ ، مِنْعَامٌ ، مِكْسَالٌ ، مِقْدَامٌ ، مِفْضَالٌ	
۱۳	فَاعِلَةٌ	دَاعِيَةٌ ، دَاهِيَةٌ ، رَاوِيَةٌ	
۱۴	مِفْعِيْلٌ	مِنْطِيْقٌ ، مِسْكِيْنٌ ، مِعْطِيْرٌ	
۱۵	فَعِلٌ	حَذِرٌ ، شَرِهٌ ، نَجِسٌ ، نَخِرٌ ، خَصِمٌ صَعِقٌ	
۱۶	فُعَالٰى	سُكَارٰى ، كُسَالٰى	
۱۷	فَعْلَانُ	رَحْمٰنُ ، شَيْطَانُ ، غَضْبَانُ ، سَكْرَانُ ، كَسْلَانُ	
۱۸	فُعُلٌ	غُفُلٌ	
۱۹	فَعُوْلَةٌ	فَرُوْقَةٌ ، حَمُوْلَةٌ	
۲۰	فُعَّلٌ	قُلَّبٌ (یہ وزن جمع مکسر اسم فاعل میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے : حَائِضٌ کی جمع حُيَّضٌ ہے۔	

مشق :-

مندرجہ بالا اسمائے مُبَالَغَہ کے حُرُوفِ اصلیہ (مادہ) توسین میں لکھیے۔

سبق نمبر ۵۶

مَصۡدَر (The Infinitive) کے اَوۡزَان

مَصۡدَر کے بارے میں کچھ باتیں عِلۡمِ اشتقاق کے باب میں بیان کی جا چکی ہیں۔
اب ان کی مختلف قسموں پر غور کرتے ہیں۔ اوزان اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ **سَاکِنُ الۡعَیۡنِ مصدار** یعنی وہ مَصۡدَر، جس کا درمیانی حرف ساکن ہوتا ہے۔
جیسے: عِلۡمٌ، دَعۡوٰی، ذِکۡرٰی، مِیۡزَانٌ، رَحۡمَۃٌ، رِحۡلَۃٌ، سُرۡعَۃٌ

۲۔ **مَفۡتُوحُ الۡعَیۡنِ مصدار** یعنی وہ مصدر، جن کے درمیانی حرف پر زبر ہوتا ہے۔
جیسے: طَلَبٌ، مَرَضٌ، دَرَجَۃٌ، صَدَقَۃٌ۔

۳۔ **مَکۡسُورُ الۡعَیۡنِ مصدار** یعنی وہ مَصۡدَر، جس کے درمیانی حرف کے نیچے زیر ہو۔
جیسے: کَذِبٌ، سَرِقَۃٌ۔

۴۔ **مَضۡمُومُ الۡعَیۡنِ مصدار** یعنی وہ مصدر، جس کے درمیانی حرف پر پیش ہو۔
جیسے: سَخُطٌ

۵۔ مَصۡدَر مِیۡمِی: یہ وہ مصدر، جو میم سے شروع ہوتا ہے اور مَفۡعَلٌ، مَفۡعِلٌ
مَفۡعِلَۃٌ اور مَفۡعَلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے۔ اِسۡمِ ظَرف کا بھی یہی وزن ہے
لیکن یہ مصدر کے معانی دیتا ہے، جیسے مَدۡخَلٌ،

۶۔ اِسۡمِ مَرَّہ: یہ مَصۡدَر، فَعۡلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے اور کام کی تعداد بتاتا ہے
جیسے: ضَرۡبَۃٌ (ایک ضرب) ضَرۡبَتَیۡنِ (دو ضربیں)
نَظۡرَۃٌ (ایک نظر)، جَوۡلَۃٌ (ایک پھیرا)

۷۔ اِسْمِ نَوْع یہ مصدر، کام کی نوعیت، ھَیْئَتْ اور وَضع کے لیے استعمال ہوتا ہے اور فِعْلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے سِیْرَۃٌ (چال چلن)

۸۔ ایک ہی مادے سے، ایک سے زیادہ اَوْزَانِ مَصَادَر آسکتے ہیں۔

۹۔ کسی ایک مادے سے، مصدر کے سارے اوزان نہیں آتے۔

۱۰۔ یہ مصادر، ثلاثی مجرد کے ہیں۔ ثلاثی مزید اور رباعی کے مصادر ان شاء اللہ حصہ دوم میں بیان کیے جائیں گے۔

مَصْدَر (Infinitive) کے اَوْزَان

نمبر	قسم	وزن	مصادر
۱	سَاکِنُ الْعَیْنِ	فَعْلٌ	فَہْمٌ ، قَطْعٌ ، قَتْلٌ ،
		فِعْلٌ	عِلْمٌ
		فُعْلٌ	شُغْلٌ ، بُخْلٌ
۲	سَاکِنُ الْعَیْنِ	فِعْلَۃٌ	خِدْمَۃٌ ، فِطْرَۃٌ ، شِرْکَۃٌ ، حِسْبَۃٌ غِلْظَۃٌ ، خِطْبَۃٌ ، خِلْفَۃٌ نِحْلَۃٌ (عطیہ) ، رِحْلَۃٌ ، نِشْدَۃٌ
۳	سَاکِنُ الْعَیْنِ	فَعْلَۃٌ	زَھْرَۃٌ ، صَنْعَۃٌ (کاریگری) کَثْرَۃٌ ، لَعْنَۃٌ بَطْشَۃٌ ، بَہْجَۃٌ ، خَطْفَۃٌ ، رَجْفَۃٌ ، سَکْرَۃٌ نَزْلَۃٌ ، رَحْمَۃٌ ، رَغْبَۃٌ
۴	سَاکِنُ الْعَیْنِ	فُعْلَۃٌ	نُسْخَۃٌ ، زُلْفَۃٌ (قرب) سُرْعَۃٌ ، قُدْرَۃٌ کُدْرَۃٌ

نمبر	قسم	وزن	مصادر
۵	سَاكِنُ الْعَيْنِ	فَعْلٰى	دَعْوٰى ،
		فُعْلٰى	زُلْفٰى ، رُجْعٰى ، بُشْرٰى
		فِعْلٰى	ذِكْرٰى
۶	سَاكِنُ الْعَيْنِ	فِعْلَانٌ	حِرْمَانٌ
۷	سَاكِنُ الْعَيْنِ	فَعْلَانٌ	طَيْرَانٌ ، سَكْرَانٌ ، لَيَّانٌ
۸	سَاكِنُ الْعَيْنِ	فَعْلَاءُ	بَغْضَاءُ ، رَغْبَاءُ
۹		فَعُّوْلَةٌ	جَبُّوْرَةٌ
۱۰	مَفْتُوْحُ الْعَيْنِ	فَعَلٌ	طَلَبٌ ، مَرَضٌ ، غَرَضٌ ، فَرَحٌ
۱۱	مَفْتُوْحُ الْعَيْنِ	تَفْعَالٌ	تَجْوَالٌ (زیادہ دوڑنا) (یہ مصدر میں مبالغہ ہے)
۱۲	مَفْتُوْحُ الْعَيْنِ	فَعَالٌ	خَرَاجٌ ، خَسَارٌ ، كَسَادٌ ، رَشَادٌ ، رَمَادٌ (راکھ) سَرَاحٌ ، صَغَارٌ ، صَلَاحٌ
۱۳	مَفْتُوْحُ الْعَيْنِ	فَعَلَةٌ	دَرَجَةٌ ، صَدَقَةٌ ، غَلَبَةٌ
۱۴	مَفْتُوْحُ الْعَيْنِ	فِعَالٌ	جِدَالٌ ، خِتَامٌ (مہر) خِصَامٌ ، خِطَابٌ ، رِبَاطٌ (باز رہنا) ذِهَابٌ ، رِهَانٌ ، خِلَافٌ ، سِرَاعٌ (جلدی) ، كِفَاتٌ (جمع کرنا)
۱۵	مَفْتُوْحُ الْعَيْنِ	فُعَالٌ	رُفَاتٌ (دھول) ، سُؤَالٌ
۱۶	مَفْتُوْحُ الْعَيْنِ	فَعَالَةٌ	نَدَامَةٌ ، مَكَانَةٌ (عظمت) مَهَانَةٌ (ذلت) مَتَانَةٌ لَطَافَةٌ ، كَهَانَةٌ ، قَدَامَةٌ ، عَدَالَةٌ ، صَحَابَةٌ شَهَادَةٌ ، شَفَاعَةٌ ، فَصَاحَةٌ ۔

۱۷	مَفْتُوحُ الْعَيْنِ	فِعَالَةٌ	كِفَالَةٌ، قِنَاعَةٌ، عِمَارَةٌ، سِبَاحَةٌ، دِرَايَةٌ
۱۸	مَكْسُورُ الْعَيْنِ	فَعِلٌ	كَذِبٌ، خَنِقٌ
۱۹	مَكْسُورُ الْعَيْنِ	فَعِلَةٌ	سَرِقَةٌ
۲۰	مَكْسُورُ الْعَيْنِ	فَعِيلَةٌ	نَصِيحَةٌ، عَزِيمَةٌ، خَدِيعَةٌ
۲۱		فَعَلُوَّةٌ	جَبَرُوَّةٌ
۲۲	اِسْمِ فَاعِل	فَاعِلَةٌ	بَاقِيَةٌ (بقا) كَاذِبَةٌ (جھوٹ)
۲۳	مَكْسُورُ الْعَيْنِ	فَعِيلٌ	رَهِينٌ، رَحِيلٌ، زَمِيلٌ
۲۴	مَضْمُومُ الْعَيْنِ	فَعُلٌ	سَخُطٌ
۲۵	مَضْمُومُ الْعَيْنِ	فُعُولَةٌ	صُعُوبَةٌ، صُهُوبَةٌ، سُهُولَةٌ
۲۶	مَضْمُومُ الْعَيْنِ (فِعْلِ لازم کے مصادر)	فُعُولٌ	دُخُولٌ، ثُبُوتٌ، خُرُوجٌ، خُشُوعٌ، خُلُودٌ جُلُوسٌ، سُكُوتٌ، خُلُوصٌ مضموم العین مصادر عموماً فعل لازم کے ہیں وُضُوءٌ (پانی سے پاکیزگی کا عمل) وِضُوءٌ (وُضُوء کے پانی کا برتن)
۲۷	مَضْمُومُ الْعَيْنِ	فَعُولٌ	زَهُوقٌ، قَبُولٌ وَضُوءٌ (وُضُوء کا پانی)
۲۸	سَاكِنُ الْعَيْنِ	فُعْلَانٌ	كُفْرَانٌ، غُفْرَانٌ، سُبْحَانٌ
۲۹		فَعْلُولَةٌ	قَيْلُولَةٌ
۳۰		فَعَالِيَةٌ	كَرَاهِيَةٌ
۳۱		فُعَالَةٌ	بُخَالَةٌ

۳۲	اِسْمِ مَفْعُولٌ	مَفْعُولٌ	مَیْسُورٌ (یُسْرٌ) ، مَکْذُوبٌ (کِذْبٌ)
۳۳	مَصْدَرِمِیْمِی	مَفْعَلٌ	مَدْخَلٌ ، مَقَامٌ ، مَنَاصٌ ، مَعَاشٌ
۳۴	مَصْدَرِمِیْمِی	مَفْعِلٌ	مَرْجِعٌ ، مَوْعِدٌ ، مَهْلِكٌ
۳۵	مَصْدَرِمِیْمِی	مَفْعِلَةٌ	مَسْغِبَةٌ ، مَوْعِظَةٌ ، مَحْمِدَةٌ
۳۶	مَصْدَرِمِیْمِی	مَفْعَلَةٌ	مَخْمَصَةٌ (بھوکا رہنا) مَتْرَبَةٌ (افلاس) مَسْغَبَةٌ (قحط) مَنْقَبَةٌ ، مَرْحَمَةٌ
۳۷		مَفْعُلَةٌ	مَمْلُكَةٌ
۳۸	آوازوں کیلئے مصدر	فُعَالٌ	نُبَاحٌ ، خُوَارٌ ، رُغَاءٌ ، صُرَاخٌ ، بُكَاءٌ
۳۹	آوازوں کیلئے مصدر	فَعِيلٌ	نَعِيقٌ ، زَئِيرٌ ، نَهِيقٌ ، شَهِيقٌ ، نَئِيمٌ
۴۰	پیشہ کیلئے مصدر	فِعَالَةٌ	تِجَارَةٌ ، قِيَافَةٌ ، زِرَاعَةٌ ، خِيَاطَةٌ ، كِتَابَةٌ حِيَاكَةٌ ، صِنَاعَةٌ ، دِرَاسَةٌ
۴۱	امراض کیلئے مصدر	فُعَالٌ	زُكَامٌ ، صُدَاعٌ ، رُعَافٌ ، سُعَالٌ ، دُوَارٌ
۴۲	اضطراب کے لیے مصدر	فَعَلَانٌ	جَوَلَانٌ ، خَفَقَانٌ ، سَيَلَانٌ ، غَلَيَانٌ (یہاں عین کلمے پر زبر ہے)
۴۳	رنگ کیلئے مصدر	فُعْلَةٌ	حُمْرَةٌ ، خُضْرَةٌ ، زُرْقَةٌ ، صُفْرَةٌ
۴۴	اسم مَرَّۃ کے مصدر	فَعْلَةٌ	ضَرْبَةٌ ، فَرْحَةٌ ، جَوْلَةٌ ، نَظْرَةٌ أَكْلَةٌ (ایک نوالہ)
۴۵	اسم نوع کے مصدر	فِعْلَةٌ	جِلْسَةٌ ، سِيْرَةٌ ، مِشْيَةٌ
۴۶	مثال کے مصدر	عِلَةٌ	عِدَةٌ (وَعْدٌ) ، زِنَةٌ (وَزْنٌ) صِلَةٌ (وَصْلٌ) ، عِظَةٌ (وَعْظٌ)

سبق نمبر ۵۷

اِسمِ تفضیل

۱۔ اِسمِ تَفْضِیْل وہ اسم صفت ہے جو دو اشیاء میں سے ایک شے کو کسی صفت میں اعلیٰ اور برتر ظاہر کرے یعنی اس میں تقابل پایا جاتا ہے اور نسبتی برتری یا کلی برتری مقصود ہوتی ہے۔

جیسے زَیْدٌ أَعْلَمُ مِنْ عُمَیْرٍ زید، عُمَیْر سے زیادہ عالم ہے۔

مندرجہ بالا امثال میں أَعْلَمُ اِسمِ تفضیل ہے۔ یہ أَفْعَلُ کے وزن پر آیا ہے۔ اس کے ساتھ مِنْ کا استعمال ہوا ہے۔

۲۔ اسم تفضیل کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ تفضیل بعض ۲۔ تفضیلِ کُل

۳۔ تَفْضِیْلِ بَعْض:۔

تَفْضِیْلِ بَعْض میں، بعض چیزوں کا، بعض چیزوں کی جزوی برتری مقصود ہوتی ہے اس میں مِنْ کا استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ تَفْضِیْلِ کُلّ:

تفضیل کُل میں، اِسمِ تفضیل، مضاف بن کر مُضَافٌ اِلَیْہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ اس میں مِنْ نہیں آتا۔ تفضیل کل میں کلی برتری مقصود ہوتی ہے جیسے

۱۔ زَیْدٌ أَعْلَمُ النَّاسِ

۲۔ اَلْأَنْبِیَاءُ أَفْضَلُ النَّاسِ ۳۔ مَرْیَمُ أَفْضَلُ النِّسَاءِ

۵۔ الفاظ خَیْرٌ (بہتر) اور شَرٌّ (بدتر) اِسمِ تَفْضِیل کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں

خَیْرٌ کی جمع خِیَارٌ یا أَخْیَارٌ اور شَرٌّ کی جمع أَشْرَارٌ یا شِرَارٌ بھی استعمال ہوتی ہے۔ یہ الفاظ مِن کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں یا مُضَاف ہوتے ہیں۔ جیسے

۱۔ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ نماز، نیند سے بہتر ہے (مِنْ کے ساتھ)

۲۔ أُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں (مُضَاف کے ساتھ)

۶۔ اِسْمِ أَفْعَلُ التَّفْضِيْل پر تنوین نہیں آتی۔ یہ غیر منصرف اسم ہے۔

۷۔ واحد، مثنیٰ، جمع اور مذکر و مؤنث کے اوزان آگے ملاحظہ فرمایئے۔

۸۔ أَفْعَلُ کے وزن پر اسم صِفَت مُشَبَّهَة بھی آتی ہے، جسے أَفْعَلُ الصِّفَة کہتے ہیں۔ جبکہ یہاں أَفْعَلُ کو أَفْعَلُ التَّفْضِيْل کہتے ہیں۔

۹۔ أَفْعَلُ الصِّفَةِ کو أَفْعَلُ التَّفْضِيْل کے معانی میں ادا کرنا مقصود ہو تو أَشَدُّ أَكْبَرُ یا أَكْثَرُ کے الفاظ کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ جیسے هُوَ أَشَدُّ سَوَادًا یا أَكْثَرُ حُمْرَةً

اِسْمِ تَفْضِيْل کے اوزان

	وَاحِد	مُثَنّٰی	جَمْع
مُذَكَّر	أَفْعَلُ	أَفْعَلَانِ	أَفْعَلُوْنَ یا أَفَاعِلُ
مُؤَنَّث	فُعْلٰی	فُعْلَيَانِ	فُعْلَيَاتٌ یا فُعَلٌ

وَزْن	مَوْزُوْن أَفْعَلُ التَّفْضِيْل
أَفْعَلُ	أَبْتَرُ، أَرْحَمُ، أَوْهَنُ، أَرْذَلُ، أَسْرَعُ، أَسْفَلُ، أَجْلَدُ، أَحَقُّ، أَهَمُّ، أَشَدُّ، أَخَفُّ، أَثْقَلُ، أَجَلُّ، أَنْوَرُ، أَهْوَنُ، أَكْبَرُ، أَصْغَرُ، أَحْسَنُ، أَنْفَعُ، أَفْضَلُ، أَشْهَبُ، أَقْرَبُ، أَصْدَقُ، أَضْعَفُ، أَقْسَطُ، أَنْكَرُ۔
أَفْعَلَانِ	أَبْتَرَانِ، أَرْحَمَانِ، أَوْهَنَانِ، أَرْذَلَانِ، أَسْرَعَانِ، أَسْفَلَانِ، أَنْوَرَانِ، أَكْبَرَانِ، أَفْصَحَانِ

أَفْعَلُونَ یا أَفَاعِلُ	أَبْتَرُونَ، أَرْحَمُونَ، أَوْهَنُونَ، أَرْذَلُونَ، أَبَاتِرُ، (جمع مکسر) أَرَاحِمُ، أَوَاهِنُ، أَكَابِرُ، أَرَاذِلُ، أَصَاغِرُ، أَفَاضِلُ
فُعْلٰی	حُسْنٰی، فُضْلٰی، سُفْلٰی، كُبْرٰی، عُقْبٰی، صُغْرٰی
فُعْلَيَانِ	كُبْرَيَانِ، سُفْلَيَانِ، حُسْنَيَانِ، عُلْمَيَانِ
فُعْلَيَاتٌ یا فُعَلٌ	كُبْرَيَات، حُسْنَيَاتٌ، سُمْعَيَاتٌ (جمع مکسر) كُبَرٌ، فُضَلٌ، حُسَنٌ، سُمَعٌ

مشق : مندرجہ بالا أَفْعَلُ التفضیل کو

(۱) واحد مذکر سے واحد مونث بنایئے (۲) واحد مونث سے واحد مذکر بنایئے۔

(۳) مثنیٰ مذکر سے مثنیٰ مونث بنایئے (۴) جمع مذکر سے جمع مونث بنایئے۔

مشق : خالی جگہوں کو اوپر کے وزن پر قیاس کر کے لکھیے۔

مذکر واحد	مذکر مثنیٰ	مذکر جمع	مونث واحد	مونث مثنیٰ	مونث جمع
أَكْبَرُ	أَكْبَرَانِ	أَكْبَرُونَ یا أَكَابِرُ	كُبْرٰی	كُبْرَيَانِ	كُبْرَيَاتٌ یا كُبَرٌ
أَصْغَرُ		یا	صُغْرٰی		یا
أَسْفَلُ		یا	سُفْلٰی		یا
أَحْسَنُ		یا	حُسْنٰی		یا
أَفْضَلُ		یا	فُضْلٰی		یا فُضَلٌ
أَقْبَحُ		یا	قُبْحٰی		یا
أَحَقُّ		یا	حُقْيَا		یا
أَتْقٰی	أَتْقَيَانِ	یا	تُقْيَا		یا
أَعْلٰی	أَعْلَيَانِ	یا	عُلْيَا		یا

أَنْصَرُ		یا	نُصْرٰی		یا
أَکْرَمُ		یا	کُرْمٰی	کُرْمَیَان	یا
أَعْلَمُ		یا	عُلْمٰی	عُلْمَیَانِ	یا
أَسْمَعُ	أَسْمَعَانِ	أَسْمَعُونَ یا أَسَامِعُ	سُمْعٰی	سُمْعَیَانِ	سُمْعَیَاتٌ
أَقْسَطُ					
أَطْهَرُ					

۱۔ اِسْمِ تَفْضِیلِ بَعْض کی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں میں | مِنْ | کا استعمال ہوا ہے۔

۱۔ أَلتِّجَارَةُ | أَنْفَعُ مِنَ | الزِّرَاعَةِ تجارت، زراعت سے زیادہ فائدہ بخش ہے۔

۲۔ فَاطِمَةُ | أَفْضَلُ مِنْ | زَیْنَبَ فاطمہ زینب سے زیادہ افضل ہے۔

۳۔ أَلنِّیلُ | أَطْوَلُ مِنَ | الْفُرَاتِ دریائے نیل دریائے فرات سے زیادہ لمبا ہے۔

۴۔ أَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ | أَوْسَعُ مِنْ | ذُنُوبِي وَرَحْمَتُكَ | أَرْجٰی عِنْدِی |

مِنْ عَمَلِی (مستدرک حاکم)

"اے اللہ! تیری بخشش میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے، اور میں اپنے عمل سے زیادہ تیری رحمت کا امیدوار ہوں۔"

۲۔ اِسْمِ تفضیل کل کی مثالیں

مندرجہ ذیل چند مثالوں میں اِسْمِ تفضیل کل، بطور مُضَاف آیا ہے۔

۱۔ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا "اعمال میں افضل ترین عمل وقت پر نماز ہے۔"

(یہاں أَفْضَل مُضَاف ہے اور أَلْأَعْمَالِ مُضَاف إِلَیْہ ہے۔)

۲۔ (إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ) (الحجرات : ۱۳)

(یہاں أَكْرَمَ ، كُمْ کی ضمیر کے ساتھ بطور مضاف استعمال ہوا ہے۔

۳۔ (إِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ) (العنکبوت : ۴۱)

"یقیناً کمزور ترین گھر، مکڑی کا گھر ہوتا ہے۔"

(یہاں اِسْمِ تفضیل أَوْهَنَ ، بطور مضاف استعمال ہوا ہے۔)

۴۔ (هُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ) (یوسف : ۶۴)

"وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔"

۵۔ (إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ) (المدثر : ۳۵)

"یہ دوزخ بھی بڑی چیزوں میں سے ایک ہے۔"

(یہاں کُبَرْ جمع مونث اسم تفضیل ہے)

۶۔ (نِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ) (الرعد : ۲۴)

"کیا ہی خوب ہے یہ آخرت کا گھر" (دار، مونث سماعی ہے)۔

(یہاں عقبیٰ، فعلیٰ کے وزن پر واحد مونث اسم تفضیل ہے۔

۷۔ (هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ) (هود : ۲۷)

"یہ لوگ ہمارے پست لوگ ہیں ، بے سوچے سمجھے۔"

(یہاں أَرَاذِلُ، أَفَاعِلُ کے وزن پر جمع مذکر اسم تفضیل ہے۔ منکرین کہتے تھے کہ نبی کے پیروکار ہماری قوم کے نچلے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم کیسے اپنے أَرَاذِلُ کی پیروی کر سکتے ہیں؟)

سبق نمبر ۵۸

اِسْمُ الصِّفَةِ الْمُشَبَّهَة

۱۔ صفتِ مُشَبَّہ وہ اسم ہے جو عموماً فعل لازم سے مشتق ہوتا ہے اور کسی ذات کی ثابت شدہ صفت ظاہر کرتا ہے۔

اسم صفت معنی اور مفہوم، میں اسم فاعل اور اسم مفعول سے مشابہ ہوتا ہے۔

جیسے آپ کسی صاحب جمال کو جَمِيْلٌ کہیں تو اس کا مطلب یہ ہے حسن وجمال اس کی ثابت شدہ، مستقل اور پائیدار صفت ہے۔

۲۔ اِسْمِ فَاعِل کے برعکس اسمِ صفت مُشَبَّہ میں، وصف، مستقل اور پائیدار ہوتا ہے جیسے جَمِيْلٌ اور حَسَنٌ

(لیکن فَعْلَانُ (عَطْشَانُ) اور فُعْلٰى (عَطْشٰى) کی صفت عارضی ہوتی ہے۔)

اسمِ فاعل کی صفت، غیر مستقل، عارضی اور ناپائیدار ہوتی ہے سَارِقٌ اسم فَاعِل ہے۔ اگر آپ، زید کو سَارِق کہیں تو یہ اس کی مستقل اور پائیدار صفت نہیں ہے۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہوئے کہ سرقے کا فعل سرزد ہوا ہے۔

۳۔ أَفْعَلُ کے وزن پر آنے والے اسمائے صفت أَفْعَلُ الصِّفَه کہلاتے ہیں۔

(یہ أَفْعَلُ التَّفْضِيْل نہیں ہیں) ان کی تانیث فَعْلَاءُ اور جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ أَفْعَل التَّفْضِيْل، ایک دوسرے پر برتری اور فضیلت ثابت کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ أفعل الصّفه، رنگ، عیب اور انسانی حلیے کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۔ اسم صفت میں زمانہ نہیں پایا جاتا۔

۵۔ بعض اوقات اِسْمِ صفت مُشَبَّہ، مُتَعَدِّی اَفْعَال سے بھی بنتے ہیں اور مَفْعُوْلٌ کے معانی دیتے ہیں۔

جیسے فَعِیْلٌ کے وزن پر قَتِیْلٌ (قتل کیا ہوا) جَرِیْحٌ (مَجْرُوْحٌ) ذَبِیْحٌ (مَذْبُوْحٌ)، أَسِیْرٌ (بمعنی مَأسور یعنی قیدی)

اور فَعُوْلٌ کے وزن پر رَسُوْلٌ (بھیجا ہوا بمعنی مُرْسَلٌ)

۶۔ اہل حرفت کے لیے صفت مُشَبَّہ، فَعَّالٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے نَجَّارٌ

۷۔ اِسْمِ صِفت مُشَبَّہ کے مختلف اوزان ہیں جو آگے دیکھے جاسکتے ہیں۔

نمبر	وزن	مَوْزُوْں اِسْمِ صِفت مُشَبَّہ
۱	فَعِیْلٌ (مذکر و مونث دونوں کے لیے)	فَصِیْحٌ، سَعِیْدٌ، کَرِیْمٌ، قَتِیْلٌ، رَحِیْمٌ، خَلِیْلٌ، زَعِیْمٌ، سَرِیْعٌ، سَفِیْہٌ، سَقِیْمٌ، حَصِیْمٌ، بَشِیْرٌ بَصِیْرٌ، رَجِیْمٌ، رَفِیْقٌ، رَھِیْنٌ، غَلِیْظٌ، نَضِیْدٌ (ایک پر ایک)، نَقِیْرٌ (کندہ کیا ہوا) ھَضِیْمٌ (پتلا) بَھِیْجٌ (خوشگوار) رَحِیْقٌ (عمدہ شربت) سَمِیْنٌ (موٹا)، نَفِیْسٌ، حَرِیْصٌ (لالچی)
	فَعِیْلٌ	مفعولٌ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے قَتِیْلٌ، جَرِیْحٌ، ذَبِیْحٌ، اَسِیْرٌ

۲	فَعُولٌ	شَفُوقٌ، وَقُورٌ، غَفُورٌ، رَسُولٌ، هَلُوعٌ، ظَلُومٌ جَهُولٌ، قَتُورٌ (مذکر و مونث دونوں کے لیے)
۳	فَعْلَانُ (مذکر)	کَسْلَانُ، تَعْبَانُ، عَطْشَانُ، فَرْحَانُ، غَضْبَانُ، جَوْعَانُ، حَيْرَانُ۔ عام قاعدے کے خلاف یہ صفت عارضی ہے
۴	فَعْلیٰ (مؤنث)	کَسْلیٰ، غَضْبیٰ، عَطْشیٰ، جَوْعیٰ، فَرْحیٰ، تَعْبیٰ یہ فَعْلَانُ کے مونث کے طور پر آتا ہے اور یہ عارضی صفت ہے
۵	فَاعِلٌ	عَادِلٌ، عَالِمٌ، جَاهِلٌ، صَادِقٌ
۶	فَعِلٌ	فَرِحٌ
۷	فَعْلٌ	عَذْبٌ، صَعْبٌ
۸	فَعَلٌ	حَسَنٌ
۹	فِعْلَةٌ	قِسْمَةٌ (تقسیم)
۱۰	فُعَالٌ	شُجَاعٌ، عُجَابٌ
۱۱	فَعَالٌ	جَبَانٌ (بزدل)
۱۲	فِعَالٌ	کِرَامٌ (جمع کَرِیْمٌ)
۱۳	فُعُلٌ	جُنُبٌ
۱۴	فَعَّالٌ (اہل حرفت کے لیے)	خَيَّاطٌ (درزی) نَجَّارٌ (بڑھئی) خَبَّازٌ (نان بائی) حَجَّامٌ، بَزَّازٌ (پارچہ فروش)
۱۵	فَعِيْلَةٌ	بَصِيْرَةٌ، خَبِيْثَةٌ، خَلِيْفَةٌ
۱۶	فَعَائِل	بَصَائِرُ، خَبَائِثُ (یہ غیر منصرف ہے)

۱۷	اَفْعَلُ الصِّفَة	یہ صفت رنگ، عیب اور انسانی حلیے سے متعلق ہوتی ہے یہ صفت تین اَوْزان اَفْعَلُ، فُعلَاءُ اور فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ تفصیل اگلے صفحے پر آ رہی ہیں۔
	۱۔ أَفْعَلُ	أَحْمَرُ، أَسْوَدُ، أَعْرَجُ (واحد مذکر کے لیے)
	۲۔ فَعْلَاءُ	حَمْرَاءُ، سَوْدَاءُ، عَرْجَاءُ (واحد مؤنث کے لیے)
	۳۔ فُعْلٌ	حُمْرٌ، سُوْدٌ، عُرْجٌ (أَفْعَلُ اور فَعْلَاءُ کی جمع)

اھم نوٹ :۔

إِسْمِ أَفْعَلُ الصِّفَة کو، اَفْعَلُ التَّفضیل کے معانی میں ادا کرنا مطلوب ہو تو أَشَدُّ، أَکْبَرُ یا أَکْثَرُ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

جیسے : هُوَ اَشَدُّ سَوَادًا

یہاں سَوَادًا سیاہی کی صفت ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوا ہے۔ اور اَشَدُّ زیادہ سیاہی اور سیاہی کی شدت بیان کرنے کے لیے بطور اسم تفضیل استعمال ہوا ہے۔

رنگ عیب اور حلیے کے لیے اَفْعَلُ کے وزن پر اسمائے صفت

رنگ، عیب اور حلیہ انسانی سے متعلق صفت مُشَبَّہ کے مختلف اوزان حسب ذیل ہیں۔

یاد رہے کہ یہ اسماء انفعل التفضیل نہیں ہیں بلکہ انفعل الصِّفة ہیں۔

وزن	واحد مذکر أَفْعَلُ	واحدہ مؤنث فَعْلَاءُ	جمع مذکر و مؤنث فُعْلٌ
مُضَاعَفْ نَاقِصْ	أَصَمُّ (بہرہ) أَعْمٰی (اندھا)	صَمَّاءُ عَمْيَاءُ	صُمٌّ عُمْيٌ
	أَزْرَقُ (نیلا) أَخْضَرُ (سبز)	زَرْقَاءُ خَضْرَاءُ	زُرْقٌ خُضْرٌ
	أَصْفَرُ (سبز) أَخْرَس (گونگا)	صَفْرَاءُ خَرْسَاءُ	صُفْرٌ خُرْسٌ
	أَبْكَمُ (گونگا) أَعْرَجُ (لنگڑا)	بَكْمَاءُ عَرْجَاءُ	بُكْمٌ عُرْجٌ
اجوف	أَحْوَرُ (سیاہ چشم)	حَوْرَاءُ	حُوْرٌ (مذ + مث
	أَحْمَرُ (سرخ) أَسْوَدُ (کالا) أَبْيَضُ (سفید)	حَمْرَاءُ سَوْدَاءُ بَيْضَاءُ	حُمْرٌ سُوْدٌ بِيْضٌ
اجوف	أَعْيَنُ (فراخ چشم	عَيْنَاءُ	عِيْنٌ (مذ+مث)

اَسمائے مُشتقّہ ایک نظر میں

آپ مصدر، مادہ اور سات اسمائے مشتقہ کے بارے میں جان چکے ہیں۔ ان کے اوزان سے واقف ہو چکے ہیں۔

مندرجہ ذیل جدول کو، پہلی دو مثالوں اور پچھلے اسباق کی روشنی میں پُر کیجیے۔

مادہ	مصدر	فاعل	مفعول	ظرف	آلہ	صفت	مبالغہ	تفضیل
ن ص ر	نَصْرٌ	نَاصِرٌ	مَنْصُوْرٌ	مَنْصَرٌ	مِنْصَرٌ	نَصِیْرٌ	نَصَّارٌ	اَنْصَرُ
ف ت ح	فَتْحٌ	فَاتِحٌ	مَفْتُوْحٌ	مَفْتَحٌ	مِفْتَاحٌ	فَتِیْحٌ	فَتَّاحٌ	اَفْتَحُ
ع ل م								
ح س ب								
ک ت ب								
ض ر ب								
ک ر م								
س م ع								
ق ت ل								
ر ح م								
ن ک ر								
ج ب ر								
ظ ل م								
ر ز ق								

دسواں باب

سبق نمبر ۵۹

حُرُوفِ مُشَبَّہ بِالفِعلِ (حُرُوفِ نَاسِخَہ)

عربی زبان میں چھ حروف ایسے ہیں، جو ہیں تو حروف، لیکن یہ فعل کی طرح کام کرتے ہیں۔ اس لیے انہیں حُرُوف مُشَبَّہ بِفِعْل کہتے ہیں اور حروف نَاسِخَہ بھی کہتے ہیں۔ انہیں إِنَّ وَ أَخَوَاتُهَا (إِنَّ اور اس کی بہنیں) بھی کہا جاتا ہے۔

۱۔ إِنَّ :۔ إِنَّ (یقیناً) سے خَبَر یقینی بن کر شک سے پاک ہو جاتی ہے اس سے جملے میں تاکید اور زور پیدا ہوتا ہے۔ إِنَّ، عموماً جملے کے شروع میں آتا ہے۔

۲۔ أَنَّ :۔ اَنَّ (کہ) کے معنیٰ ہیں، جملے کے وسط میں آتا ہے۔ جیسے۔

۱۔ لِأَنَّهُ = (لِ + أَنَّ + هُ) کیوں کہ وہ

۲۔ كَأَنَّهُ = (كَ + أَنَّ + هُ) گویا کہ وہ

۳۔ كَأَنَّ :۔ كَأَنَّ (گویا کہ) تشبیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے اور تشبیہ اور تاکید جمع ہو جاتے ہیں۔

۴۔ لٰكِنَّ :۔ لٰكِنَّ (لیکن) غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے آتا ہے۔

۵۔ لَيْتَ :۔ لَيْتَ (کاش) آرزو اور تمنا کو ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے۔

۶۔ لَعَلَّ :۔ لَعَلَّ (شاید) اُمید اور توقع کے اظہار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

إِنَّ وَأَخَوَاتُهَا کے قواعد

۱۔ یہ حروف، مُبْتَدَا اور خَبَر پر آتے ہیں۔

۲۔ حروف مُشَابِہ بِالْفِعْل، مُبْتَدَاء کو مَنصوب کرتے ہیں اور خبر کو مرفوع برقرار رکھتے ہیں۔

۳۔ ان حروف کی خَبَر، إِنَّ کی خَبَر کہلاتی ہے۔

۴۔ ان حروف کا عمل، أَفْعَالِ نَاقِصَه کے عمل کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔ أَفْعَالِ نَاقِصَه مُبْتَدَاء کو مَرْفُوع برقرار رکھتے ہیں اور خَبَر کو مَنْصُوب کرتے ہیں۔

إِنَّ اور كَانَ کے اثرات کا فرق

إِنَّ، حرف ناسخ ہے اور كَانَ أَفْعَالِ نَاقِصَه میں سے ہے۔ جملہ اسمیہ پر دونوں کے اثرات مندرجہ ذیل جدول میں ملاحظہ فرمایئے:۔

جملہ اسمیہ	إِنَّ کے ساتھ جملۂ اسمیہ			كان کے ساتھ جملہ اسمیہ	
اللّٰهُ قَدِيْرٌ	إِنَّ	اللّٰهَ	قَدِيْرٌ	كَانَ اللّٰهُ	قَدِيْرًا
اَلْكِتَابَانِ مُفِيْدَانِ	إِنَّ	اَلْكِتَابَيْنِ	مُفِيْدَانِ	كَانَ الْكِتَابَانِ	مُفِيْدَيْنِ
اَلطَّالِبَةُ مُجْتَهِدَةٌ	إِنَّ	الطَّالِبَةَ	مُجْتَهِدَةٌ	كَانَ الطَّالِبَةُ	مُجْتَهِدَةً
اَلْمُنَافِقُوْنَ كَاذِبُوْنَ	إِنَّ	الْمُنَافِقِيْنَ	كَاذِبُوْنَ	كَانَ الْمُنَافِقُوْنَ	كَاذِبِيْنَ

۵۔ إِنَّمَا:۔ إِنَّمَا دو حروفوں سے مرکب ہے (إِنَّ + مَا) إِنَّ کے ساتھ اگر مَا لگ جائے تو إِنَّ کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ اور مبتداء منصوب نہیں ہوتا۔ یہ "ما" مَا الْكَافَّةُ (عمل کو روک دینے والا) کہلاتا ہے۔

۱۔ إِنَّمَا جملے کے شروع میں آتا ہے اور حَصْر کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ یعنی مفہوم کو مقید، محدود اور محصور کر دیتا ہے۔ جیسے

۱۔ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ	اہل ایمان	تو	آپس میں بھائی ہی ہیں۔
۲۔ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ	صدقات	تو	صرف محتاج لوگوں کے لیے ہی ہیں۔
۳۔ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ	میں	تو	صرف تمہاری طرح ایک انسان ہی ہوں

(اوپر کی مثالوں میں، مُؤمِنُونَ، صدقاتُ اور اَنَا | مرفوع | ہیں)۔

۲۔ | إِنَّ اللّٰهَ | عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

یہاں اللّٰہ، إِنَّ کا مُبْتَدَاء ہے۔ قَدِیْرٌ إِنَّ کی خبر ہے۔

إِنَّ نے مُبْتَدَا (اللّٰهَ) کو مَنْصُوب کر دیا ہے۔ لیکن قَدِیْرٌ، مَرْفُوع ہی ہے۔

۳۔ | إِنَّمَا إِلٰهُكُمْ | إِلٰهٌ وَّاحِدٌ (یہاں إِنَّ کے بعد مَا ہے۔ مَا کی وجہ سے، إِنَّ کا عمل باطل ہو گیا ہے۔ چنانچہ | إِلٰهٌ، مَرْفُوع | ہے۔)

۶۔ إِنَّ کے بعد إِسْمِ ظَاهِر بھی آسکتا ہے اور إِسْمِ ضَمِیر بھی۔ دونوں مَنْصُوب ہوں گے۔ ضمیروں کے ساتھ اس کی مختلف صورتیں حسب ذیل ہیں۔

جیسے: إِنَّهُ، إِنَّهَا، إِنَّكَ، إِنِّي، إِنَّا

إِنِّي کو إِنَّنِي اور إِنَّا کو إِنَّنَا بھی پڑھتے ہیں۔

۷۔ اگر إِنَّ، ایک سے زیادہ أَسْمَاء پر آئے تو وہ تمام إِسْم مَنْصُوب ہو جائیں گے۔

جیسے: إِنَّ زَيْدًا وَخَالِدًا صَالِحَانِ یقیناً زید اور خالد دونوں نیک ہیں۔

۸۔ بعض اوقات، حروف مشبہ بفعل کا مبتداء موخر کر دیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

إِنَّ اور اس کے منصوب اسم مبتداء کے درمیان، مجرور خبر آگئی ہے۔

دوسرے لفظوں میں مبتداء کو مؤخر کر دیا گیا ہے۔ جیسے

(۱) إِنَّ فِي ذٰلِكَ | لَآيَةً | (۲) إِنَّ إِلَيْنَا | إِيَابَهُمْ |

(۳) إِنَّ عَلَيْنَا | حِسَابَهُمْ |

إِنَّ کی مثالیں

۱۔ (| إِنَّ الْإِنْسَانَ | لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ) (العادیات: ۶)

"حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔"

۲۔(إِنَّمَا اللهُ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ) (النساء : ۱۷۱) "اللہ تو بس ایک ہی خدا ہے۔"

۳۔(إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكَاذِبُوْنَ) (المنافقون : ۱) "یہ منافق جھوٹے ہیں۔"

۴۔(إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَآءِ (الحدیث) "درحقیقت علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں۔"

أَنَّ کی مثال

(إِعْلَمُوا أَنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ) (البقرة : ۱۹۶)

"خوب جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔"

إِنَّ کے استعمال کے مواقع

۱۔إِنَّ جملے کے شروع میں آتا ہے اور أَنَّ درمیان میں، فعل کے بعد آتا ہے اور یہ دونوں جملے کے مضمون کو 'یقینی' بنا دیتے ہیں۔ جیسے

(۱) (إِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ) (طٰہٰ : ۱۵) "یقیناً قیامت آنے والی ہے۔"

(۲) إِعْلَمُوا أَنَّ اللهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (البقرة : ۲۴۴)

"لوگو جان لو! یقیناً اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔"

۲۔إِنَّ کے بعد إِسْم اور خَبَر سے مل کر جملہ مکمل ہو جاتا ہے ۔ اور أَنَّ کے بعد إِسْم اور خَبَر مُفْرَد کا کام دیتے ہیں (دوسرے معنوں میں أَنَّ، ایک اور جملے کا محتاج ہوتا ہے۔)

۳۔إِسْمِ مَوْصُول (مَا) کے بعد إِنَّ، پڑھا جاتا ہے۔ جیسے

(اٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ)

(القصص : ۷۶)

"ہم نے اس کو (قارون کو) اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ یقیناً ان کی کنجیاں طاقتور آدمیوں کی ایک جماعت مشکل سے اُٹھا سکتی تھی۔"

۴۔ قسم کے جواب میں، إِنَّ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے:

(وَاللهِ! إِنَّهٗ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ) "خدا کی قسم! وہ کھلی گمراہی میں ہے۔"

۵۔ قَالَ، يَقُوْلُ، قَوْلٌ کے کسی صیغے کے بعد بھی إِنَّ پڑھا جاتا ہے۔

(قَالَ إِنِّيْ عَبْدُ اللهِ) (مریم: ۳۰) "حضرت عیسیٰؑ نے کہا! یقیناً میں اللہ کا بندہ ہوں۔"

۶۔ نِداء کے بعد بھی إِنَّ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے

(يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا) (الاعراف: ۱۵۸)

"اے انسانو! میں تم سب لوگوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔"

۷۔ واؤ حالیہ کے بعد (ایسی واؤ) جو حال کا معنیٰ دے رہی ہو) إِنَّ پڑھا جاتا ہے۔
جب ایک جملے کی وضاحت کے لیے، دوسرا جملہ حالیہ استعمال ہو۔

(وَ إِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ) (البقرۃ: ۱۴۶)

"جب کہ، اُن میں سے ایک فریق حق کو چھپاتا ہے۔"

۸۔ حروفِ تنبیہ کے بعد بھی إِنَّ پڑھا جاتا ہے۔

(أَلَآ إِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ) (یونس: ۵۵)

"آگاہ ہو جاؤ! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، اللہ کا ہے۔"

۹۔ حُرُوفِ تَصْدِيْق کے بعد بھی إِنَّ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے

نَعَمْ إِنِّيْ غَرِيْبٌ (جی ہاں، میں اجنبی ہوں۔)

۱۰۔ حَرْفِ إِسْتِثْنَاء (إِلَّا) کے بعد إِنَّ پڑھا جاتا ہے۔

مَا جَآءُوْٓا إِلَّا إِنَّهُمْ لَكَارِهُوْنَ۔

(وہ لوگ، سخت بے دلی کے ساتھ آئے۔

۱۱۔ إِنَّ کی خَبَر پر، کبھی لام تاکید (مفتوح) لگا دیا جاتا ہے۔ جیسے

(إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ) (الحجر : ٦) "آپ یقیناً مجنون ہیں"

أَنَّ کے استعمال کے مواقع

پہلے بتایا گیا ہے کہ أَنَّ کے بعد آنے والا جملہ مفرد کا کام دیتا ہے۔ اس لیے أَنَّ فَاعِل، مَفْعُوْل اور مُضَاف إِلَيْه سب کچھ بن سکتا ہے۔

۱۔ أَنَّ بحَیْثِیَّتِ فَاعل

(أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ) (عنکبوت : ۵۱)

فاعل

"کیا ان لوگوں کے لیے یہ (نشانی) کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی ہے"؟

مطلب ہوگا : (أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ نُزُوْلُنَا الْكِتَابَ عَلَيْكَ)

۲۔ أَنَّ بحَیْثِیَّتِ مُضَاف إِلَيْه

جیسے : فَعَلَ هٰذَا مِنْ حَيْثُ أَنِّيْ لَا أُحِبُّهُ۔

مضاف الیہ

(اس نے یہ اس لیے کیا کہ وہ مجھے ناپسند ہے۔)

مطلب ہوگا : (مِنْ حَيْثُ لِعَدَمِ حُبِّيْ لَهٗ)

مفعول بہ

۳۔ أَنَّ بحَیْثِیَّتِ مَفْعُوْل بِه

جیسے (وَلَا تَخَافُوْنَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ) (الانعام : ۸۱)

"جب کہ تم لوگ نہیں ڈرتے، اللہ کے ساتھ شریک بناتے ہوئے"

مطلب ہوگا : (وَلَا تَخَافُوْنَ شِرْكَكُمْ بِاللّٰهِ)

۴۔ حَرْفِ جَرّ کے بعد :۔

حَرْف جَرّ کے بعد | أَنَّ |

(ذٰلِكَ | بِأَنَّ اللّٰهَ | هُوَ الْحَقُّ) (الحج : ٦)

"یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ اللہ ہی حق ہے۔" یہاں اَنَّ ب کے بعد آیا ہے۔

۵۔ حرف شرط لَوْ کے بعد :

حَرْفِ شرط لَوْ کے بعد بھی أَنَّ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے

(| لَوْ أَنَّ | لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا) (المائدة : ۳٦)

"اگر ان کے قبضے میں ساری زمین کی دولت ہو۔"

٦۔ مَا (ظرف زمان) کے بعد :

مَا (ظرف زمان) کے بعد بھی أَنَّ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے

وَاقْرَأْ | مَا أَنَّهُ | كَاتِبٌ (اور جیسے جیسے وہ لکھتا جائے، تو پڑھتا جا۔)

كَأَنَّ کی مثالیں

۱۔ | كَأَنَّ عَلِيًّا | أَسَدٌ (گویا کہ علی شیر ہے)

قرآن مجید میں | كَأَنَّ | کے بعد | مَنْصُوب إِسْمِ ضَمِير | استعمال ہوا ہے۔

۲۔ (| كَأَنَّهُنَّ | الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ) (الرحمٰن : ۵۸)

"گویا کہ وہ عورتیں، ہیرے اور موتی ہیں" (هُنَّ منصوب ہے)

۳۔ (| كَأَنَّهُ | هُوَ) النمل : ۴۲) "گویا کہ یہ تو وہی (تخت) ہے"

۴۔ (| كَأَنَّهَا | كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ (النور : ۳۵)

"گویا کہ وہ موتی کی طرح چمکتا تارا ہے"

۵۔(| كَأَنَّهُمْ | خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ) (المنافقون : ۴)

"گویا کہ یہ خدمت گار، چھپائے گئے موتی ہیں۔"

لٰکِنَّ کی مثالیں

۱۔ (وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ) (المنافقون: ۸)

"لیکن یہ منافقین اس کا علم نہیں رکھتے۔"

یہاں مُنَافِقُوْنَ، لٰکِنَّ کی وجہ سے منصوب ہو کر مُنَافِقِیْنَ ہو گیا ہے۔

۲۔ (وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا) (البقرۃ: ۱۰۲)

حضرت سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا تھا بلکہ شیاطین نے کفر کیا تھا۔"

۳۔ (وَ لٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ) (النمل: ۷۳)

"لیکن، ان کے اکثر لوگ، شکریہ ادا نہیں کرتے۔"

(یہاں أَكْثَرَ، مَنْصُوْب ہے۔)

لَعَلَّ کی قرآنی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں میں، لَعَلَّ نے أَسْمَاء کو مَنْصُوْب کر دیا ہے۔

۱۔ (لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ) (الشوریٰ: ۱۷)

"شاید کہ فیصلہ کی گھڑی قریب آ لگی ہو۔"

۲۔ (لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا) (الطلاق: ۱)

"شاید، اللہ اس کے بعد، کوئی راستہ نکال دے۔"

۳۔ (لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا) (الاحزاب: ۶۳)

"شاید، قیامت کی گھڑی قریب آ لگی ہو۔"

مندرجہ ذیل مثالوں میں، لَعَلَّ نے ضَمِیروں کو مَنْصُوْب کر دیا ہے۔ یہ بات نوٹ کیجیے کہ ہر جملے میں، ضمیروں کے مطابق ہی فِعل استعمال ہوا۔ ضَمَائِر، چونکہ مَبْنِی

ہوتی ہیں اس لیے ان کا اعراب، محلّی ہوتا ہے اور سیاق و سباق سے پہچانا جاتا ہے۔

۱۔ (لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ) (الشعراء: ۴۰)

"شاید کہ ہم جادوگروں ہی کی پیروی کریں۔ اگر وہ غالب آ گئے"۔

۲۔ (لَعَلِّيٓ أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ) (یوسف: ۴۶)

"شاید، میں ان لوگوں کے پاس واپس جاؤں"۔

۳۔ (لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ) (یوسف: ۴۶)

"شاید وہ لوگ جان لیں"۔

۴۔ (لَعَلِّيٓ اٰتِيْكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ) (طٰہٰ: ۱۰)

"شاید، اس میں سے میں کوئی انگارہ لے کر تمہارے پاس آؤں"۔

۵۔ (لَعَلِّيٓ أَعْمَلُ صَالِحًا) (المؤمنون: ۱۰۰)

"شاید، میں نیک عمل کروں"۔

لَيْتَ کی مثالیں

۱۔ لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ (کاش! جوانی لوٹ آتی) شبابٌ مَنصُوب ہو گیا۔

۲۔ لَيْتَ الرَّبِيعَ دَائِمٌ (کاش! موسم بہار، دائمی ہوتا) رَبِيعٌ مَنصُوب ہو گیا۔

قرآن مجید میں لَيْتَ کے بعد بھی منصوب اسمائے ضمیر استعمال ہوئے ہیں

۳۔ (يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ) (القصص: ۷۹)

"اے کاش! ہمیں بھی وہی کچھ عطا کیا جاتا، جو قارون کو دیا گیا ہے، وہ تو بڑا نصیب والا ہے"۔

۴۔ (فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا) (الانعام: ۲۷)

"وہ کہیں گے کاش! ہم لوٹائے جائیں اور پھر اپنے رب کی آیات کو نہ جھٹلائیں"۔

۵۔ (یٰا لَیْتَنِیْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا) (النساء: ۷۳)

"اے کاش! میں بھی ان کے ساتھ ہوتا، تو بڑا کامیاب بن جاتا۔"

۶۔ (یٰا لَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ) (الحاقة: ۲۷)

"کاش وہی (میری وہی موت، جو دنیا میں آئی تھی) فیصلہ کن ہوتی۔"

منظوم خلاصہ

مولانا فراہیؒ کی نظم تحفۃ الاِعْراب سے متعلقہ حصہ درج کیا جاتا ہے۔

إِنَّ أَنَّ كَأَنَّ لٰكِنَّ — یا کہ لَیْتَ لَعَلَّ آئیں اگر
مُبْتَدا پر تو ہوگا مَنْصُوب — پر نہ ہوگا خَبَر پہ ان کا اَثَر
جیسے إِنَّ الْمَسِیحَ إِنْسَانٌ — یعنی سچ ہے کہ ہے مَسِیح بَشَر
یا لَعَلَّ الْأَخَوَیْنِ صَیَّادَان — ہیں شکاری یہ دونوں بھائی مگر
یا کہ لَیْتَ الْبَنِیْنَ مُصْطَلِحُوْنَ — کاش کہ ہوتے صُلح جو یہ پِسَر

سبق نمبر ۶۰

افعالِ ناقصہ

فِعلِ لازِم، کے بارے میں (سبق نمبر ۳۹ سے) آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ یہ وہ فعل ہے جو مَفعُول کا محتاج نہیں ہوتا۔ اور صرف فاعل کے ساتھ مل کر مفہوم کو پورا کر دیتا ہے۔

فِعل لازم کی ایک خاص قسم ہے، جسے فِعل نَاقِص کہتے ہیں۔

ان أَفعَالِ نَاقِصہ کی تعداد محدود اور متعین ہے۔

فعل نَاقِص : فِعل لازم، جب فَاعِل کے ساتھ مل کر مفہوم پورا نہیں کرتا اور "کسی مَنصُوب صِفت کا محتاج ہوتا ہے" (جو دراصل مَفعُول ہوتی ہے) تب وہ فِعل نَاقِص کہلاتا ہے۔

فِعلِ تَام : فِعلِ ناقص کبھی کبھار فَاعِل کے ساتھ مل کر مفہوم پورا کر دیتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ نَاقص نہیں رہتا۔ اُسے فِعل تَام کہتے ہیں۔

مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔

- فعل
  - فعل لازم
    - فعل ناقص (منصوب صفت کا محتاج)
    - فعل تام (صرف فاعل کا محتاج)
  - فعل متعدی (مفعول بہ کا محتاج)
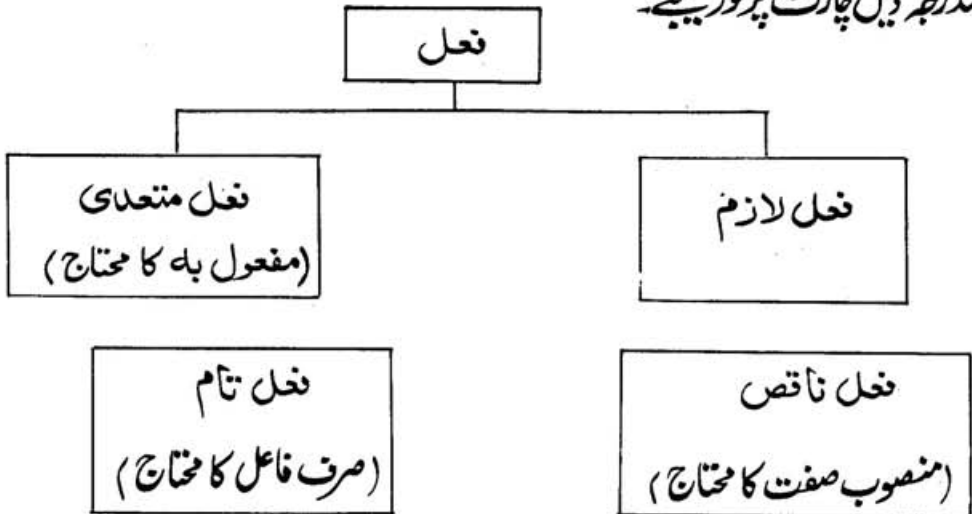
فعل ناقص کی مثالیں حسب ذیل ہیں

۱۔ کَانَ (تھا، ہے، ہوا) ۲۔ أَصْبَحَ (ہوا، ہو گیا، صبح کے وقت ہوا)

۳۔ أَمْسٰی (ہوا، ہو گیا، شام کے وقت ہوا) ۴۔ صَارَ (ہوا، ہو گیا)

۵۔ أَضْحٰی (ہوا، چاشت کے وقت ہوا) ۶۔ ظَلَّ (ہوا، دن میں ہوا)

۷۔ بَاتَ (ہوا، رات میں ہوا) ۸۔ دَامَ (رہا، ہمیشہ ہوا)

۹۔ مَادَامَ (جب تک رہا)

۱۰۔ مَازَالَ (رہا، ہمیشہ رہا، زائل نہیں ہوا) زَالَ (زائل ہو گیا)

۱۱۔ مَا بَرِحَ (ہمیشہ رہا) ۱۲۔ مَا فَتِئَ (ہمیشہ رہا)

۱۳۔ مَا أَنْفَکَّ (ہمیشہ رہا) ۱۴۔ لَیْسَ (نہیں رہا)

۱۵۔ عَادَ (ہوا، لوٹا) ۱۶۔ تَحَوَّلَ (ہو گیا، پلٹ گیا)

۱۷۔ اِرْتَدَّ (ہو گیا، پلٹ گیا) ۱۸۔ إِسْتَحَالَ (ہو گیا، محال ہو گیا، مشکل ہو گیا)

افعالِ ناقصہ، دو مختلف معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ اپنے اصلی مصدری معنیٰ میں، جیسے : فَتِیءَ (س) کے معنی ہیں رُکنا اور بھولنا۔

۲۔ ہونے یا رہنے کے معنیٰ میں، جو کسی صفت کے ہونے یا رہنے کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسے : أَصْبَحَ

فعل ناقص لفظی اور فعل ناقص معنوی کا فرق

۱۔ جن أَفْعَال کا آخری حرف، حروف علت پر مبنی ہو، انہیں فعل **نَاقِص لفظی** کہتے ہیں۔ جیسے : خَشِیَ، قَضٰی، بَلَا، طَغٰی، بَقِیَ وغیرہ

۲۔ وہ أَفْعَال جو فاعل کے ساتھ مل کر مفہوم پورا نہیں کرتے اور مزید صفت کے محتاج ہوتے ہیں۔ انہیں **فِعْلِ نَاقِص مَعْنَوِی** کہتے ہیں۔

جیسے : کَانَ، صَارَ، ظَلَّ وغیرہ۔

أفْعَالِ نَاقِصَه :

أَفْعَالِ نَاقِصَه : ان لازِم أَفْعَال کو کہتے ہیں جو معنیٰ اور مفہوم کے اعتبار سے ناقص ہیں اور صرف فاعل کے آنے سے مفہوم پورا نہیں کرتے۔ مزید وضاحت کے لیے ان کو کسی صِفَت کی ضرورت رہتی ہے۔ جو مَنْصُوب آتی ہے۔

جیسے کَانَ زَیْدٌ خَائِفًا = زید خوف زدہ تھا۔

صَارَ زَیْدٌ فَقِیْرًا : زید فقیر ہوگیا۔

أَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا = زید غنی ہوگیا۔

أَفْعَال تَامَّه

اس کے برعکس أَفْعَالِ تَامَّہ، وہ أَفْعَال ہیں جو فاعل کے ساتھ مل کر معنیٰ اور مفہوم کو مکمل کردیتے ہیں۔ یہ لازم بھی ہوسکتے ہیں اور متعدی بھی۔

لازم ہونے کی صورت میں صرف فاعل کے محتاج رہتے ہیں اور مُتَعَدِّی ہونے کی صورت میں فاعِل اور مَفْعُول کے ساتھ مل کر معنیٰ اور مفہوم کو مکمل کر دیتے ہیں۔

فعل لازم تَام کی مثال

مثال : قَامَ زَیْدٌ زید کھڑا ہوگیا۔ اس مثال میں قَامَ نعل لازم ہے اور زَیْدٌ فَاعل ہے۔ یہاں مفعول بِہٖ کے بغیر ہی بات مکمل ہوچکی ہے۔

فِعْل مُتَعَدِّی تَام کی مثال

﴿وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا﴾ (النبأ : ۱۱)

”اور ہم نے دن کو وقت روزگار بنایا۔“

اس مثال میں :۔

۱۔ جَعَلَ فِعْل مُتَعَدِّی ہے۔

۲۔ جَعَلَ کی ضَمِیْر "ھُوَ" مُسْتَتِر ہے۔

۳۔ "نَا" ضمیر مُتَّصِل بارِز فاعلی حالت میں ہے۔

۴۔ اَلنَّھَارَ پہلا مَفْعُوْل بہ اور مَعَاشًا دوسرا مَفْعُول بہ ہے۔

فعل ناقص اور فعل تام کا فرق

فِعْلِ نَاقِص	فِعْلِ تَام
۱۔ فعل ناقص، لازم ہوتا ہے	۱۔ فعل تام، لازم بھی ہو سکتا ہے اور مُتَعَدِّی بھی
۲۔ یہ معنی اور مفہوم کے اعتبار سے ناقص ہوتا ہے اس لیے کسی وصفت، کا محتاج ہوتا ہے، تاکہ مفہوم پورا ہو۔ (۱) یہ صفت دراصل ان اَفْعَال کا مَفْعُول ہوتی ہے۔ (۲) یہ صِفَتْ مَنْصُوب آتی ہے۔	۲۔ فِعْلِ تَام معنی اور مفہوم کے اعتبار سے کامل ہوتا ہے۔ صِفت کا محتاج نہیں ہوتا۔ (۱) لازم ہونے کی صورت میں فاعل کے ساتھ مل کر مفہوم پورا کرتا ہے۔ (۲) متعدی ہونے کی صورت میں فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ مل کر مفہوم پورا کرتا ہے۔
۳۔ جملہ اِسْمِیہ میں فعل ناقص، خَبَر کو مَنْصُوب کرتا ہے۔ جیسے کَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا	۳۔ فِعْلِ تَام کو خبر یا منصوب صفت کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔
۴۔ مَازَالَ، مَافَتِیَٔ اور لَیْسَ صرف فعل نَاقِص کی صورت میں آتے ہیں۔	۴۔ فِعْلِ تَام کی صورت میں مَازَالَ، مَافَتِیَٔ اور لَیْسَ نہیں آتے۔
۵۔ کَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ وغیرہ نَاقِص بھی آتے ہیں۔	۵۔ کَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ وغیرہ تام بھی آتے ہیں۔

فعل ناقِص کے فَاعِل کو، فعل ناقص کا اِسْم، اور
فعل ناقِص کی صفت کو، فعل ناقص کی خَبَر کہتے ہیں۔

ناقص اور تام کی مثالیں

فعل ناقص اور فعل تام کے فرق کو سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔

فعلِ ناقص		فعلِ تام
كَانَ الْبَرْدُ	قَارِسًا	كَانَ بَرْدٌ
أَصْبَحَ حَامِدٌ	غَنِيًّا	أَصْبَحْنَا بِالْخَيْر
صَارَ الْفَقِيْرُ	غَنِيًّا	صَارَتِ الْقَضِيَّةُ عِنْدَ الْمَسْؤُولِ
ظَلَّ النَّهَارُ	طَوِيْلًا	ظَلَّ الْبَرْدُ
بَاتَ الْمَرْضٰى	مُتَأَلِّمِيْنَ	بَاتَ الْقَائِدُ فِي الْخَيْمَةِ
اوپر کی تمام مثالوں میں منصوب صفت استعمال کی گئی ہے۔ اور فعل ناقص ہو گیا ہے۔		اوپر کی تمام مثالوں میں منصوب صفت کے بغیر ہی بات مکمل ہو گئی ہے، اس لیے یہ فعل تام ہو گیا ہے

سبق نمبر ۶۱

کَانَ

۱۔ کَانَ کبھی ناقص آتا ہے اور کبھی تَام :۔

(۱) کَانَ بَرْدٌ (سردی تھی) یہ کَانَ تَامّ ہے۔اس لیے کہ صرف فاعل سے بات مکمل ہوگئی۔ صِفَت کی ضرورت نہیں تھی۔یہاں کَانَ وجود کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔یعنی سردی کا وجود تھا۔

(۲) کَانَ الْبَرْدُ قَارِسًا (سردی شدید تھی) میں کَانَ نَاقِص ہے۔اس لیے کہ کَانَ اَلْبَرْدُ سے بات پوری نہیں ہوتی۔ اس کی صفت قَارِسًا سے بات پوری ہوتی ہے۔

۲۔ کَانَ اگر وجود کے معنیٰ میں استعمال ہو تو "تَامّ" ہوتا ہے اور فَاعِل کے ساتھ مل کر جملہ مکمل کر دیتا ہے۔

کَانَ اگر صفت کو بیان کرنے کے لیے آئے تو "نَاقِص" ہوتا ہے۔

۳۔ کَانَ کے فِعْلِ مَاضِی کی گردان یوں ہوگی۔

کَانَ (تھا)، کَانَتْ (تھی)، کَانَا (دونوں تھے)، کَانَتَا (دونوں تھیں) کَانُوْا (سب تھے)، کُنَّ (سب تھیں)، کُنْتُ (میں تھا)، کُنْتَ (تو تھا) کُنْتِ (تو تھی)، کُنْتُمَا (تم دونوں تھے)، کُنْتُمْ (تم سب تھے)، کُنْتُنَّ (تم سب تھیں)، کُنَّا (ہم تھے)،

۴۔ کَانَ کے فِعْلِ مُضَارِع کی گردان یوں ہوگی

یَکُوْنُ، تَکُوْنُ، أَکُوْنُ، نَکُوْنُ، یَکُوْنَانِ، تَکُوْنَانِ، تَکُوْنِیْنَ، یَکُنَّ، تَکُنَّ

۵۔ کَانَ کے فِعْلِ أَمْر کی گردان یوں ہوگی

كُنْ ، كُوْنَا ، كُوْنُوْا ، كُوْنِي ، كُنَّ

۶۔ حُرُوفِ جَازِمَه کے ساتھ کَانَ کا فعل مُضَارِع یوں آتا ہے۔

لَمْ يَكُ ، لَمْ تَكُ ، لَمْ أَكُ ، لَمْ نَكُ ، (یہاں نون حذف ہوگیا ہے۔

لَمْ تَكُوْنَا ، لَمْ يَكُوْنَا ، لَمْ تَكُوْنِي۔

۷۔ لَمْ يَكُنْ کے بعد ملا کر پڑھنا ہو تو نُون حذف نہیں کرتے۔ جیسے

(لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ) (اَلْبَيِّنَة : ۱)

۸۔ کَانَ تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے (تھا ، ہوا ، اور ہے)

۹۔ کَانَ اپنے فَاعِل کی خَبَر کو زمانہ مَاضِی میں ثابت کرتا ہے۔

۱۰۔ فِعْلِ مَاضِی سے پہلے "کَانَ" لگانے سے فعل ماضی، ماضی بعید ہو جاتا ہے اور "ہو چکا" کے معنی دیتا ہے۔

(۱) دَخَلَ : وہ داخل ہوا۔

(۲) کَانَ دَخَلَ : وہ داخل ہوا تھا۔ یا وہ داخل ہو چکا تھا۔

(۳) (وَإِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ) (الانعام : ۳۵)

"تاہم اگر اُن کی بے رخی تمہارے لیے گراں ہو چکی ہے۔"

(۴) (إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي) (یونس : ۷۱)

"اگر میرا قیام تمہارے لیے گراں ہو چکا ہے۔"

(۵) (إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللّٰهِ) (الأنفال : ۴۱)

"اگر تم اللہ پر ایمان لا چکے ہو۔"

کَانَ نَاقِصَه کی مثالیں منصوب صفت کے ساتھ

۱۔ كَانَ الْبَيْتُ نَظِيفًا مکان صاف ستھرا تھا۔

۲۔ كَانَ اللّٰهُ **عَزِيزًا حَكِيمًا** اللہ عزیز و حکیم ہے۔

(یہاں كَانَ ہے کے معنیٰ میں فعل ناقص ہے، جو صفت کو منصوب کرتا ہے۔)

۳۔ كَانَ أَمْرُهُ **فُرُطًا** "اُس کا معاملہ، اِفراط و تفریط پر مبنی ہے"

۴۔ (إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ **مِرْصَادًا**) (النباء: ۲۱) "درحقیقت جہنم ایک گھات ہے"

۵۔ (وَكَانَتِ الْجِبَالُ **كَثِيبًا مَّهِيلًا**) (المزمل: ۱۴) "اور پہاڑ ریت کے ڈھیر ہو جائیں گے"

۶۔ (إِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا **رَتْقًا**) (الانبیاء: ۳۰)

"یقیناً زمین اور آسمان دونوں جڑے ہوئے تھے"

۷۔ (كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ) (بنی اسرائیل: ۲۷) "وہ شیطانوں کے بھائی ہیں"

۸۔ (كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا) (الانسان: ۵) "اس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔

كَانَ تَامَه کی مثالیں (کان بمعنی وجود)

۹۔ **كُنْ** فَيَكُوْنُ (میں کہتا ہوں) وجود میں آجا! تو وہ وجود میں آجاتا ہے۔

(یہاں كَانَ وجود کے معنی میں ہے۔ اس لیے **تَامّ** ہے۔)

۱۰۔ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ۔ اللہ تھا (موجود) اور اس کے سوا کوئی نہ تھا (موجود)

یہاں خَبَر (صِفت) کے بغیر ہی جملہ مکمل ہو گیا ہے اس لیے یہ كَانَ تَامَّه ہے۔

۱۱۔ (**كَانَتَا** تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا) (التحریم: ۱۰)

"وہ دونوں تھیں، ہمارے صالح بندوں کی ماتحت"

۱۲۔ (وَإِنْ **كَانَ** ذُوعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ) (البقرۃ: ۲۸۰)

"اگر وہ (قرض دار) تنگ دست ہو تو، اُسے ہاتھ کھلنے تک مہلت دو"

(پانا، حاصل کرنا، وجود کے معنیٰ میں فِعل تَامّ ہے۔

كَانَ - يَكُوْنُ - كُنْ کی قرآنی مثالیں

فعل ماضی کَانَ کی مثالیں :

۱- (مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا) (آل عمران : ٦٧)

" حضرت ابراہیمؑ نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی "

۲- (فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ) (البقرة : ٣٦)

" آخرکار شیطان نے، اُن دونوں کو ہماری پیروی سے ہٹایا اور دونوں کو اُس حالت سے نکلوا دیا، جس حالت میں وہ پہلے تھے "

۳- (وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ) (المائدة : ٧٥)

" حضرت عیسٰی کی والدہ، ایک راست باز خاتون تھیں، اور دونوں (ماں بیٹا) کھانا کھاتے تھے " (یعنی دونوں بشر تھے)

۴- (إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا) (النساء : ١٠٣)

" درحقیقت، نماز، پابندئ وقت (کی شرط) کے ساتھ اہلِ ایمان پر فرض کی گئی ہے "

۵- (فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ) (النساء : ١٧٦)

" کوئی بے اولاد مرے اور اس میت کی وارث دو بہنیں ہوں تو ترکے میں سے وہ، دو تہائی کی حق دار ہوں گی۔

۶- (الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخٰسِرِينَ) (الاعراف : ٩٢)

" شعیب کے جھٹلانے والے ہی آخرکار، برباد ہو کر رہے "

۷- (إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ) (المائدة : ١١٦)

" حضرت عیسٰیؑ کہیں گے " اگر میں نے ایسا کہا ہوتا، تو تجھے ضرور اس کا علم ہوتا "

۸- (كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) (آل عمران : ١١٠)

"اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو، جو انسانوں کی ہدایت کے لیے میدان میں لایا گیا ہے۔"

۹۔ (إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا) (الاحزاب ۲۸)

"اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کر دوں۔"

۱۰۔ (إِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) (الطلاق: ٦)

"اگر (مطلقہ عورتیں) حاملہ ہوں تو اُن پر اس وقت تک خرچ کرتے رہو، جب تک اُن کا وضع حمل نہ ہو جائے۔"

۱۱۔ (قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ) (المؤمنون: ١٠٦)

"وہ کہیں گے اے پروردگار! ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی، ہم واقعی گمراہ لوگ تھے۔"

۱۲۔ (وَ لَمْ أَكُ بَغِيًّا) (مریم: ٢٠)

"حضرت مریمؑ نے کہا! اور میں کوئی بدکار عورت نہیں ہوں۔"

۱۳۔ (وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا) (مریم: ٤)

"حضرت زکریاؑ نے کہا: میرا سر بڑھاپے سے بھڑک اُٹھا ہے اور میں کبھی تجھ سے دعا مانگ کر نامراد نہیں رہا۔"

فعل مضارع کی مثالیں

۱۴۔ (قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ) (البقرۃ: ٦٧)

"حضرت موسیٰ نے کہا: میں اس سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ جاہلوں کی سی باتیں کروں۔"

۱۵۔ (وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ) (البقرۃ: ١٩٣)

"اور تم اُن سے لڑتے رہو، یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لیے ہو جائے۔"

۱۶۔ (وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ) (البقرۃ : ۳۵)

(اے آدم و حوا! تم دونوں) اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ ظالموں میں شمار ہو گے۔"

۱۷۔ (أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ) (الشعراء : ۱۸۱)

"پیمانے ٹھیک ٹھیک بھرو اور کم تولنے والوں میں شامل نہ ہو جاؤ۔"

۱۸۔ (فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْا أَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ) (النساء:۱۴۱)

"اگر اللہ کی طرف سے تمہاری فتح ہوئی تو (یہ منافق) اگر کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے"؟

۱۹۔ (يَا مُوْسٰى إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ) (الاعراف : ۱۱۵)

"جادوگروں نے کہا: اے موسیٰ! یا تو پہلے تم پھینکو یا پھر ہم پھینکیں گے۔"

۲۰۔ (وَ يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا) (مریم : ۸۲)

"(روزِ قیامت) یہ تمام آلِهَة اُلٹے اُن کے مخالف ہو جائیں گے۔"

فعل امر کی مثالیں

۲۱۔ (فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ) (الاعراف: ۱۴۴)

"اے موسیٰ! جو کچھ میں تجھے دوں، اسے لے لے اور شکر بجالا۔"

۲۲۔ (كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ) (النساء : ۱۳۵)

"عدل و انصاف کے علمبردار بنو۔ اللہ کے لیے گواہ بن کر۔"

۲۳۔ (يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ) (الانبیاء : ۶۹)

("اے آگ! ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا، حضرت ابراہیمؑ پر")

(نار، مونث سماعی ہے، اس لیے فعل امر مؤنث استعمال ہوا ہے۔)

سبق نمبر ۶۲

دُعاؤں کیلئے مَاضِی اور مُضَارع کے صیغوں کا استعمال

دُعاؤں اور بددعاؤں کے لیے عموماً **فعل مَاضی** اور کبھی کبھار **فِعْل مُضَارع** استعمال کیا جاتا ہے۔ فِعْلِ مَاضِی کی صورت میں بھی مفہوم مُضَارع ہی کا ہوتا ہے۔

۱۔ كَانَ اللّٰهُ فِي عَوْنِكَ	اللہ ہمیشہ تیری مدد میں رہے
۲۔ طَالَ عُمُرُهٗ۔	اس کی عمر دراز ہو۔
۳۔ مَدَّ اللّٰه عُمُرَهٗ۔	اللہ اس کی عمر دراز کرے
۴۔ بَارَكَ اللّٰهُ۔	اللہ برکت دے
۵۔ بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ۔	اللہ آپ کو اس میں برکت عطا فرمائے
۶۔ حَيَّاكَ اللّٰهُ	اللہ تمہیں زندہ رکھے۔
۷۔ رَحِمَهُ اللّٰه	اللہ اس پر رحم فرمائے
۸۔ نَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَهٗ	اللہ، اس کی قبر کو، پُر نور کردے
۹۔ لَا زِلْتُمْ سَالِمِيْنَ	تم ہمیشہ سلامت رہو
۱۰۔ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ	اللہ اُس کی مغفرت کرے۔
۱۱۔ غُفِرَ لَهٗ	خدا اُسے بخش دے
۱۲۔ عُفِيَ عَنْهُ	خدا اُس کے گناہ معاف کردے۔

۱۳۔ دَامَ ظِلُّهٗ	اُس کا سایہ، ہمیشہ رہے۔
۱۴۔ مَدَّ ظِلُّهٗ	اُس کا سایہ ہمیشہ رہے۔
۱۵۔ أَدَامَ اللّٰهُ فُيُوضَهُمْ۔	اللہ ان لوگوں کے فیض کو ہمیشہ عام رکھے۔
۱۶۔ سَلَّمَكَ اللّٰهُ	اللہ آپ کو سلامت رکھے۔
۱۷۔ كَثَّرَ اللّٰهُ خَيْرَكَ	اللہ آپ کی خیر زیادہ کرے۔
۱۸۔ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَكَ	اللہ آپ کی عزت میں اضافہ کرے۔

فعل مضارع کی مثال

۱۹۔ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (اللہ تمہیں بخش دے) یہ فعل مُضارع ہے۔

بد دُعاؤں کی مثالیں

۲۰۔ لَا يُبَارِكُ اللّٰهُ فِيكَ	اللہ تجھے، برکت نہ دے۔
۲۱۔ دَامَ عَدُوُّكَ مَخْذُولًا	تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے۔

سبق نمبر ۶۳

أَصْبَحَ اور أَمْسٰى

۱۔ جب یہ دونوں (أَصْبَحَ اور أَمْسٰى) ’ہونے، کے مفہوم میں | مَنْصُوب صِفَت | کے ساتھ آئیں تو | نَاقِص | ہوتے ہیں۔

۲۔ جب یہ دونوں اپنے اصلی مَصْدَرِی معنیٰ میں، شام اور صبح کا وقت بتلانے کے لیے آئیں تو | تَام | ہوتے ہیں۔

۱۔ أَصْبَحَ تام کی مثالیں

۱۔ (فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ | تُمْسُوْنَ | وَحِيْنَ | تُصْبِحُوْنَ |) (الروم: ۱۷)

”اللہ کی خوب تسبیح کرو، جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو۔“

۲۔ أَصْبَحْنَا | بِالْخَيْر | ہم نے خیریت سے صبح کی۔

۲۔ أَصْبَحَ نَاقِص کی مثالیں

۱۔ أَصْبَحَ حَامِدٌ | غَنِيًّا |

۲۔ (فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ | إِخْوَانًا |) (آل عِمران: ۱۰۳)

”تم اُس کی نعمت کے سبب، بھائی بھائی بن گئے۔“

۳۔ (إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ | غَوْرًا |) (الملک: ۳۰)

”اگر تمہارا پانی (زمین میں) نیچے اُتر جائے۔“

۴۔ أَصْبَحَ الْمَطَرُ | غَزِيْرًا | بارش تیز ہوگئی

۳۔ أَمْسٰی تام کی مثالیں

ذیل کی مثالوں میں منصوب صفت کے بغیر ہی بات مکمل ہوگئی۔

۱۔ (فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ) (الروم: ۱۷)

۲۔	أَمْسٰی	عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانُ۔	شام کے وقت، ان پر، طوفان آیا۔
۳۔	أَمْسٰی	زَيْدٌ فَسَهِرَ۔	رات آئی تو زید جاگتا رہا۔

۴۔ أَمْسٰی ناقِص کی مثال

ذیل کی مثالوں میں منصوب صفت پر توجہ دیجیے۔

۱۔	أَمْسٰی الْجَوُّ	بَارِدًا	موسم سرد ہوگیا
۲۔	أَمْسٰی خَالِدٌ	حَزِيْنًا	خالد شام کے وقت آزردہ ہوگیا۔

سبق نمبر ٦٤

أَضْحیٰ

۱۔ أَضْحیٰ، جب اپنے اصلی مصدری معنیٰ میں، چاشت کا وقت، بتانے کے لیے آتا ہے تو **تَامّ** ہوتا ہے۔

۲۔ أَضْحیٰ، جب **ہونے** کے مَفْهُوم میں آئے تو **نَاقِص** ہوتا ہے۔

أَضْحیٰ نَاقص کی مثال

ذیل کی مثال میں منصوب صفت پر توجہ دیجئے۔

أَضْحیٰ الْقَمْحُ **خُبْزًا** "گیہوں، روٹی بن گیا"

أَضْحیٰ تَام کی مثال

ذیل کی مثال میں منصوب صفت کے بغیر بات پوری ہوگئی۔

أَضْحَيْتُ وَأَنَا مَرِيضٌ

"میں بیماری کی حالت میں، چاشت کے وقت تک پہنچا"

سبق نمبر ۶۵

صَارَ

۱۔ تبدیلیٔ حالت، کو بیان کرنے کے لیے صَارَ استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۔ صَارَ، یَصِیْرُ، صِرْ، صَیْرُورَۃٌ معنیٰ ہیں لوٹنا، پہنچنا، پلٹنا، بننا۔

صَارَ (ہوگیا) یَصِیْرُ (ہوتا ہے)، صِرْ (ہوجا)۔ یہ باب ضَرَبَ سے ہے۔

۳۔ مَصِیْرٌ دراصل مَفْعُول ہے، لیکن انجام کار، مَبْلَغ (پہنچنے کی جگہ) لوٹنے کا مقام وغیرہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

مَصِیْرٌ کا لفظ اسم مفعول اور اسم ظرف دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ صَارَ، نَاقِص اور تَامّ دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔

فِعلِ نَاقص کی مثالیں

۱۔ صَارَ الطِّیْنُ | خَزَفًا | "کیچڑ ٹھیکری بن گیا"

۲۔ صَارَ رَشِیْدٌ | عَالِمًا | "رشید عالم ہوگیا"

۳۔ صَارَ الْفَقِیْرُ | غَنِیًّا | "فقیر، امیر ہوگیا"

۴۔ قَدْ یَصِیْرُ الْجَاهِلُوْنَ | عَالِمِیْنَ | کبھی جاہل لوگ، عالم بن جاتے ہیں"

یہاں "قَدْ" حرف تقلیل ہے۔

۵۔ قَدْ یَصِیْرُ الْفَاسِقُ | صَالِحًا | "کبھی بدکار، نیک بن جاتا ہے"

فِعل تام کی مثالیں

ذیل کی مثالوں میں منصوب صفت نہیں ہے۔

۶۔ صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ "جاڑے کی سردی شدید ہوگئی۔"

۷۔ صَارَتِ الْقَضِيَّةُ عِنْدَ الْمَسْؤُوْلِ۔

"اب معاملہ، ذمے دار شخص کے پاس چلا گیا ہے۔"

(یہاں، مَنْصُوب صفت استعمال نہیں ہوئی ہے۔ اس لیے تام ہے۔)

صَارَ کی قرآنی مثالیں

۱۔ ﴿ إِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْأُمُوْرُ ﴾ (الشوریٰ : ۵۳)

"سارے معاملات، اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔"

☆ مَصِيْرٌ، اسمِ ظرف ہے۔

۲۔ ﴿ وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴾ (آل عمران : ۲۸)

"اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔"

۳۔ ﴿ فَإِنَّ مَصِيْرَكُمْ إِلَى النَّارِ ﴾ (إبراهيم : ۳۰)

"اے مشرکو! بالآخر تمہیں لوٹ کر دوزخ ہی میں جانا ہے۔"

سبق نمبر ۶۶

ظَلَّ

۱۔ ظَلَّ ، یَظَلُّ ، ظَل ہونے ، رہنے ، ہمیشہ رہنے کے مفہوم میں استعمال ہو تو | نَاقِص | ہوتا ہے۔

۲۔ ظَلَّ کسی کام کے دن کے وقت ہونے کے لیے یا سائے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے ۔ایسی صورت میں یہ | تَامّ | ہوتا ہے۔

ظَلَّ نَاقِص کی مثالیں

۱۔ ظَلَّ الطَّقْسُ | جَمِیْلًا | "موسم خوشگوار ہو گیا"

۲۔ ظَلَّ النَّهَارُ | طَوِیْلًا | "دن لمبا ہو گیا"

۳۔ (ظَلَّ وَجْهُهٗ | مُسْوَدًّا |) (نحل : ۵۸)

"تو اس کے چہرہ پر کلونس چھا جاتی ہے"

۴۔ (فَظَلَّتْ | أَعْنَاقُهُمْ لَهَا | خَاضِعِيْنَ |) (الشعراء : ۴)

"اُس (نشانی) کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں"

۵۔ (الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ | عَاكِفًا |) (طٰہٰ : ۹۷)

"جس پر تو ریجھا ہوا تھا"

(اس مثال میں لام ثانی کو حذف کر دیا گیا ہے۔)

۶۔ (قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ) (الشعراء : ۷۱)

"انہوں نے کہا ! کچھ بت ہیں، جن کی ہم پوجا کرتے ہیں اور ہمیشہ انہی کی سیوا میں ہم لگے رہتے ہیں"

(یہاں بطور استعارہ چھتری کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے)۔

ظَلَّ تامّ کی مثال

ذیل کی مثالوں میں منصوب صفت کے بغیر ہی بات مکمل ہوگئی۔

۷۔ ظَلَّ الْبَرْدُ (سردی برقرار رہی یا سردی موجود رہی)

۸۔ (لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ) (الواقعة : ۶۵)

"اگر ہم چاہیں تو ان (کھیتوں) کو بھس بنا کر رکھ دیں اور پھر تم طرح طرح کی باتیں بناتے رہ جاؤ"

سبق نمبر ۶۷

بَاتَ

۱۔ بَاتَ ، دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(۱) کسی کام کو رات کے وقت کرنا (۲) شب باشی کرنا ، رات گذارنا۔

۲۔ بَاتَ اگر فَاعِل کے ساتھ ، مَفْهُوم پورا کردے تو تَامّ ہوتا ہے۔

۳۔ بَاتَ (رات گذاری) ، يَبِيْتُ (رات گذارتا ہے) بِتْ (رات گذار) یہ باب ضَرَبَ سے ہے۔

بَاتَ ناقص کی مثالیں

۱۔ بَاتَ الْمَرْضٰى مُتَأَلِّمِيْنَ بیماروں نے ، تکلیف کے ساتھ ، رات گذاری۔

(یہاں تکلیف کے وقت کو بیان کرنے کے لیے بَاتَ استعمال ہوا ہے۔ اس لیے ناقص ہے)

۲۔ بَاتَ زَيْدٌ سَاهِرًا (زاید نے ، جاگ کر ، رات گذاری۔)

(یہاں جاگنے کی حالت کے وقت کو بیان کرنے کے لیے بَاتَ کا استعمال ہوا ہے۔ اس لیے یہ ناقص ہے۔)

۳۔ (وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا) (الفرقان : ۶۴)

(یہ وہ لوگ ہیں ، جو اپنے رب کے حضور ، سجدے اور قیام میں ، راتیں گذارتے ہیں۔)

بَاتَ تَامّ کی مثال

۳۔ بَاتَ الْقَائِدُ فِي الْخَيْمَةِ (کمانڈر نے خیمے میں رات گذاری۔)

(یہاں بَاتَ ، تام استعمال ہوا ہے اور اپنے اصلی معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔)

سبق نمبر ۶۸

دَامَ اور مَادَامَ

۱۔ دَامَ، یَدُومُ، دُمْ۔ دَوَامٌ کے لفظی معنیٰ ہیں، ہمیشہ رہنا، ثابت رہنا، مستقل رہنا۔

۲۔ دَامَ | مائے ظرفیہ | کے ساتھ مل کر جب تک (As long as) کے معنیٰ دیتا ہے۔

۳۔ مَادَامَ، فِعْل کے وقت کی مقدار کا تعین کرتا ہے۔

۴۔ مَادَامَ کے تمام اَفْعَال مُسْتَعْمَل ہیں۔ لیکن فعل مَاضِی زیادہ استعمال ہوتا ہے اور فِعْل مُضَارِع بہت کم استعمال ہوتا ہے۔

۵۔ دَامَ کو بد دعا اور دعا کے موقع پر بھی استعمال کیا جاتا ہے جیسے

۱۔ دَامَ عَدُوُّكَ مَخْذُوْلًا (تیرا دشمن، ہمیشہ، ذلیل رہے۔)

۲۔ دَامَ إِقْبَالُهٗ (اُس کا اقبال، ہمیشہ، قائم رہے۔)

۶۔ چونکہ ، مادَامَ (جب تک) میں ، مَا، ظَرْفِيَّة ہے۔ اس لیے مَادَامَ سے پہلے یا بعد میں ایک اور جملے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے:

۱۔ (لَنْ نَّدْخُلَهَآ أَبَدًا | مَّا دَامُوْا | فِيْهَا) (المائدۃ: ۲۴)

"ہم (اس بستی میں) ہرگز داخل نہ ہوں گے (جب تک، یہ (طاقت ور لوگ) یہاں موجود ہیں۔"

۲۔ لَا يَجْرِي الْإِصْلَاحُ | مَادَامَ | زَيْدٌ حَاكِمًا۔

اس وقت تک اصلاح نہیں ہو سکتی، جب تک زید حاکم ہے۔

۷۔ مَادَامَ، نَاقِصْ اور تَامّ دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

مَادَامَ نَاقِص کی مثال

أَحْسِنْ مَا دُمْتَ حَيًّا (جب تک، تو زندہ ہے، نیکی کر)

مَا دَامَ تَامّ کی مثالیں

۱ مَا دَامَ الزَّائِرُ فِي الْبَيْتِ۔ (مہمان، ابھی تک، گھر میں ہے۔)

۲۔ يَدُومُ الصَّيْفُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ (موسم گرما، چار ماہ تک، رہتا ہے۔)

مَا دَامَ کی قرآنی مثالیں

۱۔ (يَا مُوسَىٰ لَن نَّدْخُلَهَا أَبَدًا مَّا دَامُوا فِيهَا) (المائدۃ: ۲۴)

"اے موسیٰ! (ہم اس بستی میں) ہرگز داخل نہ ہوں گے، جب تک یہ (طاقت ور لوگ) وہاں موجود ہیں۔"

۲۔ (لَّا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا) (آل عمران: ۷۵)

"وہ تمہیں (تمہاری رقم) ادا نہ کرے گا، اِلا یہ کہ تم اُس کے سر پر سوار ہو جاؤ۔"

۳۔ (وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا) (مریم: ۳۱)

"اور اُس نے مجھے حکم دیا ہے نماز اور زکوٰۃ پر (عمل پیرا ہونے کا) جب تک میں زندہ ہوں۔"

۴۔ (وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا) (المائدۃ: ۹۶)

"اور تم پر حرام کر دیا گیا ہے، خشکی کا شکار، جب تک تم احرام کی حالت میں ہو۔"

۵۔ (خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ) (ھود: ۱۰۷)

"(اسی حالت میں) وہ ہمیشہ رہیں گے، جب تک زمین و آسمان قائم ہیں۔"

(یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ یہ دوام کے لیے محاورہ ہے، یعنی وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔

سبق نمبر ۶۹

زَالَ اور مَا زَالَ

۱۔ زَالَ کے لفظی معنی ہیں زائل ہوگیا، ختم ہوگیا، مٹ گیا، جاتا رہا۔

۲۔ مَا زَالَ میں مَا | نَافِیہ | ہے جس کے معنی ہیں۔ زائل نہیں ہوا۔
ختم نہیں ہوا، نہیں مٹا، یعنی ہمیشہ رہا۔ مستقل رہا۔

۳۔ مَا زَالَ، فِعْل کے استمرار کو بیان کرتا ہے۔

۴۔ زَالَ کے ساتھ | مَا | کے بجائے | لَا | اور دوسرے حروف نفی بھی استعمال ہوتے ہیں۔

۵۔ کبھی حَرْفِ نَفِی، حَذْف بھی ہوجاتا ہے۔ صرف زال استعمال ہوتا ہے۔
جیسے زَالَ عَنْهُ مُلْكُهٗ (اُس سے، اُس کی سلطنت، جاتی رہی۔)

۶۔ زَالَ، نَاقِص اور تام دونوں طرح سے استعمال ہوتا ہے۔

مَا زَالَ نَاقِص کی مثال

مَا زَالَ الْعَدُوُّ | نَاقِمًا | دشمن ابھی تک انتقام میں ہے۔
(یعنی دشمن کے انتقام کا جذبہ ابھی زائل نہیں ہوا۔)

زَالَ تَام کی مثال

زَالَ التَّاجِرُ بِضَاعَتَهٗ زَيْلًا۔ تاجر نے، اپنا سامان، صحیح طریقے سے نکال دیا۔
(یعنی بیچ دیا، ختم کردیا۔)

قرآنی مثالیں

۱۔ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ) (الانبیاء : ۱۵)

" اور وہ یہی پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو کھلیان کر دیا۔ زندگی کا ایک شرارہ تک ان میں نہ رہا۔"

۲۔ (وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ ، فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا جَاءَكُمْ بِهٖ)

" اور اس سے پہلے حضرت یوسفؑ، تمہارے پاس بَیِّنَات لے کر آئے تھے۔ مگر تم ان کی لائی ہوئی تعلیمات کے بارے میں ہمیشہ شک ہی میں پڑے رہے۔"

۳۔ (وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَائِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ) (المائدۃ : ۱۳)

" اور آئے دن تمہیں ان کی کسی نہ کسی خیانت کا پتہ چلتا رہتا ہے۔ البتہ بہت کم لوگ ان میں سے اس عیب سے بچے ہوئے ہیں۔"

۴۔ (وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا)

" اگر ان کا بس چلے تو، یہ تم سے مستقل لڑتے ہی جائیں گے، یہاں تک کہ وہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں۔"

۵۔ مَا زِلْنَا نَرٰى عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰهِ۔ ہم ہمیشہ، اللہ کی مخلوقات کے عجائبات دیکھتے رہے۔

۶۔ دُعا کی مثال :۔

لَا زِلْتُمْ سَالِمِيْنَ " تم ہمیشہ سلامت رہو۔"

(یہ فِعل مَاضِی ہے لیکن ترجمہ مضارع کا کرتے ہیں۔ مَا کی جگہ لَا استعمال ہوا ہے۔

سبق نمبر ۷۰

بَرِحَ اور مَا بَرِحَ

۱۔ بَرِحَ یَبْرَحُ ، اِبْرَحْ ، بَرْحٌ (باب سَمِعَ) کے لفظی معنیٰ ہیں، ہٹنا، جدا ہونا، ٹل جانا، زائل ہونا، ترک کر دینا، چھوڑنا۔

۲۔ بَرِحَ ، مائے نافیہ کے ساتھ مل کر (مَا بَرِحَ) فعل کے استمرار، دوام اور ہمیشگی کو بیان کرتا ہے۔

۳۔ بَرِحَ کے ساتھ، ما کے بجائے حُرُوف نفی لَا اور لَنْ بھی استعمال ہوتے ہیں۔

۴۔ بَرِحَ ، ناقِص اور تامّ ، دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

لَا بَرِحَ ناقص کی مثال

لَا تَبْرَحْ مُجْتَهِدًا

(سخت محنت، کبھی ترک نہ کرنا، یعنی مستقل محنت کرتے رہنا)

بَرِحَ تامّ کی مثال

بَرِحَ عَنَّا الْخَطَرُ (ہم سے، خطرہ، ٹل گیا۔)

قرآنی مثالیں

۱۔ (فَلَنْ أَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَأْذَنَ لِيْ أَبِيْ) (یوسف : ۸۰)

"اب تو میں، ہرگز یہاں سے (اس زمین سے) نہ جاؤں گا، جب تک میرے والد مجھے اجازت نہ دیں۔"

۲- (لَآ أَبْرَحُ حَتّٰىٓ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِىَ حُقُبًا)

" حضرت موسیٰؑ نے کہا) میں (اپنا سفر) ختم نہ کروں گا جب تک کہ دو دریاؤں کے سنگم پر نہ پہنچ جاؤں، ورنہ میں ایک زمانہ دراز تک چلتا ہی رہوں گا۔"

۳- (قَالُوا لَن نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسٰى)

(طٰہٰ : ۹۱)

(بنی اسرائیل) نے کہا: ہم مستقل اسی (سامری کے بت) کی پوجا کرتے رہیں گے جب تک حضرت موسیٰ ہمارے پاس واپس نہ آجائیں۔"

سبق نمبر ۱۷

فَتِئَ اور مَا فَتِئَ

۱۔ فَتِیءَ، یَفْتَؤُ، إِفْتَاً، فَتَأً، (باب سَمِعَ سے) کے لفظی معنیٰ بھولنے اور رک جانے کے ہیں۔

۲۔ فَتِئَ، | مائے نافیہ | کے ساتھ مل کر (مَا فَتِئَ) فعل کے إِسْتِمْرَار، دَوَام اور ہمیشگی کو ظاہر کرتا ہے۔

۳۔ یہ صرف فعل مَاضِی اور فِعْلِ مُضَارِع کے صیغوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ فَتِئَ کبھی نَاقِص اور کبھی تَام، استعمال ہوتا ہے۔

مَا فَتِئَ نَاقِص کی مثال

مَا فَتِیءَ الْخَطِیْبُ | مُتَكَلِّمًا |

(مقرر نے گفتگو ختم نہیں کی یعنی مقرر نے تقریر جاری رکھی۔)

مَا فَتِیءَ تَامّ کی مثال

| فَتِیءَ | الصَّانِعُ عَنْ شَیْءٍ (کاریگر، ایک چیز کے بارے میں بھول گیا۔)

(یہاں فَتِیءَ بھول کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔)

قرآنی مثال

(قَالُوْا تَاللّٰهِ | تَفْتَؤُا | تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا) (یوسف: ۸۵)

"حضرت یعقوبؑ کے دوسرے بیٹوں نے کہا! خدارا! آپ تو بس یوسف ہی کو یاد کیے جاتے ہیں یہاں تک کہ (آپ اس غم میں) اپنے آپ کو گھلا دیں گے۔"

یہاں | تَفْتَؤُا | نہ بھولنے یعنی مستقل یاد کیے جانے کے لیے استعمال ہوا ہے۔

اس مثال میں، "لَا" برائے نفی محذوف ہے۔

سبق نمبر ۲۷

اِنْفَکَّ اور مَا اِنْفَکَّ

۱۔ اِنْفَکَّ کے لفظی معنی ہیں۔ کھل گیا، جدا ہوگیا۔

۲۔ یہ لفظ | مائے نافِیہ | کے ساتھ مل کر اِسْتِمْرَار، دَوَام اور ہمیشگی کے معانی دیتا ہے۔

۳۔ مَا اِنْفَکَّ، کے معنی ہیں۔ نہیں کھلا، جڑا رہا، جدا نہ ہوا۔

۴۔ یہ لفظ بھی، نَاقِص اور تَامّ، دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

مَا اِنْفَکَّ نَاقِص کی مثال

مَا انْفَکَّ الطَّقْسُ | مَا طِرًا |

موسم، بارش سے آزاد نہیں ہوا یعنی بارش بدستور جاری ہے۔

اِنْفَکَّ تَامّ کی مثال

اِنْفَکَّتْ مَشَاکِلُ الْمِنْطَقَۃِ علاقے کی مشکلات، حل ہوگئیں۔

سبق نمبر ۳۷

لَیْسَ

۱۔ لَیْسَ ، فعل مَاضی کے طور پر آتا ہے۔ مُضَارِع اور أَمْر میں نہیں آتا۔
جیسے : لَیْسَ ، لَیْسَتْ ، لَیْسُوا ، لَسْتَ ، لَسْتُمْ ، لَسْتُنَّ۔

۲۔ لَیْسَ ، فعل مَاضِی ہوتے ہوئے ، زَمَانہ حال میں ، کسی جملے کے مثبت مضمون کی نفی کے لیے بھی آتا ہے۔ جیسے۔

لَیْسَ الْقِطَارُ مُقْبِلًا (ٹرین نہیں آئے گی۔ ٹرین نہیں آنے والی)

۳۔ لَیْسَ کبھی إِستثناء کے لیے بھی آتا ہے۔ جیسے

جَاءَ الْقَوْمُ لَیْسَ زَیْدًا (لوگ آئے ، مگر زید نہیں۔)

ایسی صورت میں مُسْتَثْنٰی مَنْصُوب ہوتا ہے۔ جیسے یہاں زَیْدًا

۴۔ لَیْسَ ، فِعل تام کے طور پر استعمال نہیں ہوتا۔ صرف اور صرف فِعْل نَاقِص کے طور پر مستعمل ہے۔

۵۔ لَیْسَ کے مَفْعُول پر ، حَرْفِ جَرّ بِ داخل ہونے سے ، وہ مَکْسُور ہو جاتا ہے۔ لیکن معنی پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

مَجْرُور مفعولوں کی چند قرآنی مثالیں ، ملاحظہ کیجیے۔

بِ ، کی وجہ سے ، لَیْسَ کے مجرور مفعول کی مثالیں

۱۔ (وَأَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ) (آل عمران : ۱۸۲)

" اللہ اپنے بندوں کے لیے ، بالکل ظالم نہیں ہے۔"

۲۔ (لَیْسَ بِأَمَانِیِّكُمْ وَلَآ أَمَانِیِّ أَهْلِ الْكِتَابِ) (النساء : ۱۲۳)

(انجام کار) نہ تمہاری آرزوؤں پر (موقوف) ہے اور نہ اہلِ کتاب کی آرزوؤں پر۔

۳۔ (لَيْسَ | بِخَارِجٍ | مِنْهَا) (الانعام: ۱۲۲)

"ان میں سے، نکلنے والا نہ ہو۔" (جو ان تاریکیوں سے نکل نہیں سکتا)

۴۔ (قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ | بِي | سَفَاهَةٌ) (الاعراف: ۶۷)

"حضرت ہودؑ نے کہا! اے برادرانِ قوم، میں بے عقلی میں مبتلا نہیں ہوں۔

۵۔ (أَلَيْسَ اللهُ | بِكَافٍ | عَبْدَهُ؟) (زمر: ۳۶)

"کیا اللہ اپنے بندے کے لیے، کافی نہیں ہے؟"

۶۔ (أَلَيْسَ اللهُ | بِعَزِيزٍ | ذِي انْتِقَامٍ؟) (زمر: ۳۷)

"کیا اللہ تعالیٰ، زبردست انتقام لینے والا نہیں ہے؟"

۷۔ (أَلَيْسَ هٰذَا | بِالْحَقِّ) "کیا یہ حق نہیں ہے؟" (الاحقاف: ۳۴)

۸۔ (أَلَيْسَ ذٰلِكَ | بِقَادِرٍ | عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ؟) (القیامہ: ۴۰)

کیا وہ، مرنے والوں کو، زندہ کرنے پر، قادر نہیں ہے۔

۹۔ (أَلَيْسَ اللهُ | بِأَحْكَمِ | الْحَاكِمِينَ؟) (التین: ۸)

کیا اللہ، سب حاکموں سے، بڑا حاکم، نہیں ہے۔"

لَيْسَ کی مختلف صورتیں

۱۔ (| لَيْسُوا | سَوَاءً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ) (آل عمران: ۱۱۳)

"سارے اہل کتاب، یکساں نہیں ہیں۔"

۲۔ (فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا | لَيْسُوا | بِهَا بِكَافِرِينَ) (الانعام: ۸۹)

"یہ نعمت) اب ہم نے، ایک ایسی قوم کو، سونپ دی ہے جو اس نعمت کی منکر نہیں ہے۔"

۳۔ (وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ | لَسْتَ | مُؤْمِنًا) (النساء: ۹۴)

"(اے اہلِ ایمان) اس شخص کو، جو تمہیں پہلے سلام کرکے ملے، یہ نہ کہو کر تو مومن، نہیں ہے۔

۴۔ (وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟

"اور انہیں خود ان کے اوپر گواہ بناتے ہوئے پوچھا تھا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟"

۵۔ (لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ) (المائدۃ: ۶۸)

"(اے اہلِ کتاب) تم ہرگز کسی اصل پر نہیں ہو، جب تک تورات اور انجیل کو قائم نہ کرو۔"

۶۔ (وَمَنْ لَسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ) (الحجر: ۲۰)

"اور ان کے لیے بھی، جن کے تم رازق نہیں ہو۔"

۷۔ (يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ (الاَحزاب: ۳۲)

(اے نبی کی بیویو) تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

خلاصہ خبرِ اَفعالِ کَوْن وماولا

یہاں خلاصے میں مولانا حمیدالدین فراہیؒ کی نظم تُحْفَةُ الْاِعراب کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمائیے۔

کَانَ اور صَارَ، اَصْبَحَ، اَضْحٰی ظَلَّ، اَمْسٰی وَبَاتَ نیز دِگر
مِثْلِ مَا انْفَكَّ، مَا بَرِحَ، مَازَالَ مَا فَتِئَ، لَيْسَ، مَادَامَ کی خبر
ہوگی منصوب کیونکہ یہ اَخبار ہیں مَفَاعِيل پیش اَهلِ نظر
مثلاً كَانَ خَالِدٌ فَهِمًا یاکہ صَارَ السَّعِيْدُ مِثْل عمر

گیارہواں باب

سبق نمبر ۴۷

لَا النَّافِيَةُ لِلْجِنْسِ (لا لنفی جنس)

۱۔ لَا لِنَفْیِ جنس، مُطلَق نَفی کے لیے آتا ہے۔ یعنی جس چیز یا جس جنس پر بھی داخل ہوتا ہے۔ اُس جنس پر لاگو حکم کا سرے سے انکار کرتا ہے۔

۲۔ لَا وہ "حرف نفی" ہے جو **نَكِرَہ إِسْم مُبْتَدَاء کو مَنْصُوب** کرتا ہے۔ مثلا

۱۔ لَا سُرُورَ دَائِمٌ "کوئی خوشی، ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے"۔

۲۔ (**لَا إِكْرَاهَ** فِي الدِّيْنِ) (البقرة : ۲۵۶) "دین میں کوئی جبر نہیں ہے"۔

۳۔ **لَا تِلْمِيْذَ** حَاضِرٌ (کوئی طالب علم، حاضر نہیں ہے۔)

۴۔ **لَا رَجُلَ** جَالِسٌ فِي الطَّرِيْقِ "راستے میں کوئی شخص نہیں بیٹھا ہے"۔

اوپر کی مثالوں میں، لا کے بعد آنے والے تمام أَسْمَاء نَكِرَہ ہیں۔

۳۔ جب لا کے بعد إِسْم مَعْرِفَہ ہو یا "لا" اور اس کے اسم کے درمیان فصل ہو تو ایسی صورت میں وہ إِسْم **مَرْفُوع** ہی رہے گا اور ایک دوسرا اور "لا" اور اس کا اسم ضروری ہوگا۔ دو "لا" کی مثالیں یہ ہیں۔

۱۔ **لَا الْمَرْأَةُ** كَسْلَانَةٌ وَ **لَا الْبِنْتُ** "نہ عورت کاہل ہے اور نہ لڑکی"

۲۔ **لَا** فِيْهَا غَوْلٌ وَ **لَا** هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ (الصافات : ۴۷)

"اس (شراب) سے نہ ان کے جسم کو کوئی ضرر ہوگا اور نہ ان کی عقل اس سے خراب ہوگی"۔

۴۔ حرفِ نفی "لَا" کے بعد مرکب اِضافی ہو تو مُضاف، مَنصُوب ہوگا۔

۱۔ لا | صَاحِبَ خَیْرٍ | مَذْمُومٌ

"کوئی صاحب خیر، لائق مذمت نہیں۔"

۲۔ لا | شَاهِدَ زُورٍ | مَحْبُوبٌ "کوئی جھوٹی گواہی دینے والا، پیارا نہیں ہوتا۔"

۵۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں، لائے نفی جنس میں نصب کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔

۱۔ اگر لَا پر، حَرْفِ جر آئے۔ جیسے

اِشْتَرَیْتُ الْقَلَمَ | بِلَا رِیْشَةٍ | "میں نے، نوک کے بغیر، قلم خریدا۔"

۲۔ اگر اِسْم اور خَبَر دونوں نَکِرَہ ہوں اور دو لا موجود ہوں۔

جیسے | لَا زَیْدٌ | فِی الدَّارِ | لَا عَمْرٌو | "گھر میں زید ہے اور نہ عمرو۔"

نوٹ :۔ عَمْرٌو، کے آخر میں لکھا گیا واؤ، لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا۔

۳۔ جب لا اور اِسْم کے درمیان | فَصْل | ہو

جیسے لا | فِی | حَدِیْقَةٍ صِبْیَانٌ وَلَا بَنَاتٌ "باغ میں نہ بچے ہیں اور نہ لڑکیاں"

۶۔ حَرْفِ نفی لَا، مَا بَعْد اِسْم کو، تین شرطوں کے ساتھ مَنصُوب، کرتا ہے۔

۱۔ اگر مُبْتَدَاء اور خَبَر دونوں نَکِرَہ ہوں۔

۲۔ اِسْم پہلے اور خَبَر بعد میں ہو۔

۳۔ لَا کے بعد، کوئی حَرْفِ جر نہ آیا ہو۔

۷۔ لَا کبھی، تنوین کے ساتھ مَنصُوب | شِبْه مُضَاف | کی صورت میں آتا ہے۔

جیسے ۱۔ لَا | رَاکِبًا فَرَسًا | فِی الطَّرِیْقِ (کوئی گھڑسوار، راستے میں نہیں ہے۔)

۲۔ لَا | مُسْرِفًا | فِی مَالِهٖ مَحْمُودٌ

۲۔ (اپنے مال میں اسراف کرنے والا، کوئی شخص پسندیدہ نہیں ہوتا۔)

لَا نفیِ جنس کی مثالیں

۱۔ لَا رَیْبَ فِیْہِ "اس میں کوئی مشکوک چیز نہیں۔"

۲۔ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ "قبولیت دین کے لیے کوئی زبردستی نہیں۔"

۳۔ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ۔ "آج کوئی بچانے والا نہیں۔"

۴۔ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ۔ "آج تم پر کوئی مواخذہ نہیں۔"

۵۔ (لَا غَالِبَ لَکُمُ الْیَوْمَ مِنَ النَّاسِ) (الانفال : ۴۸)

"لوگوں میں سے آج تم پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا۔"

۶۔ اَلتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ

"گناہوں سے توبہ کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے، جس کا کوئی گناہ ہی نہیں"

۷۔ لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ۔ (صحیح ابن حبان)

"خالق کی نافرمانی میں، مخلوق کے لیے، کوئی اطاعت نہیں ہے"

۸۔ لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَیْنِ ..... (صحیح ابن حبان)

"رشک جائز نہیں ہے، مگر دو لوگوں پر....."

۹۔ لَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ۔ (صحیح ابن حبان)

"اسلام میں ادلے بدلے (وٹہ سٹہ) کی شادی (جائز) نہیں۔"

۱۰۔ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔ (صحیح ابن حبان)

"جس نے اُمُّ القرآن نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں۔"

۱۱۔ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ وَّ شَاھِدَیْ عَدْلٍ۔ (صحیح ابن حبان)

"ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح جائز نہیں۔

۱۲۔ لَا ھِجْرَۃَ بَعْدَ الْفَتْحِ۔ (صحیح ابن حبان)

"فتح مکہ کے بعد (دارالاسلام کی طرف) ہجرت (کی ضرورت) نہیں رہی"

۱۳۔ | لَا إِلٰهَ | إِلَّا اللّٰهُ

"اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے"

۱۴۔ لَا وِصَالَ فِي الصِّيَامِ۔ (صحیح ابن حبان)

"روزوں میں وصال جائز نہیں یعنی مسلسل روزے رکھنا"

۱۵۔ | لَا إِيْمَانَ | لِمَنْ | لَا أَمَانَةَ | لَهُ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا | عَهْدَ لَهُ | (صحیح ابن حبان)

"اس کا ایمان نہیں، جو امانت دار نہیں، اور اُس کا دین نہیں، جو عہد کا پابند نہیں"

۱۶۔ | لَا رَجُلَ | فِي الدَّارِ

"گھر میں کوئی مرد نہیں"

۱۷۔ لَا غُلَامَ رَجُلٍ حَاضِرٌ۔

"آدمی کا کوئی نوکر، حاضر نہیں۔

۱۸۔ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا | فَلَا فَوْتَ | وَأُخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ (سبا: ۵۱)

"کاش تم دیکھو انہیں اُس وقت، جب یہ لوگ گھبرائے پھر رہے ہوں گے اور کہیں بچ کر نہ جا سکیں گے بلکہ قریب ہی سے پکڑ لیے جائیں گے"

نوٹ:۔

۱۔ مندرجہ بالا مثالوں میں مذکورہ تمام احادیث، صحیح ابن حبان سے نقل کی گئی ہیں۔

۲۔ لانفی جنس کی خبر، عموماً محذوف ہوتی ہے، جیسا کہ آپ نے مندرجہ بالا اکثر مثالوں میں ملاحظہ کیا۔

سبق نمبر ۵۷

اِسمِ مستثنیٰ کا اِعْرَاب

۱۔ مُستَثنیٰ مِنہُ

کسی جماعت، گروہ، مجموعہ، یا کل تعداد کو **مُستَثنیٰ مِنہُ** کہتے ہیں۔

جس کی تعداد، حالت یا حکم سے، مُستَثنیٰ کو (جزوی تعداد کو) الگ کیا جاتے۔

۲۔ حرف استثنا **اِلّا** (Except) حرف اِستِثنَا، ہے۔ یہ حرف، اپنے بعد آنے والے اِسْم کو، اپنے سے پہلے آنے والے اِسم کے حکم سے، الگ کرتا ہے۔

دیگر حروف استثناء: اِلّا کے علاوہ، غَیْرَ، سِوٰی، حَاشَا، خَلَا، عَدَا، مَا خَلَا مَا عَدَا، لَیْسَ اور لَا یَکُوْنُ بھی حُرُوف اِسْتِثْنَا کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔

۳۔ مُستَثنیٰ :۔ مُستَثنیٰ، وہ مَنصُوب اِسْم ہے، جو اِلّا کے بعد آتے اور جس میں وہ حالت حُکْم، صفت، یا کیفیت نہ پائی جائے، جو کُل جماعت، گروہ یا مجموعے میں پائی جاتی ہو، مثلاً

كُلُّ تِلْمِيْذٍ نَاجِحٌ اِلَّا رَشِيْدًا

ہر شاگرد، کامیاب ہے، بجز رشید کے

اس مثال میں (۱) كُلُّ تِلْمِيْذٍ (ہر شاگرد)، **مُستَثنیٰ مِنہُ** ہے اور مُبْتَدَاء ہے

(۲) نَاجِحٌ خَبَر ہے۔ (۳) اِلَّا **حَرفِ اِستِثنَا** ہے۔

(۴) رَشِيْدًا، مَنصُوب اِسْم ہے اور **مُستَثنیٰ** ہے۔

۴۔ اِسْم مُستَثنیٰ، دو شرطوں کے ساتھ ہی، مَنصُوب ہوگا۔

۱۔ جب جُمْلَہ مُثْبَت ہو (یعنی مَنْفِی جملہ نہ ہو۔)

۲۔ اور جملے میں مُسْتَثْنیٰ مِنْهُ، موجود ہو۔

۵۔ اگر جملہ منفی ہو اور اِلَّا سے اس کا تعلق نہ ہو تو مُسْتَثْنیٰ کا اِعْرَاب حسب موقع (مَرْفُوع، مَنْصُوب یا مجرور) ہوگا۔ جیسے

۱۔ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ (کوئی خدا نہیں ہے، مگر اللہ)

یہاں اَللّٰهُ، اگرچہ اِلَّا کے بعد آیا ہے لیکن مَنْصُوب نہیں ہے بلکہ **مَرْفُوع** ہے۔ اس لیے کہ یہ منفی جملہ ہے۔

یاد رہے کہ اس مثال میں، اِلَّا، غیر کے صفتی معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔

۲۔ اِلَّا، کبھی منفی جملے کے بعد **حَصْر** کے لیے آتا ہے۔

ایسی صورت میں بھی مُسْتَثْنیٰ مَرْفُوع ہی رہے گا۔

جیسے مَا ضَرَبَ اِلَّا **زَيْدٌ** "زید ہی نے مارا"

۳۔ اِلَّا کے بعد حَرْفِ جَرّ آئے اور پھر اس کے بعد اِسْمِ مُسْتَثْنیٰ آئے تو ایسی صورت میں بھی مُسْتَثْنیٰ، مَنْصُوب نہیں ہوگا، بلکہ مَجْرُور ہوگا۔ جیسے، لَا عِلْمَ اِلَّا **بِالْجُهْدِ** "کوشش کے بغیر، کوئی علم حاصل نہیں ہوتا۔

(یہاں حَرْفِ جَرّ بَاء کی وجہ سے اِسْمِ مُسْتَثْنیٰ، جُهْدِ مَجْرُور ہے۔

۶۔ اِلَّا ہمیشہ بَجُزْ یا سوائے کے معانی میں استعمال نہیں ہوتا بلکہ کبھی کبھار صفت کے طور پر علاوہ (In Addition to) کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی اِلَّا کے بعد کا اِسْم، مَنْصُوب نہیں ہوتا۔ جیسے۔

۱۔ لِیْ رِجَالٌ **اِلَّا رِجَالُكَ** میرے آدمی، تمہارے آدمیوں کے علاوہ ہیں۔

۲۔ لَوْ كَانَ فِيْهِمَا آلِهَةٌ **اِلَّا اللّٰهُ** لَفَسَدَتَا (الانبیاء: ۲۲)

"اگر آسمان و زمین میں ایک اللہ کے علاوہ، دوسرے خدا بھی ہوتے تو دونوں (زمین و

آسمان) کا نظام بگڑ جاتا۔"

۷۔ کبھی إِلَّا مگر (But) کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی إِلَّا کے بعد کے إِسْم کا أَعْرَاب، حسب موقع ہوگا۔

جیسے: لَا الرَّجُلُ قَاطِعٌ | إِلَّا شَجَرَةً |

"آدمی کاٹنے والا نہیں ہے، مگر ایک درخت"

(یہاں شَجَرَةً، چونکہ مَفْعُوْل بِہٖ ہے: اس لیے مَنْصُوب ہے۔ إِلَّا کی وجہ سے نہیں۔ علاوہ ازیں اس جملے میں مُسْتَثْنٰى مِنْهُ کا وجود بھی نہیں ہے۔)

۸۔ بعض اوقات، إِسْمِ مُسْتَثْنٰى، فَاعِل ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں بحیثیتِ فاعل وہ مَرْفُوع ہوسکتا ہے اور بحیثیت مُسْتَثْنٰى مَنْصُوب دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔

جیسے جَاءَ الْقَوْمُ | إِلَّا زَيْدًا | یا جَاءَ الْقَوْمُ | إِلَّا زَيْدٌ |

(سب لوگ آئے لیکن زید نہیں آیا۔) دراصل یہاں 'قَوْم' کا بَدَل، 'زَيْدٌ' ہے۔

۹۔ اگر مُسْتَثْنٰى مِنْهُ مَحْذُوف ہو تو لازماً وہ بحیثیت فَاعِل مرفوع ہوگا۔

جیسے مَا جَاءَ | إِلَّا زَيْدٌ |

(زید کے علاوہ کوئی نہیں آیا۔) یہاں 'قوم' مَحْذُوف ہے۔

إِنْ نَافیہ کے ساتھ إِلَّا کا استعمال

۱۰۔ بعض اوقات جملے کے شروع میں، إِنْ نَافِیہ (نہیں) ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد إِلَّا استعمال ہوتا ہے اور إِلَّا کے بعد کا اسم مرفوع ہوتا ہے۔

٭ یاد رکھیے کہ یہ | إِنْ شرطیہ | نہیں ہے۔ بلکہ | إِنْ نَافِیہ | ہے۔ اور یہ بطور حرف نفی، لَا اور مَا کی طرح، استعمال ہوتا ہے۔

٭ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ (إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ) (التکویر: ۲۷)

"نہیں ہے یہ، مگر تمام کائنات کے لیے ایک نصیحت"

یعنی یہ تو تمام کائنات والوں کے لیے ایک نصیحت ہی ہے۔

۲۔ (إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ) (المؤمنون: ۲۵)

"نہیں، بس اس آدمی کو ذرا جنون لاحق ہو گیا ہے"

۳۔ (إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ) (النجم: ۴)

"یہ تو ایک وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے"

۴۔ (إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا) (النجم: ۲۳)

"دراصل یہ کچھ نہیں ہیں مگر بس چند نام"

۵۔ (إِنْ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا) (ابراھیم: ۱۰)

"نہیں ہو تم، مگر ویسے ہی انسان جیسے ہم ہیں"

۶۔ (إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ) (الانعام: ۷)

"وہ یہی کہتے کہ یہ تو صریح جادو ہے"

۷۔ (وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ) (الانعام: ۱۴۸)

"اور تم لوگ نری قیاس آرائیاں کرتے ہو"

مُستثنیٰ کے منظوم قواعد

آز قبیلِ بدل ہے مُستثنیٰ	چند شکلیں ہیں، خارج اس سے مگر
قولِ مُثبت سے گر ہو مُستثنیٰ	یا مُقدّم یا ہو غیر اگر
نصب واجب ہے بیک مُستثنیٰ	مِنۡہُ کا ذکر آئے اور اس پر
قولِ منفی ہو تو رَوَا ہے نَصَب	بدلیت اگرچہ ہے بہتر

جیسے مَا فِي جِوَارِنَا اِلَّا	حَامِلٌ	وَّالسَّعِيدُ وَابْنُ عُمَر
یا کہ اَلْجُنْدُ ذَاهِبٌ اِلَّا	خَالِدًا	وَ اَمْرَئَيْنِ مِنْ عَسْكَرٍ
یا کہ مَا فِي رِجَالِكُمْ اِلَّا	جُنْدًا	ذُوْ شَجَاعَةٍ وَّغَيْرَ
یا کہ لَا عَيْبَ فِي أَخِي اِلَّا	طَلَبًا	لِلْعُلٰى وَ طُوْلَ سَهَرٍ
یا کہ لَا عَيْبَ فِيهِمْ اِلَّا	نَوْمُهُمْ	فِي الشِّتَاءِ بَعْدَ سَحَرٍ

غیر ہوگا بحالِ مُسْتَثْنٰی جیسے هُمْ ذَاهِبُوْنَ غَيْرَ عُمَرَ

مُسْتَثْنٰی کی قرآنی مثالیں

۱۔ ﴿ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ﴾ (القصص : ۸۸)

" ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، سوائے اللہ کی ذات کے۔"

یہ مثبت جملہ ہے اور مُسْتَثْنٰی مِنْهُ موجود ہے۔ اس لیے وَجْهَهٗ، مَنْصُوب ہے۔"

۲۔ بَنَاتُ سَعِيْدٍ مُطِيعَاتٌ اِلَّا زَيْنَبَ

"سعید کی لڑکیاں فرماں بردار ہیں، بجز زینب کے۔"

مثبت جملہ ہے۔ مُسْتَثْنٰی مِنْهُ موجود ہے۔ اس لیے مُسْتَثْنٰی زَيْنَبَ مَنْصُوب ہے۔

۳۔ ﴿ فَشَرِبُوا مِنْهُ اِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ﴾ (البقرة : ۲۴۹)

" اس میں سے سب لوگوں نے پیا، سوائے چند لوگوں کے۔"

۴۔ اَلضُّيُوْفُ حَاضِرُوْنَ اِلَّا عَبْدَ الرَّحِيْمِ

" سارے مہمان حاضر ہیں بجُز عبدالرحیم کے۔"

عبدالرحیم مُرَكَّبِ إضَافِي ہے۔ عَبْدُ منصوب ہو کر عَبْدَ بن گیا۔

(عَبْدَ، مُضَاف مَنْصُوب ہے۔ مثبت جملہ ہے اور مُسْتَثْنٰی مِنْه موجود ہے۔

۵۔ (وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ)
"اللہ پر، سچ کے علاوہ کوئی اور گواہی نہ دو۔" (کچھ نہ کہو، اللہ پر بجز سچ)

۶۔ (لَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا) (طٰہٰ : ۱۰۸)
"ایک سرسراہٹ کے سوا، تم کچھ نہ سنو گے (قیامت کے دن)۔"

۷۔ (إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا) (الاحزاب : ۱۳)
"وہ کچھ نہیں چاہتے مگر فرار"
یعنی دراصل وہ (محاذ جنگ) سے بھاگنا چاہتے تھے۔

۸۔ (لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ) (النساء : ۸۴)
"تم اپنی ذات کے سوا، کسی اور کے لیے ذمے دار نہیں ہو۔"

۹۔ (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ وَعَبْدُهُ)
"محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور بندے کے علاوہ کچھ نہیں۔"
(یہ ایک منفی جملہ ہے اور مَا، نافیہ ہے۔ اس لیے رسول مرفوع ہے)

۱۰۔ (وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا) (النور : ۳۱)
یہ بھی منفی جملہ ہے اور إِلَّا کے بعد اِسْمِ مَوْصُول مَا ہے۔
"وہ اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں، بجز اس کے جو خود ظاہر ہو جائے۔"

۱۱۔ (فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ؟) (احقاف : ۳۵)
"کیا نافرمان لوگوں کے سوا، کوئی اور ہلاک کیا جائے گا۔"

۱۲۔ (مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ) (النساء : ۶۶)
"یہ فاعل کی مثال ہے اور یہاں إِلَّا قَلِيلًا بھی جائز ہے۔"
"ان لوگوں میں سے، چند لوگوں کے سوا کسی نے اُسے نہ کیا۔"

۱۳- (وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ | إِلَّا امْرَأَتَكَ |)

(یہاں إِمْرَأَتُكَ بھی جائز ہے)

"تم میں سے کوئی پیچھے پلٹ کر نہ دیکھے مگر تیری بیوی (وہ ساتھ نہ جائے گی۔)"

خلاصہ مُعْرَبَات خَمْسَہ مُأَوَّلَہ

مُعْرَبَاتِ مُأَوَّلَہ در اَصل | پانچ ہیں، جن میں نَصب ہے اکثر
مُسْتَثْنیٰ بَعدِ مُشَبَّہَاتُ الفِعْل | فعل کون اور مَا ولَا کی خَبَر
پھر مُنَادیٰ ہے اور مُسْتَثْنیٰ | نکرۂ مُسْتَثْنیٰ پہ لَا ہو اگر
پھر سَماعی ہیں چند منصوبات | جو حقیقت میں حذف کے ہیں صُوَر

سبق نمبر ۷۶

مَا اور لَا کی وجہ سے خَبَر منصُوب

یہ تو آپ پڑھ چکے ہیں کہ، حُرُوف مُشَبَّہ بِفعْلٍ (إِنَّ، أَنَّ، لَیْتَ، لٰکِنَّ، لَعَلَّ، کَأَنَّ) مبتدأ کو (رفع کے بجائے) نَصْب کا اعراب دیتے ہیں۔ اور آپ یہ بھی جان چکے ہیں کہ اَفْعَالِ ناقصہ خَبَر کو مَنْصُوب کرتے ہیں۔ (ایسی صورت میں خَبَر دراصل اِن اَفعالِ ناقصہ کا مفعول ہوتی ہے۔) اسی طرح مَا اور لَا بھی لَیْسَ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں، اور جملہ اسمیہ میں خَبَر کو، مَنْصُوب کرتے ہیں۔ (لَیْسَ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، أَفْعَالِ ناقِصَہ میں سے ہے، جو جملۂ اسمیہ میں خبر کو منصوب کرتا ہے اور مبتدا کو مرفوع برقرار رکھتا ہے) جیسے

۱۔ مَا زَیْدٌ قَائِمًا (یہاں مَا کی خبر منصوب ہے)
۲۔ وَمَا اللّٰهُ غَافِلًا (یہاں مَا کی خبر منصوب ہے)
۳۔ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ (یہاں مَا کی خبر، حرف جر ب کی وجہ سے مجرور ہے)

'لَا' کے قواعد

۱۔ جملہ اسمیہ میں، لَا مُبْتَدَأ پر داخل ہوتا ہے اور خَبَر کو مَنْصُوب کرتا ہے اور مبتدا کو مرفوع، برقرار رکھتا ہے۔

یاد رکھیے یہ لائے نفی جنس نہیں ہے۔ جو اسم نکرہ کو منصوب، کرتا ہے۔ اکثر اوقات، مَا اور لَا کی خبر منصوب ہونے کے بجائے حرف جر کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے۔

❖ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ

(یہاں لَا کی خبر، حرف جر عَلٰی کی وجہ سے مجرور ہے)

۲۔ لَا غَوْلٌ فِیْهَا (یہاں لَا کی خبر، حرف جر فِی کی وجہ سے مجرور ہے)

۲۔ "لَا" ہمیشہ اِسْمِ نَکِرہ پر آتا ہے۔ جیسے

لَا رَجُلٌ خَیْرًا مِنْکَ "آپ سے، کوئی آدمی بہتر نہیں"

(یہاں رَجُلٌ نکرہ ہے اور خَبَر خَیْرًا، لَا کی وجہ سے منصوب ہوگئی ہے۔

مَا کے قواعد

۱۔ جملہ اسمیہ میں مَا مبتدأ سے پہلے آتا ہے اور خَبَر کو منصوب کرتا ہے۔

۲۔ مَا نَکِرَہ اور معرفہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔

۳۔ مَا خَبَر پر بِ حَرْفِ جَرّ آجائے تو مَا کا عمل باطل ہوجاتا ہے۔

جیسے وَمَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ۔ اور تمہارا رب، غافل نہیں ہے۔

۴۔ مَا کی خَبَر پر اِلَّا داخل ہو تب بھی، مَا کا عمل باطل ہوجاتا ہے۔

جیسے وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ "اور نہیں ہیں محمدؐ مگر ایک رسول"

مَا کی مثالیں

۱۔ مَا کی منصوب خبر

۱- مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ (المجادلہ ۲)

"وہ عورتیں ان کی مائیں نہیں ہیں"

(یہاں اُمَّهَاتُ خبر ہے۔ اسے مرفوع ہونا چاہیے تھا، لیکن مَا کی وجہ سے منصوب ہوکر اُمَّهَاتِ میں بدل گئی ہے)

۲- مَا هٰذَا بَشَرًا (یہاں مَا کی خبر منصوب ہے)

۳- مَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ (یہاں مَا کا مبتداء مرفوع برقرار ہے)

۲- مَا کی مجرور خبر

۴- مَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ (یہاں مَا کی خبر، حرف جر مِنْ کی وجہ سے مجرور ہے)

۵- وَ مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ

(یہاں مَا کی خبر، حرف جر بِ کی وجہ سے مجرور ہے اور یہاں مَا کا مبتداء مرفوع برقرار ہے)

۶- مَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ (یہاں مَا کی خبر، حرف جر بِ کی وجہ سے مجرور ہے)

۷- مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ

۸- وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ

(یہاں مَا کی خبر، حرف جر بِ کی وجہ سے مجرور ہے)

سبق نمبر ۷۷

اِسمِ مُنادیٰ کا اِعْرَاب

۱۔ مُنادیٰ ، وہ "اسم" ہے، جس کو پکارا جائے۔
پکارنے والے کو مُنَادِی کہتے ہیں۔

۲۔ "یَا" حَرْفِ نِداء (The Vocative Particle) ہے۔جس سے کسی کو آواز دی جاتی ہے۔

۳۔ اِسْمِ مُنادیٰ "مَنْصُوب" ہوگا جب وہ مُرَکَّبِ اِضَافِی میں مضاف ہوگا۔
جیسے (۱) یَا طَالِبَ الْعِلْمِ۔ (۲) یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

۴۔ مُنادیٰ "مَنْصُوب" ہوگا جب وہ "نَکِرَۂ غیر مقصودہ" ہو یعنی "اسم خاص" نہ ہو۔ (یعنی کوئی خاص شخص مقصود نہ ہو۔)

۱۔ یَا ظَالِمًا "اے کوئی ظالم"

۲۔ یَا مُسَافِرًا "اے کوئی مسافر!"

۳۔ یَا طَالِبًا اَلْجَهْدُ مِفْتَاحُ النَّجَاحِ
"اے (کوئی) طالب علم! کوشش کامیابی کی کلید ہے"

۴۔ یَا مُسْرِعًا! فِی الْعُجْلَةِ النَّدَامَةُ۔
"اے (کوئی) جلد باز! جلد بازی میں پشیمانی ہے"

۵۔ یَا لَاهِیًا عَنْ دَرْسِهٖ! عَاقِبَةُ اللَّهْوِ لَحُزْنٌ۔
"اے اپنے درس سے لاپروا! غفلت کا انجام رنجیدگی ہے"

۵۔ تین صورتوں میں، إِسْمِ مُنَادٰی کا إِعراب خفیف مرفوع ہوگا۔ (یعنی تنوین نہیں ہوگی، پیش ہوگا۔)

۱۔ جب إِسْمِ مُنَادٰی مُفْرَد ہو (یعنی مُرَکَّب نہ ہو)۔

جیسے یَا رَجُلُ

۲۔ جب وہ إِسْمِ خاص ہو یا إِسْمِ عَلَم ہو۔

جیسے یَا خَالِدُ ، یَا زَیْدُ ، یَا عَائِشَةُ

۳۔ جب إِسْمِ مُنَادٰی نَکِرَۂ مَقْصُوْدَہ ہو

یَا رَجُلُ ! حَیَاةُ الْإِنْسَانِ ظِلٌّ زَائِلٌ

"اے آدمی! انسان کی زندگی، ڈھلتی چھاؤں ہے۔"

اوپر کی مثال میں یَا رَجُلُ، نَکِرَہ ہونے کے باوجود ایک خاص آدمی کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ ایسے نَکِرَہ کو نَکِرَۂ مَقْصُوْدَہ کہتے ہیں جو معرفہ بن جاتا ہے۔

۶۔ جب مُنَادٰی پر أَل (لام تعریف) ہو تو، مذکر کے لیے أَیُّهَا اور مؤنث کے لیے أَیَّتُهَا بڑھا دیتے ہیں تاکہ 'یا' کی آواز 'اَل' میں گم نہ ہو جائے۔ مثلاً

۱۔ یَا أَیُّهَا الْوَلَدُ (۲) یَا أَیُّهَا الْغُلَامُ

(۳) یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ (۴) یَا أَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

(۵) یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ! اٰمِنُوْا

۷۔ بعض اوقات حرف نِدَاء 'یا' کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے۔

۱۔ یَا رَبَّنَا کے بجائے صرف رَبَّنَا

(رَبَّنَا مُرَکَّب اضافی ہے۔ یا کی وجہ سے رَبٌّ مَنْصُوْب ہو کر رَبَّ بن گیا ہے۔)

۲۔ (یَا) یُوْسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ! (یوسف: ۲۹)

"یہاں یا محذوف ہے"

۳۔ (سَنَفْرُغُ لَكُمْ (یا) أَيُّهَ الثَّقَلَانِ) (الرحمٰن : ۳۱)

"یہاں بھی یا محذوف ہے"

"عنقریب ہم تم سے (باز پرس کے لیے) اے زمین کے دو بوجھو (جن دانس) فارغ ہوئے جاتے ہیں۔

۸۔ فریاد، تعجب اور استغاثہ کے موقع پر، اِسمِ مُنادی پر، حَرفِ جَرّ 'ل' کا اضافہ کرکے، مجرُور کردیتے ہیں۔

۱۔ یا لَلْأَمِیْرِ ! اے امیر محترم!

(یہاں مَجْرُور اِسْمِ مُنادیٰ ہے)

۲۔ یا لَأَصْحَابِنَا اے ہمارے ساتھیو!

(یہ بھی مَجْرُور اِسْمِ مُنادیٰ ہے)

۳۔ یا لَلْعَجَبِ (کس قدر حیرت کی بات ہے!)

۹۔ فریاد، استغاثہ، مُنادیٰ مندوب اور ھائے نُدبہ

فریاد اور استغاثہ کے لیے، بسا اوقات اِسْمِ مُنادیٰ پر اَلِف (ا) یا (اہ) کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ یہ تینوں صورتیں نیچے لکھی جاتی ہیں۔

۱۔ یا زَیْدُ ! ۲۔ یا زَیْدَا ! ۳۔ یا زَیْدَاہ !

ھائے نُدبہ یہاں آخری مثال میں جو ہ ہے اسے ھائے نُدبہ کہتے ہیں۔

ھائے نُدبہ پر وقف لازم ہے، اور یہ جملے کے آخر میں آتی ہے۔

مُنادیٰ مندوب ایسی صورت میں منادیٰ، مندوب کہلاتا ہے (یا زَیْدَاہ)

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دعوت کا آغاز کیا تو کوہ صفا پر چڑھ کر فرمایا۔

یَا صَبَاحَاہُ ہائے صبح کی آفت!

۲۔ رسول اللہ ﷺ کے انتقال پر حضرت فاطمہؓ نے فرمایا:۔

یَا اَبَتَاہُ! اَجَابَ رَبًّا دَعَاہُ!

"ہائے ابا جان! رب کی دعوت پر لبیک کہہ دیا"

یَا اَبَتَاہ! مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاہُ

"ہائے ابا جان! جن کا ٹھکانہ اب جنت الفردوس ہے"

یَا اَبَتَاہ! اِلٰی جِبْرِیْلَ نَنْعَاہ! (بخاری، کتاب المغازی)

"ہائے ابا جان! موت کی خبر جبریل کو دیتے ہیں"

مستغیث، مستغاث اور مستغاث لہٗ

فریاد کرنے والے کو مستغیث اور جس سے فریاد کی جائے، اسے مُسْتَغَاثٌ کہتے ہیں جس کے لیے مدد چاہی جائے، اسے مستغاث لہٗ کہتے ہیں۔

جیسے: یَا لَقَوْمٍ لِلْمَظْلُوْمِ (یہاں لام پر زبر ہے اور دونوں اسم مجرور ہیں)

۱۰۔ جس طرح مُرَکَّبِ اضافی کا مضاف منادیٰ ہوجائے تو منصوب ہوجاتا ہے۔ (جیسے یَا عَبْدَاللّٰہِ) اسی طرح شِبْہِ مُضَاف بھی مَنْصُوب ہوجاتا ہے: جیسے یَا رَاکِبًا جَمَلًا! اَلسَّفَرُ طَوِیْلٌ (اے اونٹ کے سوار! سفر لمبا ہے۔)

۱۱۔ مصیبت اور ماتم کے وقت یَا کے بجائے وَا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے

۱۔ وَا زَیْدَاہُ (ہائے زید)

۲۔ وَا مُطْعِمَ الْمَسَاکِیْنَاہُ (ہائے مسکینوں کو کھلانے والے)

۳۔ وَا مُصِیْبَتَاہ (ہائے مصیبت)

۴۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پہلے غشی پر حضرت فاطمہؓ نے فرمایا:۔

وَا كَرْبَ اَبَاهُ ! ہائے میرے والد کی بے چینی ! (بخاری)

آپ ﷺ نے جواب دیا : آج کے بعد تمہارے والد کو تکلیف نہ ہوگی۔

۵۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (المتوفی ۳۱ھ) کے جنازے میں، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ (المتوفی ۵۵ھ) کہتے جاتے :

وَا جَبَلَاهُ ! وَا جَبَلَاهُ ! (طبقات ابن سعد)

"ہائے افسوس ! یہ پہاڑ بھی چل بسا۔ ہائے افسوس یہ پہاڑ بھی چل بسا۔"

۱۲۔ دیگر حروف نداء "یَا" کے علاوہ أَيَا ، هَيَا ، أَيْ اور أَ بھی حُرُوفِ نِدَاء کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

اِسمِ مُنادیٰ کی مثالیں

۱۔ يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (البقرۃ : ۳۵)

اے آدم! تم اور تمہاری بیوی دونوں جنت میں رہو۔

۲۔ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا (ھود : ۴۸)

اے نوح ! اتر جا ہماری طرف سے سلامتی ہے۔

۳۔ يَا عُثْمَانُ إِنَّ الرَّهْبَانِيَّةَ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْنَا (صحیح ابن حِبّان)

اے عثمان ! ہم پر رہبانیت فرض نہیں کی گئی۔

۴۔ يَا مُعَاذُ وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ (صحیح ابن حِبّان)

اے معاذ ! خدا کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں۔"

۵۔ يَا حُذَيْفَةُ عَلَيْكَ بِكِتَابِ اللهِ (صحیح ابن حبان)

اے حذیفہ ! اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامے رہو۔

۶۔ يَا جِبْرِيلُ مَا هٰذِهِ الرِّيحُ۔ (صحیح ابن حبان)

اے جبریل! یہ ہوا کیسی ہے؟

۷۔ | یَا عَائِشَةُ! | إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ.....

اے عائشہؓ! یقیناً میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں۔"

۸۔ | یَا أَبَا بَكْرٍ! | إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا (یہ منصوب مضاف کی مثال ہے)

اے ابوبکرؓ! ہر قوم کے لیے یقیناً ایک خوشی کا موقع ہے۔

۹۔ | یَا أَبَا ذَرٍّ! | إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيْفًا (یہ بھی منصوب مضاف کی مثال ہے)

اے ابوذرؓ! میں تمہیں (ان مناصب کے لیے) کمزور پاتا ہوں۔

۱۰۔ | یَا أَبَا سَعِيْدٍ! | مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا... (یہ بھی منصوب مضاف کی مثال ہے)

اے ابوسعیدؓ! جو شخص اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوگیا۔

۱۱۔ | یَا أُمَّ سَلَمَةَ! | لَا تُؤْذِيْنِي فِي عَائِشَةَ (یہ بھی منصوب مضاف کی مثال ہے)

اے اُم سلمہ! عائشہ کے معاملے میں مجھے اذیت نہ دو۔

۱۲۔ | یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! | أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ (صحیح ابن حبان)

اے اللہ کے رسول! لوگوں میں آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟

۱۳۔ | یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! | لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ۔ (صحیح ابن حبان)

اے عبدالرحمٰن! امارت کا مطالبہ نہ کرو!

۱۴۔ | یَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ | أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ (صحیح ابن حبان)

اے گروہ قریش! اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے چھڑاؤ۔

۱۵۔ | یَا أَبَا الدَّرْدَاءِ | إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا۔ (صحیح ابن حبان)

اے ابو درداء! یقیناً تمہارے رب کا تم پر حق ہے۔

۱۶۔ | یَا بَنِي عَبْدِ مُنَافٍ | لَا تَمْنَعُوْا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ۔

اے عبدِ مناف کی اولاد! کسی کو اس گھر کے طواف سے منع نہ کرو۔

اس مثال میں [بنونَ] پہلے بطور مضاف خفیف ہو کر [بنو] بن گیا۔

پھر [یا] کی وجہ سے یہ [بنو] مضاف منصوب ہو کر [بنی] ہوا۔

۱۷۔ [یَا بَنِیْٓ إِسْرَائِیْلَ] اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ۔ (البقرۃ : ۴۰)

اے بنی اسرائیل! میری نعمتوں کو یاد کرو۔

نوٹ :۔ مندرجہ بالا تمام احادیث، صحیح ابنِ حبّان سے لی گئی ہیں۔

اِسْمِ مُنَادیٰ کی تَرْخِیْم

ترخیم کے معنی ہیں نرم اور آسان کرنا۔ جیسے اُردو میں "اباجان" کو "ابُو" کہہ دیتے ہیں۔ اسی طرح عربی میں اِسْمِ مُنَادیٰ کو مختصر کر دیتے ہیں اور نحو کی زبان میں مُنادی کے آخر سے ایک یا دو حرف نکال دینے کو [ترخیم] کہتے ہیں، اور ایسے مُنادی کو مُرَخَّم کہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

اصل صورت	مُرَخَّم صورت	ترجمہ	اصل صورت	مُرَخَّم صورت	ترجمہ
یَا رَبِّیْ	یَا رَبِّ	اے میرے پروردگار	یَا صَاحِبِی	یَا صَاحِ	اے میرے ساتھی
یَا أَبِیْ	یَا أَبَتِ	اے میرے اباجان	یَا فَاطِمَةُ	یَا فَاطِمُ	اے فاطمہ
یَا أُمِّیْ	یَا أُمَّتِ	اے میری ماں	یَا عَبَّاسُ	یَا عَبَّ	اے عباس
یَا اَللّٰهُ	أَللّٰهُمَّ	اے اللہ	یَا مَنْصُوْرُ	یَا مَنْصُ	اے منصور
یَا حَارِثُ	یَا حَارِ	اے حارث	یَا مَالِكُ	یَا مَالِ	اے مالک
یَا مَرْوَانُ	یَا مَرْوَ	اے مروان	یَا كَرْوَانُ	یَا كَرْوَ	یا کروان

مُنادیٰ و مُتَعَجَّب مِنْهُ و مُسْتَغَاث و مَنْدُوب

یہاں خلاصے میں منظوم قواعد پر مشتمل مولانا حمید الدین فراہیؒ کے رسالے تحفۃ الاعراب کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمائیے۔ اور کوشش کیجئے کہ یہ حفظ ہو جائے۔

ہر مُنادیٰ مضاف یا نَکِرَہ ‌ ‌ ‌ نَصْب دو، جیسے یَا اَبَا جَعْفَر
ورنہ مبنی ہے بر علامتِ رَفْع ‌ ‌ ‌ جیسے یَا زَیْدُ اَیُّھَا الْعَسْکَر
پر علم مُتَّصِف بِابْنِ مُضَاف ‌ ‌ ‌ بِعَلَمٍ یا مضاف بعد الکرّ
یعنی یَا سَعْدُ سَعْدَ الْاَوْس کے مثل ‌ ‌ ‌ اور یونہی یَا مُسَاوِرَ بْنَ حَجَر
مثل یَا زَیْدُ گرچہ ہیں مَبْنِی ‌ ‌ ‌ لیک اِن میں روا ہے نیز زَبَر
لَ عَجَب یا کہ اِسْتِغَاثَہ کی ‌ ‌ ‌ ہو مُنَادیٰ پہ تو ضرور ہے جَرّ
جیسے یَا لَلرَّشِیْدِ یَا لَلْمَاء ‌ ‌ ‌ یَا لَاَصْحَابِنَا و یَا لَلْبَشَرِ
یَا غُلَامِی کے مثل میں ہے روا ‌ ‌ ‌ یا غُلَامَا و یَا غُلَامُ دگر
وَا سَعِیْدُ و وَا سَعِیْدَا نیز ‌ ‌ ‌ وَا سَعِیْدَاہ نُدْبَہ کے ہیں صُوَر
ھائے نُدْبَہ کو لاؤ آخر میں ‌ ‌ ‌ کیونکہ ہے وَقْف، ناگزیر اس پر
جیسے وَا مُطْعِمَ الْمَسَاکِیْنَاہ ‌ ‌ ‌ نہ کہ وَا عَمَّتَاہ اُمَّ زُفَر

سبق نمبر ۷۸

أَسْمَائے سِتَّہ اور اُن کا اِعْرَاب

عربی زبان میں، چھ (۶) دو حرفی اسم، ایسے ہیں۔ جن کی ظاہری صورت دیگر اسماء سے مختلف ہے۔ ان کا تیسرا حرف حذف کر دیا گیا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ أَبٌ (والد)	۴۔ هَنٌ (ناقابل ذکر چیز، آدمی)
۲۔ أَخٌ (بھائی)	۵۔ فَمٌ یا فُو (منہ)
۳۔ حَمٌ (دیور، خسر)	۶۔ ذُو (والا، والی، صاحب)

۱۔ أَسْمَائے سِتَّہ جب مضاف ہوتے ہیں تو تخفیف ہو کر تنوین کا نون کھو دیتے ہیں۔

۲۔ أَسْمَائے سِتَّہ مُرَکَّبِ إِضَافِي میں دیگر أَسْمَا یا ضمیر کے ساتھ مضاف کی صورت میں آتے ہیں۔

جیسے أَبُو خَالِدٍ (خالد کا باپ) أَخُو خَالِدٍ (خالد کا بھائی)

حَمُو خَالِدَةَ (خالدہ کا سسر) فُو خَالِدٍ (خالد کا منہ)

ذُو عِلْمٍ (علم والا) أَبُوهُ (اُس کا باپ)

أَخُوهَا (اس عورت کا بھائی) حَمُوهُنَّ (اُن عورتوں کا دیور)

هَنُوهَا (اُس عورت کی بری چیز) أَبُوهَا (اُس عورت کا باپ)

مُضَاف کی صورت میں أَسْمَائے سِتَّہ کا إِعْرَاب حسب ذیل ہو گا۔

ان میں واؤ رفع کی، الف نصب کی اور یاء جرّ کی علامت ہوگی۔

حالتِ جرّ	حالتِ نَصب	حالتِ رَفع	اَسمائے ستہ
أَبِی بَکْرٍ	أَبَا بَکْرٍ	أَبُو بَکْرٍ	أَبٌ
أَخِی زَیْدٍ	أَخَا زَیْدٍ	أَخُو زَیْدٍ	أَخٌ
حَمِی خَالِدَۃٍ	حَمَا خَالِدَۃٍ	حَمُو خَالِدَۃٍ	حَمٌ
(فَمِی حَمِیْدٍ) فِی حَمِیْدٍ	(فَمَا حَمِیْدٍ) فَا حَمِیْدٍ	(فَمُ حَمِیْدٍ) فُو حَمِیْدٍ۔	فَمٌ
ذِی عِلْمٍ	ذَا عِلْمٍ	ذُو عِلْمٍ	ذُو
اَبَوَیْنِ	اَبَوَیْنِ	اَبَوَانِ	اَبٌ کا مثنّٰی
أَخَوَیْنِ	أَخَوَیْنِ	أَخَوَانِ	أَخٌ کا مثنّٰی
ذَوَیْنِ	ذَوَیْنِ	ذَوَانِ	ذُو کا مثنّٰی
ذَوَاتَیْنِ	ذَوَاتَیْنِ	ذَوَاتَانِ	ذَاتٌ کا مثنّٰی

۳۔ أَبٌ کی جمع آباء ہے۔ مُثَنّٰی أَبَوَانِ ہے۔

مضاف میں خفیف ہو کر یہ أَبَوَا ہو جاتا ہے۔

اور یہ حالتِ نَصب وجرّ میں أَبَوَیْنِ ہو جاتا ہے۔

مضاف میں خفیف ہو کر یہ أَبَوَیْ ہو جاتا ہے۔

جیسے أَبَوَا زَیْدٍ اور مِنْ أَبَوَیْ زَیْدٍ

۴۔ أَخٌ کی جمع إِخْوَانٌ ہے اور مُثَنّٰی أَخَوَانِ ہے

اور یہ حالتِ نَصب وجرّ میں أَخَوَیْنِ ہو جاتا ہے۔

۵۔ ذُو ، اِسْمِ ظاہر کے ساتھ مُضَاف بن کر، مُرَکَّبِ اِضَافِی میں آتا ہے۔

لیکن ذُو، ضَمِیر کے ساتھ مُضَاف نہیں ہوتا۔

ذُو کی جمع ذَوُون ہے۔ مُثَنّٰی ذَوَانِ ہے۔

حَالَتِ نَصَب و جَرّ میں ذَوَیْنِ ہو جاتا ہے۔

ذَوُوْا مَالٍ یا مِنْ ذَوِیْ مَالٍ (کئی مال والے)

ذَوَا مَالٍ یا مِنْ ذَوَیْ مَالٍ (دو مال والے)

ذُو کا مؤنث ذَاتٌ ہے۔ مُثَنّٰی ذَوَاتَان اور حَالَتِ نَصَب و جَرّ

ذَوَاتَیْنِ ہو جاتا ہے۔ مضاف میں حسب قاعدہ نون ساقط ہو جاتا ہے۔

جیسے ذَوَاتَا جَمَالٍ یا ذَوَاتَیْ جَمَالٍ (دو حسن والیاں)

مثال:۔ (ذَوَاتَا أَفْنَانٍ) (الرحمٰن: ۴۸) "ہری بھری ڈالیوں والے دو (باغ)"

نوٹ:۔ ذُو، أُولُو اور أُولِی بھی آتی ہے۔

'ذُو، کا مونث ذَاتٌ ہے، اس کی جمع ذَوَاتٌ اور أُولَاتُ دونوں ہیں۔

جیسے: (وَ أُولَاتُ الْأَحْمَالِ) (الطلاق: ۴) "اور حمل رکھنے والی (یعنی حاملہ) عورتیں"

(وَ أُولِی الْأَمْرِ مِنْكُمْ) (النساء: ۵۹)

"اور ان لوگوں کی اطاعت بھی، جو تم میں سے صاحب امر ہیں۔"

أسمائے سِتّہ کے مثنیٰ کا إعراب

اسمائے سِتّہ	حَالتِ رَفع	حَالتِ نَصَب	حَالتِ جَرّ
أَخٌ کا مُثَنّٰی	أَخَوَانِ	أَخَوَیْنِ	أَخَوَیْنِ
أَبٌ کا مُثَنّٰی	أَبَوَانِ	أَبَوَیْنِ	أَبَوَیْنِ

ذُو کا مُثَنّٰی	ذَوَانِ	ذَوَیْنِ	ذَوَیْنِ
ذو کا مُثَنّٰی مونث	ذَوَاتَانِ	ذَوَاتَیْنِ	ذَوَاتَیْنِ
فَمٌ کا مُثَنّٰی	فَمَانِ	فَمَیْنِ	فَمَیْنِ

۶۔ أَسْمَائے سِتَّہ میں سے تین اِسْم أَبٌ ، أَخٌ اور فَمٌ اگر ضَمِیر واحد مُتَکَلِّم کی طرف مُضَاف ہو جائیں تو تینوں حالتوں میں، ان کی صورت ایک ہی رہے گی۔

یعنی أَبِي (میرا باپ)، أَخِي (میرا بھائی) ، فِيَّ (میرا منہ)

۱۔ جَاءَ أَبِي (میرے والد آئے)

یہاں أَبِي ، حالتِ رَفْع میں ہے۔ کیونکہ یہ فاعل ہے۔

۲۔ رَأَيْتُ أَبِي (میں نے، اپنے والد کو دیکھا)

یہاں أَبِي حالتِ نَصْب میں ہے۔ کیونکہ یہ مَفْعُول بِہٖ ہے۔

۳۔ مَرَرْتُ بِأَبِي (میں اپنے والد کے ساتھ گذرا)

یہاں أَبِي حَالَتِ جَرّ میں ہے کیونکہ حَرْف جَرّ بَاء (ب) کے بعد آیا ہے۔

۷۔ فَمٌ یا فُو کی جمع أَفْوَاهٌ ہے۔ اس کا مُثَنّٰی فَمَانِ ہے۔

جو حالتِ نَصَبْ و جَرّ میں فَمَيْنِ ہو جاتا ہے۔ فَمٌ کی مِیم گرائی جا سکتی ہے۔

مُضَاف کی صورتوں میں اس کی شکلیں حسب ذیل ہوں گی۔

۱۔ حَالَتِ رَفْع : فَمُ زَيْدٍ یا فُو زَيْدٍ (زید کا منہ)

۲۔ حَالَتِ جَرّ : مِنْ فَمِ زَيْدٍ یا مِنْ فِي زَيْدٍ (زید کے منہ سے)

قَلْبُ الْأَحْمَقِ فِي فِيْهِ یا قَلْبُ الْأَحْمَقِ فِي فَمِهٖ

(بے وقوف کا دل، اُس کے منہ میں ہوتا ہے۔)

۳۔ حالتِ نصب : فَمَا زَيْدًا یا فَا زَيْدًا زید کا منہ۔

اسمائے ستّہ کی قرآنی مثالیں

۱۔ (أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ)

"تم اور تمہارا مال، تمہارے والد کے لیے ہے۔"

۲۔(فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي) (یوسف : ۹۳)

"اور اسے میرے والد کے منہ پر، ڈال دو۔"

۳۔ (وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا) (یوسف : ۸)

"اور یوسف کا بھائی، ہمارے والد کو، ہم سے زیادہ محبوب ہے۔"

۴۔ (قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ) (یوسف : ۱۱)

"انہوں نے کہا ابا جان! کیا بات ہے؟ آپ یوسف کے معاملے میں ہم پر بھروسہ نہیں کرتے۔"

۵۔ (إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا) (یوسف : ۷۸)

"ان کے والد، ایک بوڑھے آدمی ہیں۔"

۶۔ (وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا) (الکھف : ۸۲)

"اُن دو یتیم لڑکوں کا باپ، ایک نیک آدمی تھا۔"

۷۔ (كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ) (یوسف : ۶)

"جس طرح خدا نے اپنی نعمت تمام کی،

تمہارے دو بزرگوں ابراہیمؑ اور اسحٰق پر۔"

۸۔ (وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ) (یوسف : ۱۰۰)

"اور یوسفؑ نے، اپنے ماں باپ کو اپنے پاس تخت پر بٹھا لیا۔"

۹۔ (وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ | أَبَوَاهُ | مُؤْمِنَيْنِ) (الکہف : ۸۰)

"رہا وہ لڑکا، تو اُس کے والدین، مومن تھے"

ذَاتَ کے مختلف استعمالات ہیں : انہیں ذہن نشین کر لیجیے

ذَاتَ يَوْمٍ (ایک دن)

ذَاتَ لَيْلَةٍ (ایک رات)

ذَاتُ الْيَمِيْنِ (دائیں جانب)

ذَاتُ الشِّمَالِ (بائیں جانب)

أَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ (تم لوگ اپنے باہمی احوال درست رکھو۔)

ذَوُو الْأَرْحَامِ (رشتے دار، اقرباء)

ذَوَىْ عَدْلٍ مِنْكُمْ (تم میں سے جو دو منصف مزاج لوگ)

ذُو کی مثالیں

۱۔ (وَاللّٰهُ | ذُو الْفَضْلِ | الْعَظِيْمِ) (البقرۃ : ۱۰۵)

"اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے" یہ مرفوع ہے۔

۲۔ (وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ | ذَا قُرْبٰى |) (الانعام : ۱۵۲)

"اور جب تم بات کرو، تو عدل کے ساتھ کرو،

چاہے رشتے دار کا معاملہ ہی کیوں نہ ہو" یہ منصوب ہے۔

۳۔ (وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَ | بِذِي الْقُرْبٰى |) (النساء : ۳۶) یہ مجرور ہے۔

"اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ بھی"

ذَوَانِ مثنی کی مثالیں

۱۔ ﴿يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ﴾ (المائدۃ: ۹۵)

”جس کا فیصلہ تم میں سے، دو عادل آدمی کریں گے۔“

(یہاں ذَوَا مرفوع ہے۔ ذَوَانِ خفیف ہو گیا)

۲۔ ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ﴾ (الطلاق: ۲)

”اور اپنے دو عادل آدمیوں کو، گواہ بنا لو۔“

(یہاں ذَوَيْ منصوب ہے۔ ذَوَيْنِ خفیف ہو گیا۔)

ذَوَاتَيْ مؤنث مثنی کی مثال

﴿وَبَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ﴾ (سبا: ۱۶)

”اور ہم نے بدل دیے، اُن کے دو باغوں کے بدلے، دو اور باغ، کڑوے کسیلے پھل والے۔“

یہاں ذَوَاتَان سے منصوب ہو کر ذَوَاتَيْنِ ہوا۔ پھر ذَوَاتَيْنِ مضاف بن کر خفیف ہوا اور نون کھو بیٹھا۔ اس طرح ذَوَاتَيْنِ سے ذَوَاتَيْ ہو گیا۔

هَنٌ

هَنٌ کسی ناقابل ذکر چیز کے لیے یا پھر ندا کی صورت میں کسی آدمی یا شخص کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: يَا هَنُ أَقْبِلْ — اے شخص، ادھر دیکھ

سبق نمبر۷۹

یائے ضمیر مُتَکَلِّم کا اِعْرَاب

بعض اسماء مخصوص حالتوں میں، عام قاعدوں کے خلاف اعراب رکھتے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ اگر کوئی اِسْم، یائے مُتَکَلِّم (اِسْمِ ضَمِیْر) کی طرف مضاف ہو تو تینوں حالتوں میں اس کی اعرابی حالت ایک ہی ہوگی۔

جیسے کِتَابِیْ (میری کتاب) قَلَمِیْ (میرا قلم)

بَنَاتِیْ (میری بیٹیاں) صَدِیْقِیْ (میرا دوست)

۲۔ أَبِیْ، أَخِیْ اور فِیْ بھی (جن کا ذکر أَسْمَائے سِتَّہ کے باب میں ہو چکا ہے)۔ تینوں حالتوں میں یکساں اعراب رکھتے ہیں۔

۳۔ مندرجہ ذیل حُرُوفِ جَرّ کے بعد آنے والی یائے مُتَکَلِّم، مُشَدَّد ہو جاتی ہے۔

۱۔ عَلٰی + یْ = عَلَیَّ : مجھ پر

۲۔ إِلٰی + یْ = إِلَیَّ : مجھ تک

۳۔ فِی + یْ = فِیَّ : مجھ میں

۴۔ جمع مذکر سالم اسم بھی، اگر مُرَکَّب إِضَافِی کی صورت میں، یائے مُتَکَلِّم کی طرف مضاف ہو تو یاء (ی) پر تشدید لگ جاتی ہے اور تینوں حالتوں میں اس کا اعراب ایک ہی ہوگا۔ جیسے:

بَنُوْنَ، مُسْلِمُوْنَ، مُحْسِنُوْنَ، مُخْرِجُوْنَ، حَاضِرُوْنَ، مُعَلِّمُوْنَ وغیرہ جمع مُذَکَّر سَالِم أَسْمَا ہیں۔ ان کو یائے ضمیر مُتَکَلِّم کی طرف مضاف کریں گے تو ان کی

صورتیں حسبِ ذیل ہوں گی۔ اور تینوں حالتوں رفع نصب و جرّ میں ایک جیسی ہوں گی۔

بَنِيَّ (میرے بیٹے) مُسْلِمِيَّ (میرے مسلمین)

مُحْسِنِيَّ (مجھ پر احسان کرنے والے) مُخْرِجِيَّ (مجھے نکالنے والے)

حَاضِرِيَّ (میرے حاضرین) مُعَلِّمِيَّ (میرے اساتذہ)

وَالِدِيَّ (میرے آباء)

جمع مذکر سالم اِسْم کے ساتھ یائے مُتَکَلِّم کے اعراب کی تحلیل

مندرجہ ذیل تحلیل کو غور سے دیکھیے۔

۱۔ مُحْسِنُوْنَ + یْ = مُحْسِنُوْیَ

(مُضَاف کو خفیف کرنے کے لیے نُوْن کو حذف کیا گیا۔)

۲۔ مُحْسِنُوْیَ مُحْسِنِيْ + یْ

(واؤ کو یاء میں بدلا گیا اور یائے متکلم کا اضافہ کیا گیا)

۳۔ مُحْسِنِيْ + یْ = مُحْسِنِيَّ

(دو یاء، آپس میں مل کر، مُشَدَّد ہو گئے۔)

مُحْسِنِيَّ تینوں حالتوں میں، یکساں اعراب رکھتا ہے۔

مُرَکَّب اِضَافِي کے قاعدے کے مطابق، حَذْفِ نُوْن (تخفیف) کے بعد اسے مُحْسِنُوْیَ ہونا چاہیے تھا۔ لیکن اہلِ زبان اسے آسان کرکے واؤ کو یاء میں بدل دیتے ہیں اور یائے مُتَکَلِّم کو تشدید کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

یائے مُتَکَلِّم کا یکساں اِعْرَاب

اردو ترجمہ	حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
میری کتاب	کِتَابِيْ	کِتَابِيْ	کِتَابِيْ

أسمائے سِتّہ میں سے (میرے والد)	أَبِيْ	أَبِيْ	أَبِيْ
أَسمائے سِتّہ میں سے (میرے بھائی)	أَخِيْ	أَخِيْ	أَخِيْ
أَسمائے سِتّہ (میرا منہ)	فِيَّ	فِيَّ	فِيَّ
میرا بیٹا	بُنَيَّ	بُنَيَّ	بُنَيَّ
میرے محسنین	مُحْسِنِيَّ	مُحْسِنِيَّ	مُحْسِنِيَّ
میرے اُستاد	مُعَلِّمِيَّ	مُعَلِّمِيَّ	مُعَلِّمِيَّ

۱۔ وَالِدَيَّ ۔ یہ مُثنّٰی ہے میرے والدین یعنی ماں باپ

وَالِدَيْنِ + یَ : وَالِدَيَّ یہاں دال کے اوپر زَبر ہے۔

۲۔ وَالِدِیْ یہ جمع ہے۔ میرے آباء یہاں دال کے نیچے زِیر ہے۔

کچھ قرآنی مثالیں

۱۔ (رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ) (ابراهیم:۴۱)

"اے ہمارے پروردگار! میری، میرے ماں باپ کی اور تمام اہلِ ایمان کی بھی اس دن مغفرت فرما، جس دن حساب لیا جائے گا۔"

۲۔ (مَا أَنَاْ بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ) (ابراهیم:۲۲)

"(یہاں) میں (ابلیس) نہ تمہاری فریادرسی کرسکتا ہوں اور نہ تم میری فریادرسی کرسکتے ہو۔"

اس مثال میں مُصْرِخُوْنَ ، مُصْرِخِيْنَ ہوا۔ مُضاف میں خفیف ہوکر مُصْرِخِيْ ہوا۔ پھر ضمیر یائے مُتکلِّم کے ساتھ مل کر مُصْرِخِيَّ ہوا۔

یہ اِسْم، حَرْف جَرّ کے ساتھ مَجْرُور ہے۔

۳۔ (أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ) (الاحقاف:۱۵)

"کہ میں شکر ادا کروں تیری اس نعمت کا جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہے۔"

۴۔ (أَنْتَ [وَلِيّ] فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ) (یوسف: ۱۰۱)

"اے اللہ! تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا سرپرست ہے۔"

٭ یہاں [وَلِيٌّ] + یٔ مُتَکَلِّم = [وَلِيّ] ہوا۔

أَنْتَ، اِسْمِ ضَمِیر کی صورت میں مُبْتَدَا ہے، مرفوع ہے۔

اور وَلِيّ مرکب اضافی کی صورت میں خَبَر ہے اور مُضَاف مَرْفُوع ہے۔

ایک جامع دُعا

(اس مثال میں، یائے مُتَکَلِّم، کئی بار آئی ہے۔ اسے نوٹ کیجئے۔ علاوہ ازیں یہ بھی نوٹ کیجئے کہ دِینِيَ، دُنیایَ اور آخِرَتِيَ کو اَلَّذِي اور اَلَّتِي سے ملانے کے لیے یاء (ی) پر زَبر دیا گیا ہے۔)

أَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي [دِينِيَ] الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ [أَمْرِي]

"اے اللہ! میرے دین کو درست فرما! جو میرے انجام کا محافظ ہے۔"

(یہاں اگر دِینِي کے بعد وقف کیا جائے تو یٔ کو مَنْصُوب کرنے کی ضرورت نہیں۔

وَأَصْلِحْ لِي [دُنْيَايَ] الَّتِي فِيهَا [مَعَاشِي]

اور میری دنیا سدھار دے، جس میں میری روزی ہے،

وَأَصْلِحْ لِي [آخِرَتِيَ] الَّتِي فِيهَا [مَعَادِي]

اور میری آخرت کو سنوار دے، جس میں میرا مستقبل ہے۔

وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً [لِي] فِي كُلِّ خَيْرٍ

اور زندگی کو میرے لیے ہر اچھائی میں اضافہ کا ذریعہ بنا دے۔

وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً [لِي] مِنْ كُلِّ شَرٍّ

اور میرے لیے موت کو ہر برائی سے بچنے کے لیے، راحت کا ذریعہ بنا دے۔ (مسلم)

بُنَيَّ کی قرآنی مثالیں

قرآن مجید میں بَنِيَّ کو مُصغّر کرکے، بطور اِسمِ تصغیر استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی بَنِيَّ ، بُنَيَّ ہوگیا۔ جس طرح حَسَن سے حُسَين بنالیا جاتا ہے۔

ایسی صورت میں بُنَيَّ کے معنیٰ، میرا چھوٹا بیٹا، میرا پیارا بیٹا، ہوں گے۔

قرآن مجید میں بُنَيَّ سے پہلے حرفِ نِداء "یَا" استعمال کیا گیا ہے۔ جو مُرَکّبِ اضافی کے مضاف کو، مَنصُوب کر دیتا ہے۔ چنانچہ یہاں بُنَيَّ مَنصُوب ہے۔

۱۔ (يَا بُنَيَّ ارْكَب مَعَنَا وَلَا تَكُن مَعَ الْكَافِرِينَ) (ھود: ۴۲)

(حضرت نوح نے کہا) "اے میرے پیارے بیٹے، ہمارے ساتھ سوار ہوجا اور کافروں کے ساتھ شامل نہ ہونا۔"

۲۔ (يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ) (یوسف: ۵)

(حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ سے فرمایا:)

"اے میرے پیارے بیٹے! اپنا یہ خواب، اپنے بھائیوں کو نہ سنانا۔"

۳۔ (يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ) (لقمان: ۱۳)

(حضرت لقمان نے فرمایا:)

"اے میرے پیارے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔"

۴۔ (يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ) (الصافات: ۱۰۲)

(حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ سے فرمایا:)

"اے میرے پیارے بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔"

سبق نمبر ۸۰

اِسْمِ مَنْقُوص کا اِعْرَاب

۱۔ اِسْمِ مَنْقُوص اُس اِسْم کو کہتے ہیں، جس کے آخری حصے میں زیر کے بعد یاء آئے جیسے، قَاضٍ سے اَلْقَاضِی هَادٍ سے اَلْهَادِی سَاقٍ سے اَلسَّاقِی وَادٍ سے اَلْوَادِی

۲۔ فِعْلِ ناقِص سے بننے والے أَسمائے نَکِرَہ، تَنْوِین کے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔ جیسے: بَاغٍ، مَادٍ، وَادٍ، عَادٍ، سَاقٍ، قَاضٍ وغیرہ۔

۳۔ لیکن جب یہ لَامِ تعریف (اَل) سے مُعَرَّف بِاللَّام ہوجائیں تو یَاء (ی) کے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔

جیسے: اَلْبَاغِی، اَلْعَادِی، اَلْقَاضِی وغیرہ

۴۔ اِسْمِ مَنْقُوص کی حالت رفع اور حالت جرّ میں یکساں صورت ہوگی اور سیاق وسباق سے حالت کو پہچانا جائے گا۔ لیکن حالت نصب میں زَبَر ظاہر ہوگا نیچے دیے گئے چارٹ کا بغور جائزہ لیجیے۔

اِسْمِ مَنْقُوص	حالتِ رَفْع	حالتِ نَصَب	حالتِ جَرّ
اِسْمِ نَکِرَہ	قَاضٍ	قَاضِیًا	قَاضٍ
اِسْمِ مُعَرَّف بِاللَّام	اَلْقَاضِی	اَلْقَاضِیَ	اَلْقَاضِی
واحِد نَکِرَہ	هَادٍ	هَادِیًا	هَادٍ

وَاحِد مَعْرِفَه	اَلْهَادِی	اَلْهَادِی	اَلْهَادِی
مُثَنّٰی	هَادِيَانِ	هَادِيَيْنِ	هَادِيَيْنِ
جَمْع	هَادُونَ	هَادِيْنَ	هَادِيْنَ

اِسْمِ مَنْقُوص نکرہ کی تین حالتیں

۱۔ جَاءَ قَاضٍ "ایک قاضی آیا" یہ حالت رفع ہے۔
۲۔ سَمِعْتُ مِنْ قَاضٍ "میں نے ایک قاضی سے سنا" یہ حالت جر ہے۔
۳۔ رَأَيْتُ قَاضِيًا "میں نے ایک قاضی کو دیکھا" یہ حالت نصب ہے۔

اِسْمِ مَنْقُوص مَعْرِفَه کی تین حالتیں

۴۔ جَاءَ الْقَاضِی "قاضی آیا" یہ حالت رفع ہے۔
۵۔ مَرَرْتُ بِالْقَاضِی "میں قاضی کے ساتھ گزرا" یہ حالت جر ہے۔
۶۔ رَأَيْتُ الْقَاضِیَ "میں نے قاضی کو دیکھا" یہ حالت نصب ہے۔

۵۔ اِسْمِ مَنْقُوص مُثَنّٰی میں یاء (ی) ظاہر ہو جاتی ہے

جیسے: غَازٍ سے غَازِيَان ، مَاضٍ سے مَاضِيَانِ اور اسی طرح هَادِيَانِ، قَاضِيَانِ، وَادِيَانِ، رَادِيَانِ، سَاقِيَانِ، دَاعِيَانِ، عَالِيَانِ وغیرہ۔

۶۔ اِسْمِ مَنْقُوص کی جمع مُذَکَّر سَالِم هَادُونَ کے وزن پر (حالت رفع میں) اور (حالت نصب و جرّ میں) هَادِيْنَ کے وزن پر آتی ہے۔

مثال:۔ هٰذَان | هَادِيَّ | إِلَى الْخَيْرِ۔

"یہ دونوں، بھلائی کی طرف میری رہنمائی کرنے والے ہیں۔"

❊ اس مثال پر غور کیجیے۔

| هَادٍ | کا مطلب ہے۔ ایک ہدایت دینے والا۔ یہ اسم فاعل ہے۔

هَادٍ کا مُثَنّٰی | هَادِيَانِ | ہے۔ دو ہدایت دینے والے

❊ هَادِيَّ میرے دو ہدایت دینے والے، هَادِيَّ کی تحلیل اس طرح ہے۔

هَادِيَانِ، یائے مُتَکَلِّم (یْ) کا مضاف ہوا (هَادِيَا)

هَادِيَانِ + یْ = هادیَّ

| هَادِيَا | + یْ (پہلے خفیف ہو کر نون ساقط ہوا)

هادِیْ + یْ (پھر دو یا آپس میں مل کر مُشَدَّد ہو گئے) اس طرح بنا۔ هَادِيَّ

| هَادِيَّ | = میرے دو ہدایت دینے والے

سبق نمبر ۸۱

إِسْمِ مَقْصُور کا إِعْرَاب

۱۔ إِسْمِ مَقْصُور اس اسم کو کہتے ہیں، جس کے آخری حصے میں زَبر کے بعد أَلِف آئے۔ اس أَلِف کو أَلِفِ مَقْصُورَہ کہتے ہیں۔

جیسے: دُنْیَا اَلْهُدٰی، رِضٰی، مَأْوٰی، اَلْغِنٰی، صَحَارٰی، مَثْوٰی، اَعْلٰی فَتٰی، مُسْتَشْفٰی، اَلصَّفَا، مُصَلًّی، مَرْضٰی، قَتْلٰی، عَصَا، مُصْطَفٰی مُرْتَضٰی، بُشْرٰی، عِیْسٰی، مُوْسٰی، یَحْیٰی وغیرہ۔

۲۔ تینوں حالتوں میں، إِسْمِ مَقْصُور کا إِعْرَاب فتحہ (زَبر) ہی ہوگا۔ سیاق و سباق سے جانا جائے گا کہ یہ حالت رَفع میں ہے یا نَصب میں یا حالتِ جرّ میں۔

☜ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے اَلدُّنْیَا کی صورت تینوں حالتوں میں یکساں ہے

۱۔ اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْآخِرَةِ "دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔"

اس مثال میں اَلدُّنْیَا، مُبْتَدَاء ہے اور 'مَرْفُوع' ہے۔

۲۔ (لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ) (البقرۃ: ۱۱۴)

"اُن کے لیے دنیا میں رسوائی ہے۔"

(یہاں اَلدُّنْیَا، حرفِ جرّ فِيْ کے بعد ہے اور 'مَجْرُور' ہے۔)

۳۔ (مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ) (آل عمران: ۱۵۲)

"تم میں سے کچھ دنیا کے طالب تھے اور کچھ آخرت کی خواہش رکھتے تھے۔"

(اس مثال میں، اَلدُّنْیَا اور اَلْآخِرَةَ دونوں مَنْصُوب ہیں۔ اَلْآخِرَةَ کی ةَ پر

زَبر ہے۔ جو مَنصُوب ہونے کی دلیل ہے۔ لیکن اَلدُّنیا بھی چونکہ مَفعُول بِہٖ ہے۔ اس لیے اُسے بھی مَنصُوب ہی مانا جائے گا۔

اِسمِ مَقصُور کی اِعرَابی حالتوں کو سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔

اِسمِ مَقصُور	حالتِ رَفع	حالتِ نَصب	حالت جَرّ
رِضٰی	رِضًا	رِضًا	رِضًا
دُنیٰ	اَلدُّنیَا	اَلدُّنیَا	اَلدُّنیَا
هُدٰی	هُدًی	هُدًی	هُدًی
عِیسٰی	عِیسٰی	عِیسٰی	عِیسٰی
مُوسٰی	مُوسٰی	مُوسٰی	مُوسٰی
اَعلٰی کا مُثَنّٰی	أَعلَیَانِ	أَعلَیَینِ	أَعلَیَینِ
أَعلٰی کی جمع مذکر سالم مَقصُور	أَعلَونَ	أَعلَینَ	أَعلَینَ

۳۔ اِسمِ مَقصُور، کے آخر میں، دراصل وَ (واؤ) یا یَ (یاء) ہوتا ہے جو کبھی دوبارہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ جیسے عَصًا دراصل عَصَوٌ (مادہ ع، ص، و) اور هُدًی دراصل هُدَیٌ (مادہ ہ، د، ی) ہے۔

۴۔ اِسمِ مَقصُور، کے مُثَنّٰی میں واؤ اور یاء کو دیکھیے۔ دوبارہ ظاہر ہو جاتے ہیں۔

۱۔ عَصًا کا مُثَنّٰی عَصَوَانِ

۲۔ فَتًی کا مُثَنّٰی فَتَیَانِ

۳۔ مُستَشفًی کا مُثَنّٰی مُستَشفَیَانِ

۵۔ اِسمِ مَقصُور کی جمع سالم مذکر میں، اَلِف کو حَذف کر دیا جاتا ہے۔

اور آخر میں واؤ (و) اور یاء (ی) سے پہلے زبر ہوتا ہے۔ جیسے

۱۔ مُصْطَفٰی کی جمع مُصْطَفَوْنَ (رفع میں)، مُصْطَفَیْنَ (نصب وجرّ میں)

۲۔ أَعْلٰی کی جمع أَعْلَوْنَ (رفع میں)، أَعْلَیْنَ (نصب وجرّ میں)

۶۔ إسمِ مَقْصُور، بھی (ی) یائے ضمیر مُتَکَلِّم کی طرف مُضَاف ہوتا ہے۔ جیسے

۱۔ عَصَایَ (میری لاٹھی) ۲۔ یَدَایَ (میرے دونوں ہاتھ) یَدَان + ی مضاف بننے کے لیے یدانِ کا نون حذف ہوگیا)

۳۔ مَحْیَایَ (میری زندگی) ۴۔ مَثْوَایَ (میری منزل، میرا ٹھکانہ)

۵۔ دُنْیَایَ (میری دنیا) ۶۔ هُدًی + یَ = هُدَایَ (میری ہدایت)

۷۔ مَوْلَایَ (میرے آقا) ۸۔ خَطَایَایَ (میری خطائیں)

خطایای کی مثالیں

۱۔ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ (متفق علیہ)

"اے اللہ میرے اور میری خطاؤں کے درمیان دوری پیدا کردے، جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری پیدا کی ہے۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح صاف کردے، جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھ سے میری خطائیں دھودے پانی اور برف اور اولے سے۔ (بخاری ومسلم)

(اس مثال میں خَطَايَايَ (میری خطائیں) یائے مُتَکَلِّم کی طرف مُضَاف ہے۔)

ضمیر (ی)، مُضَاف إلَيْه ہے اور مَجْرُور ہے۔)

۲۔ فَمَن تَبِعَ هُدَايَ (البقرۃ: ۳۸)

"پھر جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا۔"

(یہاں هُدًى + ى = هُدَايَ ہو گیا ہے۔)

هُدًى، تینوں حالتوں میں یکساں اِعْراب رکھتا ہے

ذیل میں هُدًى کی تین قرآنی مثالیں دی جا رہی ہیں۔ تینوں جگہ صورت ایک ہے، لیکن حالت مختلف ہے۔

۱۔ (وَإِنَّهُ لَهُدًى) (النمل: ۷۷)

"اور یقیناً یہ ہدایت ہے۔"

(یہاں هُدًى، خبر ہے اور مَرْفُوع ہے۔)

۲۔ (وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى) (الحج: ۸)

"اور کچھ لوگ اللہ کے معاملے میں جھگڑتے ہیں، علم اور ہدایت کے بغیر۔"

(یہاں هُدًى، حرفِ جر بِ کی وجہ سے مَجْرُور ہے۔)

۳۔ (إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ ، آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى) (الکھف: ۱۳)

"دراصل وہ کچھ نوجوان تھے، جو اپنے رب پر ایمان لے آئے تھے۔ اور جنہیں ہم نے ہدایت میں ترقی دی تھی۔" (یہاں هُدًى، مَنْصُوب تمییز ثانی ہے۔)

کچھ اور مثالیں

۴۔ أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ! فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَ عَيْبَتِي میں "تمہیں انصار کے بارے میں (حُسنِ سلوک کی) وصیت کرتا ہوں۔ اس لیے کہ وہ میرے راز دار ہیں۔"

(یعنی قابلِ اعتماد ساتھی ہیں۔) (الحدیث)

۵۔ قَالَ هِیَ | عَصَایَ | (طٰہٰ: ۱۸)

حضرت موسیٰ نے کہا: یہ "میری لاٹھی ہے"۔

عَصَا، اِسْمِ مَقْصُور ہے۔ اس کے آگے، یائے ضَمِیرِ مُتَکَلِّم آئی ہے۔ یَ پر اگرچہ زبر ہے، لیکن یہ یاد رکھیے کہ مُضَاف اِلَیْہ ہمیشہ مَجْرُور ہوتا ہے۔

اس لیے | مجرور | ہے، جو اِسْمِ مَقْصُور کا مُضَاف اِلَیْہ ہے۔

هِیَ، مُبْتَدَاء مَرْفُوع ہے، | عَصَا | خَبَر | مَرْفُوع | اور مُضَاف ہے۔

۶۔ هٰذَانِ | زَمِیْلَایَ | فِی الدِّرَاسَةِ "یہ دونوں میرے تعلیمی ساتھی ہیں"

(زَمِیْلَانِ، یَ کے ساتھ مل کر مُرَکَّب اضافی ہے۔ مضاف کا نون حذف ہوگیا)

۷۔ (قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ، رَبِّیْ أَحْسَنَ | مَثْوَایَ |) (یوسف: ۲۳)

حضرت یوسف نے کہا! خدا کی پناہ! میرے رب تو نے مجھے اچھی منزلت بخشی۔

(مَثْوٰی، اِسْمِ ظَرْف ہے۔)

سبق نمبر ۸۲

إِعْرَاب تقدِیری

بعض اَسْماء کے آخر میں حروفِ عِلت ہوتے ہیں، اور وہ واضح اعراب سے خالی ہوتے ہیں۔ ایسے اَسمَاء کی إِعْرابی حالت کو قواعد کی رو سے پہچانا جاتا ہے۔ جیسے عِیْسٰی، مُوسٰی، دنیا، أَعْلٰی، مَرْعٰی ذِکْریٰ وغیرہ۔ ایسے اعراب کو إِعْرَاب تقدیری کہتے ہیں۔

❖ مندرجہ ذیل تین مثالوں پر غور کیجیے۔ ایک ہی لفظ عیسٰی مختلف حالتوں میں استعمال ہوا ہے۔

۱۔ جَاءَ عیسٰی (عیسٰی آیا) یہاں عیسٰی فاعل ہے اور مرفوع ہے۔

۲۔ لَقِیتُ عِیسٰی (میں نے عیسٰی سے ملاقات کی)۔ یہاں عیسٰی مفعول بہٖ ہے اور منصوب ہے

۳۔ هٰذا بیتُ عیسٰی (یہ عیسٰی کا گھر ہے)۔ یہاں عیسٰی مضاف الیہ ہے اور مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے۔

اب تین قرآنی مثالیں ملاحظہ فرمایئے

۱۔ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) (الاعلی: ۱) "اپنے بزرگ و برتر رب کے نام کی تسبیح کرو"۔

(اس مثال میں، رَبِّ مَجْرُور ہے۔ کیونکہ وہ مضاف إِلَيْه ہے۔ رب کی صفت أَعْلٰی ہے۔ اس کے إِعْرَاب سے پتہ نہیں چلتا کہ اس کی حالت کیا ہے؛ لیکن چونکہ صفت کا إِعْرَاب، مَوْصُوف ہی کا إِعْرَاب ہوتا ہے اس لیے أَعْلٰی کو مَجْرُور سمجھا جائے گا۔

۲۔ (وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَى) (الاعلی: ۴) "اور جس نے نباتات اگائیں"۔

(یہاں "أَلْمَرْعٰی" میں بھی کوئی ایسی ظاہری علامت نہیں ہے جس سے اس کی حالت پہچانی جائے۔ اسے 'مَنْصُوب'، مانا جائے گا۔ کیونکہ مَفْعُول بِہٖ ہے۔

۳۔ (فَذَكِّرْ! إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرٰی) (الأعلیٰ: ۹)

لہٰذا تم نصیحت کرو! اگر، نصیحت فائدہ مند ہو۔)

(یہاں فعل نَفَعَتْ کا فَاعِل اَلذِّكْرٰی ہے۔

فاعِل چونکہ مَرْفُوع ہوتا ہے۔ اس لیے اَلذِّكْرٰی کو مَرْفُوع مانا جائے گا۔

ضمیر جمع کی تین مختلف حالتیں

ایک دلچسپ قرآنی مثال

(رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا) (آل عمران: ۱۹۳)

"اے ہمارے رب! یقیناً ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا"

اس مثال میں، تین "نا" ہیں۔

پہلا مَجْرُور دوسرا مَنْصُوب اور تیسرا مَرْفُوع

۱۔ رَبَّنَا (اے ہمارے رب) دراصل، یَا رَبَّنَا ہے۔

یَا حَرْفِ نِدَاء، مَحْذُوف ہے۔

یَا حَرْفِ نِدَاء کی وجہ سے مُرَكَّب اضافی رَبَّنَا کا مُضَاف، مَنْصُوب ہو گیا۔ نَا مُضَاف إِلَيْه ہے۔ جو ہمیشہ "مجرور" ہوتا ہے۔

۲۔ إِنَّنَا (یقیناً ہم نے) میں، إِنَّ حروف نَاسِخَة میں سے ہے، جو اپنے بعد والے إِسْم کو مَنْصُوب کرتا ہے۔

اس لیے دوسرا نَا مَنْصُوب، ہے۔

۳۔ سَمِعْنَا (ہم نے سنا) میں، نَا ضمیر فَاعِل مُتَّصِل ہے جو مرفوع ہوتی ہے۔ اس لیے تیسرا نَا مَرْفُوع ہے۔

سبق نمبر ۸۳

إِسْمِ مَمْدُود کا إِعْراب

۱۔ إِسْمِ مَمْدُود اس اسم کو کہتے ہیں، جس کے آخر میں، أَلِف اور هَمْزَه ہو۔ جیسے أَسْمَآءُ ، صَحْرَآءُ ، سَمَآءُ ، دُعَآءُ ، بَنَّآءُ ، مَشَّآءُ ، نِدَآءُ۔ یہ غیر منصرف ہوتا ہے۔

۲۔ إِسْمِ مَمْدُود مذکر کے مُثَنّٰی میں ، هَمْزَه باقی رہتا ہے جیسے:

۱۔ بَنَّآء کا مُثَنّٰی بَنَّآءَانِ اور

۲۔ مَشَّآءُ کا مُثَنّٰی مَشَّآءَانِ

۳۔ إِسْمِ مَمْدُود مؤنث کے مُثَنّٰی میں، هَمْزَه، واؤ میں بدل جاتا ہے۔ جیسے

۱۔ سَمَآءُ کا مُثَنّٰی، سَمَاوَانِ اور

۲۔ صَحْرَاءُ کا مُثَنّٰی ، صَحْرَاوَانِ

۴۔ إِسْمِ مَمْدُود کی جمع، حالتِ رَفع میں بَنَّاؤُونَ کے وَزن پر اور حالت نصب وجرّ مَشَّائِيْنَ کے وَزن پر إِسْمِ صحیح کی طرح آتی ہے۔

خلاصہ مواقع إِعراب مُخْتَلِفَه

یہاں خلاصے میں منظوم قواعد پر مشتمل مولانا حمید الدین فراہیؒ کے رسالے تحفۃُ الاعراب کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمائیے اور کوشش کیجئے کہ یہ حفظ ہو جائے۔

واحد اور جمعِ کسر میں اِعراب ہے رَفع ونصب وجرّ ٌ ً ٍ

ہے مُثنّٰی میں انِ صُورتِ رَفع ہوگی وہ نَصب وجرّ میں ینِ مگر

رَفع ہے ونَ، نصب وجر ینَ از برائے سلیم جمعِ ذَکر

اٌ ہے رَفعِ سلیم جمعِ اِناث اور ٍ اس کا نصب ہے اور جرّ

رَفع اور نصب وجرّ ہے وُ وا، ی چند اسموں میں ہوں مضاف اگر

یعنی اَبٌ، أخٌ، وحَمٌ وھَنٌ، ذُو، فَم میم کو فَم کی حذف کردو اگر

رَفع ہے غیر مُنصَرف میں ٌ اور َ ہے بحالِ نَصب وجرّ

مِثلِ بُشریٰ و یا مضاف بیا ان پر اعراب کا نہ ہوگا گذر

مثلِ قاضٍ ھُدًی میں ہیں اعراب پر وہ تعلیل سے ہوئے مُضمَر

مُصطَفَونَ بنیَّ کے بھی مِثل یوں ہی، تعلیل کے ہیں زیرِ اَثَر

قواعد زبانِ قرآن

حصّۂ اوّل

اَلْفِعْلُ

The Verb

الفوز اکیڈمی، اسلام آباد

بارھواں باب

سبق نمبر ۸۴

فِعْل Verb

فِعْل ، وہ لفظ ہے، جو کسی کام کے ہونے کو بیان کرتا ہے۔
فِعْل کے اندر، زمانے کا پایا جانا ضروری ہے۔
یعنی فعل کا تعلق، زمانہ ماضی، زمانہ حال یا مستقبل سے ہوگا۔

فعل کی قسمیں (ماضی، مضارع اور أمر)

٭ زمانے کے اعتبار سے، فِعل کی تین قسمیں ہیں۔ مَاضِی، مُضَارِع اور أَمْر فعل ماضی خالص گزرے ہوئے زمانے کے لیے، فعلِ امر خالص مستقبل (آئندہ زمانے) کے لیے اور فعل مضارع موجودہ زمانے (حال) اور مستقبل دونوں کے لیے، مشترکہ طور پر مستعمل ہو سکتا ہے۔

ا۔ فعل مَاضی

فِعْلِ مَاضِی وہ فعل ہے، جس سے کسی کام کا، زمانۂ ماضی میں ہونا سمجھا جائے جیسے :-

سَكَتَ : وہ خاموش ہوا — كَسَبَ : اُس نے حاصل کیا
دَخَلَ : وہ داخل ہوا — عَلِمَ اُس نے جانا
ذَبَحَ : اُس نے ذبح کیا — عَمِلَ اُس نے کیا

حَسُنَ : وہ اچھا ہوا ضعف : وہ کمزور ہوا

فعل ماضی واحد مذکر کے قواعد

۱۔ آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ یہاں فَعَلَ "اس نے کیا" فِعْل مَاضِی میں 'وہ' (یعنی اسم ضمیر HE) چھپا ہوا ہے۔ جس کا اظہار، ترجمے سے ہو رہا ہے۔

۲۔ دوسری بات یہ ہے کہ، یہ چھپا ہوا اسم ضمیر یعنی 'وہ' (HE) فاعل بھی ہے اور فَاعِل کی حالت، مَرْفُوع ہوتی ہے۔

۲۔ فِعْل مُضَارِع

اُردو کے برعکس، عربی میں زمانہ حال اور زمانہ مستقبل دونوں کے لیے ایک ہی فِعْل استعمال ہوتا ہے۔ اس کو 'فِعْلِ مُضَارِع' کہتے ہیں۔ جیسے:

یَسْکُتُ	:	وہ خاموش ہوتا ہے	یا	وہ خاموش ہوگا
یَدْخُلُ	:	وہ داخل ہوتا ہے	یا	وہ داخل ہوگا
یَذْبَحُ	:	وہ ذبح کرتا ہے	یا	وہ ذبح کرے گا
یَکْسِبُ	:	وہ حاصل کرتا ہے	یا	وہ حاصل کرے گا
یَعْلَمُ	:	وہ جانتا ہے	یا	وہ جانے گا
یَعْمَلُ	:	وہ کرتا ہے	یا	وہ کرے گا

فعل مضارع کی علامت

اوپر کے تمام جملے حَرْف یَاء ی سے شروع ہو رہے ہیں۔ یاء حَرْفِ مُضَارِع ہے

۳۔ فِعلِ أَمْر

فِعلِ أَمْر، وہ فعل ہے جس سے مُخَاطَب کو، کام کرنے کا أَمْر یا حُکْم دیا جائے۔

جیسے:

أُسْكُتْ : خاموش ہوجا۔
أُكْرُمْ : شریف بنو
أُدْخُلْ : داخل ہوجا
إِضْرِبْ : تو مار
إِذْبَحْ : ذبح کر
إِسْمَعْ : تو سُن

فعل امر کے قواعد

۱۔ فِعْلِ أَمْر وَاحِد **هَمْزَة** سے شروع ہوتا ہے۔
کچھ افعال پیش سے شروع ہوتے ہیں اور کچھ افعال زیر سے شروع ہوتے ہیں۔
۲۔ فِعْلِ أَمْر واحد کا آخری حرف **لام کلمہ، ساکن** ہوتا ہے۔
۳۔ فعل أمر واحد میں، **تو (You)** چھپا ہوا ہوتا ہے۔

سبق نمبر ۸۵

فِعلِ مَاضِی مَعرُوف

۱۔ فِعلِ مَاضِی، وہ فِعل ہے، جس سے کسی کام (فِعل) کا زمانۂ مَاضِی میں ہونا مراد لیا جائے۔

۲۔ فِعلِ مَاضِی کی گردان حسب ذیل ہے۔

مَادّہ	غَائب		حاضر		مُتکلِّم
ف ع ل	مُذَکَّر	مُؤَنَّث	مُذَکَّر	مُؤَنَّث	مُشتَرَک
وَاحِد	He فَعَلَ	She فَعَلَتْ	You فَعَلْتَ	فَعَلْتِ	فَعَلْتُ I
مُثَنّٰی	Both فَعَلَا	فَعَلَتَا	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمَا	We فَعَلْنَا
جَمع	They فَعَلُوا	فَعَلْنَ	فَعَلْتُم	فَعَلْتُنَّ	فَعَلْنَا

۳۔ ضَمِیر مَرفُوع مُستَتَر

فِعلِ مَاضِی کی صرف دو صورتوں میں، یعنی، فَعَلَ، اور فَعَلَتْ، میں ضَمِیر مُستَتَر ہوتی ہے۔

ضَمِیر مُستَتَر، ضَمِیرِ مَرفُوع مُتَّصِل کی ایک قسم ہے۔

ضَمِیر مُستَتَر وہ ضَمِیر ہے جس کی کوئی علامت کتابت میں نہ پائی جائے بلکہ خیال کی جائے؛

۱۔ **فَعَلَ** کا مطلب ہے، اس نے کیا

یہاں **هُوَ** 'اُس مرد نے' ضَمِیر مخفی یعنی **ضَمِیر مُستَتَر** ہے۔

۲۔ فَعَلَتْ کا مطلب ہے 'اُس مونث نے کیا' (SHe did)

یہاں | ھِیَ | "اس عورت نے" | ضمیر مُستتر | ہے۔

۴۔ ضَمِیر مَرْفُوع بَارِز مُتَّصِل

ضَمِیر مَرْفُوع بَارِز مُتَّصِل، وہ ضَمِیر ہے، جس کی علامت فِعْل کے بعد ظاہر ہوجاتی ہے جیسا کہ ذیل کے چارٹ میں نمایاں کیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا دو صورتوں کے علاوہ فِعْلِ مَاضِی کی باقی تمام (۱۱) صورتوں میں ضَمِیر بَارِز ہے۔ یعنی فعل کے ساتھ مُتَّصِل ہوتی ہے۔ جیسے

فِعْل	علامت ضَمِیر بَارِز	ترجمہ
۱۔ فَعَلْتَ	تَ	تو نے کیا۔
۲۔ فَعَلْتِ	تِ	تو نے کیا۔ (مؤنث)
۳۔ فَعَلْتُ	تُ	میں نے کیا۔
۴۔ فَعَلَا	ا ٭	اُن دونوں نے کیا۔
۵۔ فَعَلَتَا	تَا ٭	اُن دونوں نے کیا (مؤنث)
۶۔ فَعَلْتُمَا	تُمَا	تم دونوں نے کیا۔
۷۔ فَعَلْنَا	نَا	ہم نے کیا
۸۔ فَعَلُوا	اُو	اُن سب نے کیا۔
۹۔ فَعَلْنَ	نَ	اُن سب نے کیا (مؤنث)
۱۰۔ فَعَلْتُمْ	تُمْ	تم سب نے کیا
۱۱۔ فَعَلْتُنَّ	تُنَّ	تم سب نے کیا۔ (مؤنث)

مندرجہ بالا جدول میں، نشان زدہ ٭ حروف، ضمیر کی علامتیں ہیں۔

ان کے علاوہ بقیہ تمام الفاظ، بذاتِ خود ضمائر ہیں۔

فعل ماضی معروف کی قرآنی مثالیں

فعل واحد مذکر غائب Third Person

٭ مندرجہ ذیل مثالوں میں جہاں أسماء پر پیش ہے وہ فاعل ہیں۔

اور جہاں أسماء کے آخری حرف پر زبر ہے وہ مفعول بہٖ ہیں

۱۔ (سَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ) ملائکہ نے سجدہ کیا۔

(یہاں ملائکہ، مَرْفُوع ہے اور فاعل ہے۔ آخری حرف پر پیش ہے۔)

۲۔ صَدَقَ اللّٰهُ اللہ نے، سچ فرمایا۔

۳۔ خَتَمَ اللّٰهُ اللہ نے، بند کر دیا۔

۴۔ وَجَدَ اللّٰهَ اُس نے، اللہ کو پایا۔

(یہاں اللّٰهَ پر زبر ہے، مفعول بہٖ ہے اور مَنْصُوب ہے۔

۵۔ (خَلَقَ الْاِنْسَانَ) اُس نے، انسان کو، پیدا کیا۔

فِعل واحد مؤنث غائب

۱۔ (نَقَضَتْ غَزْلَهَا) (النحل: ۹۲)

"اُس (عورت) نے، اپنا کاتا ہوا سوت ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔"

۲۔ (حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ) (البقرۃ، ۲۱۷) "ان لوگوں کے اعمال، ضائع ہو گئے۔"

(آعمال، عَمَل کی جمع مکسّر ہے۔ اس لیے فِعل واحد مونث استعمال ہوا۔)

۳۔ (وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) (النساء: ۳۳)

"اور جن لوگوں سے تمہارے عہد و پیمان ہوئے۔

(یَمِیْن کی جمع مُکَسَّر، أَیْمَان بمعنیٰ قسم ہے۔)

۴۔(وَأَمَّا مَنْ | ثَقُلَتْ | مَوَازِیْنُهٗ)

"پھر جس کے (میزان کے) پلڑے، بھاری ہوں گے"

(مَوَازِیْن، مِیزان کی جمع مُکَسَّر ہے۔ جو مؤنث ہوتی ہے۔)

۵۔(| حَسِبَتْهُ | لُجَّةً) (النمل:۴۴)" وہ (ملکہ سبا) سمجھی کہ یہ (فرش، پانی کا) حوض ہے"

فعلِ ماضی مُثَنّٰی مُذَکَّر غائِب

۱۔ | رَكِبَا | فِي السَّفِيْنَةِ ۔ دونوں، کشتی میں، سوار ہوئے

۲۔ | نَسِيَا | حُوْتَهُمَا ۔ دونوں، اپنی مچھلی کو، بھول گئے۔

۳۔ | وَجَدَا | فِيْهَا جِدَارًا دونوں نے، اُس بستی میں، ایک دیوار پائی۔

۴۔ | لَقِيَا | غُلَامًا دونوں نے، ایک لڑکے سے، ملاقات کی۔

۵۔ جَزَآءً بِمَا | كَسَبَا | جو کچھ، دونوں نے کمایا، اُس کا بدلہ۔

فعلِ ماضی مُثَنّٰی مؤنّث غائِب

۱۔ | كَانَتَا | تَحْتَ عَبْدَيْنِ دونوں عورتیں، دو بندوں کے تحت تھیں۔

۲۔ | فَخَانَتَا | هُمَا " پھر ان دو عورتوں نے، ان دونوں بندوں سے خیانت کی"

۳۔ | فَسَدَتَا | دونوں بگڑ گئے۔ (دونوں مؤنث)

۴۔ | قَالَتَا | أَتَيْنَا طَائِعِيْنَ۔ "زمین اور آسمان دونوں نے کہا "ہم بخوشی آ گئے"

۵۔ | قَالَتَا | لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ (القصص:۲۳)" دونوں لڑکیوں نے کہا:" ہم

اپنے جانوروں کو پانی نہیں پلا سکتیں، جب تک یہ چرواہے اپنے جانور نہ نکال لے جائیں۔"

فعل ماضی جمع مذکر غائب

۱۔ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ "وہ اُن لوگوں نے، نماز قائم کی"

۲۔ ذَكَرُوا اللّٰهَ "اُن لوگوں نے، اللہ کو یاد کیا۔"

۳۔ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا "اُن لوگوں نے کہا، ہم نے سنا اور اطاعت کی۔"

فعلِ ماضی جمع مؤنث غائب

۱۔ إِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ جب وہ عورتیں، اپنے مقررہ وقت کو پہنچیں۔

۲۔ فَإِنْ خَرَجْنَ پھر، اگر وہ عورتیں نکلیں۔

۳۔ مَا فَعَلْنَ جو کچھ اُن عورتوں نے کیا۔

۴۔ وَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا وہ مجمع میں، اُس کے ساتھ، گھس گئیں۔

فعل ماضی واحد مذکر حاضر — Second Person

۱۔ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ "تو نے، فرض کیا، ہم پر، قتال کو۔"

۲۔ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ "تو داخل ہوا، اپنے باغ میں۔"

۳۔ (قَالَ كَمْ لَبِثْتَ؟ "اُس نے سوال کیا، تو، کتنی (مدت) وہاں رہا؟" (البقرۃ: ۲۵۹)

۴۔ (لِمَ حَشَرْتَنِيْ أَعْمٰى) "مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اُٹھایا؟" (طٰہٰ: ۱۲۵)

۵۔ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا) (الدھر: ۱۹)

"تم انہیں (جنت کے خدمت گاروں کو) دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں، جو بکھیر دیے گئے ہیں۔"

فعلِ ماضی جمع مُذکّر حاضر

۱۔ حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ تم سب لوگ، لوگوں کے درمیان، فیصلہ کرنے لگے۔

۲۔ دَخَلْتُمْ بُيُوتًا تم سب لوگ، گھروں میں داخل ہوئے۔

۳۔ سَمِعْتُمْ اٰيَاتِ اللّٰهِ تم سب نے، اللہ کی آیات سنیں۔

۴۔ لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ تمہارے لیے وہی کچھ ہے، جو تم لوگوں نے کمایا۔

فعلِ واحد مُتکلّم First Person

۱۔ (اِنِّی قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا) (القصص ۳۳:) "ان کا ایک آدمی میں قتل کر چکا ہوں"

۲۔ (نَسِيْتُ الْحُوْتَ) (الکہف ۶۳:) "میں بھول گیا، مچھلی کو"

۳۔ (نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا) (مریم ۲۶:)

"میں نے نذر مانی، رحمٰن کے لیے، ایک روزے کی"

۴۔ (جَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا) (المدثر ۱۲:) "میں نے اُسے بہت سا مال دیا۔"

۵۔ (قَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ) (طٰہٰ ۹۶:)

"میں نے رسول کے نقشِ قدم سے، ایک مٹھی اُٹھالی۔"

فعلِ ماضی جمع مُتکلّم

۱۔ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ہم نے، دن کو، بنایا، روزگار کے لیے۔

۲۔ حَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ ہم نے، جمع کی، اُن کے لیے، ہر چیز

۳۔ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ہم نے، آپ کا ذکر، آپ کے لیے بلند کیا۔

سبق نمبر ۸۶

فِعَل مُضَارِع مَعرُوف

۱۔ فِعلِ مُضَارِع، وہ فعل ہے، جس سے فعل (کام) کا، زمانہ حال یا زمانہ مستقبل میں ہونا مراد لیا جائے۔

۲۔ فِعَل مُضَارِع کی گردان حسب ذیل ہے۔

مَادّہ	غَائِب		حَاضِر		مُتَکلِّم
ف ع ل	مُذَکَّر	مؤنث	مُذَکَّر	مُؤَنَّث	مُشْتَرک
واحد	يَفْعَلُ He	تَفْعَلُ		تَفْعَلِينَ	أَفْعَلُ ا
مُثَنّٰی	يَفْعَلَانِ	تَفْعَلَانِ			نَفْعَلُ
جمع	يَفْعَلُونَ They	يَفْعَلْنَ	تَفْعَلُونَ You	تَفْعَلْنَ	We

۳۔ فِعلِ مُضَارِع کے تمام صیغے لازماً ان چار میں سے کسی ایک حرف سے شروع ہوتے ہیں۔

(۱) اَلِف (۲) نُون (۳) یَاءُ (۴) تَاءُ

۴۔ ضَمِیر مُستَتِر :۔ ضَمِیر مُستَتِر، فعل مضارع کی صرف چار (۴) صورتوں میں ضمیر مُستَتِر ہوتی ہے۔ وہ یہ ہیں۔

۱۔ يَفْعَلُ (He does) یہاں هُوَ مَخفِی سمجھا جائے گا۔

۲۔ تَفْعَلُ (She does) (You do) OR

یہاں هِیَ یا أَنْتَ مَخْفی سمجھا جائے گا۔

۳۔ أَفْعَلُ (I do) یہاں أَنَا مخفی سمجھا جائے گا۔

۴۔ نَفْعَلُ (We do) یہاں نَحْنُ مخفی سمجھا جائے گا۔

۵۔ ضَمِیر بَارِز :

مندرجہ بالا چار صورتوں کے علاوہ فِعلِ مُضارع کی باقی (۷) صورتوں میں ضَمِیر بَارِز ہوتی ہے۔ یعنی ضمیر کی کوئی نہ کوئی علامت پائی جاتی ہے۔

فِعلِ مُضارع	آخری حصہ	علامت ضمیر بارِز	تشریح
۱۔ یَفْعَلَانِ	آنِ	آ	فِعلِ مضارع کے اس نون کو
۲۔ تَفْعَلَانِ	آنِ		
۳۔ یَفْعَلُونَ	ُونَ	ُو	نون إعرابی کہتے ہیں
۴۔ تَفْعَلُونَ	ُونَ		
۵۔ تَفْعَلِینَ	ِینَ	ِي	
۶۔ یَفْعَلْنَ	نَ	نَ	اسے نون ضمیر یا نون نِسْوَة کہتے ہیں
۷۔ تَفْعَلْنَ	نَ		

۶۔ نُون إِعْرَابِی :۔

نُون إِعْرَابِی، پانچ (۵) صورتوں میں، فِعلِ مُضارع کے آخر میں آتا ہے۔ بعض اوقات نُون إِعْرَابِی کو ساقط کر دیا جاتا ہے۔ اس کا ذکر اگلے ابواب میں آئے گا۔

۷۔ نُون نِسْوَة :۔

فعل مُضارع کی صرف دو (۲) صورتوں میں نُونِ نِسْوَة آتا ہے۔

يَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ

نُون نِسْوَة کبھی ساقط نہیں ہوتا۔ نُونِ نِسْوَة کو نُون ضَمِير بھی کہتے ہیں۔

فِعْل مُضَارِع وَاحِد مُتَكَلِّم — First Person (SL)

۱۔ فَأَنْفُخُ فِيْهِ (آلِ عمران: ۴۹) اور میں اس میں پھونک مارتا ہوں۔

۲۔ أَنِّي أَذْبَحُكَ (الصّٰفّٰت: ۱۰۲) کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔

۳۔ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ (الكافرون: ۲)

"میں ان کی عبادت نہیں کرتا، جن کی عبادت تم کرتے ہو۔"

فِعْلِ مُضَارِع جَمْع مُتَكَلِّم — First Person (PL)

۱۔ (نَحْنُ نَرْزُقُكَ) (طٰہٰ: ۱۳۲) "رزق تو ہم ہی تمہیں دے رہے ہیں۔"

۲۔ (نَنْصُرُ رُسُلَنَا) "ہم اپنے رسولوں کی مدد کرتے ہیں۔" (المؤمن: ۵۱)

۳۔ (نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا) (الرعد: ۴۱)

"اور اس کا دائرہ ہر طرف سے ہم تنگ کرتے چلے آتے ہیں۔"

۴۔ (إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا) (الشعراء: ۵۱)

"اور ہم توقع کرتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں معاف کر دے گا۔"

۵۔ (فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ) (هود: ۳۸)

"اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ہم بھی تم پر ہنس رہے ہیں۔"

فِعْل مُضَارِع مُذَكَّر وَاحِد حَاضِر — Second Person (M)

۱۔ (تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ) "ان کے چہروں میں تم پہچانو گے۔" (المُطَفِّفِيْن: ۲۴)

Second Person (F) واحد مونث حاضر

۱۔ (أَ تَعْجَبِيْنَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ) (هود: ۷۳) "کیا تم اللہ کے حکم پر، تعجب کرتی ہو؟"

۲۔ (مَاذَا تَأْمُرِيْنَ) (النمل: ۳۳) "آپ کیا حکم دیتی ہیں؟"

Second Person (PL) جمع حاضر

۱۔ (ءَأَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ) (الواقعة: ۶۴) "کیا اسے تم لوگ اُگاتے ہو؟"

۲۔ (مَاذَا تَفْقِدُوْنَ) (یوسف: ۷۱) "تم لوگ کیا کھو رہے ہو؟ (کیا کھو چکے ہو)"

۳۔ (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ) (حٰمٓ السجدة: ۲۲)
"اور تم لوگ جب (جرائم کرتے وقت) چھپتے تھے۔"

۴۔ (فَكُنْتُمْ عَلٰٓى أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ) (المؤمنون: ۶۶)
"تو تم لوگ الٹے پاؤں بھاگ نکلتے تھے۔"

Third Person (SL-M) فعل مضارع واحد مذکر غائب

۱۔ (يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ) (الزمر: ۵۳) "وہ گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔"

۲۔ (يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ) (محمد: ۳۸) "وہ اپنی ذات ہی سے بخل کرتا ہے۔"

۳۔ (يَنْفَعُ النَّاسَ) (الرعد: ۱۷) "وہ لوگوں کو فائدہ دیتا ہے۔"

۴۔ (يَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ) "وہ اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے۔" (الشورٰی: ۲۸)

Third Person (SL-F) مونث واحد غائب

۱۔ (مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا) (لقمان: ۳۴) "کہ وہ کل کیا کمائی کرنے والا ہے؟"

(یاد رہے کہ نفس عربی میں مونث اور اردو میں مذکر ہوتا ہے۔)

۲۔ (کَانَتْ [تَعْمَلُ] الْخَبَائِثَ) (الانبیاء:۷۴) (وہ بستی) بدکاریاں کرتی تھی۔

۳۔ (شَجَرَةً [تَنْبُتُ] بِالدُّهْنِ) (المؤمنون : ۲۰)

(یہ درخت زیتون) تیل لیے ہوئے اگتا ہے۔"

شَجَرَةٌ مؤنث ہے۔

فِعلِ مُضارِع مُذکّر مُثنّٰی غائب Third Person (Duel - M)

۱۔ (وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ [يَسْجُدَانِ]) (الرحمٰن : ۶)

"تارے اور درخت دونوں سجدہ کر رہے ہیں۔"

۲۔ (اِذْ [يَحْكُمَانِ] فِي الْحَرْثِ) (الانبیاء : ۷۸)

"جبکہ وہ دونوں فیصلہ کر رہے تھے ایک کھیت کے مقدمے میں۔"

۳۔ (بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا [يَبْغِيَانِ]) (الرحمٰن : ۲۰)

"دونوں کے درمیان ایک رکاوٹ ہے، (جس سے وہ) دونوں تجاوز نہیں کرتے۔"

۴۔ (طَفِقَا [يَخْصِفَانِ] عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ) (الاعراف : ۲۲)

"دونوں شروع ہوگئے، ڈھانپنے اپنی اپنی (ستروں) کو، جنت کے پتوں سے۔"

فِعلِ مُضارِع جمع مُذکّر غائب Third Person (PL-M)

۱۔ (وَهُمْ [يَحْمِلُوْنَ] اَوْزَارَهُمْ) (الانعام : ۳۱)

"اور وہ لوگ اپنا بوجھ (گناہ) اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔"

۲۔ (اَمْ [يَحْسُدُوْنَ] النَّاسَ) (النساء : ۵۴) "پھر کیا یہ لوگ دوسروں سے حسد کرتے ہیں۔"

۳۔ (يَكْتُبُوْنَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيْهِمْ) (البقرة : ۷۹)

"جو لوگ اپنے ہاتھوں سے الکتاب لکھتے ہیں"

۴۔ (وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ) (التوبہ : ۳۴)

"اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں"

فعل مضارع جمع مونث غائب — Third Person (PL-F)

۱۔ (وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ) (النور : ۳۱)

"اور جو عورتیں اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں"

۲۔ (يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ) (النور : ۳۱)

"کہ جو عورتیں اپنی نگاہیں بچا کر رکھیں"

۳۔ (وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ) (البقرة : ۲۲۲)

"اور ان حائضہ بیویوں کے قریب اُس وقت تک نہ جانا، جب تک کہ وہ عورتیں پاک صاف نہ ہو جائیں"

۴۔ (أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰفّٰتٍ وَّ يَقْبِضْنَ) (الملک : ۱۹)

"کیا یہ لوگ اپنے اوپر، پرندے نہیں دیکھتے، جو پَر پھیلا رہے ہیں، اور پر سیکڑ رہے ہیں"

سبق نمبر ۸۷

فِعْلِ أَمْرِ معرُوف

۱۔ صِیْغَۃُ أَمْر میں، صرف حاضر (مخاطب) کو حکم دیا جاتا ہے۔ یا طلب کیا جاتا ہے۔

۲۔ فِعْلِ أَمْر کی گردان اس طرح ہوتی ہے۔

	مُذَكَّر	مُؤَنَّث
وَاحِد	إِفْعَلْ (تو کر)	إِفْعَلِي (تو کر)
مُثَنّٰى	إِفْعَلَا (تم دونوں کرو) مذکر ومونث	
جَمْع	إِفْعَلُوا (تم سب کرو)	إِفْعَلْنَ (تم سب عورتیں کرو)

۳۔ فِعْلِ أَمْر کا پہلا حرف، هَمْزَةُ الْوَصْل ہوتا ہے۔ اگر اس سے پہلے کوئی لفظ متحرک آجائے تو یہ مَكْسُور هَمْزَة، ساکن ہو جاتا ہے۔

جیسے إِغْفِرْ! إِرْحَمْ!

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ۔

(اے میرے رب! مغفرت کر، اور رحم فرما۔)

۴۔ بَاب نَصَرَ اور بَاب كَرُمَ کے أَفْعَال أمر مَضْمُوم هَمْزَةُ وصل سے شروع ہوتے ہیں (جب کہ بقیہ ابواب، أَفْعَالِ امر، مَكْسُور هَمْزَه سے۔)

جیسے۔ أُنْصُرْ أُنْصُرِی أُنْصُرَا أُنْصُرُوا أُنْصُرْنَ
أُكْرُمْ أُكْرُمِي أُكْرُمَا أُكْرُمُوا أُكْرُمْنَ

فِعْلِ أَمْر کی مُسْتَتَر ضمیریں

۱۔	إِفْعَلْ	کا مطلب ہے۔ تو کر	یہاں	أَنْتَ	مَخْفِي ہوتا ہے۔
۲۔	إِفْعَلِي	کا مطلب ہے تو کر (مونث)	یہاں	أَنْتِ	مَخْفِي ہوتا ہے۔
۳۔	إِفْعَلَا	کا مطلب ہے تم دونوں کرو۔	یہاں	أَنْتُمَا	مَخْفِي ہوتا ہے۔
۴۔	إِفْعَلُوا	کا مطلب ہے تم سب کرو	یہاں	أَنْتُمْ	مَخْفِي ہوتا ہے۔
۵۔	إِفْعَلْنَ	کا مطلب ہے تم سب کرو (مؤنث)	یہاں	أَنْتُنَّ	مَخْفِي ہوتا ہے۔

فِعْلِ أَمْر کی قرآنی مثالیں

فعل امر واحد مذکر (SL-M)

۱۔ أُسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ) (البقرہ : ۳۵)
"تم اور تمہاری بیوی دونوں جنت میں جا کر رہو۔"

۲۔ (وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ) (الطور : ۴۸)
"اور! اپنے رب کا حکم (آنے تک) انتظار کیجیے۔"

۳۔ (إِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ) (البقرۃ : ۶۰)
"فلاں چٹان پر اپنا عصا مارو۔"

۴۔ (إِرْكَبْ مَعَنَا) (هود : ۴۲) حضرت نوح نے فرمایا "بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا۔"

۵۔ (اِشۡرَحۡ لِيۡ صَدۡرِيۡ) (طٰهٰ : ۲۵)

(اے میرے رب) "میرا سینہ میرے لیے کھول دے۔"

فعل اَمر واحد مؤنث (SL-F)

۶۔ (اِرۡجِعِيۡ اِلٰى رَبِّكِ) (الفجر : ۲۸)

"(اے نفس) اپنے رب کی طرف لوٹ جا۔"

۷۔ (فَادۡخُلِيۡ فِيۡ عِبٰدِيۡ) (الفجر : ۲۹)

"میرے خاص بندوں میں شامل ہوجا۔"

۸۔ (وَادۡخُلِيۡ جَنَّتِيۡ) (الفجر : ۳۰)

"اور میری جنت میں داخل ہوجا۔"

۹۔ (فَاسۡلُكِيۡ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا) (النحل : ۶۹)

"اے شہد کی مکھی) تو اپنے رب کی ہموار کی ہوئی راہوں پر چلتی رہ۔"

۱۰۔ (اُقۡنُتِيۡ لِرَبِّكِ وَاسۡجُدِيۡ وَارۡكَعِيۡ) (آل عمران : ۴۳)

"(اے مریم) اپنے رب کی تابع فرمان بن کر رہ ! اس کے آگے سجدہ کر اور جھک جا !

۱۱۔ (اِبۡلَعِيۡ مَآءَكِ) (هود : ۴۴)

"اے زمین) اپنا سارا پانی نگل جا۔" (عربی میں اَرۡض مونث ہے۔)

فعل امر مثنّٰی (Duel - M&F)

۱۲۔ (اِذۡهَبَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ) (طٰه : ۴۳)

"تم دونوں، (اے موسیٰ اور ہارون) جاؤ! فرعون کے پاس جاؤ۔"

فعل امر جمع مذکر (PL-M)

۱۳۔ (اُذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ) (الاحزاب : ۹)

"تم سب اللہ کی نعمت کو یاد کرو!"

۱۴۔ (اِعْدِلُوْا) (المائدۃ : ۸) "تم سب عدل کرو!"

۱۵۔ (فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ) (المائدۃ : ۶) "اپنے چہرے دھولو!"

فعل امر جمع مذکر (PL-F)

۱۶۔ (وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ) (الاحزاب : ۳۳) "اپنے گھروں میں ٹک کر رہو"

۱۷۔ (وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ) (الاحزاب : ۳۳) "اے عورتو! نماز قائم کرو"

مشق : اُردو سے عربی میں ترجمہ کیجیے۔

اُردو	عربی	اُردو	عربی
۱۔ شکر ادا کرو (مرد)		۲۔ شکر ادا کرو (مؤنث)	
۳۔ تم دونوں شکر ادا کرو		۴۔ تم دونوں داخل ہو جاؤ	
۵۔ تم سب لوٹ جاؤ (مرد)		۶۔ تم سب لوٹ جاؤ (عورتیں)	
۷۔ سجدہ کر (مرد)		۸۔ سجدہ کر (عورت)	
۹۔ تم دونوں سجدہ کرو		۱۰۔ تم سب سجدہ کرو	
۱۱۔ تم سب سجدہ کرو (مؤنث)		۱۲۔ تم سب لکھو۔	
۱۳۔ تم سب صبر کرو		۱۴۔ تم سب رحم کرو	

فِعلِ أَمر کی مشق

مَادّہ	کر (مرد)	کر (عورت)	دونوں کرو	سب کرو (مرد)	سب کرو (عورت)
ف ع ل	إِفْعَلْ	إِفْعَلِي	إِفْعَلَا	إِفْعَلُوا	إِفْعَلْنَ
ذ کَ ر (ن)					
م کَ ث (ن)					
م کَ ر (ن)					
ک فَ ل (ن)					
ن قَ م (ض)					
ن کَ ح (ض)					
ن زَ ع (ض)					
م لَ ک (ض)					
ب خِ ل (س)					
ج دِ ل (س)					
ج زِ ع (س)					
ح ذِ ر (س)					
ن فَ ع (ف)					

سبق نمبر ۸۸

The Transitive and Intransitive Verb

فِعلِ لازِم اور فِعلِ مُتَعَدّی

معنوی طور پر، مفعول کے، حاجت مند ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے،
فِعل کی دو قسمیں ہیں۔ فِعلِ لازم اور فِعلِ مُتَعَدّی۔
فعل متعدی کی مزید دو قسمیں ہیں۔ فعل معروف اور فعل مجہول۔
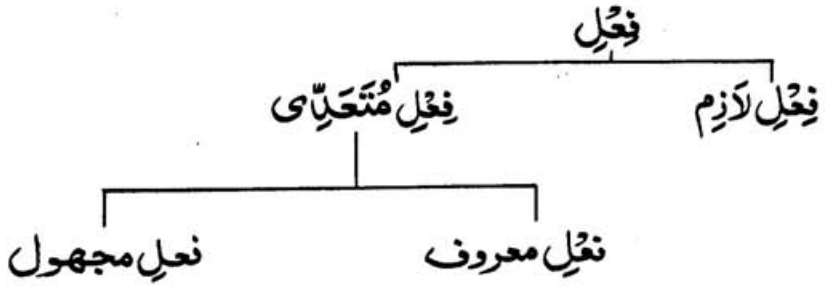
فِعلِ لازِم

لازم وہ فِعل ہے، جو صرف فاعل چاہتا ہے۔ اور مَفعُول کا حاجت مند نہیں ہوتا جیسے:

نَزَلَ	قَامَ	قَعَدَ	نَهَضَ	كَرُمَ	جَلَسَ
(گرا)	(کھڑا ہوا)	(بیٹھا)	(جاگا)	(شریف بنا)	(بیٹھا)
رَجَعَ	ذَهَبَ	خَرَجَ	فَرِحَ	ضَحِكَ	نَجَحَ
(لوٹا)	(گیا)	(نکلا)	(خوش ہوا)	(ہنسا)	(کامیاب ہوا)

فِعلِ مُتَعَدّی

مُتَعَدِّی وہ فعل ہے جو اپنے فاعل کے ساتھ ساتھ مَفْعُول کا بھی حاجت مند ہو۔ جیسے :۔

ذَبَحَ	نَقَبَ	فَتَحَ	نَصَرَ	ضَرَبَ	سَمِعَ
(ذبح کیا)	(سوراخ کیا)	(کھولا)	(مدد کی)	(مارا)	(سُنا)
حَسِبَ	سَحَبَ	مَدَحَ	قَتَلَ	زَرَعَ	جَعَلَ
(سمجھا)	(کھینچا)	(تعریف کی)	(قتل کیا)	(بویا)	(بنایا)

قاعدہ :۔ بعض اَفعالِ مُتَعَدّی، ایک (۱) مَفْعُول کے ، بعض دو (۲) مَفْعُول کے اور بعض تین مَفْعُول کے حاجت مند ہوتے ہیں۔

فِعلِ مُتَعَدّی کی دو قسمیں ہیں (۱) مَعْرُوف (۲) مَجْھُول

فعل متعدی کی مثال

ذَبَحَ ، فِعْلِ مُتَعَدّی ہے۔

اُس نے ذَبَحَ کیا۔ یہاں فوراً سوال پیدا ہوگا، کیا ذَبَحَ کیا؟ ذَبَحَ بَقَرَۃً ذَبَحَ شَاۃً ، ذَبَحَ عِجْلًا ، ذَبَحَ زَیْدٌ دَجَاجَۃً (زید نے ایک مرغی ذبح کی۔)

فعل لازم کی مثال

قَامَ ، فِعْلِ لَازِم ہے۔ وہ کھڑا ہوا۔ یہاں "کیا" کا سوال پیدا نہیں ہوگا۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ فِعْلِ لَازِم وہ فعل ہے جو صرف فاعل کے ساتھ مل کر مفہوم کو پورا کر دیتا ہے۔ اس کو مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(اس کے برخلاف، فِعلِ مُتَعَدّی ایک یا ایک سے زیادہ مفعول کا حاجت مند ہوتا ہے۔)

فعل لازم کی قرآنی مثالیں

۱۔ ذَهَبَ الْخَوْفُ خوف ختم ہو گیا۔

۲۔ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ جب اللہ کی مدد آ جائے۔

۳۔ فَضَحِكَتْ تو وہ ہنس پڑی۔

اوپر کی تینوں مثالوں میں فاعل تو موجود ہے، لیکن مفعول بہ نہیں ہے۔

آخری مثال میں ضمیرِ مؤنث متصل موجود ہے اور یہی فاعل ہے۔

فِعلِ مُتَعَدّی کی قرآنی مثالیں

۱۔ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا کیا ہم نے زمین کو گہوارہ نہیں بنایا۔

جَعَلَ فِعلِ مُتَعَدّی ہے۔ یہاں دو (۲) مفعول بہ الْأَرْضَ اور مِهَادًا موجود ہیں۔

۲۔ وَ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا اور ہم نے دن کو روزگار کے لیے بنایا۔

یہاں النَّهَارَ اور مَعَاشًا دو (۲) عدد مَفْعُول بِهٖ موجود ہیں۔

تیرھواں باب

سبق نمبر ۸۹

أَفعَال ثُلَاثِی مُجَرَّد کے چھ ابواب

فِعلِ مَاضِی، فعل مُضَارِع اور فِعلِ أَمر میں عین کلمے کی مختلف حالتوں کے اعتبار سے فعل کی چھ (٦) قسمیں ہیں۔ أَفعَال کے ان چھ گروپوں کو **اَلْأَبْوَاب** کہتے ہیں۔

۱۔ مَاضِی مَفْتُوحُ الْعَیْن

	مَاضِی	مُضَارِع	أَمر
۱	فَتَحَ	يَفْتَحُ	إِفْتَحْ
۲	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	إِضْرِبْ
۳	نَصَرَ	يَنْصُرُ	أُنْصُرْ

یہاں فِعلِ مَاضِی میں مندرجہ بالا تینوں أَفعَال، مَفْتُوحُ الْعَیْن ہیں، لیکن فِعل مُضَارِع میں پہلا مَفْتُوحُ الْعَیْن، دوسرا مَکْسُورُ الْعَیْن اور تیسرا مَضْمُومُ الْعَیْن ہے۔

۲۔ مَاضِی مَکْسُورُ الْعَیْن

	مَاضِی	مُضَارِع	أَمر
۴	سَمِعَ	يَسْمَعُ	إِسْمَعْ
۵	حَسِبَ	يَحْسِبُ	إِحْسِبْ

یہاں فعل مَاضی میں مندرجہ بالا دونوں أفعَال، مَکسُور العین ہیں۔ لیکن فِعل مُضَارع میں پہلا مَفتُوحُ العَین اور دوسرا مَکسُورُ العَین ہے۔

۳۔ مَاضِی مَضمُوم العَین

مَاضی	مُضَارِع	أَمر
کَرُمَ	یَکرُمُ	أُکرُمْ

یہاں فِعلِ مَاضی اور فِعلِ مُضَارع دونوں میں، عین کلمہ مَضمُوم ہے۔

چھ ابواب کے قواعد

۱۔ فِعل ثُلاثِی مُجَرَّد کے، عین کلمے کی حرکت کے اعتبار سے، چھ ابواب ہیں۔ اکثر وبیشتر أفعَال، ان چھ (۶) ابواب کے مطابق ہی آتے ہیں۔

(۱) نَصَرَ (۲) ضَرَبَ (۳) فَتَحَ

(۴) سَمِعَ (۵) کَرُمَ (۶) حَسِبَ

۲۔ فِعل أَمر میں، عین کلمہ کی حرکت، فِعل مُضَارِع کے مطابق ہوتی ہے۔

۳۔ فِعل أَمر میں ابتدا، هَمزَةُ الوَصل سے ہوتی ہے۔

۴۔ دو ابواب (نَصَرَ اور کَرُمَ) میں فِعل أَمر کا یہ **هَمزَہ مَضمُوم** ہوتا ہے۔

جیسے **أُنصُرْ** أُکرُمْ

۵۔ بقیہ چار (۴) ابواب میں فعل أَمر کا یہ **هَمزَہ مَکسُور** ہوتا ہے۔

جیسے: **اِضرِبْ**، اِفتَحْ، اِسمَعْ اور اِحسِبْ

سبق نمبر ۹۰

بَابِ نَصَرَ

مندرجہ ذیل تین افعال پر غور کیجئے۔ آپ تینوں مثالوں میں کچھ باتیں مشترک پائیں گے۔

۱۔ نَصَرَ (اُس نے مدد کی) يَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا) أُنْصُرْ (تو مدد کر)

۲۔ خَرَجَ (وہ نکلا) يَخْرُجُ (وہ نکلتا ہے یا نکلے گا) أُخْرُجْ (تو نکل جا)

۳۔ دَخَلَ (وہ داخل ہوا) يَدْخُلُ (وہ داخل ہوتا ہے یا ہوگا) أُدْخُلْ (تو داخل ہوجا)

یہ تینوں أَفْعَال کے ایک خاص گروپ سے لیے گئے ہیں، جسے بَابِ نَصَرَ کہا جاتا ہے۔

قاعدہ بَابِ نَصَر

❖ بَابِ نَصَر، أَفْعَال کی وہ قسم ہے، جس کے (واحد مُذَکَّر غائب کے) فِعْلِ مَاضِی میں عین کلمۃ مَفْتُوح ہوتا ہے۔ لیکن فِعْل مُضَارِع اور فِعْل أَمْر میں عین کَلِمَة، مَضْمُوم ہوتا ہے۔

❖ بابِ نصر کا فِعْلِ أَمْر، مَضْمُوم هَمْزَةُ الْوَصْل سے شروع ہوتا ہے۔

خَاصِیّتِ بَابِ نَصَر

یہ باب إِقْدَام اور بَسْط پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی اس میں آگے بڑھنے اور پھیلنے

کی حرکت اور اسی طرح کے معانی ادا کرنے والے افعال ہوتے ہیں۔

یاد رہے کہ خاصیّاتِ ابواب سماعی ہیں اور ایک باب کے أَفْعَال میں ایک سے زیادہ خصوصیات بھی ہوسکتی ہیں۔ اور ایک فعل میں تمام خصوصیات کا ہونا ضروری نہیں۔

☆ بَابِ نَصَرَ کی درج ذیل مثالوں پر غور کیجئے اور لسٹ کو نوٹ کیجئے۔

يَدْخُلُ (داخل ہوتا ہے)   يَخْرُجُ (نکلتا ہے)   يَقْتُلُ (قتل کرتا ہے)

يَبْسُطُ (پھیلتا ہے)   يَكْتُبُ (لکھتا ہے)   يَنْظُرُ (دیکھتا ہے)

يَعْرُجُ (اُٹھتا ہے)   يَنْصُرُ (مدد کرتا ہے)   يَطْلُبُ (طلب کرتا ہے)

☆ بَاب نَصَرَ کی کچھ اور مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

هَرَبَ   يَهْرُبُ   اُهْرُبْ   بَلَغَ   يَبْلُغُ   اُبْلُغْ

حَرَثَ   يَحْرُثُ   اُحْرُثْ   خَلَطَ   يَخْلُطُ   اُخْلُطْ

مَطَرَ   يَمْطُرُ   اُمْطُرْ   رَقَدَ   يَرْقُدُ   اُرْقُدْ

خَلَدَ   يَخْلُدُ   اُخْلُدْ   نَفَخَ   يَنْفُخُ   اُنْفُخْ

لَمَسَ   يَلْمُسُ   اُلْمُسْ   تَرَكَ   يَتْرُكُ   اُتْرُكْ

مشق :۔

مندرجہ ذیل أَفْعَال بَاب نَصَرَ سے آتے ہیں۔ ان سے فِعْلِ مَاضِی فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ أَمْر بنائیے۔ صحیح اعراب لگاکر ترجمہ کیجئے۔ نئے الفاظ کے معنی یاد کیجئے۔

اَلْمَصْدَرُ	مَعْنیٰ	فِعْل مَاضِی	فعل مُضَارِع	فِعْل أَمْر
۱۔ ذِكْرٌ	(یاد کرنا)	ذَکَرَ (یاد کیا)	یَذْکُرُ (یاد کرتا ہے کرے گا)	اُذْکُرْ (یاد کر)
۲۔ مَكْثٌ	(ٹھہرنا)			
۳۔ مَكْرٌ	(تدبیر، سازش)			
۴۔ كِفْلٌ	(پرورش کرنا)			
۵۔ كَتْبٌ	(لازم کرنا، لکھنا)			
۶۔ قُعُودٌ	(بیٹھنا)			
۷۔ قَتْلٌ	(مار ڈالنا)			
۸۔ فَسَادٌ	(بگڑنا، خراب ہونا)			
۹۔ عِبَادَةٌ	(خدمت و نوکری کرنا)			
۱۰۔ طَلَبٌ	(تلاش کرنا)			
۱۱۔ شُكْرٌ	(قدر کرنا، احسان ماننا)			
۱۲۔ سُقُوطٌ	(گرنا)			
۱۳۔ سُكْرٌ	(نشے میں ہونا)			
۱۴۔ سُكُونٌ	(ٹھہر جانا)			
۱۵۔ سَتْرٌ	(چھپانا)			
۱۶۔ زَلْفٌ	(قریب ہونا)			

سبق نمبر ۹۱

بَابِ ضَرَبَ

مندرجہ ذیل تین (۳) أَفْعَال پر غور کیجئے۔ آپ تینوں مثالوں میں تین (۳) باتیں مشترک پائیں گے۔

۱۔ ضَرَبَ (اُس نے مارا) يَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا) إِضْرِبْ (مار)

۲۔ نَزَلَ (وہ اُترا) يَنْزِلُ (وہ اُترتا ہے یا اُترے گا) إِنْزِلْ (اُتر)

۳۔ كَذَبَ (جھوٹ بولا) يَكْذِبُ (وہ جھوٹ بولتا ہے یا بولے گا) إِكْذِبْ (جھوٹ بول)

۱۔ فِعْلِ مَاضِی کے تینوں حُرُوف مَفْتُوح ہیں۔

۲۔ فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ أَمْر میں عین کَلِمَة مَكْسُور ہے۔

۳۔ فِعْلِ أَمْر، مَكْسُور هَمْزَةُ الْوَصْل سے شروع ہو رہا ہے۔

یہ تمام، أَفْعَال کے دوسرے گروپ سے لیے گئے ہیں جسے **بَابِ ضَرَبَ** کہا جاتا ہے۔

قاعدہ بَابِ ضَرَبَ

٭ یہ أَفْعَال کی وہ قسم ہے، جس کے (واحد مُذَکَّر غائب) کے فِعْلِ مَاضِی میں تینوں حُرُوف مَفْتُوح ہوتے ہیں، لیکن فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ أَمْر میں عین کَلِمَة مَكْسُور ہوتا ہے۔ فِعْلِ أَمْر، مَكْسُور هَمْزَةُ الْوَصْل سے شروع ہوتا ہے۔

خاصیتِ بابِ ضَرَبَ

یہ باب 'ھُبُوط' پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی ان میں اکثر حرکت اوپر سے نیچے کی طرف ہوتی ہے۔ خاصیات ابواب سَمَاعی ہیں۔

❖ مندرجہ ذیل کے معانی پر غور کیجیے۔

یَنْزِلُ (اُترتا ہے)	یَجْلِسُ (بیٹھتا ہے)	یَنْطِقُ (بولتا ہے)
یَضْرِبُ (مارتا ہے)	یَلْفِظُ (بولتا ہے)	یَغْلِبُ (غلبہ پاتا ہے)

❖ بابِ ضَرَبَ کی کچھ اور مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

غَفَرَ	یَغْفِرُ	اِغْفِرْ	کَسَرَ	یَکْسِرُ	اِکْسِرْ
صَبَرَ	یَصْبِرُ	اِصْبِرْ	حَبَسَ	یَحْبِسُ	اِحْبِسْ
رَجَعَ	یَرْجِعُ	اِرْجِعْ	صَرَفَ	یَصْرِفُ	اِصْرِفْ
عَرَفَ	یَعْرِفُ	اِعْرِفْ	عَصَرَ	یَعْصِرُ	اِعْصِرْ
غَزَلَ	یَغْزِلُ	اِغْزِلْ	حَلَقَ	یَحْلِقُ	اِحْلِقْ
سَرَقَ	یَسْرِقُ	اِسْرِقْ	هَلَکَ	یَهْلِکُ	اِهْلِکْ
حَمَلَ	یَحْمِلُ	اِحْمِلْ	عَدَلَ	یَعْدِلُ	اِعْدِلْ
غَسَلَ	یَغْسِلُ	اِغْسِلْ	غَلَبَ	یَغْلِبُ	اِغْلِبْ

مشق :۔

مندرجہ ذیل اَفْعَال **بَابِ ضَرَبَ** سے آتے ہیں۔ ان سے فِعْلِ مَاضِی، فِعْلِ مُضَارِع، اور فِعْلِ أَمْر بنائیے۔ صحیح اعراب لگا کر ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معنی یاد کیجیے۔

اَلْمَصَادِرُ	مَعْنیٰ	فِعْلِ مَاضِی	فِعْلِ مُضَارِع	فِعْلِ أَمْر
١۔ نَقْمٌ	(بُرا سمجھنا)	نَقَمَ	يَنْقِمُ	إِنْقِمْ
٢۔ نِكَاحٌ	(نکاح کرنا)			
٣۔ نَزْعٌ	(نکال پھینکنا)			
۴۔ مِلْكٌ	(مالک ہونا)			
۵۔ مَزْجٌ	(ملانا)			
٦۔ لَمْزٌ	(عیب لگانا)			
٧۔ لَفْظٌ	(بولنا)			
٨۔ كَشْفٌ	(ظاہر کرنا)			
٩۔ كَنْزٌ	(جمع کرنا)			
١٠۔ كَبْسٌ	(ڈھانکنا)			
١١۔ كَسْبٌ	(حاصل کرنا)			
١٢۔ قَلْبٌ	(پھیرنا)			
١٣۔ قَرْضٌ	(کاٹنا)			
١۴۔ قَصْدٌ	(اعتدال برتنا)			
١۵۔ قَبْضٌ	(کھینچنا، بند کرنا)			
١٦۔ عَقْدٌ	(عہد کرنا)			

سبق نمبر ۹۲

بَابِ سَمِعَ

مندرجہ ذیل تین أَفْعَال پر غور کیجیے۔ آپ تینوں مثالوں میں کچھ باتیں مشترک پائیں گے۔

۱۔ سَمِعَ (اُس نے سُنا) یَسْمَعُ (وہ سُنتا ہے یا سُنے گا) اِسْمَعْ (سُن)

۲۔ سَلِمَ (وہ بچا رہا) یَسْلَمُ (وہ بچتا ہے یا بچے گا) اِسْلَمْ (بچ جا)

۳۔ رَحِمَ (اُس نے رحم کیا) یَرْحَمُ (وہ رحم کرتا ہے یا کرے گا۔) اِرْحَمْ (رحم کر)

۱۔ قاعدہ بَابِ سَمِعَ

بَابِ سَمِعَ ، أَفْعَال کا وہ گروپ ہے، جس کے (واحد مذکر غائب کے) فِعْلِ مَاضِی میں عین کَلِمَة مَکْسُور ہوتا ہے اور فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْل أَمْر میں عین کَلِمَة مَفْتُوح ہوتا ہے۔ فِعْلِ أَمْر مَکْسُور هَمْزَةُ الْوَصْل سے شروع ہوتا ہے۔

۲۔ خاصیت بَابِ سَمِعَ

۱۔ یہ باب بُطُون پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی اس کے أَفْعَال اندرونی ہوتے ہیں۔ جیسے :

عَلِمَ (اُس نے جانا) جَهِلَ (ناواقف ہوا) فَهِمَ (سمجھا)

بَطِرَ (اترایا) خَشِيَ (ڈرا) مَرِضَ (بیمار ہوا)

فَرِحَ (خوش ہوا) وَجِلَ (ڈرا) يَئِسَ (مایوس ہوا)

۲۔ یہ باب ''زیادہ تر'' لازم ہوتا ہے۔

۴۔ رنج، خوشی، بیماری، رنگ، عیب اور حلیہ جسمانی کی صفات اس باب سے آتی ہیں۔

مثلاً۔ عَوِرَ (کانا ہوا) سَقِمَ (بیمار ہوا) سَوِدَ (کالا ہوا)

سَمِنَ (موٹا ہوا) کَبِرَ (سن رسیدہ ہوا) بَخِلَ (بخیل ہوا)

مشق: مندرجہ ذیل أفعال، بَابِ سَمِعَ سے آتے ہیں۔ ان سے فِعْلِ مَاضِی، فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ أَمْر بنایئے۔ صحیح اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ نئے الفاظ کے معنی یاد کیجئے۔

اَلْمَصْدَرُ	مَعْنیٰ	فِعْلِ مَاضِی	فِعْلِ مُضَارِع	فِعْلِ أَمْر
۱۔ بُخْلٌ	(لالچی ہونا)	بَخِلَ	يَبْخَلُ	إِبْخَلْ
۲۔ جَدَلٌ	(مروڑنا، جھگڑنا)			
۳۔ جَزَعٌ	(بے صبری کرنا)			
۴۔ حَذَرٌ	(خبردار رہنا)			
۵۔ حَزَنٌ	(غمگین ہونا)			
۶۔ حِفْظٌ	(بے کار ہونے سے بچانا)			
۷۔ حَبْطٌ	(بے کار ہونا)			
۸۔ رَغَبٌ	(خواہش کرنا)			
۹۔ رُكُوبٌ	(سوار ہونا)			
۱۰۔ رَهَبٌ	(ڈرنا)			
۱۱۔ رِبْحٌ	(نفع دینا)			
۱۲۔ زُهْدٌ	(بے رغبت ہونا)			
۱۳۔ سُخْرٌ	(ہنسی اُڑانا)			
۱۴۔ سَعْدٌ	(خوش بخت ہونا)			
۱۵۔ سَفْهٌ	(بے وقوف ہونا)			
۱۶۔ شُرْبٌ	(پینا)			

سبق نمبر ۹۳

بَابِ فَتَحَ

مندرجہ ذیل تین (۳) أَفْعَال پر غور کیجئے۔ آپ تینوں میں کچھ باتیں مشترک پائیں گے۔

۱- فَتَحَ (اُس نے کھولا) يَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولے گا) إِفْتَحْ (تو کھول جا)

۲- رَفَعَ (اُس نے اُٹھایا) يَرْفَعُ (وہ اُٹھاتا ہے یا وہ اُٹھائے گا) إِرْفَعْ (تو اٹھا، تو اونچا کر)

۳- سَحَرَ (اُس نے جادو کیا) يَسْحَرُ (وہ جادو کرتا ہے یا کرے گا) إِسْحَرْ (جادو کر)

❖ اُوپر کی مثالوں میں تمام أَفْعَال، بَابِ فَتَحَ سے لیے گئے ہیں۔

۱- فِعْلِ مَاضِی کا عین کَلِمَة مَفْتُوح

۲- فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ أَمْر کا عین کَلِمَة بھی مَفْتُوح ہے۔

۳- فِعْلِ أَمْر، مَكْسُور هَمْزَةُ الْوَصْل سے شروع ہو رہا ہے۔

قاعدہ بَابِ فَتَحَ

❖ بَابِ فَتَحَ، أَفْعَال کا وہ گروپ ہے، جس کے (واحد مُذَكَّر غائب کے) فِعْلِ مَاضِی، فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ أَمْر میں عین کَلِمَة مَفْتُوح ہوتا ہے۔

اور فِعْلِ أَمْر مَكْسُور هَمْزَةُ الْوَصْل سے شروع ہوتا ہے۔

خاصیات بَابِ فَتَحَ

اس باب کی خاصیت لفظی ہے۔ اس کو اصل میں باب مانا نہیں گیا۔ یہ باب سہولت کے لیے ان افعال کے لیے بنایا گیا ہے، جن کا عین کلمۃ یا لام کلمۃ، حُرُوف حَلْقِی ء ، ھا ، ع ، غ ، ح ، خ پر مشتمل ہوتا ہے۔ جیسے :

سَأَلَ	نَحَرَ	جَعَلَ	ذَخَرَ
(اُس نے پوچھا)	(اُس نے قربانی کی)	(اُس نے بنایا)	(بچا کر رکھنا)

ذَهَبَ (وہ گیا) قَرَءَ (اُس نے پڑھا) ذَبَحَ (اُس نے ذبح کیا) نَسَخَ (اس نے مٹایا)

لیکن ہر حَلْقِی العَین یا حَلْقِی اللّام کا بَابِ فَتَحَ سے ہونا ضروری نہیں۔

باب فَتَحَ کی کچھ اور مثالیں

جَرَحَ	يَجْرَحُ	اِجْرَحْ	مَدَحَ	يَمْدَحُ	اِمْدَحْ
جَحَدَ	يَجْحَدُ	اِجْحَدْ	نَهَضَ	يَنْهَضُ	اِنْهَضْ
دَفَعَ	يَدْفَعُ	اِدْفَعْ	زَرَعَ	يَزْرَعُ	اِزْرَعْ
طَبَخَ	يَطْبَخُ	اِطْبَخْ	سَبَحَ	يَسْبَحُ	اِسْبَحْ
خَلَعَ	يَخْلَعُ	اِخْلَعْ	قَرَأَ	يَقْرَأُ	اِقْرَأْ

مشق :-

مندرجہ ذیل أَفْعَال، باب فَتَحَ سے آتے ہیں۔ ان سے فِعْلِ مَاضِی، فِعْلِ مُضَارِع، اور فِعْلِ أَمْر بنایئے۔ صحیح اعراب لگا کر ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معنی یاد کیجیے۔

اَلْمَصْدَرُ	مَعْنیٰ	فِعْلِ مَاضِی	فِعْلِ	فِعْلِ أَمْر
۱۔ نَفْعٌ	(کام آنا)	نَفَعَ	يَنْفَعُ	إِنْفَعْ
۲۔ نَفْخٌ	(پھونکنا)			
۳۔ نَحْرٌ	(قربانی کرنا)			
۴۔ نَسْخٌ	(ازالہ کرنا)			
۵۔ نُصْحٌ	(نیک مشورہ دینا)			
۶۔ مَحْقٌ	(بے برکت کرنا)			
۷۔ مَنْعٌ	(روکنا)			
۸۔ مَسْخٌ	(شکل بگاڑنا)			
۹۔ مَسْحٌ	(ہاتھ پھیرنا)			
۱۰۔ لَمْحٌ	(آنکھ جھپکانا)			
۱۱۔ لَعْنٌ	(لعنت کرنا)			
۱۲۔ کَدْحٌ	(دوڑ دھوپ کرنا)			
۱۳۔ قَطْعٌ	(کاٹنا)			
۱۴۔ فَسْحَةٌ	(جگہ دینا)			
۱۵۔ فَضْحٌ	(رسوا کرنا)			
۱۶۔ ظُهُورٌ	(ہونا)			

سبق نمبر ۹۴

بَابِ کَرُمَ

مندرجہ ذیل تین افعال پر غور کیجئے۔ آپ تینوں مثالوں میں کچھ باتیں مشترک پائیں گے۔

۱۔ کَرُمَ (وہ معزز ہوا) یَکْرُمُ (وہ معزز ہوگا یا ہوگا) اُکْرُمْ (معزز ہو جا)

۲۔ سَرُعَ (وہ تیز ہوگیا) یَسْرُعُ (وہ تیز ہو رہا ہے یا تیز ہوگا) اُسْرُعْ (جلدی کر)

۳۔ خَبُثَ (وہ بُرا ہوا) یَخْبُثُ (وہ بُرا ہوتا ہے) اُخْبُثْ (بُرا ہو جا)

⁂ اوپر کی مثالوں میں تمام أَفْعَال، بَاب کَرُمَ سے لیے گئے ہیں۔

۱۔ فِعْلِ مَاضِی، فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ أَمْر تینوں میں عین کَلِمَة مَضْمُوم ہے۔

۲۔ فِعْلِ أَمْر، مَضْمُوم هَمْزَةُ الْوَصْل سے شروع ہوتا ہے۔

قاعدہ باب کَرُمَ

بَابِ کَرُمَ، أَفْعَال کا وہ گروپ ہے جس کے واحد مُذَکَّر کے فِعْلِ مَاضِی فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ أَمْر میں عین کَلِمَة مَضْمُوم ہوتا ہے۔

خَاصِیتِ بَابِ کَرُمَ

۱۔ باب کَرُمَ، کے أَفْعَال، صِفَات ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن بَابِ سَمِعَ کے برعکس

یہ صفات عارضی نہیں بلکہ دوامی یا طویل وقت کے لیے ہوتی ہے۔

۲۔ بَابِ کَرُمَ ہمیشہ "لازم" ہوتا ہے۔

❁ اس باب کے أَفْعَال کو مَفْعُول کی حاجت نہیں ہوتی۔

۳۔ اس باب کا فَاعِل (ذوالفِعْل)، صفت کے وزن (فَعِیْلٌ) پر آتا ہے

جیسے:

حَسُنَ (خوبصورت ہوا) شَجُعَ (دلیر ہوا) فَقُهَ (سمجھ دار ہوا) أَدُبَ (باادب ہوا)

حَلُمَ (بردبار ہوا) جَبُنَ (بزدل ہوا) ضعف (کمزور ہوا) ثَقُلَ (بوجھل ہوا)

❁ ذوالفعل: حَسِیْنٌ، شَجِیْعٌ، فَقِیْهٌ، أَدِیْبٌ، حَلِیْمٌ، ضَعِیْفٌ، ثَقِیْلٌ۔

باب کَرُمَ کی کچھ اور مثالیں

قَرُبَ	يَقْرُبُ	أُقْرُبْ	بَعُدَ	يَبْعُدُ	أُبْعُدْ
كَثُرَ	يَكْثُرُ	أُكْثُرْ	صَعُبَ	يَصْعُبُ	أُصْعُبْ
شَرُفَ	يَشْرُفُ	أُشْرُفْ	عَظُمَ	يَعْظُمُ	أُعْظُمْ
حَسُنَ	يَحْسُنُ	أُحْسُنْ	جَبُنَ	يَجْبُنُ	أُجْبُنْ
ثَقُلَ	يَثْقُلُ	أُثْقُلْ	حَلُمَ	يَحْلُمُ	أُحْلُمْ

مشق:-

مندرجہ ذیل أَفْعَال، بَابِ کَرُمَ سے آتے ہیں۔ ان سے فِعْلِ مَاضِی، فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ أَمْر بنائیے۔ صحیح اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ نئے الفاظ کے معنی یاد کیجئے۔

اَلْمَصْدَرُ	مَعْنٰی	فِعْلِ مَاضِی	فِعْلِ مُضَارِع	فِعْلِ اَمْر
۱۔ مَهَانَةٌ	(اہانت ہونا)	مَهُنَ	يَمْهُنُ	اُمْهُنْ
۲۔ مَكَانَةٌ	(عظمت ہونا)			
۳۔ لُطْفٌ	(تیز نظر ہونا)			
۴۔ كَرَاهَةٌ	(ناگوار ہونا)			
۵۔ كِبَرٌ	(بڑا ہونا)			
۶۔ قِدَمٌ	(پرانا ہونا)			
۷۔ قُبْحٌ	(بھلائی سے محروم ہونا)			
۸۔ عُمْقٌ	(گہرائی والا ہونا)			
۹۔ عَرَضٌ	(چوڑا ہونا)			
۱۰۔ ضَعْفٌ	(کمزور ہونا)			
۱۱۔ ضَرَاعَةٌ	(آہ وزاری کرنا)			
۱۲۔ حُسْنٌ	(خوبصورت ہونا)			
۱۳۔ صِغَرٌ	(چھوٹا ہونا)			
۱۴۔ شِعْرٌ	(محسوس کرنا)			
۱۵۔ سَحْقٌ	(دُور ہونا)			
۱۶۔ سِقَامٌ	(بیمار ہونا)			

سبق نمبر ۹۵

بَابِ حَسِبَ

مندرجہ ذیل تین أَفْعَال پر غور کیجئے۔ آپ تینوں مثالوں میں کچھ باتیں مشترک پائیں گے۔

۱۔ حَسِبَ (اُس نے سمجھا) يَحْسِبُ (وہ سمجھتا ہے یا سمجھے گا) إِحْسِبْ (تو سمجھ لے)

۲۔ وَرِمَ (پھولا) يَرِمُ (پھولے گا) رِمْ (پھول جا)

۳۔ وَرِعَ (گناہ سے بچا) يَرِعُ (گناہ سے بچتا ہے) رِعْ (گناہ سے بچ)

❊ اوپر کی تمام مثالیں، تمام أَفْعَال کے گروپ بَابِ حَسِبَ سے لی گئی ہیں۔

قاعدہ بَابِ حَسِبَ

بَاب حَسِبَ، أَفْعَال کا وہ گروپ ہے، جس کا عین كَلِمَة، فِعْلِ مَاضِي، فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ أَمْر، ہر ایک میں مَكْسُور ہوتا ہے۔

عموماً جب فِعْل، مُعْتَل الفَاءِ (مثال واوی)، ہو تو اس وَزْن پر استعمال ہوتا ہے۔

جیسے وَرِثَ يَرِثُ رِثْ ، وَرِمَ يَرِمُ رِمْ

خَاصِيتِ بَابِ حَسِب

❊ اس باب کو اصل باب نہیں مانا گیا۔ بلکہ بَابِ سَمِعَ کے کچھ أَفْعَال، اُس میں تخفیف کے لیے لائے گئے ہیں۔

مشق :۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے اور فِعْلِ مُضَارِع بنائیے۔

فِعْلِ أَمْر	فِعْلِ مُضَارِع	فِعْلِ مَاضِی	مَعْنیٰ	اَلْمَصْدَرُ
ثِقْ		وَثِقَ	(اعتبار کرنا)	۱۔ وُثُوقٌ
اِئْسْ	يَيْئَسُ	يَئِسَ	(نا اُمید ہونا)	۲۔ يَأْسٌ
ِبسْ		يَبِسَ	(سوکھ جانا)	۳۔ يَبْسٌ
		نَعِمَ	(خوش عیش ہونا)	۴۔ نِعْمَةٌ

فعل ماضی کی صرفِ کبیر

نیچے تمام چھ (٦) ابواب سے فعل ماضی کی صرف کبیر دی جا رہی ہے۔ ان افعال کو پانچ چھ مرتبہ باآواز بلند پڑھیے تاکہ آپ کو مختلف ابواب کی حرکات کی جان پہچان ہو جائے اور آپ لاشعوری طور پر مختلف ابواب کے افعال کو صحیح طور پر ادا کر سکیں۔ قرآن مجید کی روزانہ تلاوت سے بھی آپ کو غیر شعوری طور پر ابواب کی پہچان ہو سکتی ہے۔

ماضی مُتَکَلِّم First Person

۱۔ واحد متکلم (باب نَصَرَ سے) نَصَرْتُ ، ذَكَرْتُ ، خَرَجْتُ ، دَخَلْتُ

۲۔ واحد متکلم (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبْتُ ، كَذَبْتُ ، رَجَعْتُ ، عَرَفْتُ

۳۔ واحد متکلم (باب سَمِعَ سے) سَمِعْتُ ، شَرِبْتُ ، حَفِظْتُ ، حَمِدْتُ

۴۔ واحد متکلم (باب فَتَحَ سے) فَتَحْتُ ، رَفَعْتُ ، مَدَحْتُ ، زَرَعْتُ

۵۔ واحد متکلم (باب كَرُمَ سے) كَرُمْتُ ، حَسُنْتُ ، قَرُبْتُ ، عَظُمْتُ

۶۔ واحد متکلم (باب حَسِبَ سے) حَسِبْتُ ، وَرِثْتُ ، يَئِسْتُ ، يَبِسْتُ

۱۔ جمع متکلم (باب نَصَرَ سے) نَصَرْنَا ، ذَکَرْنَا ، خَرَجْنَا ، دَخَلْنَا

۲۔ جمع متکلم (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبْنَا ، کَذَبْنَا ، رَجَعْنَا ، عَرَفْنَا

۳۔ جمع متکلم (باب سَمِعَ سے) سَمِعْنَا ، شَرِبْنَا ، حَفِظْنَا ، حَمِدْنَا

۴۔ جمع متکلم (باب فَتَحَ سے) فَتَحْنَا ، رَفَعْنَا ، مَدَحْنَا ، زَرَعْنَا

۵۔ جمع متکلم (باب کَرُمَ سے) کَرُمْنَا ، حَسُنَّا ، قَرُبْنَا ، عَظُمْنَا

۶۔ جمع متکلم (باب حَسِبَ سے) حَسِبْنَا ، وَرِثْنَا ، یَئِسْنَا ، یَبِسْنَا

ماضی حاضر Second Person

۱۔ واحد حاضر مذکر (باب نَصَرَ سے) نَصَرْتَ ، ذَکَرْتَ ، خَرَجْتَ ، دَخَلْتَ

۲۔ واحد حاضر مذکر (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبْتَ ، کَذَبْتَ ، رَجَعْتَ ، عَرَفْتَ

۳۔ واحد حاضر مذکر (باب سَمِعَ سے) سَمِعْتَ ، شَرِبْتَ ، حَفِظْتَ ، حَمِدْتَ

۴۔ واحد حاضر مذکر (باب فَتَحَ سے) فَتَحْتَ ، رَفَعْتَ ، مَدَحْتَ ، زَرَعْتَ

۵۔ واحد حاضر مذکر (باب کَرُمَ سے) کَرُمْتَ ، حَسُنْتَ ، قَرُبْتَ ، عَظُمْتَ

۶۔ واحد حاضر مذکر (باب حَسِبَ سے) حَسِبْتَ ، وَرِثْتَ ، یَئِسْتَ ، یَبِسْتَ

ماضی حاضر Second Person

۱۔ واحد حاضر مؤنث (باب نَصَرَ سے) نَصَرْتِ ، ذَکَرْتِ ، خَرَجْتِ ، دَخَلْتِ

۲۔ واحد حاضر مؤنث (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبْتِ ، کَذَبْتِ ، رَجَعْتِ ، عَرَفْتِ

۳۔ واحد حاضر مؤنث (باب سَمِعَ سے) سَمِعْتِ ، شَرِبْتِ ، حَفِظْتِ ، حَمِدْتِ

۴۔ واحد حاضر مؤنث (باب فَتَحَ سے) فَتَحْتِ ، رَفَعْتِ ، مَدَحْتِ ، زَرَعْتِ

۵۔ واحد حاضر مؤنث (باب کَرُمَ سے) کَرُمْتِ ، حَسُنْتِ ، قَرُبْتِ ، عَظُمْتِ

۶۔ واحد حاضر مؤنث (باب حَسِبَ سے) حَسِبْتِ ، وَرِثْتِ ، یَئِسْتِ ، یَبِسْتِ

....

۱۔ جمع حاضر مذکر (باب نَصَرَ سے) نَصَرْتُمْ ، ذَکَرْتم ، خَرَجْتُمْ ، دَخَلْتُمْ

۲۔ جمع حاضر مذکر (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبْتُمْ ، کَذَبْتُمْ ، رَجَعْتُمْ ، عَرَفْتُمْ

۳۔ جمع حاضر مذکر (باب سَمِعَ سے) سَمِعْتُمْ ، شَرِبْتُمْ ، حَفِظْتُمْ ، حَمِدْتُمْ

۴۔ جمع حاضر مذکر (باب فَتَحَ سے) فَتَحْتُمْ ، رَکَعْتُمْ ، مَدَحْتُمْ ، زَرَعْتُمْ

۵۔ جمع حاضر مذکر (باب کَرُمَ سے) کَرُمْتُمْ ، حَسُنْتُمْ ، قَرُبْتُمْ ، عَظُمْتُمْ

۶۔ جمع حاضر مذکر (باب حَسِبَ سے) حَسِبْتُمْ ، وَرِثْتُمْ ، یَئِسْتُمْ ، یَبِسْتُمْ

....

۱۔ جمع حاضر مؤنث (باب نَصَرَ سے) نَصَرْتُنَّ ، ذَکَرْتُنَّ ، خَرَجْتُنَّ ، دَخَلْتُنَّ

۲۔ جمع حاضر مؤنث (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبْتُنَّ ، کَذَبْتُنَّ ، رَجَعْتُنَّ ، عَرَفْتُنَّ

۳۔ جمع حاضر مؤنث (باب سَمِعَ سے) سَمِعْتُنَّ ، شَرِبْتُنَّ ، حَفِظْتُنَّ ، حَمِدْتُنَّ

۴۔ جمع حاضر مؤنث (باب فَتَحَ سے) فَتَحْتُنَّ ، رَکَعْتُنَّ ، مَدَحْتُنَّ ، زَرَعْتُنَّ

۵۔ جمع حاضر مؤنث (باب کَرُمَ سے) کَرُمْتُنَّ ، حَسُنْتُنَّ ، قَرُبْتُنَّ ، عَظُمْتُنَّ

۶۔ جمع حاضر مؤنث (باب حَسِبَ سے) حَسِبْتُنَّ ، وَرِثْتُنَّ ، یَئِسْتُنَّ ، یَبِسْتُنَّ

ماضی غائب Third Person

۱۔ واحد غائب مذکر (باب نَصَرَ سے) نَصَرَ ، ذَکَرَ ، خَرَجَ ، دَخَلَ

۲۔ واحد غائب مذکر (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبَ ، کَذَبَ ، رَجَعَ ، عَرَفَ

۳۔واحد غائب مذکر (باب سَمِعَ سے) سَمِعَ ، شَرِبَ ، حَفِظَ ، حَمِدَ
۴۔واحد غائب مذکر (باب فَتَحَ سے) فَتَحَ ، رَفَعَ ، مَدَحَ ، زَرَعَ
۵۔واحد غائب مذکر (باب کَرُمَ سے) کَرُمَ ، حَسُنَ ، قَرُبَ ، عَظُمَ
۶۔واحد غائب مذکر (باب حَسِبَ سے) حَسِبَ ، وَرِثَ ، بَئِسَ ، یَبِسَ

٭٭٭٭٭

۱۔واحد غائب مؤنث (باب نَصَرَ سے) نَصَرَتْ ، ذَکَرَتْ ، خَرَجَتْ ، دَخَلَتْ
۲۔واحد غائب مؤنث (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبَتْ ، کَذَبَتْ ، رَجَعَتْ ، عَرَفَتْ
۳۔واحد غائب مؤنث (باب سَمِعَ سے) سَمِعَتْ ، شَرِبَتْ ، حَفِظَتْ ، حَمِدَتْ
۴۔واحد غائب مؤنث (باب فَتَحَ سے) فَتَحَتْ ، رَفَعَتْ ، مَدَحَتْ ، زَرَعَتْ
۵۔واحد غائب مؤنث (باب کَرُمَ سے) کَرُمَتْ ، حَسُنَتْ ، قَرُبَتْ ، عَظُمَتْ
۶۔واحد غائب مؤنث (باب حَسِبَ سے) حَسِبَتْ ، وَرِثَتْ ، یَئِسَتْ ، یَبِسَتْ

ماضی جمع غائب مذکر (مختلف ابواب سے)

۱۔جمع غائب مذکر (باب نَصَرَ سے) نَصَرُوا ، ذَکَرُوا ، خَرَجُوا ، دَخَلُوا
۲۔جمع غائب مذکر (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبُوا ، کَذَبُوا ، رَجَعُوا ، عَرَفُوا
۳۔جمع غائب مذکر (باب سَمِعَ سے) سَمِعُوا ، شَرِبُوا ، حَفِظُوا ، حَمِدُوا
۴۔جمع غائب مذکر (باب فَتَحَ سے) فَتَحُوا ، رَفَعُوا ، مَدَحُوا ، زَرَعُوا
۵۔جمع غائب مذکر (باب کَرُمَ سے) کَرُمُوا ، حَسُنُوا ، قَرُبُوا ، عَظُمُوا
۶۔جمع غائب مذکر (باب حَسِبَ سے) حَسِبُوا ، وَرِثُوا ، یَئِسُوا ، یَبِسُوا

٭٭٭٭٭

۱۔ جمع غائب مؤنث (باب نَصَرَ سے) نَصُرْنَ ، ذَكُرْنَ ، خَرَجْنَ ، دَخَلْنَ

۲۔ جمع غائب مؤنث (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبْنَ ، كَذَبْنَ ، رَجَعْنَ ، عَرَفْنَ

۳۔ جمع غائب مؤنث (باب سَمِعَ سے) سَمِعْنَ ، شَرِبْنَ ، حَفِظْنَ ، حَمِدْنَ

۴۔ جمع غائب مؤنث (باب فَتَحَ سے) فَتَحْنَ ، رَفَعْنَ ، مَدَحْنَ ، زَرَعْنَ

۵۔ جمع غائب مؤنث (باب كَرُمَ سے) كَرُمْنَ ، حَسُنَّ ، قَرُبْنَ ، عَظُمْنَ

۶۔ جمع غائب مؤنث (باب حَسِبَ سے) حَسِبْنَ ، وَرِثْنَ ، يَئِسْنَ ، يَبِسْنَ

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

فعل مضارع کی صرف کبیر

نیچے تمام چھ (۶) ابواب سے فعل مضارع کی صرف کبیر دی جا رہی ہے۔ ان افعال کو پانچ چھ مرتبہ باآواز بلند پڑھیے۔ تاکہ آپ کو مختلف ابواب کی حرکات کی جان پہچان ہو جائے اور آپ لاشعوری طور پر مختلف ابواب کے افعال کو صحیح طور پر ادا کرسکیں۔ قرآن مجید کی روزانہ تلاوت سے بھی آپ کو غیر شعوری طور پر ابواب کی پہچان ہو سکتی ہے۔

مضارع متکلم First Person

۱۔ واحد متکلم (باب نَصَرَ سے) أَنْصُرُ ، أَذْكُرُ ، أَخْرُجُ ، أَدْخُلُ

۲۔ واحد متکلم (باب ضَرَبَ سے) أَضْرِبُ ، أَكْذِبُ ، أَرْجِعُ ، أَعْرِفُ

۳۔ واحد متکلم (باب سَمِعَ سے) أَسْمَعُ ، أَشْرَبُ ، أَحْفَظُ ، أَحْمَدُ

۴۔ واحد متکلم (باب فَتَحَ سے) أَفْتَحُ ، أَرْفَعُ ، أَمْدَحُ ، أَزْرَعُ

۵۔ واحد متکلم (باب كَرُمَ سے) أَكْرُمُ ، أَحْسُنُ ، أَقْرُبُ ، أَعْظُمُ

۶۔ واحد متکلم (باب حَسِبَ سے) اَحْسِبُ ، اَوْرِثُ ، اَيْئِسُ ، ايْبِسُ

٭٭٭٭٭

۱۔ جمع متکلم (باب نَصَرَ سے) نَنْصُرُ ، نَذْكُرُ ، نَخْرُجُ ، نَدْخُلُ

۲۔ جمع متکلم (باب ضَرَبَ سے) نَضْرِبُ ، نَكْذِبُ ، نَرْجِعُ ، نَعْرِفُ

۳۔ جمع متکلم (باب سَمِعَ سے) نَسْمَعُ ، نَشْرَبُ ، نَحْفَظُ ، نَحْمَدُ

۴۔ جمع متکلم (باب فَتَحَ سے) نَفْتَحُ ، نَرْفَعُ ، نَمْدَحُ ، نَزْرَعُ

۵۔ جمع متکلم (باب كَرُمَ سے) نَكْرُمُ ، نَحْسُنُ ، نَقْرُبُ ، نَعْظُمُ

۶۔ جمع متکلم (باب حَسِبَ سے) نَحْسِبُ ، نَوْرِثُ ، نَيْئِسُ ، نَيْبِسُ

مضارع حاضر Second Person

۱۔ واحد حاضر مذکر (باب نَصَرَ سے) تَنْصُرُ ، تَذْكُرُ ، تَخْرُجُ ، تَدْخُلُ

۲۔ واحد حاضر مذکر (باب ضَرَبَ سے) تَضْرِبُ ، تَكْذِبُ ، تَرْجِعُ ، تَعْرِفُ

۳۔ واحد حاضر مذکر (باب سَمِعَ سے) تَسْمَعُ ، تَشْرَبُ ، تَحْفَظُ ، تَحْمَدُ

۴۔ واحد حاضر مذکر (باب فَتَحَ سے) تَفْتَحُ ، تَرْفَعُ ، تَمْدَحُ ، تَزْرَعُ

۵۔ واحد حاضر مذکر (باب كَرُمَ سے) تَكْرُمُ ، تَحْسُنُ ، تَقْرُبُ ، تَعْظُمُ

۶۔ واحد حاضر مذکر (باب حَسِبَ سے) تَحْسِبُ ، تَوْرِثُ ، تَيْئِسُ ، تَيْبِسُ

٭٭٭٭٭

۱۔ واحد حاضر مؤنث (باب نَصَرَ سے) تَنْصُرِيْنَ ، تَذْكُرِيْنَ ، تَخْرُجِيْنَ ، تَدْخُلِيْنَ

۲۔ واحد حاضر مؤنث (باب ضَرَبَ سے) تَضْرِبِيْنَ ، تَكْذِبِيْنَ ، تَرْجِعِيْنَ ، تَعْرِفِيْنَ

۳۔ واحد حاضر مؤنث (باب سَمِعَ سے) تَسْمَعِيْنَ ، تَشْرَبِيْنَ ، تَحْفَظِيْنَ ، تَحْمَدِيْنَ

۴۔ واحد حاضر مؤنث (باب فَتَحَ سے) تَفْتَحِیْنَ، تَرْفَعِیْنَ، تَمْدَحِیْنَ، تَزْرَعِیْنَ
۵۔ واحد حاضر مؤنث (باب کَرُمَ سے) تَکْرُمِیْنَ، تَحْسُنِیْنَ، تَقْرُبِیْنَ، تَعْظُمِیْنَ
۶۔ واحد حاضر مؤنث (باب حَسِبَ سے) تَحْسِبِیْنَ، تَوْرِثِیْنَ، تَیْئَسِیْنَ، تَیْبِسِیْنَ

مضارع حاضر جمع Second Person

۱۔ جمع حاضر مذکر (باب نَصَرَ سے) تَنْصُرُوْنَ، تَذْکُرُوْنَ، تَخْرُجُوْنَ، تَدْخُلُوْنَ
۲۔ جمع حاضر مذکر (باب ضَرَبَ سے) تَضْرِبُوْنَ، تَکْذِبُوْنَ، تَرْجِعُوْنَ، تَعْرِفُوْنَ
۳۔ جمع حاضر مذکر (باب سَمِعَ سے) تَسْمَعُوْنَ، تَشْرَبُوْنَ، تَحْفَظُوْنَ، تَحْمَدُوْنَ
۴۔ جمع حاضر مذکر (باب فَتَحَ سے) تَفْتَحُوْنَ، تَرْفَعُوْنَ، تَمْدَحُوْنَ، تَزْرَعُوْنَ
۵۔ جمع حاضر مذکر (باب کَرُمَ سے) تَکْرُمُوْنَ، تَحْسُنُوْنَ، تَقْرُبُوْنَ، تَعْظُمُوْنَ
۶۔ جمع حاضر مذکر (باب حَسِبَ سے) تَحْسِبُوْنَ، تَوْرِثُوْنَ، تَیْئَسُوْنَ، تَیْبِسُوْنَ

❖❖❖❖❖

۱۔ جمع حاضر مؤنث (باب نَصَرَ سے) تَنْصُرْنَ، تَذْکُرْنَ، تَخْرُجْنَ، تَدْخُلْنَ
۲۔ جمع حاضر مؤنث (باب ضَرَبَ سے) تَضْرِبْنَ، تَکْذِبْنَ، تَرْجِعْنَ، تَعْرِفْنَ
۳۔ جمع حاضر مؤنث (باب سَمِعَ سے) تَسْمَعْنَ، تَشْرَبْنَ، تَحْفَظْنَ، تَحْمَدْنَ
۴۔ جمع حاضر مؤنث (باب فَتَحَ سے) تَفْتَحْنَ، تَرْفَعْنَ، تَمْدَحْنَ، تَزْرَعْنَ
۵۔ جمع حاضر مؤنث (باب کَرُمَ سے) تَکْرُمْنَ، تَحْسُنَّ، تَقْرُبْنَ، تَعْظُمْنَ
۶۔ جمع حاضر مؤنث (باب حَسِبَ سے) تَحْسِبْنَ، تَوْرِثْنَ، تَیْئَسْنَ، تَیْبِسْنَ

مضارع غائب واحد Second Person

۱۔ واحد غائب مذکر (باب نَصَرَ سے) یَنْصُرُ ، یَذْکُرُ ، یَخْرُجُ ، یَدْخُلُ
۲۔ واحد غائب مذکر (باب ضَرَبَ سے) یَضْرِبُ ، یَکْذِبُ ، یَرْجِعُ ، یَعْرِفُ
۳۔ واحد غائب مذکر (باب سَمِعَ سے) یَسْمَعُ ، یَشْرَبُ ، یَحْفَظُ ، یَحْمَدُ
۴۔ واحد غائب مذکر (باب فَتَحَ سے) یَفْتَحُ ، یَرْفَعُ ، یَمْدَحُ ، یَزْرَعُ
۵۔ واحد غائب مذکر (باب کَرُمَ سے) یَکْرُمُ ، یَحْسُنُ ، یَقْرُبُ ، یَعْظُمُ
۶۔ واحد غائب مذکر (باب حَسِبَ سے) یَحْسِبُ ، یَوْرِثُ ، یَیْئِسُ ، یَیْبِسُ

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

۱۔ واحد غائب مؤنث (باب نَصَرَ سے) تَنْصُرُ ، تَذْکُرُ ، تَخْرُجُ ، تَدْخُلُ
۲۔ واحد غائب مؤنث (باب ضَرَبَ سے) تَضْرِبُ ، تَکْذِبُ ، تَرْجِعُ ، تَعْرِفُ
۳۔ واحد غائب مؤنث (باب سَمِعَ سے) تَسْمَعُ ، تَشْرَبُ ، تَحْفَظُ ، تَحْمَدُ
۴۔ واحد غائب مؤنث (باب فَتَحَ سے) تَفْتَحُ ، تَرْفَعُ ، تَمْدَحُ ، تَزْرَعُ
۵۔ واحد غائب مؤنث (باب کَرُمَ سے) تَکْرُمُ ، تَحْسُنُ ، تَقْرُبُ ، تَعْظُمُ
۶۔ واحد غائب مؤنث (باب حَسِبَ سے) تَحْسِبُ ، تَوْرِثُ ، تَیْئِسُ ، تَیْبِسُ

مضارع غائب جمع Third Person

۱۔ جمع غائب مذکر (باب نَصَرَ سے) یَنْصُرُوْنَ ، یَذْکُرُوْنَ ، یَخْرُجُوْنَ ، یَدْخُلُوْنَ
۲۔ جمع غائب مذکر (باب ضَرَبَ سے) یَضْرِبُوْنَ ، یَکْذِبُوْنَ ، یَرْجِعُوْنَ ، یَعْرِفُوْنَ
۳۔ جمع غائب مذکر (باب سَمِعَ سے) یَسْمَعُوْنَ ، یَشْرَبُوْنَ ، یَحْفَظُوْنَ ، یَحْمَدُوْنَ

۴۔ جمع غائب مذکر (باب فَتَحَ سے) یَفْتَحُوْن، یَرْفَعُوْنَ ، یَمْدَحُوْنَ، یَزْرَعُوْنَ

۵۔ جمع غائب مذکر (باب کَرُمَ سے) یَکْرُمُوْنَ ، یَحْسُنُوْنَ ، یَقْرُبُوْنَ ، یَعْظُمُوْنَ

۶۔ جمع غائب مذکر (باب حَسِبَ سے) یَحْسِبُوْنَ، یَوْرِثُوْنَ ، یَیْئِسُوْنَ ، یَیْبِسُوْنَ

✣ ✣ ✣ ✣ ✣

۱۔ جمع غائب مؤنث (باب نَصَرَ سے) یَنْصُرْنَ، یَذْکُرْن، یَخْرُجْنَ ، یَدْخُلْنَ

۲۔ جمع غائب مؤنث (باب ضَرَبَ سے) یَضْرِبْنَ ، یَکْذِبْنَ ، یَرْجِعْنَ ، یَعْرِفْنَ

۳۔ جمع غائب مؤنث (باب سَمِعَ سے) یَسْمَعْنَ ، یَشْرَبْنَ ، یَحْفَظْنَ ، یَحْمَدْنَ

۴۔ جمع غائب مؤنث (باب فَتَحَ سے) یَفْتَحْنَ ، یَرْفَعْنَ ، یَمْدَحْنَ ، یَزْرَعْنَ

۵۔ جمع غائب مؤنث (باب کَرُمَ سے) یَکْرُمْنَ ، یَحْسُنَّ ، یَقْرُبْنَ ، یَعْظُمْنَ

۶۔ جمع غائب مؤنث (باب حَسِبَ سے) یَحْسِبْنَ ، یَوْرِثْنَ ، یَیْئِسْنَ ، یَیْبِسْنَ

باب (حَسِبَ) سے فعل مثال کی مشق

اَلْمَصْدَرُ	مَعْنٰی	فِعْلِ مَاضِی	فِعْلِ مضارع	فِعْلِ أَمر
۱۔ حَسْبٌ	(گمان کرنا)	حَسِبَ	یَحْسِبُ	اِحْسِبْ
۲۔ نِعْمَةٌ	(خوش عیش ہونا)	نَعِمَ	یَنْعِمُ	اِنْعِمْ
فعل مثال یائی				
۳۔ یَأْسٌ	(نا اُمید ہونا)	یَئِسَ	یَیْئِسُ	اِیْئِسْ اِیْئِسْ
۴۔ یَبْسٌ	(سوکھ جانا)	یَبِسَ	یَیْبِسُ	اِیْبِسْ۔اِیْبِسْ
فعل مثال واوی				
۵۔ وُثُوقٌ	(اعتبار کرنا	وَثِقَ	یَثِقُ	ثِقْ

۶۔ وَبُقٌ	(ہلاکت)	وَبِقَ	یَبِقُ	بِقْ
۷۔ وَفُقٌ	(مناسبت، فائدہ مندی)	وَفِقَ	یَفِقُ	فِقْ
۸۔ وَرَمٌ	(پھولنا)	وَرِمَ	یَرِمُ	رِمْ
۹۔ وَرَعٌ	(پرہیزگاری)	وَرِعَ	یَرِعُ	رِعْ
۱۰۔ وِرثٌ	(میراث)	وَرِثَ	یَرِثُ	رِثْ
۱۱۔ وَهْيٌ	(واہیات)	وَهِيَ	یَهِي	هِيْ
۱۲۔ یَقَنٌ	(یقین)	یَقِنَ	یَیْقِنُ	قِنْ
فعل مثال یائی کی مختلف ابواب سے مشق				
۱۳۔ یُتْمٌ	(تنہا رہ جانا)	یَتَمَ (ض)		
۱۴۔ یمینٌ	(دائیں طرف ہونا)	یَمَنَ (ض)		
۱۵۔ یُتْمٌ	(یتیم ہو جانا)	یَتُمَ (ک)		
۱۶۔ یُسْرٌ	(ہلکا اور آسان ہونا)	یَسُرَ (ک)		
۱۷۔ یمنٌ	(مبارک ہونا)	یَمُنَ (ک)		
۱۸۔ یَسْرٌ	(آسودہ اور مالدار ہونا)	یَسِرَ (س)		
۱۹۔ یقظٌ	(بیدار ہونا)	یَقِظَ (س)		
۲۰۔ یقینٌ	(یقین کرنا)	یَقِنَ (س)		
۲۱۔ یَتْمٌ	(سست ہونا، تھکا رہ جانا)	یَتِمَ (س)		
۲۲۔ یَتْمٌ	(سست ہونا، تھکا رہ جانا)	یَتَمَ (ف)		
۲۳۔ ینعٌ	(پھل کا پک جانا)	یَنَعَ (ف)		

فعل مثال واوی کی مختلف ابواب سے مشق			
۱۔ وَلجٌ (داخل ہونا)	وَلَجَ (ض)	یَلِجُ	
۲۔ وَلتٌ (کسی کا حق کم کرنا)	وَلَتَ (ض)		
۳۔ ولیٌ (قریب ہونا)	وَلِیَ (ض)		
۴۔ ونیٌ (پھل کا پک جانا)	ونی (ض)		
۵۔ وھنٌ (کمزور ہونا، رات میں دخول)	وَھَنَ (ض)		
۶۔ ولدٌ (جننا)	وَلَدَ (ض)		
۷۔ وجفٌ (تھرتھرانا، کانپنا)	وَجَفَ (ض)		
۸۔ وبلٌ (موسلادار بارش)	وَبَلَ (ض)		
۹۔ وترٌ (تکلیف پہنچانا، طاق بنانا)	وَتَرَ (ض)		
۱۰۔ وکدٌ (قیام کرنا، مقصد پالینا)	وَکَدَ (ض)		
۱۱۔ وَأدٌ (زندہ دفن کرنا)	وَأَدَ (ض)		
۱۲۔ وَقفٌ (ٹھہرنا)	وَقَفَ (ض)		
۱۳۔ وَقرٌ (بوجھل ہونا)	وَقَرَ (ض)		
۱۴۔ وَقدٌ (آگ جلنا سلگنا)	وَقَدَ (ض)		
۱۵۔ وَقبٌ (ستاروں کا چھپ جانا)	وَقَبَ (ض)		
۱۶۔ وَفضٌ (تیز چلنا)	وَفَضَ (ض)		
۱۷۔ وَفرٌ (بکثرت ہونا)	وَفَرَ (ض)		
۱۸۔ وَعظٌ (نصیحت کرنا)	وَعَظَ (ض)		

۱۹۔ وَعْدٌ	(وعدہ کرنا)	وَعَدَ (ض)		
۲۰۔ وَضْنٌ	(بننا، تہ برتہ رکھنا)	وَضَنَ (ض)		
۲۱۔ وَسْطٌ	(بیچ میں ہونا)	وَسَطَ (ض)		
۲۲۔ وَصْبٌ	(متواتر قائم رہنا)	وَصَبَ (ض)		
۲۳۔ وَصْلٌ	(جوڑنا)	وَصَلَ (ض)		
۲۴۔ وَزْنٌ	(وزن کرنا)	وَزَنَ (ض)		
۲۵۔ وُرُوْدٌ	(آنا، پہنچنا)	وَرَدَ (ض)		
۲۶۔ وَدْقٌ	(بوندا باندی)	وَدَقَ (ض)		
۲۷۔ وَفْيٌ	(وفا کرنا)	وَفٰی (ض)		
۲۸۔ وَحْيٌ	(اشارہ، اطلاع دینا)	وَحٰی (ض)	یَحِیْ	حِ
۲۹۔ وَشْيٌ	(انگنا)	وَشٰی (ض)		
۳۰۔ وَعْيٌ	(محفوظ کرنا)	وَعٰی (ض)		
۳۱۔ وَقْيٌ	(بچانا)	وَقٰی (ض)		
۳۲۔ وُسْعٌ	(وسیع ہونا)	وَسِعَ (س)		
۳۳۔ وَهْجٌ	(لہلہانا)	وَهَجَ (ف)		
۳۴۔ وَهْبٌ	(دینا، عطا کرنا)	وَهَبَ (ف)		
۳۵۔ وَسْنٌ	(اونگھنا)	وَسَنَ (ف)	یَوْسَنُ	
۳۶۔ وَلْيٌ	(قریب ہونا)	وَلِیَ (ح)	یَلِیْ	لِ

چودھواں باب

سبق نمبر ۹۶

فِعلِ مَاضی مَجھُول

فِعلِ مَاضی معروف کا علم آپ کو ہو چکا۔

نَصَرَ : اُس نے مدد کی (یہاں فَاعِل هُوَ مُسْتَتِر ہے)۔

نَصَرُوا : اُن سب نے مدد کی (یہاں اُو فَاعِلی علامت ہے)۔

اب ایک اور فِعل ملاحظہ کیجئے۔

نُصِرَ = اس کی مدد کی گئی

۱۔ نَصَرَ (اس نے مدد کی)، فِعلِ مَاضی مَعْرُوف کہلاتا ہے۔

۲۔ نُصِرَ فِعلِ مَجھول (The Passive Verb) کہلاتا ہے۔

٭ دو باتیں اور نوٹ کیجئے۔

۳۔ نُصِرَ، میں "اُس کی مدد کی گئی ہے" معلوم ہوا۔ لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ مدد کرنے والا کون ہے۔ جب کہ نَصَرَ میں مدد کرنے والا هُوَ (وہ) تھا۔

یعنی نُصِرَ کا فَاعِل نامعلوم ہے یا غیر مذکور ہے۔

۴۔ آپ نے دیکھا کہ نَصَرَ سے نُصِرَ بننے تک، معنیٰ میں کیا تبدیلی واقع ہوئی ہے۔

اب اعراب پر غور کیجئے۔ نون کا زَبَر، پیش میں بدل گیا۔ یعنی فَا کَلِمَۃ مَضْمُوم ہو گیا۔ علاوہ ازیں صَاد پر زَبَر تھا زِیر آگئی۔ یعنی عین کَلِمَۃ مَکْسُور ہو گیا۔

مندرجہ ذیل چھ (۶) مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ نَصَرَ : اُس نے مدد کی۔ نُصِرَ : اُس کی مدد کی گئی۔

۲۔ ضَرَبَ : اُس نے مارا۔ ضُرِبَ : اُس کو مارا گیا۔

۳۔ فَتَحَ : اُس نے کھولا۔ فُتِحَ : اُس کو کھولا گیا۔

۴۔ سَمِعَ : اُس نے سُنا سُمِعَ : اُس کو سُنا گیا۔

۵۔ کَرُمَ : وہ معزز ہوا اس باب میں مجہول نہیں آتا

۶۔ حَسِبَ : اُس نے حساب کیا۔ حُسِبَ : اُس کو حساب کیا گیا۔

☜ معنوی تبدیلی تو آپ نے نوٹ کی، اب اعراب پر بھی غور کیجیے۔

تمام چھ مثالوں میں فَاء کَلِمَة مَضْمُوم ہوگیا ہے اور عین کَلِمَة مَکْسُور

بَابِ سَمِعَ اور بَابِ حَسِبَ کے فِعْل مَاضِی مَعْرُوف میں عین کَلِمَة پہلے سے مَکْسُور تھا۔ وہ جوں کا توں مَکْسُور رہا۔

فعل مجہول کے قواعد

۱۔ فِعْلِ مَجْهُول، وہ فِعْلِ مُتَعَدِّی ہے۔ جس کا فَاعل نامعلوم ہو۔ یا غیر مذکور ہو۔ باب کَرُمَ میں فعل مجہول نہیں آتا۔

۲۔ فِعْلِ مَاضِی مَجْهُول کا فَاء کَلِمَة (پہلا حرف) مَضْمُوم ہوتا ہے اور عین کَلِمَة (آخری سے پہلے کا حرف) مَکْسُور ہوتا ہے۔

جیسے نَصَرَ سے نُصِرَ اور ضَرَبَ سے ضُرِبَ۔

سبق نمبر ۹۷

فِعلِ مُضَارِع مَجھُول

مندرجہ ذیل چھ (۶) مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ يَنْصُرُ = وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا۔ يُنْصَرُ : اُس کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائے گی۔

۲۔ يَضْرِبُ : وہ مارتا ہے یا مارے گا۔ يُضْرَبُ : وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا۔

۳۔ يَفْتَحُ = وہ کھولتا ہے یا کھولے گا۔ يُفْتَحُ : وہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائے گا۔

۴۔ يَسْمَعُ : وہ سنتا ہے یا سُنے گا۔ يُسْمَعُ : وہ سُنا جاتا ہے یا سُنا جائے گا۔

۵۔ يَكْرُمُ : وہ فیاضی کرتا ہے۔ | اس باب میں مجھول نہیں آتا۔ |

۶۔ يَحْسِبُ : وہ حساب کرتا ہے یا کرے گا۔ يُحْسَبُ : اُس کا حساب کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا۔

❖ فِعْلِ مُضَارِع کی مندرجہ بالا مثالوں میں مَعْنَوِی تبدیلی تو آپ نے ملاحظہ کی۔

اب اعراب پر غور کیجئے: فِعْلِ مُضَارِع کے تمام أَفْعَال (ی) سے شروع ہو رہے ہیں حَرْفِ مُضَارِع کو مَجْھُول بنانے کے لیے، مَضْمُوم کر دیا گیا ہے۔ یعنی تمام مثالوں میں یاء (ی) پر پیش ہے۔ علاوہ ازیں تمام أَفْعَال کے عین کلمے (یعنی سے پہلے والے حرف) پر زَبَر آگیا ہے۔ عین کَلِمَة مَفْتُوح ہوگیا ہے۔

فعل مضارع مجھول کا قاعدہ

فِعْلِ مُضَارِع مَجْھُول کا، حَرْفِ مُضَارِع یاء (ی) مَضْمُوم کر دیا جاتا ہے اور عین کلمے (یعنی آخری حَرْف سے پہلے والے حَرْف) کو مَفْتُوح کر دیا جاتا ہے۔

جیسے: يَنْصُرُ سے يُنْصَرُ، يَضْرِبُ سے يُضْرَبُ

سبق نمبر ۹۸

The Pro-Agent

نَائِب فَاعِل

مندرجہ ذیل جملے پر غور کیجئے۔

نُصِرَ الضَّعِیْفُ (کمزور کی مدد کی گئی) اس جملے میں

۱۔ نُصِرَ (مدد کی گئی)، فِعْل مَجْھُول ہے۔

۲۔ اَلضَّعِیْفُ (کمزور)، اِسْم مَفْعُول ہے۔ مَفْعُول بِہٖ کو مَنْصُوب ہونا چاہیے۔
لیکن یہاں ضَعِیْفُ کے آخری حَرْف فَاءَ (ف) پر پیش ہے۔
یہ قاعدے کی خلاف ورزی کیوں ہوئی ہے۔

۳۔ یہاں فَاعِل، مَجْھُول ہے۔ (نا معلوم ہے)۔ معلوم نہیں کہ کمزور کی مدد کس نے کی۔

۴۔ نَائِب فَاعِل The Pro-Agent
نَائب فَاعِل ایک ایسا مَفْعُول ہے، جو فَاعل کی غیر موجودگی میں، فَاعِل کا نَائب بن کر فَاعل کا اِعْرَاب (رَفْع) اختیار کرتا ہے اور مَفْعُول بِہٖ کا اِعْرَاب (نصب) چھوڑ دیتا ہے۔ چنانچہ یہاں الضَّعِیْفُ کے آخری حَرْف پر پیش ہے۔

۵۔ فِعْل لَازِم کو تو مَفْعُول کی حاجت ہی نہیں ہوتی۔
معلوم ہوا کہ فِعْل مُتَعَدِّی کی دو (۲) قسمیں ہیں۔

۱۔ فِعْلِ مَعْرُوف : نَصَرَ حَامِدٌ ضَعِيْفًا (مفعول موجود ہے)

۲۔ فِعْلِ مَجْهُول : نُصِرَ الضَّعِيْفُ (مفعول غیر مذکور ہے)

فعل معروف اور فعل مجہول پر مشتمل جملوں کا تقابل

❁ مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجئے۔

۱۔ ایک طرف ایسے جملے ہیں، جن میں فعل معروف استعمال کیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف ایسے جملے ہیں، جن میں فعل مجہول استعمال کیا گیا ہے۔

۲۔ ایک طرف فاعل موجود ہے اور دوسری طرف، فاعل موجود نہیں ہے۔

۳۔ ایک طرف مفعول بہٖ منصوب ہے، جبکہ دوسری طرف وہی لفظ نائب فاعل بن کر مرفوع ہو گیا ہے۔

	فعل معروف	فعل مجہول
۱	كَسَرَ إِبْرَاهِيْمُ الْأَصْنَامَ	كُسِرَ الْأَصْنَامُ
۲	أَكَلَ الْفَارُ الطَّعَامَ	أُكِلَ الطَّعَامُ
۳	ضَرَبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ	ضُرِبَ وَلَدُهُ
۴	نَصَرَ اللّٰهُ عَبْدًا	نُصِرَ عَبْدٌ
۵	أَكَلَ الذِّئْبُ الْخَرُوْفَ	أُكِلَ الْخَرُوْفُ
۶	رَمَى الصَّيَّادُ الشَّبَكَةَ	رُمِيَتِ الشَّبَكَةُ
۷	حَبَسَ الشُّرْطِيُّ اللِّصَّ	حُبِسَ اللِّصُّ
۸	قَطَفَ الْغُلَامُ الزَّهْرَةَ	قُطِفَتِ الزَّهْرَةُ

۹	نَصَرَ زَيْدٌ الرَّجُلَيْنِ	نُصِرَ الرَّجُلَانِ
۱۰	نَصَرَ اللّٰهُ الْمُسْلِمِيْنَ	نُصِرَ الْمُسْلِمُوْنَ

نائبِ فاعل کی قرآنی مثالیں

❊ مندرجہ ذیل مثالوں میں، نائبِ فاعل کی اِعرابی حالت پر غور کیجیے کہ وہ معنًی مفعُول بِہٖ ہے۔ جسے منصوب ہونا چاہیے، لیکن نائب فاعل بن کر مرفوع ہوگیا ہے۔

۱۔ (كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ) (البقرۃ: ۱۸۳) "تم پر روزے فرض کیے گئے۔"

۲۔ (كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ) (البقرۃ: ۲۱۶) "تم پر قتال، فرض کیا گیا۔"

۳۔ (كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ) (البقرۃ: ۱۷۸) "تم پر قصاص فرض کیا گیا۔"

۴۔ (وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ) (المائدۃ: ۹۶) "اور خشکی کا شکار تم پر حرام کیا گیا۔"

۵۔ (قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ النَّارِ) (البروج: ۴)
"آگ کے گڑھے کے لوگ مارے گئے۔"

۶۔ (زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ) (الزلزال: ۱) "زمین ہلا دی گئی۔"

۷۔ (وَقُضِيَ الْأَمْرُ) (البقرۃ: ۲۱۰) "فیصلہ کر دیا گیا۔"

۸۔ (قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ) (الذاریات: ۱۰) "گمان سے حکم لگانے والے، مارے گئے۔"

۹۔ (فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ) (آلِ عمران: ۱۸۴) "یقیناً رسول جھٹلائے گئے۔"

۱۰۔ (سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ) (القمر: ۴۵) "بہت جلد، یہ جتھا، شکست کھائے گا۔"

۱۱۔ (يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ) (الرحمٰن: ۳۵) "تم دونوں پر شعلے بھیجے جاتے ہیں۔"

۱۲۔ (يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ) (الرحمٰن: ۴۱) "مجرم پہچان لیے جائیں گے۔"

۱۳- (لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا) (الفجر : ۸) "اُس کی طرح، پیدا نہیں کیا گیا۔"

۱۴- (تُبْلَى السَّرَآئِرُ) (الطارق : ۹) "پوشیدہ اسرار کی جانچ پڑتال کی جائے گی۔"

۱۵- (حُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُوْدُهٗ) (النمل : ۱۷)
"سلیمان کے لیے، اُس کے لشکر جمع کیے گئے۔"

مشق :- مندرجہ بالا جملوں میں، مناسب فاعل لگا کر مَجْهُوْل جملوں کو مَعْرُوْف بنائیے۔

قواعد

۱- فِعْلِ مُتَعَدِّی کی دو قسمیں ہیں۔ ۱- فِعْلِ مَعْرُوْف - ۲- فِعْلِ مَجْهُوْل۔

۲- فِعْلِ مُتَعَدِّی مَعْرُوْف : وہ فعل ہے، جس کا فَاعِل معلوم اور مَذْکُور ہو۔

۳- فِعْلِ مَجْهُوْل : وہ فعل ہے، جس کا فاعل معلوم نہ ہو یا مَذْکُور نہ ہو۔

۴- نَائِب فَاعِل وہ اسم ہے جو فَاعِل کے نامعلوم ہونے کی وجہ سے فَاعِل کا قائم مقام اور نائب بن کر مَرْفُوْع ہوتا ہے۔
لیکن فی الواقع، فعل کا مَفْعُوْل ہوتا ہے۔

۵- نائب فَاعِل اِسْم کو مَفْعُوْل مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ بھی کہتے ہیں۔

سبق نمبر ۹۹

The Verbal Sentence

جُمْلَۂ فِعْلِیہ

۱۔ جن جملوں کا آغاز "فعل" سے ہوتا ہے، وہ جُمْلَۂ فِعْلِیہ کہلاتے ہیں
❊ مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجئے۔
یہ سب أَفْعَال سے شروع ہوتے ہیں۔ اور یہ سب جملہ ھائے فِعْلِیّہ ہیں۔

۱۔ **يَعْمُرُ** مَسَاجِدَ اللّٰهِ (التوبہ: ۱۸) "(وہ) اللہ کی مسجدیں بناتا ہے۔"
۲۔ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى (النساء: ۱۶۴) "اللہ نے، موسیٰ سے، گفتگو کی۔"
۳۔ **سَرِقَتِ** الْمَرْأَةُ۔ "عورت نے چوری کی۔"
۴۔ خَرَجَتْ بَنَاتُ الْمَدْرَسَةِ "مدرسے کی لڑکیاں، نکلیں۔"
۵۔ **نَسْمَعُ** الدَّرْسَ بِرَغْبَةٍ وَنَشَاطٍ۔ "ہم شوق اور خوشی سے درس سنتے ہیں۔"

۲۔ جملہ فِعْلِیہ کا فاعل بھی مَرْفُوع ہوتا ہے۔

جس طرح جملہ اسمیہ میں، مُسْنَد إِلَيه (مُبْتَدَا) مَرْفُوع ہوتا ہے اور مُبْتَدَاء کو فِعْل کا فَاعِل کہتے ہیں۔ اسی طرح جملۂ فِعْلِیہ میں بھی فِعْل کے بعد آنے والا پہلا اسم بھی جو عموماً مُسْنَد إِلَيه (فَاعِل) ہوتا ہے، مَرْفُوع ہی ہوتا ہے۔

❊ جُملۂ فِعْلِیہ کی مندرجہ ذیل مثالوں میں فاعِل کے إِعْرَاب پر غور کیجئے۔

۱۔ أَكَلَ **سَلِيمٌ** "سلیم نے کھایا۔"

۲۔ أَكَلَتْ فَاطِمَةُ "فاطمہ نے کھایا"

۳۔ سَمِعَتِ الْأَخَوَاتُ خُطْبَةَ الْإِمَامِ "بہنوں نے امام کی تقریر سنی"

۴۔ خَرَجَ الْخَادِمُونَ "تمام نوکر نکل گئے"

٭ مندرجہ بالا مثالوں میں چاروں اسماء، سَلِيْمٌ، فَاطِمَةُ، الْأَخَوَاتُ اور خَادِمُونَ فاعل ہیں اور سب مَرْفُوع ہیں۔

۳۔ جملۂ فعلیہ میں، فعل کا فَاعِل سے پہلے آنا ضروری ہے۔ (اگر فَاعِل پہلے آجائے تو وہ جُملۂ فِعْلِیہ نہیں، بلکہ جملۂ اِسْمِیَّہ بن جائے گا

٭ مندرجہ ذیل دو مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ كَتَبَ الْمُعَلِّمُونَ۔ جملۂ فعلیہ ہے۔ "اساتذہ نے لکھا"

یہاں فعل پہلے ہے، فاعل بعد میں

۲۔ لیکن اگر اَلْمُعَلِّمُونَ كَتَبُوا ہو تو یہ جملۂ اسمیہ بن جائے گا۔

اور اس کی تحلیل یوں کی جائے گی۔

۱۔ اَلْمُعَلِّمُونَ، مُبْتَدَاء ہے

۲۔ كَتَبُوا جملۂ فِعْلِیہ کی صورت میں اس کی خَبَر ہے۔

۱۔ هُمْ، ضَمِیر فَاعِل ہے۔ جس کی علامت اُو ہے۔

۲۔ فِعْل فَاعِل سے مل کر جملۂ فِعْلِیہ بنا۔

۴۔ جملہ فِعْلِیہ میں مَفْعُول، عُمُومًا، فَاعِل کے بعد آتا ہے۔ لیکن کبھی کبھار مَفْعُول پہلے آتا ہے اور فَاعِل بعد میں آتا ہے۔

دونوں قسم کی مثالیں دی جارہی ہیں۔ فَاعِل کا إِعْرَاب مَرْفُوع ہوگا اور مَفْعُول بِہٖ کا مَنْصُوب۔

۱۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ فِعل کے فوراً بعد، فاعل اِسم ظاہر ہے یا ضَمِیر فَاعِل ہے۔ اور دونوں مَرْفوع ہیں۔

اس کے بعد ایک یا (۲) دو مفعول آئے ہیں۔

نمبر	فِعْل	فَاعِل	مَفْعُول ۱	مَفْعُول ۲	ترجمہ
۱	قَتَلَ	دَاوُدُ	جَالُوتَ		داؤد نے، جالوت کو، قتل کیا۔
۲	وَرِثَ	سُلَيْمَانُ	دَاوُدَ		سلیمانؑ، داؤدؑ کے، وارث ہوئے۔
۳	خَلَقَ	اللّٰهُ	السَّمٰوٰتِ		اللہ نے، آسمانوں کو، بنایا۔
۴	يَجْعَلُونَ	؟ (هُمْ)	أَصَابِعَهُمْ		لوگ، اپنی انگلیوں کو، ڈیتے ہیں (اُونَ، فَاعِلی علامت ہے۔)
۵	آتَيْنَا	؟	دَاوُدَ وَ سُلَيْمَانَ	عِلْمًا	داؤد و سلیمان کو، ہم نے، علم عطا کیا۔ (نَا، فَاعِلی علامت ہے۔)
۶	جَعَلَ	؟ (هُوَ)	الْأَرْضَ	قَرَارًا	اُس نے، زمین کو، جائے قرار بنایا فَاعِل ھُوَ، ضَمِیر مُسْتَتِر ہے
۷	جَعَلْنَا	؟ (نَحْنُ)	النَّهَارَ	مَعَاشًا	ہم نے، دن کو وقتِ روزگار بنایا۔ فَاعِل نَا، ضمیر بَارِز مُتَّصِل ہے۔
۸	إِتَّخَذَ	اللّٰهُ	إِبْرَاهِيمَ	خَلِيلًا	اللہ نے، ابراہیم کو، دوست بنالیا۔
۹	أَحَلَّ	اللّٰهُ	الْبَيْعَ		اللہ نے، تجارت کو حلال کردیا۔

۲۔ لیکن، کبھی کبھار، مَفْعُول بِهٖ، فَاعِل سے پہلے بھی آجاتا ہے۔ جیسے

۱۔ (وَإِذِ ابْتَلَىٰٓ **إِبْرَاهِيمَ** رَبُّهٗ (البقرۃ: ۱۲۴)

"اور جب آزمایا، ابراہیم کو، اُن کے رب نے۔"

۲۔ (جَاءَتْ | هُمْ | الْبَيِّنَةُ) (البینۃ: ۴) "آئی، اُن کے پاس، واضح نشانی"

(یہاں اَلْبَيِّنَةُ، فاعل ہے۔ اور هُمْ مَفْعُول بِہٖ ہے اور ضَمِیرِ مَنْصُوب ہے۔)

۳۔ حَضَرَ | يَعْقُوبَ | الْمَوْتُ   موت، یعقوبؑ کے پاس آئی۔

۵۔ جُملۂ فِعْلِیہ، لازمًا، وَاحِد مُذَکّر، یا وَاحِد مُؤنّث سے شروع ہوتا ہے۔

(چاہے فَاعِل واحد ہو، مُثَنّٰی ہو یا جمع ہو۔) ان مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ فِعْلِ وَاحِدْ مُذَکّر سے جملۂ فعلیہ کی ابتداء کی مثالیں۔

۱۔ | ذَهَبَ | الرَّجُلُ۔   "وہ آدمی گیا۔"

۲۔ | ذَهَبَ | الرَّجُلَانِ   "وہ دو آدمی گئے۔"

(فَاعِل مُثَنّٰی ہے، لیکن فِعْل واحد مُذکر استعمال ہوا ہے۔)

۳۔ | ذَهَبَ | الرِّجَالُ   وہ سب لوگ چلے گئے۔

(فَاعِل جمع مذکر ہے۔ لیکن فِعْل واحد مُذَکّر استعمال ہوا ہے۔)

۲۔ فِعْلِ وَاحِدْ مُؤنّث سے جملۂ فعلیہ کی ابتدار کی مثالیں

۴۔ | ذَهَبَتِ | الْبِنْتُ   وہ لڑکی گئی۔

۵۔ | ذَهَبَتِ | الْبِنْتَانِ   وہ دونوں لڑکیاں گئیں۔

(فَاعِل مُثَنّٰی ہے۔ لیکن فعل واحد مؤنث استعمال ہوا ہے۔)

۶۔ | ذَهَبَتِ | الْبَنَاتُ   وہ سب لڑکیاں گئیں۔

(فَاعِل جمع مُؤنّث ہے، لیکن وَاحِد مُؤنث استعمال ہوا ہے۔)

نوٹ:۔ اگر اوپر کے جملے | جملہ ھائے اسمیہ ہوتے | تو "واحد" سے فِعْل شروع نہ ہوتا اور عدد کے اعتبار سے فِعل بدلتا اور أَفْعَال کی صورت اس طرح ہوتی۔

اَلرَّجُلُ	ذَاهِبٌ	"آدمی جانے والا ہے۔"
اَلرَّجُلَانِ	ذَاهِبَانِ	"دو آدمی جانے والے ہیں۔"
اَلرِّجَالُ	ذَاهِبُوْنَ	"سب لوگ جانے والے ہیں۔"

جملۂ فعلیہ کی قرآنی مثالیں

۱۔ (قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ) (المؤمنون: ۱) "یقیناً مومنین کامیاب ہو گئے۔"

(أَفْلَحُوا جمع کے بجائے، أَفْلَحَ واحد استعمال ہوا ہے۔)

۲۔ (وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ) (التوبہ: ۳۳) "خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔"

(كَرِهُوا جمع کے بجائے، كَرِهَ واحد استعمال ہوا ہے۔)

۳۔ (وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ) (الاحزاب: ۲۲)

"اللہ اور اُس کے رسول کی بات سچی تھی۔"

(صَدَقَا مُثَنّٰی کے بجائے، صَدَقَ واحد استعمال ہے۔)

۴۔ (ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ) (الحج: ۷۳)

طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہو گئے۔"

(ضَعُفَا مُثَنّٰی کے بجائے، ضَعُفَ واحد استعمال ہوا ہے۔

☜ مندرجہ ذیل مثالوں میں فَاعِل، جمع مُکَسَّر (غیر عاقل) ہے۔ اس لیے فِعْل مؤنث استعمال ہوا ہے اور جمع مونث کے بجائے واحد مونث استعمال ہوا ہے

۵۔ (مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ) (القارعۃ: ۶) "جس کے پلڑے بھاری ہوں گے۔"

۶۔ (حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ) (البقرۃ: ۲۱۷) "اُن کے اعمال، غارت ہو گے۔"

۷۔ (حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ) (النساء: ۹۰) "وہ دل برداشتہ ہیں۔"

۸۔ (وَ خَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ) (طٰه : ۱۰۸) "اور آوازیں دب جائیں گی۔"

۹۔ (وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) (النساء : ۳۳) "اور جن سے تمہارے عقد وپیمان ہوں۔"

۱۰۔ (نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ) (النساء : ۵۶) "اُن کی کھالیں گل گئیں۔"

۶۔ اگر فَاعِل، (اِسْمِ ظَاهِر کے بجائے) " اِسْمِ ضَمِيْر " ہو تو " فِعْل " عدد اور جنس دونوں میں، فَاعِل کے مطابق ہوگا۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ یہ دو جملوں پر مشتمل ہیں۔

۲۔ پہلے جملے تو، جملہ ھائے فِعْلِیه ہیں۔ اور نعل "واحد" ہی ہے۔

۳۔ لیکن حُرُوف عَطْف واؤ (و) اور فَاء (ف) کے بعد آنے والے دوسرے جملے کے فِعْل پر غور کیجیے۔ دوسرا فعل، واحد نہیں ہے۔

۴۔ حَضَرَ الْمُعَلِّمُوْنَ وَ ذَهَبُوْا (اساتذہ آئے اور گئے۔)

یہاں پہلے جملے کا فِعْل حَضَرَ "واحِد مذکر" ہے۔

دوسرے جملے کا فِعْل ذَهَبُوْا "جَمْع" ہے اور فَاعِل ضَمِیر ہے۔

۲۔ دَخَلَ الْوَلَدَانِ فِي الْمَآءِ وَ سَبَحَا

"دونوں لڑکے پانی میں گئے اور دونوں تیرے۔"

یہاں پہلے جملے کا فِعْل "واحِد مذکر" ہے۔

دوسرے جملے کا فِعْل مُثَنّٰی ہے اور فَاعِل ضَمِیر ہے۔

۳۔ نَجَحَتِ الْبِنْتَانِ فَفَرِحَتَا

"دونوں لڑکیاں کامیاب ہوئیں اور دونوں خوش ہوئیں۔"

یہاں پہلے جملے کا فِعْل "واحد مؤنث" ہے۔

دوسرے جملے کا فِعْل مُثنّٰی مؤنث ہے اور فاعِل ضمیر ہے۔

۴۔ سَمِعَتِ النِّسَاءُ الْخُطْبَةَ وَ عَمِلْنَ بِهَا۔

"عورتوں نے تقریر سنی اور اُس پر عمل کیا۔"

یہاں پہلے جملے کا فِعْل ' وَاحِد مؤنث ہے اور دوسرے جملے کا فِعْل ' جَمْع مؤنث ہے۔ نونِ نِسْوَة ، ضَمِیر فاعل کی علامت ہے۔

۵۔ جَآءَ الضُّیُوْفُ وَ جَلَسُوا حَوْلَ الْمَائِدَةِ۔

(مہمان آئے اور دسترخوان کے اطراف بیٹھ گئے۔)

۶۔ أَسْرَعَ الْخَادِمُونَ وَ أَحْضَرُوا الطَّعَامَ

(نوکروں نے جلدی کی اور کھانا حاضر کر دیا۔)

۷۔ (أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا) (الجن : ۱)

"کہ جنات کے ایک گروہ نے غور سے سنا پھر کہا :۔

قرآن کی اس مثال میں، پہلا فعل اِسْتَمَعَ واحد استعمال ہوا ہے۔

اور دوسرا فعل فَقَالُوا جمع استعمال ہوا ہے۔

۷۔ جُمْلَۂ فِعْلِیَّہ میں فِعْل وَاحِدْ مُؤَنَّث ہوتا ہے، جب اُس کا فَاعِل ۱۔ جَمْع مُکَسَّر ہو ، یا ۲۔ جَمْع غَیر عَاقِل ہو۔

❊ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ نَبَحَتِ الْكِلَابُ فِي اللَّيْلِ ۔ کتے رات میں بھونکے۔

(کِلَابٌ ، غیر عَاقِل کَلْب کی جَمْع مُکَسَّر ہے اس لیے فعل وَاحِد مونث استعمال ہوا۔

پہلے بتایا جا چکا ہے کہ انسان ، جنات اور ملائکہ عاقل ہیں۔

۲۔ وَجِلَتْ قُلُوْبُنَا (ہمارے دل ڈر گئے)

(قُلُوْبٌ، جَمْع مُکَسَّر ہے۔ اس لیے فِعْل واحد مؤنث ہے۔)

۳۔ جَآءَتِ الْجِمَالُ۔ (اونٹ آئے)

(جَمَلٌ کی جمع مُکَسَّر، جِمَالٌ ہے۔

۴۔ ذَهَبَتِ النُّوقُ (اونٹنیاں گئیں)

(نَاقَةٌ کی جَمْع مُکَسَّر، نُوْقٌ ہے)

> ۸۔ جُمْلۂ فِعْلِیہ، میں فعل کی، تذکیر و تانیث، چار (۴) حالتوں میں اختیاری ہوتی ہے۔ یعنی دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔
>
> ۱۔ جب فَاعِل، مؤنث غیر حقیقی ہو۔ ۲۔ جب فَاعِل، اِسْمِ جَمْع ہو۔
>
> ۳۔ جب فَاعل، جمع مُکَسَّر (عاقل) ہو ۴۔ جب فَاعِل، فِعل سے دُور واقع ہو۔

اگلے صفحے پر دی گئی مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ یہ تمام جملہ ھائے فعلیہ ہیں۔ ۲۔ فعل واحد سے شروع ہوئے ہیں۔

۳۔ لیکن یہاں مذکر و مونث دونوں صورتیں جائز ہیں

جہاں مذکر اور مونث دونوں جائز ہیں

آخری کالم میں سبب پر غور کرنا نہ بھولیے

واحد مُذَکر فِعْل		واحد مونث فعل		سَبَب
طَلَعَ	الشَّمْسُ	طَلَعَتِ	الشَّمْسُ	شَمْسٌ، مُؤنث غیر حقیقی سماعی ہے

قَامَ الرِّجَالُ لوگ کھڑے ہوئے	قَامَتِ الرِّجَالُ لوگ کھڑے ہوئے	رِجَالٌ جَمْع مُکَسَّر (عاقل) ہے
قَالَ الْعُلَمَاءُ علماء نے کہا	قَالَتِ الْعُلَمَاءُ علماء نے کہا	علماء جمع مُکَسَّر (عاقل) ہے
حَضَرَ الْقَوْمُ قوم آئی	حَضَرَتِ الْقَوْمُ قوم آئی	قَوْمٌ اِسْم جمع ہے
سَافَرَ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ	سَافَرَتِ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ	فعل اور فاعل کے درمیان (الیوم) فاصلہ ہے

جملہ فعلیہ میں تذکیر و تانیث کی قرآنی مثالیں

❁ مندرجہ ذیل قرآنی مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ (قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا) (الحجرات: ۱۴)

" دیہاتیوں نے کہا، ہم ایمان لائے "

(أَعْرَابٌ، أَعْرَابِيٌّ کی جمع مُکَسَّر (عاقل) ہے۔

اس لیے قَالَ الْأَعْرَابُ بھی استعمال ہو سکتا تھا۔

۲۔(قَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ) (یوسف: ۳۰) "شہر کی عورتوں نے کہا"

(نِسْوَةٌ جَمْع مُکَسَّر (عاقل) ہے۔

اس لیے قَالَتْ بھی استعمال کیا جا سکتا تھا۔)

۳۔ (إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ) (البقرۃ: ۱۵۶) " جب ان کو مصیبت پہنچتی ہے۔

(فَاعِل مُصِيبَةٌ مؤنث ہے، درمیان میں | هُمْ | فاصلہ استعمال ہوا ہے،
اس لیے أَصَابَ بھی آسکتا ہے اور أَصَابَتْ بھی۔)

۴۔ (فَمَنْ | جَاءَهُ | مَوْعِظَةٌ) (البقرة : ۲۷۵) "تو جس کے پاس نصیحت پہنچے۔
یہاں فَاعِل مَوْعِظَةٌ مُؤنث ہے، درمیان میں ضمیر | هُ | فاصلہ استعمال ہوا ہے۔
اس لیے جَاءَتْ کے بجائے فِعْل وَاحِدْ مُذَكَّر جَاءَ لایا گیا۔ جبکہ دونوں کی اجازت ہے۔

۵۔ (إِذَا | جَاءَ | كَ الْمُؤْمِنَاتُ) (اَلْمُمْتَحِنَة : ۱۲)
"جب ایمان والیاں آپؐ کے پاس آئیں"
(فَاعِل، مُؤْمِنَات ہیں۔ جو مونث ہیں۔ درمیان میں كَ فاصلہ استعمال ہوا ہے۔
اس لیے جَاءَ بھی آسکتا ہے اور جَاءَتْ بھی۔)

۶۔ (| كَذَّبَتْ | قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ) (ق : ۱۲)
"اُن سے پہلے، قوم نوح نے جھٹلایا۔"
فَاعِل، قَوْمُ نُوحٍ ہے۔ درمیان میں قَبْلَهُمْ کا فاصلہ ہے۔
فِعْل كَذَّبَتْ بھی آسکتا ہے اور كَذَّبَ بھی
جیساکہ اگلی مثال سے بالکل واضح ہے۔"

۷۔ (وَ | كَذَّبَ | بِهٖ قَوْمُكَ) (الانعام : ۶۶)
"اور آپ کی قوم نے اسے (قرآن کو) جھٹلایا۔"
(فَاعِل قَوْمُكَ ہے۔ درمیان میں | بِهٖ | کا فاصلہ استعمال ہوا ہے۔
اس لیے كَذَّبَ اور كَذَّبَتْ دونوں آسکتے ہیں۔)

۸۔ (إِذَا | جَاءَ | كَ الْمُنَافِقُونَ) (المنافقون : ۱)

"جب منافقین آپ کے پاس آتے ہیں"

یہاں جمع کے بجائے واحد کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

۹۔ (أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَّهُ صَاحِبَةٌ) (الانعام: ۱۰۱)

"اُس کا لڑکا کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ اُس کی کوئی بیوی ہی نہیں"

(یہاں تَكُنْ کے بجائے وَلَمْ يَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ بھی ہو سکتا تھا۔

کیونکہ فِعْل اور فَاعِل صَاحِبَةٌ کے درمیان لَهُ کا فاصلہ موجود ہے۔

۱۰۔ (إِسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ) (البقرة: ۱۷)

"ایک شخص نے آگ جلائی، اور اس آگ نے سارے ماحول کو روشن کر دیا"

یہاں نَارًا مُؤنّث غیر حقیقی سماعی ہے۔

اس لیے فعل أَضَاءَتْ مؤنث استعمال کیا گیا ہے۔

نوٹ:۔

قرآن عَرَبِي مُبِين میں نازل ہوا ہے۔

اعلیٰ ادبی اسلوب میں جہاں، ایک ہی بات کو دو طرح سے استعمال کرنا جائز ہے،

وہاں بھی، بلند پایہ آہنگ کی رعایت کرتے ہوئے بہتر صورت اختیار کی گئی ہے۔

خلاصہ قواعدِ جملہ فعلیہ

۱۔ جن جملوں کا آغاز، فعل سے ہو، وہ جملے، فِعْلِيه کہلاتے ہیں۔

۲۔ جملہ فِعْلِيه کا فَاعِل بھی مَرْفُوع ہوتا ہے۔

۳۔ جملۂ فِعْلِيه میں "فعل" کا "فَاعِل" سے پہلے آنا لازمی ہے۔

ورنہ وہ جملہ إِسْمِيه بن جائے گا۔

۴۔ جُملۂ فِعْلِیہ میں، مَفْعُول عموماً فَاعِل کے بعد آتا ہے کبھی کبھار پہلے۔

۵۔ جُملۂ فِعْلِیہ، لازماً، فِعْلِ وَاحِد (مُذَکَّر یا مُؤنث) سے شروع ہوگا۔
(چاہے فَاعِل مُثنّٰی اور جَمْع ہی کیوں نہ ہو۔)

۶۔ اگر فَاعِل (اِسْم ظَاھِر کے بجائے)، اسم ضمیر ہو تو دوسرا، فعل، عدد اور جنس دونوں میں، فاعل کے مطابق ہوگا۔

۷۔ جُملۂ فِعْلِیہ میں فِعْل، واحد مؤنث ہوگا، جب اس کا فَاعل
۱۔ جَمْع مُکَسَّر (غیر عاقل ہو) یا ۲۔ جمع غیر عاقل ہو۔

۸۔ جُملۂ فِعْلِیہ میں تذکیر و تانیث، چار (۴) موقعوں پر اختیاری ہوتی ہے۔
(یعنی دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔)

۱۔ جب فَاعِل، مونث غیر حقیقی ہو۔

۲۔ جب فَاعِل، اِسْمِ جمع ہو۔

۳۔ جب فَاعِل، جَمْع مُکَسَّر (عاقل) ہو۔

۴۔ جب فَاعِل، فِعْل سے دور واقع ہو۔

پندرہواں باب

سبق نمبر ۱۰۰

فِعلِ مُضارع کی پانچ قسمیں

عربی زبان میں ، فعلِ مضارع، حال اور مستقبل، دونوں زمانوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی اس فعل سے، دونوں معانی لیے جا سکتے ہیں۔ کسی ایک کا تعین، سیاق وسباق سے ہوگا۔ فعل مُضارع کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ فِعْل مضارع معروف	يَنْصُرُ	(Verb with regualr ending)
۲۔ فِعْل مضارع خفیف	يَنْصُرَ	(Verb with light ending)
۳۔ فِعْل مضارع اخفّ	يَنْصُرْ	(verb with lighter ending)
۴۔ فعل مضارع ثقیل	لَيَنْصُرَنْ	(Verb with heavy ending)
۵۔ فعل مضارع اثقل	لَيَنْصُرَنَّ	(Verb with heavier ending)

۱۔ فعل مضارع مَعْروف :۔

مثلاً يَفْعَلُ (وہ کرتا ہے یا وہ کرے گا۔)

یہاں آخری حرف لُ پر پیش ہے۔ یہ فعل مَعْرُوف مُضارِع کہلاتا ہے۔

یا پھر يَنْصُرُ کی مثال اوپر دی گئی ہے۔

یہاں آخری حرف رُ پر پیش ہے۔

۲۔ فعل مضارع خَفِيف (مَنْصُوب)

مثلاً لَنْ يَفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کرے گا۔)

یہاں آخری حَرْف | لَ | پر زَبَر ہے۔ یہ فِعْل مُضَارِع خفیف (مَنْصُوب) کہلاتا ہے۔ لَنْ، حَرْفِ نَاصِب ہے۔
لَنْ نے، مَعْرُوف مُضَارِع کو، مَنْصُوب مُضَارِع بنا دیا۔

۳۔ فعل مُضارع اَخَفّ (مَجزُوم)

مثلاً لَمْ يَحْفَظْ (اُس نے یاد نہیں رکھا)
یہاں آخری حرف | ظْ | جزم (سکون) ہے۔ یہ فِعْل مُضَارِع أَخَفّ (مَجْزُوم) کہلاتا ہے۔ (أَخَفّ کا مطلب ہے زیادہ خفیف۔ جزم نے فعل کو زیادہ خفیف کر دیا ہے) لَمْ، حَرْفِ جَازِم ہے، لَمْ نے مَعْرُوف مُضَارِع کو مَجْزُوم مُضَارِع بنا دیا۔

۴۔ فِعْل مُضَارِع ثَقِيل:

مثلاً لَيَفْعَلَنْ (وہ ضرور کرے گا)
یہاں شروع میں | لَ | مَفْتُوح ہے اور آخر میں نُون سَاكِن | نْ | کا اضافہ ہے۔ اس سے تاکیدی مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ یہ فِعْل مُضَارِع ثَقِيل کہلاتا ہے۔

۵۔ فِعْلِ مُضَارِع أَثْقَل:

مثلاً لَيَفْعَلَنَّ (وہ ضرور بہ ضرور کرے گا۔)
یہاں ابتداء میں | لَ | مَفْتُوح ہے اور آخر میں نُون مُشَدَّد | نَّ | کا اضافہ ہے جس سے زیادہ تاکیدی مضمون پیدا ہوتا ہے۔ یہ فِعْلِ مُضَارِع أَثْقَل کہلاتا ہے۔

فعل مضارع کی پانچ قسمیں
۱
معروف
یَنْصُرُ
۲
خفیف
(مَنْصُوب)
لَنْ یَنْصُرَ
۳
اَخَفُّ
(مَجْزُوم)
لَمْ یَنْصُرْ
۴
ثَقِیْلٌ
لَیَنْصُرَنْ
۵
أَثْقَلُ
لَیَنْصُرَنَّ

سبق نمبر ۱۰۱

مُضارِع مَعرُوف سے پہلے آنے والے حُرُوف

سبق نمبر ۱۰۲

فعل مضارِع معروف کی آٹھ صورتیں

۱۔ فعل مضارع معروف کی پہلی صورت تو یَفْعَلُ کی ہے، بقیہ سات (۷) صورتیں سات حروف کے آنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

۲۔ (۷) سات حروف، فعل مضارع معروف سے پہلے آتے ہیں۔

لَ ، سَ ، سَوْفَ ، لَا ، فَلَا ، لَوْ اور کَانَ

۳۔ یہ سات حروف فِعْلِ مُضَارِع معروف میں، معنوی تبدیلی کا باعث بنتے ہیں۔

۴۔ یہ سات حروف ، نعل مُضَارِع کو مَعْرُوف ہی رکھتے ہیں، کوئی ظاہری تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔ مثالیں آگے آ رہی ہیں۔

فِعْلِ مُضَارِع مَعْرُوف کی آٹھ صورتیں ہیں، جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ سادہ یَفْعَلُ :

یَفْعَلُ وہ کرتا ہے یا وہ کرے گا (یہ حال اور مستقبل، دونوں معانی دیتا ہے)

یَلْمَعُ الْبَرْقُ فِي السَّمَآءِ آسمان پر بجلی چمکتی ہے یا چمکے گی۔

۲۔ حَرْفِ لَام کا اضافہ :

لَيَفْعَلُ وہ کرتا ہے۔ حَرْفِ لَام لَ کا اضافہ، فِعلِ مُضَارِع کو حال کے لیے خاص کرتا ہے۔ یہاں مُسْتَقْبِل کے معنی، ختم ہو گئے۔

۳۔حرف سِیْن کا اضافہ

سَیَفْعَلُ وہ عنقریب کرے گا۔

حَرْف سِیْن [سَ] کا اضافہ، فعل مُضَارِع کو، [مستقبل قریب کے لیے خاص کرتا ہے]

سِیْن ،حَرْفِ مُسْتَقْبِل ہے۔) یہاں حال کے معنی ختم ہوگئے۔

[سَیَحْزَنُ] الْکَسْلَانُ عنقریب کاہل رنجیدہ ہوگا۔

۴۔ سَوْفَ کا اضافہ

[سَوْفَ] تَعْلَمُوْنَ کچھ مدت بعد تمہیں معلوم ہوگا۔

سَوْفَ کا اضافہ فِعْل مُضَارِع کو [مستقبل بعید کے لیے خاص کرتا ہے۔]

سَوْفَ حَرْفِ مُسْتَقْبِل بعید ہے۔)

۵۔ لَا کا اضافہ

لَا یَفْعَلُ وہ نہیں کرتا یا وہ نہیں کرے گا۔

[لَا] کا اضافہ، فِعْلِ مُضَارِع کو منفی بناتا ہے (لَا، حَرْفِ نَفِی ہے۔)

جیسے لَا یَفْتَحُ الْخَادِمُ الْبَابَ۔خادم دروازہ نہیں کھولتا یا خادم دروازہ نہیں کھولے گا۔

۶۔ قَدْ کا اضافہ

[قَدْ] کا اضافہ،عموماً مضارع میں [تقلیل] کے معنی دیتا ہے۔

جیسے۔ ۱۔ قَدْ یَفْعَلُ وہ کبھی کبھار کرتا ہے/کرے گا۔

۲۔ قَدْ یَصْدُقُ الکَذُوبُ کبھی جھوٹا آدمی سچ بولتا ہے۔

(یہاں قَدْ حَرْفِ تَقْلِیل کے طور پر استعمال ہوا ہے۔)

۳۔ ﴿ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ الْمُعَوِّقِیْنَ ﴾ (الاحزاب: ۱۸)

"یقیناً اللہ رکاوٹ پیدا کرنے والوں سے باخبر ہے"

(یہاں قَدْ حَرْفِ تَحْقِیْق، کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

۷۔ لَوْ کا اضافہ:

لَوْ یَفْعَلُ اگر وہ کرے۔

لَوْ کا اضافہ، مُضَارِع کو تَمَنَّائِیَّہ، عَرْضِیہ اور شَرْطِیَّہ بناتا ہے۔

۱۔ لَوْ یَعْرِفُ الْاِنْسَانُ قَدْرَہٗ۔

کاش! انسان اپنی قدر پہچانتا۔ (یہاں لَوْ حَرْفِ تَمَنّیٰ ہے۔)

۲۔ لَوْ یَعُوْدُ الشَّبَابُ۔

کاش! جوانی لوٹ آتی۔ (یہاں بھی لَوْ، حَرْفِ تَمَنّیٰ ہے۔)

۳۔ لَوْ تَنْزِلُ عِنْدَنَا (کاش! آپ ہمارے پاس، مہمان بن کر اُترتے۔)

یہاں لَوْ، عَرْض اور درخواست کے لیے ہے۔

۸۔ کَانَ کا اضافہ:

کَانَ یَفْعَلُ وہ کیا کرتا تھا۔

کَانَ کا اِضَافہ، مضارع کو ماضی استمراری (Past Continuous) بنا دیتا ہے۔

مزید مثالیں آگے آ رہی ہیں۔

سبق نمبر ۱۰۳

حَرفِ قَدْ

۱۔ قَدْ، حَرف ہے۔ اس کی دو (۲) قسمیں ہیں۔

حَرفِ قَدْ

۱۔ قَدْ تحقیق

۲۔ قَدْ تقلیل

۲۔ حَرفِ قَدْ، فِعلِ مَاضی سے پہلے استعمال ہوتا ہے اور تحقیق کا فائدہ دیتا ہے۔ یعنی بات کو یقینی بناتا ہے۔

۱۔ (قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ) (المؤمنون: ۱)

"یقیناً، مومنین، کامیاب ہو گئے۔"

۲ (قَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ) (المائدۃ: ۵) "یقیناً اُس کے اعمال ضائع ہو گئے۔"

۳۔ (وَ قَدْ خَلَقْتُكَ) (مریم: ۹) "اور یقیناً میں نے، تجھے پیدا کیا۔"

کبھی مزید تاکید کے لیے، لام مَفتُوح (لَ) کا اضافہ بھی کیا جاتا ہے۔

اور وہ قَدْ سے لَقَدْ بن جاتا ہے۔ مثلاً

۴۔ (لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ) (آل عمران: ۱۸۱) "یقیناً، اللہ نے سن لیا۔"

۵۔ (وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ) (آل عمران: ۱۲۳)

"اور یقیناً، اللہ نے آپ لوگوں کی، بدر کے میدان میں مدد کی۔"

۶۔ (قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ) (ق:۴)
"یقیناً زمین جو کچھ اُن کے جسم (یعنی لاش) سے کھاتی ہے، وہ سب ہمارے علم میں ہے"

۳۔ حَرْفِ قَدْ، فِعْلِ مُضَارِع سے پہلے استعمال ہوتا ہے اور تَقْلِیل کا فائدہ دیتا ہے۔ یعنی کسی فِعْل کے کبھی کبھار واقع ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔

۱۔ قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوبُ۔ کبھی کبھار، جھوٹا بھی، سچ بولتا ہے۔

۲۔ (قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا) (النور:۶۳)
"اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو (آڑ لے کر) آنکھ بچا کر کھسک جاتے ہیں"
یعنی کبھی کوئی، کھسکتا ہے تو یقیناً اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔

۴۔ لَامِ مَفْتُوح (لَ) کی طرح حَرْفِ قَدْ بھی فِعْلِ مُضَارِع سے پہلے لگ کر فِعْلِ مُضَارِع کو زمانہ حال کے لیے خاص کر دیتا ہے، یعنی اس میں مستقبل کے معنی ختم ہو جاتے ہیں۔

۵۔ فِعْلِ مَاضِی سے پہلے، قَدْ کے آنے سے، فِعْلِ مَاضِی، مَاضِی قریب کا مفہوم دیتا ہے۔

جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ "یقیناً نماز کھڑی ہو چکی ہے"

سبق نمبر ۱۰۴

فِعلِ مُضارِع سے مَاضی اِستمراری

فِعل مُضارِع سے پہلے فِعلِ نَاقِص "کَانَ" لگنے سے زمانۂ مَاضِی میں کام کے لگاتار ہونے، جاری رہنے یعنی مَاضی اِستمراری (Past Continuous) کے معانی پیدا ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ کَانَ یَعْمَلُ وہ کام کیا کرتا تھا۔

۲۔ (وَکَانُوا یَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا اٰمِنِیْنَ) (الحجر: ۸۲)

"اور (قوم ثمود کے افراد) پہاڑ تراش تراش کر مکان بنایا کرتے تھے۔"

۳۔ (کَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ) (التوبۃ: ۷۰)

"وہ لوگ، آپ ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔"

۴۔ (کَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ) (الانبیاء: ۷۴)

"(اس بستی سے) جو بدکاریاں کیا کرتی تھی۔"

۵۔ (وَمَا کُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ) (البقرۃ: ۳۳)

"اور جو کچھ تم چھپایا کرتے تھے۔"

(کَانَ، کَانُوا، کُنْتُمْ وغیرہ کے بارے میں مزید تفصیلات "اَفعَالِ نَاقِصَہ" کے باب میں ملاحظہ فرمائیے۔

سولہواں باب

سبق نمبر ۱۰۵

حُرُوفِ جَازِمَہ

۱۔ حُرُوفِ جَازِمَہ، لَمْ، لَمَّا، لَامِ أَمْر (لِ) لَا اور إِنْ کل پانچ (۵) ہیں۔

۲۔ حُرُوفِ جَازِمَہ، فِعْلِ مُضَارِع کو أَخَفُّ (مَجْزُوم) کرتے ہیں، یعنی فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔

اس کی مثالیں حسب ذیل ہیں۔

یَلِدُ (وہ جنتا ہے یا وہ جنے گا)

۱۔ لَمْ یَلِدْ (اُس نے نہیں جنا)۔

یہاں لَمْ کی وجہ سے دال (د) کا پیش اُڑ گیا۔ آخری حرف مجزوم ہو گیا۔

۲۔ لَمْ أَلِدْ (میں نے نہیں جنا)۔

۳۔ لَمْ نَلِدْ (ہم نے نہیں جنا)۔

۴۔ لَمْ تَلِدْ (تم نے نہیں جنا/ اس مؤنث نے نہیں جنا)

۳۔ حُرُوفِ جَازِمَہ، نونِ إعرابی کو گرا دیتے ہیں۔ ان کی پانچ صورتیں ہیں

لَمْ یَفْعَلَا (یہ یَفْعَلَانِ تھا۔) ان دونوں نے نہیں کیا۔

لَمْ تَفْعَلَا (یہ تَفْعَلَانِ تھا۔) تم دونوں نے نہیں کیا۔

لَمْ یَفْعَلُوْا (یہ یَفْعَلُوْنَ تھا۔) اُن لوگوں نے نہیں کیا۔

لَمْ تَفْعَلُوْا (یہ تَفْعَلُوْنَ تھا۔) تم لوگوں نے نہیں کیا۔

لَمْ | تَفْعَلِي | (یہ تَفْعَلِيْنَ تھا) تو (عورت) نے نہیں کیا۔

ان پانچ صورتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیجیے جن میں نون اعرابی گر جاتا ہے۔

۴۔ حُرُوفِ جَازِمَه، نُونِ نِسْوَة کو برقرار رکھتے ہیں، کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔

لَمْ يَفْعَلْنَ ان عورتوں نے نہیں کیا۔

لَمْ تَفْعَلْنَ تم عورتوں نے نہیں کیا۔

۵۔ حُرُوفِ جَازِمَه - فِعْلِ نَاقِص کے یاء اور واؤ کو حذف کر دیتے ہیں۔

❖ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ يَرٰى وہ دیکھتا ہے (مادہ: رأی)

لَمْ لگنے سے يَرٰى، یاء (ی) کھو بیٹھے گا۔

لَمْ | تَرَ | (تَرٰى) تو نے نہیں دیکھا

لَمْ | نَرَ | (نَرٰى) ہم نے نہیں دیکھا

لَمْ | أَرَ | (أَرٰى) میں نے نہیں دیکھا

لَمْ | يَرَ | (يَرٰى) اس نے نہیں دیکھا

۲۔ يَاتِي بھی لَمْ لگنے سے، یا (ی) کھو بیٹھے گا۔ (مادہ: أ ت ی)

لَمْ يَأْتِ (يَأْتِي) وہ نہیں آیا

لَمْ آتِ (اٰتِي) میں نہیں آیا

لَمْ | نَأْتِ | (نَأْتِي) ہم نہیں آئے

لَمْ تَأْتِ (تَأْتِي) تو نہیں آیا

۳۔ يَدْعُوا (وہ پکارتا ہے۔ یا وہ بلاتا ہے) مادّہ: د ع و

(وَاللّٰهُ يَدْعُوا إِلَى الْجَنَّةِ) (البقرة: ۲۲۱)

"اور اللہ تمہیں جنت کی طرف بلاتا ہے۔"

لیکن یہی يَدْعُوا حروفِ جازمہ کے آنے سے (واؤ) "و" کھو بیٹھے گا۔

لَمْ	يَدْعُ	اس نے نہیں بلایا۔
لَمَّا	يَدْعُ	اس نے ابھی تک نہیں بلایا
إِنْ	يَدْعُ	اگر وہ بلاتا
لِيَدْعُ		اُسے بلانا چاہیے
لَا	يَدْعُ	وہ مت پکارے

نوٹ:۔ اوپر لَمْ، لَمَّا، إِنْ، لِ اور لَا پانچ حروف جازمہ کو استعمال کیا گیا ہے، جن کی وجہ سے واؤ حذف ہو گیا۔

سبق نمبر ۱۰۶

فعل مضارع کی دوسری قسم

فِعْلِ مُضَارِع أَخَفّ (مَجْزُوم)

فِعْلِ مُضَارِع کی پانچ (۵) قسموں کے بارے میں پہلے بتایا جا چکا ہے۔
پہلی قسم مُضَارِع مَعْرُوف اور اس کی آٹھ صورتوں کے بارے میں ہم پڑھ چکے ہیں۔
اب ہم اس کی دوسری قسم کے بارے میں جاننے کی کوشش کریں گے۔
جو فِعْلِ مُضَارِع أَخَفّ (مَجْزُوم) ہے۔

قاعدہ : فِعْلِ مُضَارِع أَخَف (مَجْزُوم) وہ فعل ہے، جو حُرُوفِ جَازِمَہ کے آنے سے مَجْزُوم ہو جاتا ہے۔

❖ حُرُوفِ جَازِمَہ پانچ (۵) ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔

لَمْ ، لَمَّا ، لَامِ أَمْر (لِ)، لائے نہی اور | إِنْ شرطیہ |

❖ مَجْزُوم اَفْعَالِ مُضَارِع کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

إِنْ حرفِ شرط ہے، جو | دو (۲) افعالِ مضارع کو مجزوم کرتا ہے |
کچھ اور اسماء بھی، شرط کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں اور وہ بھی دو (۲) افعالِ مضارع کو مجزوم کرتے ہیں۔

لَمْ کی مثالیں

لَمْ، حَرْفِ نَفی ہے اور مُضارع کے مفہوم کو مَاضِی میں تبدیل کرتا ہے

۱۔ (لَمْ يَلِدْ) (الاخلاص: ۳) "اُس نے نہیں جنا"

(لَمْ کی وجہ سے فعل مُضَارع يَلِدُ سے يَلِدْ ہوگیا۔)

۲۔ لَمْ يَحْفَظْ عَلِيٌّ دَرْسَهُ "علی نے، اپنا سبق، یاد نہیں کیا"

۳۔ (فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا) (البقرة: ۲۴)

"اور اگر تم نے ایسا نہ کیا اور کر بھی نہیں سکتے"

(لَمْ کی وجہ سے فِعل مُضَارع تَفْعَلُونَ، مَجْزُوم تَفْعَلُوا ہوگیا۔)

۴۔ (أَلَمْ تَرَ) (الفیل: ۱) "کیا تم نے نہیں دیکھا"

(لَمْ کی وجہ سے تَرَى سے مَجْزُوم ہوکر تَرَ ہوگیا۔ یعنی ی حذف ہوگئی۔)

۵۔ (أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ) (البلد: ۸)

"کیا ہم نے اُسے دو آنکھیں نہیں دیں"

۶۔ (لَمْ يَحْمِلُوهَا) (الجمعة: ۵) "ان لوگوں نے اُسے نہیں اٹھایا"

(یہاں يَحْمِلُونَ، مجزوم ہوکر يَحْمِلُوا ہوگیا۔)

۷۔ (أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ) (الم نشرح: ۱)

"کیا ہم نے تمہارا سینہ تمہارے لیے کھول نہیں دیا"

(یہاں نَشْرَحْ کی ح ساکن ہوگئی ہے۔

لَمَّا کی مثالیں

لَمَّا، حَرْفِ نَفی ہے۔ فعل مُضَارع کو مَاضی میں تبدیل کرتا ہے اور ابھی تک نہیں

کا مفہوم دیتا ہے۔

۱۔ لَمَّا | يَحْضُرْ | عَمِيدُ الْكُلِّيَّةِ۔ "کالج کے پرنسپل، ابھی تک نہیں آئے"

۲۔ لَمَّا | يَلْحَقُوا | بِهِمْ) (الجمعة: ۳)

"جو ابھی تک ان سے نہیں ملے ہیں"

(دراصل یہ يَلْحَقُونَ تھا۔ لَمَّا کی وجہ سے يَلْحَقُوا یعنی مَجْزوم ہوگیا۔

۳۔ (لَمَّا | يَدْخُلِ | الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ) (الحجرات: ۱۴)

"تمہارے دلوں میں، ابھی تک ایمان داخل نہیں ہوا ہے"

دراصل یہ يَدْخُلُ تھا۔ لَمَّا کی وجہ سے يَدْخُلْ (یعنی مَجْزُوم) ہوگیا۔

اور پھر يَدْخُلُ، الْإِيمَانُ سے ملنے کے لیے مَكْسُور ہوگیا۔

۴۔ (وَلَمَّا | يَأْتِهِمْ | تَأْوِيلُهُ) (یونس: ۳۹)

"جس کی تاویل مآل ابھی تک اُن کے سامنے ظاہر نہیں ہوئی"

(يَأْتِي، فِعْلِ نَاقِص ہے۔ يَأْتِي کی ی حذف کی گئی ہے۔)

۵۔ (بَلْ لَمَّا | يَذُوقُوا | عَذَابِ) (ص: ۸)

"بلکہ انہوں نے، میرے عذاب کا، ابھی تک، مزا نہیں چکھا"

(لَمَّا کی وجہ سے نُون حذف ہوگیا، جو | أَفْعَالِ خَمْسَه | میں سے ہے۔

پہلے يَذُوقُونَ تھا)

لَامِ أَمْر (لِ) کی مثالیں

لَامِ أَمْر (لِ) مَكْسُور ہوتا ہے اور کرنا چاہیے (Must do) کا مفہوم دیتا ہے۔

۱۔ | لِيَنْصُرْ | تَوِيُّكُمْ ضَعِيفَكُمْ۔

(تمہارے طاقت ور کو، تمہارے ضعیف کی، مدد کرنی چاہیے۔)

۲۔ (لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ) (الطلاق : ۷)

"خوشحال کو، اپنی خوشحالی کے مطابق (بیوی کا نفقہ) دینا چاہیے۔

(لَامِ أَمر کی وجہ سے يُنْفِقُ، مَجْزُوم ہو کر يُنْفِقْ ہو گیا۔

۳۔ (فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ) (القریش : ۳)

"چنانچہ اُن لوگوں کو، اس گھر کے رب کی، بندگی کرنی چاہیے۔"

(فَ کے بعد لَامِ أَمر (لِ) ہے،

جس کی وجہ سے يَعْبُدُونَ مَجْزُوم ہو کر يَعْبُدُوا ہو گیا ہے۔

اور فَ کی وجہ سے، لَامِ أَمر، سَاكِن ہو گیا ہے۔

۴۔ (وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ) (الحشر : ۱۸)

"ہر نفس کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل کے لیے کیا بھیجا ہے۔"

یہاں وَ نے خود لَامِ أَمر لِ کو سَاكِن کر دیا ہے۔

اور (لِ) لَامِ أَمر نے، فعل مُضَارِع تَنْظُرُ کو مَجْزُوم کر دیا۔)

۵۔(فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي)

"انہیں چاہیے کہ میری دعوت قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں۔"

۶۔ (وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ) (البقرۃ : ۲۸۲)

"جو لکھ سکتا ہو، وہ ٹھیک ٹھیک (قرض کی دستاویز) لکھے۔" یہاں دراصل

لِيَكْتُبْ ہے۔ وَ کی وجہ سے لَامِ أَمر، سَاكِن ہو گیا۔ اور لَامِ أَمر کی وجہ

سے فعل مُضَارِع کا آخری حرف بَاء سَاكِن ہو گیا ہے۔

۷۔ (فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ) (الطارق : ۵)

"انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔"

(یہ دراصل لِیَنْظُرْ ہے، فَ کی وجہ سے لَامِ أَمْر سَاکِن ہوگیا ہے۔ اور لَامِ أَمْر کی وجہ سے فِعْلِ مُضَارِع یَنْظُرْ سَاکِن ہے، الْإِنْسَان سے ملانے کے لیے اسے مُتَحَرِّک مَکْسُور کیا گیا ہے۔

۸۔ (ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ) (الحج: ۲۹)

"پھر (حاجیوں کو) چاہیے کہ وہ اپنا میل کچیل دور کریں"

(اس مثال میں ثُمَّ نے لام امر کو مجزوم کر دیا ہے۔

خلاصہ لامِ امر کے اصول و قواعد

۱۔ لَامِ أَمْر (لِ)، حُرُوفِ جَازِمَہ میں سے ہے۔ جو فِعْل مُضَارِع کو مَجْزُوم کر دیتا ہے۔

۲۔ لَامِ أَمْر (لِ)، عموماً مَکْسُور ہوتا ہے۔ لیکن کبھی کبھار جب

۳۔ لَامِ أَمْر (لِ) سے پہلے وَ یا فَ یا ثُمَّ آجائے تو لَامِ أَمْر سَاکِن ہو جاتا ہے۔

لائے نَہی کی مثالیں

لائے نَہی (لا) فِعْل مُضَارِع کو مَجْزُوم کر دیتا ہے۔ منفی حکم پر مشتمل ہوتا ہے، یعنی کسی چیز سے روکتا ہے۔

۱۔ (فَلَا تَكْفُرْ) (البقرۃ: ۱۰۲)

(تو کفر میں مبتلا نہ ہونا) راء کی مَجْزُوم حالت پر غور کیجیے۔

۲۔ (لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ) (الحجرات: ۱۱)

"کوئی قوم، کسی قوم کا مذاق نہ اُڑائے۔

۳۔ (لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ) (البقرۃ : ۳۵)

(تم دونوں اس درخت کے قریب نہ جانا۔)

(فعلِ مُضارع، لائے نہی کی وجہ سے، نون اعرابی گر گیا ہے۔

اور تَقْرَبَان سے تَقْرَبَا ہو گیا ہے۔

۴۔ (وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ) (بنی اسرائیل : ۳۱)

"اور اپنی اولاد کو قتل مت کرو"

(لائے نہی کی وجہ سے، فعل مُضارع تَقْتُلُونَ، تَقْتُلُوا ہو گیا۔)

۵۔ (لَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ) (الاحزاب : ۳۲)

"اے عورتو! دبی آواز سے بات نہ کیا کرو۔

(لائے نہی یا دیگر حُرُوفِ جازمہ سے نُون اِعْرابی تو گرتا ہے

لیکن نُون نِسْوَۃ نہیں گرتا۔

چنانچہ اوپر کی مثال میں، تَخْضَعْنَ پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

۶۔ (وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ) (لقمان : ۱۸)

"لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر"

(لَا کی وجہ سے، فعل مضارع تُصَعِّر مجزوم ہو گیا ہے۔)

۷۔ (وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا) (لقمان : ۱۸)

"اور زمین میں اکڑ کر نہ چل"

(لَا کی وجہ سے تَمْشِي سے یاء (ی) حذف ہو گئی ہے۔

تَمْشِي سے تَمْشِ ہو گیا۔ جو مجزوم کی مثال ہے۔)

۸۔ (وَلَا تَھِنُوا وَلَا تَحْزَنُوْا) (آل عمران : ۱۳۹)

"دل شکستہ نہ ہو اور غم نہ کرو"

(یہاں تَھِنُوْنَ اور تَحْزَنُوْنَ سے نون حذف کیا گیا ہے۔

❁ یہ بھی حذف نون کی مثال ہے۔ اور ان أَفْعَالِ خَمْسَہ میں سے ہے، جن کا نُوْنِ اِعْرَابی ساقط ہو جاتا ہے۔

ان میں سے دو (۲) فِعْلِ مُضَارِع مُثَنّٰی کے ہیں (یَفْعَلَانِ اور تَفْعَلَانِ)،

دو (۲) فعل مُضَارِع جمع مذکر کے ہیں (یَفْعَلُوْنَ اور تَفْعَلُوْنَ)۔

اور ایک (۱) فِعْلِ مُضَارِع مؤنث واحد حاضر کا ہے (تَفْعَلِیْنَ)۔

إِنْ کی مثالیں

إِنْ بھی حُرُوْفِ جَازِمَہ میں سے ہے، جو فعل مُضَارِع کو مَجْزُوْم کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ إِنْ حَرْفِ شرط بھی ہے، جو دو (۲) أَفْعَالِ مُضَارِع کو مَجْزُوْم کرتا ہے۔

۱۔ (إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ، یَنْصُرْ کُمْ) (محمد : ۷)

"اگر تم اللہ کی مدد کرو گے، تو اللہ تمہاری مدد کرے گا"

(حَرْفِ جَازِم إِنْ نے پہلے فِعْلِ مُضَارِع تَنْصُرُوْنَ کو مَجْزُوْم کر کے تَنْصُرُوا کر دیا۔ نُوْنِ اِعْرَابِی گر گیا۔ پھر یَنْصُرُ کو مَجْزُوْم کر دیا۔

۲۔ (إِنْ یَنْتَھُوا، یُغْفَرْ لَھُمْ مَا قَدْ سَلَفَ) (الانفال : ۳۸)

"اگر اب بھی یہ (کافر) باز آجائیں، تو جو کچھ پہلے ہو چکا ہے۔ اس سے درگزر کر لیا جائے گا"

(یَنْتَھُوا اور یُغْفَرْ دونوں مَجْزُوْم ہو گئے۔

۳۔ (وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَھَا) (الانفال : ۶۱)

"اور اگر دشمن، صلح کی طرف مائل ہو تو تم بھی اس کے لیے آمادہ ہو جاؤ"

۴۔ (وَإِنْ | يُّرِيْدُوا | أَنْ يَّخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ) (الانفال ۶۲:)

" اور اگر وہ دھوکے کی نیت رکھتے ہوں تو، یقیناً اللہ تمہارے لیے کافی ہے "

يُرِيْدُوْنَ مَجْزُوم ہو کر يُرِيْدُوا ہو گیا۔ دوسرے جملے میں مضارع نہیں ہے۔

خلاصہ فعل مضارع أَخَف (مجزوم)

۱۔ حُرُوف جَازِمَہ، فِعْلِ مُضَارِع کو أَخَف یعنی مَجْزُوم کر دیتے ہیں۔

۲۔ حُرُوف جَازِمَہ (پانچ (۵) ہیں۔

لائے نهی، لَامِ أَمْر (لِ)، لَمَّا، لَمْ اور إِنْ شرطیہ

۳۔ حُرُوف جَازِمَہ، نُونِ اِعْرَابِی گرا دیتے ہیں۔

۴۔ حُرُوفِ جَازِمَہ، نُونِ نِسْوَة یا نُونِ ضَمِیر کو برقرار رکھتے ہیں۔

۵۔ حُرُوفِ جَازِمَہ، أَفْعَالِ نَاقِصَہ کی یاء (ی) کو حذف کر دیتے ہیں۔

۶۔ حُرُوف جَازِمَہ، افعال نَاقِصَہ کی واؤ (و) کو بھی حذف کر دیتے ہیں۔

۷۔ لَمْ، حَرْفِ نَفِی بھی ہے اور حَرْفِ جَازِم بھی جو فِعْلِ مُضَارِع کو ماضی میں تبدیل کر دیتا ہے۔

۸۔ لَا حَرْفِ نَهِی ہے۔ منفی حکم پر مشتمل ہوتا ہے۔ یعنی کسی چیز سے روکتا ہے۔

۹۔ لَمَّا بھی فِعْلِ نَفِی ہے۔ ابھی تک نہیں، کا مفہوم دیتا ہے اور فِعْلِ مُضَارِع کو مَاضِی میں تبدیل کر دیتا ہے۔

۱۰۔ لَامِ أَمْر، مَكْسُور ہوتا ہے اور "کرنا چاہیے"، کا مفہوم دیتا ہے۔ اگر لَامِ أَمْر سے پہلے واؤ یا فَاء یا ثُمَّ آ جائے تو ساکن ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ إِنْ، حَرْفِ جَازِم بھی ہے اور حَرْفِ شَرْط بھی۔

شرطیہ جملوں میں، یہ إِنْ دو (۲) أَفْعَالِ مُضَارِع کو مَجْزُوم کرتا ہے۔

سبق نمبر ۱۰۷

شَرطِیَه اَلفاظ

سبق نمبر ۳۰ میں، آپ آسماء الاستفہام کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔
ان میں سے بعض اسماء، بطور شرط بھی استعمال ہوتے ہیں۔

❖ یاد رکھیے کہ شرطیہ الفاظ **حرف** بھی ہوتے ہیں اور **اسم** بھی۔
مثلاً إِنْ حرف ہے اور أَيْنَ اسم ہے۔

۱۔ شرطیہ الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ **إِنْ** (اگر) **حرفِ شرط** ہے۔
۲۔ **حَيْثُ** (جس جگہ) اور **إِذْ** (اگر) دونوں **اسمِ ظرف** ہیں۔
۳۔ مندرجہ ذیل تمام الفاظ **آسماء** ہیں۔
استفہام اور شرط، دونوں کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

مَنْ (جو شخص) — أَنّٰى (جہاں کہیں) — كَيْفَ (جس طرح)
مَا (جو کچھ) — مَا (اگر) — مَتٰى (جب)
أَيْنَ (جہاں) — أَيَّانَ (جب) — أَيُّ (جو، جن)

۲۔ شرطیہ الفاظ پر کبھی (مَا) مائے تاکید لگا دیا جاتا ہے۔
جن کی مختلف صورتیں کچھ اس طرح بنتی ہیں۔

۱۔ مَا + مَا = مَهْمَا = کوئی بھی
۲۔ أَيْنَ + مَا = أَيْنَمَا = جہاں بھی، جدھر بھی

۳۔ أَیُّ + مَا : أَیُّمَا : جس سے بھی

۴۔ حَیْث + مَا : حَیْثُمَا : جب کہ

۵۔ کَیْفَ + مَا : کَیْفَمَا : جس طرح بھی

۶۔ إِذْ + مَا : إِذْمَا : جب کہ

۳۔ شرطیہ الفاظ پر کبھی لامِ تاکید (لَ) لگایا جاتا ہے۔

جیسے : لَ + إِنْ : لَئِنْ

۴۔ فعل مُضَارِع سے پہلے اگر کوئی لفظ شرط، آجائے تو فعل مضارع، أَخَفّ یعنی مَجْزُوم ہوجاتا ہے۔

مثلاً : إِنْ | تَغْفِرْ | (اگر تم معاف کردو۔)

۵۔ الفاظِ شرط، دو مُضَارِعِی فِعْلوں کو أَخَفّ یعنی مَجْزُوم کرتے ہیں۔

اگر دو جملے ہوں اور دونوں فعل مضارع پر مبنی ہوں اور لفظ شرط سے شروع ہوتے ہوں تو لفظ شرط دونوں مضارعی فعلوں کو مجزوم کردے گا۔ ایسی صورت میں

۱۔ پہلا جملہ، | شرطیہ | ہوتا ہے اور دوسرا جملہ، | جزائیہ | ہوتا ہے۔

۲۔ پہلا فعل | سبب و شرط | ہوتا ہے اور دوسرا فعل اُس کی | جزاء |

۳۔ دونوں جملوں کے أَفْعَالِ مُضَارِع، أَخَفّ ہوتے ہیں۔

مثلاً إِنْ | تَغْفِرْ | | یَغْفِرْ | لَکَ اللّٰہُ

"اگر تم معاف کروگے، (تو) اللہ تمہیں بخش دے گا"

سبق نمبر ۱۰۸

شرطیہ جملے کی ترکیب

ا۔ شرطیہ جملے عموماً، دو جملوں اور دو حروف پر مشتمل ہوتے ہیں۔

ا۔ پہلے حَرْفِ شَرْط ہوتا ہے۔ جیسے : إِنْ

۲۔ حَرْفِ شَرْط کے بعد شرطیہ جملہ ہوتا ہے جیسے تَغْفِرْ

۳۔ جزائیہ جملہ ، إِسْمِيه بھی ہوسکتا ہے۔ أَمْرِيه بھی ہوسکتا ہے اور جملۂ فِعْلِيه بھی۔ اگر فعلیہ ہو تو فعل ماضی پر مشتمل ہوگا یا فعل مضارع پر۔

۴۔ اگر جزائیہ جملہ فِعْلِيه ، فِعْلِ مُضَارِع پر مشتمل ہو تو فِعْلِ مُضَارِع مَجْزُوم ہوتا ہے۔ درمیان میں ف استعمال نہیں ہوگا۔ اس طرح ایک بڑے جملے میں، دو (۲) أَفْعَالِ مُضَارِع آخَتّ (مجزوم) ہوں گے۔

جیسے إِنْ تَغْفِرْ ، يَغْفِرْ لَكَ اللّٰهُ

۵۔ شرطیہ جملے، کے بعد، جزائیہ جملہ اگر جملۂ اسمیہ یا جملہ امریہ ہو تو درمیان میں حَرْفِ فَاء (ف) کا استعمال ہوتا ہے۔

جیسے

(فَإِنِ انْتَهَوْا ، فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ)

(البقرۃ: ۱۹۲)

شرطیہ جملے کی ترکیب
لفظ شرط
شرطیہ جملہ
درمیانی حرف عطف
جزائیہ جملے
پہلا فعل مُضارع مجزوم
۱
۲
۳
۴
جُملہ اِسمیہ
جُملۂ فِعلیہ
جُملۂ أمریہ
دوسرا فِعل مُضارع مجزوم
فِعل مَاضِی
اِنْ تَغْفِرْ ، یَغْفِرْ لَکَ اللّٰهُ
۱
مجزوم
مجزوم
۲
۳
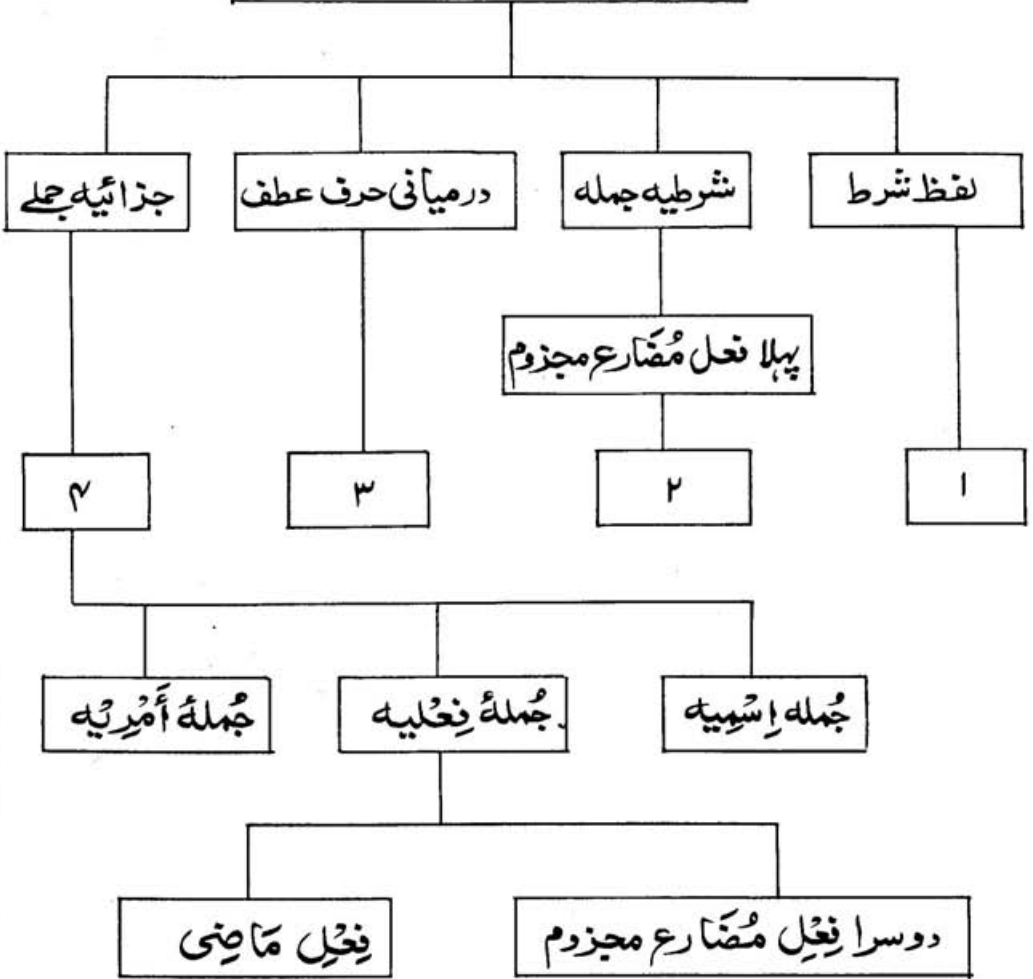
دو مجزوم افعال پر مشتمل جملوں کی مثالیں

٭ مندرجہ ذیل تیرہ (۱۳) مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ پہلا جملہ اور دوسرا جملہ، دونوں آخف ہیں۔

یعنی دونوں مجزوم افعال مُضَارع پر مشتمل ہیں۔

۲۔ درمیان میں حرف (فاء) استعمال "نہیں" کیا گیا۔

۱۔ مَا تَعْمَلْ ، مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ ، يَعْلَمْهُ اللهُ

"تم جو کچھ بھلائی یا برائی کرو گے، اللہ اس کو جان لے گا۔" اس مثال میں

۱۔ مَا ، حَرْفِ شرط ہے۔

۲۔ تَعْمَلْ پہلا مجزوم فِعْلِ مُضَارع ہے۔ اور شرطیہ جملہ ہے۔

۳۔ يَعْلَمْهُ، دوسرا مجزوم فِعْلِ مُضَارِع ہے اور جزائیہ جملہ ہے۔

۲۔ أَيْنَ تَذْهَبْ أَصْحَبْكَ

"تم جہاں جاؤ گے، میں تمہارے ساتھ ہوں گا۔" اس مثال میں:

۱۔ أَيْنَ ، حَرْفِ شرط ہے

۲۔ تَذْهَبْ، پہلا مَجْزُوم فِعْلِ مُضَارع ہے اور شرطیہ جملہ ہے۔

۳۔ أَصْحَبْكَ، دوسرا مجزوم فِعْل مُضَارع اور جزائیہ جملہ ہے۔

۳۔ أَيَّ بُسْتَانٍ تَدْخُلْ تَفْرَحْ

"جس باغ میں بھی تم داخل ہو گے، خوش ہو گے۔" (فرحت محسوس کرو گے)۔

٭ اس مثال میں، أَيُّ ، حَرْفِ شرط ہے۔

تَدْخُلْ اور تَفْرَحْ دونوں مَجْزُوم افعال مُضَارع ہیں۔

۴۔ حَیْثُمَا [یَنْزِلِ] الْمَطَرُ، [یَکْثُرِ] الزَّرْعُ

"جس جگہ بھی بارش ہوتی ہے، وہاں پیدا وار زیادہ ہوتی ہے۔

اس مثال میں حَیْثُمَا حرفِ شرط ہے۔ یہاں یَکْثُرِ اصل میں یَکْثُرْ (آخفّ) ہے۔ اَلزَّرْعُ سے ملانے کے لیے، اسے زیر کے ذریعے مُتحرّک کیا گیا ہے۔

فِعلِ أَخَف (مَجزُوم) کی قرآنی مثالیں

۵۔ (مَا [نَنْسَخْ] مِنْ آیَةٍ أَوْ [نُنْسِهَا]، [نَأْتِ] بِخَیْرٍ مِّنْهَا) (البقرۃ: ۱۰۶)

"ہم اپنی جس آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں، اس کی جگہ اُس سے بہتر لاتے ہیں

٭ اس مثال میں مَا، حرفِ شرط ہے، نَنْسَخْ، مَجزُوم فعل مضارع ہے۔

[نُنْسِی] مَجزُوم ہوکر [نُنْسِ] رہ گیا اور [نَأْتِی] سے [ی] حذف ہوکر [نَأْتِ] رہ گیا

۶۔ (وَمَنْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ، یَلْقَ أَثَامًا) (الفرقان: ۶۸)

"اور جو کوئی یہ کام کرے گا، وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا"

٭ اس مثال میں، مَنْ حرفِ شرط ہے۔ یَفْعَلْ پہلا مَجزُوم ہے۔

یَلْقٰی مَجزُوم ہوکر، (ی)، کھو بیٹھا۔ یہ دوسرا مَجزُوم یعنی خَفِیف ہے۔

۷۔ (أَیْنَ مَا تَکُوْنُوا، یَأْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا) (البقرۃ: ۱۴۸)

"جہاں بھی تم ہوگے، اللہ تم سب کو لے آئے گا" تَکُوْنُوْنَ مَجزُوم یعنی خفیف ہو کر تَکُوْنُوْا ہوگیا اور یَأْتِی مَجزُوم ہوکر یَأْتِ ہوگیا۔ یعنی یاء (ی) کھو بیٹھا)

۸۔ (مَنْ [یَشْفَعْ] شَفَاعَةً حَسَنَةً، [یَکُنْ] لَّهٗ نَصِیْبٌ مِّنْهَا) (النساء: ۸۵)

"جو بھی بھلائی کی سفارش کرے گا، وہ اُس میں سے حصہ پائے گا۔

(یہاں یَکُوْنُ، مَجزُوم ہوکر یَکُنْ ہوگیا۔ اور یَشْفَعْ بھی مجزوم ہے۔)

۹۔ (أَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ ، لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ) (النحل: ۷۶)

"جدھر بھی اُسے بھیجے یا جس کام کے لیے بھی اُسے کہے، وہ بھلا کام نہ کر پائے گا۔"

(یہاں حرفِ شرط، أَيْنَمَا ہے، يُوَجِّهْهُ مجزوم ہے اور يَأْتِي سے ی، حذف ہوکر، يَأْتِ رہ گیا۔ یہ بھی مجزوم ہے۔

۱۰۔ (وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ) (البقرۃ: ۲۷۲)

"جو مال بھی تم راہِ خیر میں خرچ کروگے، اُس کا پورا پورا اجر تمہیں دیا جائے گا۔"

❊ يُوَفّٰى سے بھی یاء (ی) محذوف ہے اور تُنْفِقُوْنَ بھی مَجْزُوْم ہے۔

مَا حَرْفِ شَرْط ہے)

۱۱۔ (إِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ) (التوبۃ: ۳۹)

"اگر تم نہ نکلوگے تو وہ تمہیں عذاب دے گا۔"

(یہاں إِنْ + لَا = إِلَّا بن گیا ہے اور یہ إِنْ حَرْفِ شرط ہے۔

تَنْفِرُوْنَ، تَنْفِرُوْا ہوگیا ہے۔ يُعَذِّبُ بھی مَجْزُوْم ہے۔

۱۲۔ (إِنْ يَّنْتَهُوْا، يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ) (الانفال: ۳۸)

"اگر اب بھی باز آجائیں تو جو کچھ پہلے ہوچکا اُس سے درگزر کرلیا جائے گا۔"

(یہاں حَرْفِ شرط إِنْ ہے۔)

۱۳۔ (أَيْنَمَا تَكُوْنُوْا، يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ) (النساء: ۷۸)

"جہاں بھی تم رہو، موت تمہیں آکر رہے گی۔"

(اس مثال میں أَيْنَمَا حَرْفِ شَرْط ہے۔ جو أَيْنَ + مَا سے مُرَكَّب ہے)

شرطیہ جملے اور جزائیہ جملے کے درمیان 'ف'، کا استعمال

❊ مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے۔

جزائیہ جملے، اَفْعَالِ مُضَارِع پر مشتمل نہیں ہیں۔ یا فعلِ مضارع، قاعدے کے مطابق أَخَفّ (مجزوم) نہیں ہوا ہے، اور دو جملوں کے درمیان [فَ] استعمال کیا گیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوا ہے؟ اور جزائیہ جملے میں [فَ] کا استعمال کب ہوتا ہے۔

قاعدہ: ۱۔ شرطیہ جملے اور جزائیہ جملے کے درمیان، اگر [فَ] استعمال نہ ہو، تو دونوں جملوں کے دونوں اَفْعَالِ مضارع، [أَخَفّ (مجزوم)] ہوں گے

جیسے إِنْ يَفْعَلْ ، أَفْعَلْ "اگر وہ کرے گا، تو میں بھی کروں گا۔"

قاعدہ: ۲۔ شرطیہ جملے اور جزائیہ جملے کے درمیان، اگر فَ آ جائے، تو پھر جزائیہ جملہ مضارع اَخفّ (مجزوم) پر مشتمل نہیں ہوگا بلکہ [مُضَارِع معروف] استعمال ہوگا

جیسے إِنْ يَفْعَلْ [فَأَفْعَلُ] "اگر وہ کرے گا، تو میں بھی کروں گا۔"

قاعدہ ۳: ۔ اگر پہلے جملے میں، امر، نہی، استفہام، تمنا، عرض ہو تو دوسرے جملے سے پہلے [فَ] کا استعمال کیا جائے گا۔ اور [فَ] کے بعد [أَنْ محذوف] تسلیم کیا جائے گا۔ اور اس کے بعد آنے والا فِعلِ مضارع، [خفیف (منصوب)] ہوگا۔

جیسے اِذْهَبْ مَعَنَا ، [فَنَلْعَبَ] "ہمارے ساتھ چلو، کہ کھیلیں۔"

یہاں دوسرا جملہ، فعل امر کے بعد آیا ہے۔

فَ کے بعد آنے والے دوسرے جملے کا فعل مضارع [تَلْعَبَ منصوب] ہے۔

فَائے سَبَبِيَّه [یہ فَ] "فائے سببیہ" کہلاتی ہے۔

فَ، اور فعل مضارع کے درمیان ، "أَنْ مُضْمَرَه" ہوتا ہے۔

تفصیلات آگے سبق نمبر ۱۱۱ میں آ رہی ہیں۔

حرف فاء (فَ) کے استعمال کے مواقع

جزائیہ اور شرطیہ جملوں کے درمیان "فَ" کے استعمال کے آٹھ (۸) مختلف مواقع یہ ہیں۔

۱۔جب جزائیہ جملہ، جملۂ اسمیہ پر مشتمل ہو۔

۲۔جب جزائیہ جملہ، جملۂ امریہ پر مشتمل ہو۔

۳۔جب جزائیہ جملہ، جملہ فعلیہ ہو، لیکن فعل ماضی پر مشتمل ہو۔

۴۔جب جزائیہ جملہ، شبہ جملہ پر مشتمل ہو۔

۵۔جب جزائیہ جملۂ فعلیہ، فعل مضارع پر مشتمل ہو، لیکن اس سے پہلے "س" استعمال کیا گیا ہو۔

۶۔جب جزائیہ جملہ فعلیہ، فِعْلِ مضارع پر مشتمل ہو، لیکن اس سے پہلے "سوفَ" استعمال کیا گیا ہو۔

۷۔جب جزائیہ جملے میں، لائے نفی جنس کے بعد، اسم نکرہ استعمال کیا گیا ہو۔

۸۔جب جزائیہ جملے میں، لَنْ کے بعد منصوب فعل مضارع استعمال کیا گیا ہو۔

فَ کے بعد، جملہ اسمیہ کا استعمال

اگر شرطیہ جملے کے بعد، جزائیہ جملہ (فعلیہ نہ ہو) بلکہ اسمیہ یا اَمْرِیہ ہو تو فَ کا استعمال کیا جاتا ہے اور جزائیہ جملے کا اعراب حسب موقع ہوتا ہے۔

۱۔(فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ) (البقرة: ۱۹۲)

پھر اگر یہ باز آجائیں تو (جان لو کہ) اللہ معاف کرنے اور رحم فرمانے والا ہے۔

یہاں دوسرا جملہ، جملہ اسمیہ ہے۔

فَ کے بعد، فِعْلِ مَاضی کے استعمال کی مثالیں

۲۔(وَإِنْ يَعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِيْنَ) (الانفال: ۳۸)

"لیکن اگر یہ (پچھلی روش کا) اعادہ کریں گے، تو پہلی قوموں کے ساتھ جو ہو چکا ہے" (وہ سب کو معلوم ہے) یہاں فاء کے بعد جواب شرط، مَضَتْ فِعْلِ ماضی ہے۔

۳۔ (إِن يَسْرِقْ، فَقَدْ **سَرَقَ** أَخٌ لَّهُ مِن قَبْلُ) (یوسف: ۷۷)

"یہ اگر چوری کرے (تو کیا تعجب) اس سے پہلے، اس کا بھائی بھی، چوری کر چکا ہے۔"

(یہاں فَ کے بعد، قَدْ اور فِعْلِ مَاضِی "سَرَقَ" استعمال ہوا ہے۔

۴۔ (فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَمَا **سَأَلْتُكُم** مِّنْ أَجْرٍ) (یونس: ۷۲)

"اگر تم نے (میری نعمت سے) منہ موڑا۔ تو (میرا کیا نقصان) میں تم سے کسی اجر کا طلب گار نہ تھا۔" غور کیجئے! یہاں فَ کے بعد مائے نافیہ ہے۔

علاوہ ازیں سَأَلْتُ (میں نے پوچھا) فِعْلِ مَاضِی ہے۔

۵۔ (وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ **ضَلَّ** ضَلَالًا مُّبِينًا) (الاحزاب: ۳۶)

"اور جو کوئی اللہ اور رسول کی نافرمانی کرے، تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔"

۶۔ (وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا **أَرْسَلْنَاكَ** عَلَيْهِمْ حَفِيظًا) (النساء: ۸۰)

"جو منہ موڑ گیا (تو کیا پروا) ہم نے آپ کو ان کا پاسبان بنا کر نہیں بھیجا۔"

۷۔ (مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ **أَطَاعَ** اللَّهَ) (النساء۔۸۰)

"جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی۔"

✿ اوپر کی تمام مثالوں میں، فاءْ کے بعد فعل ماضی استعمال کیا گیا ہے۔

فَ کے بعد فِعْلِ أَمْر کی مثالیں

قاعدہ ہے کہ اگر شرطیہ جملے کے بعد، جزائیہ جملہ (فعلیہ نہ ہو) بلکہ اسمیہ یا اَمْرِیہ ہو۔ تو فَ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور جزائیہ جملے کا اعراب حسب موقع ہوتا ہے۔

۸۔ (وَ **حَيْثُ** مَا كُنتُمْ **فَوَلُّوا** وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ) (البقرۃ: ۱۵۰)

"اب تم جہاں کہیں ہو، اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھو!"

(اس مثال میں حَيْثُمَا، حَرْفِ شرط ہے۔ جو حَيْثُ + مَا سے مُرَکَّب ہے۔

اور فاء فَ کے بعد وَلْتُوا فِعل اَمر ہے)۔

۹۔ مَتٰی یُشْرَحُ دَرْسُکُمْ ، فَاسْکُتُوا

"جب تمہیں سبق سمجھایا جا رہا ہو تو تم خاموش رہو۔"

فعل مجہول کی وجہ سے دَرْسُ مرفوع ہے۔ فَ کے بعد اُسْکُتُوا فِعلِ اَمر ہے۔

۱۰۔ (قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ) (آلِ عمران ۳۱:)

"کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو، میری پیروی اختیار کرو، (تب) اللہ تم سے محبت کرے گا۔"

۱۔ یہاں اِنْ حرفِ شرط ہے۔

۲۔ پہلا جملہ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ شرطیہ ہے پھر فاء ہے۔

۳۔ فَ کے بعد دوسرا جملہ فعلِ اَمْر اِتَّبِعُوْنِیْ پر مشتمل ہے۔

۴۔ فِعلِ اَمر اِتَّبِعُوْنِیْ کا جواب شرط، یُحْبِبْکُمْ، مَجْزُوم ہے۔

۵۔ یاد رہے کہ فعل امر کے بعد تیسرے جملے میں فاء کا استعمال نہیں کیا گیا۔

فَ کے بعد، جوابِ شرط میں شبہ جملہ

✤ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

جزائیہ جملوں میں فاء کے بعد، شبہ جملہ کا استعمال ہوا ہے۔

۱۱۔ (مَہْمَا تَأْتِنَا بِہٖ مِنْ آیَۃٍ لِّتَسْحَرَنَا بِہَا، فَمَا نَحْنُ لَکَ بِمُؤْمِنِیْنَ)

"تو ہمیں مسحور کرنے کے لیے خواہ کوئی بھی نشانی لے آئے، ہم تیری بات ماننے والے نہیں۔"

(الاعراف ۱۳۲:)

اس مثال میں، حرف شرط مَہْمَا استعمال ہوا ہے، جو ما + مَا سے مُرَکَّب ہے اور

ف کے بعد دوسرا جزائیہ جملہ شبہ جملہ پر مشتمل ہے۔)

۱۲۔ (أَيًّا مَّا | تَدْعُوا | فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ) (الاسراء: ۱۱۰)

"جس نام سے بھی پکارو، اُس کے لیے سب اچھے ہی نام ہیں۔"

(اس مثال میں أَيًّا مَّا حَرْفِ شَرْط ہے جو أَيٌّ + مَا = أَيًّا مَّا سے مُرَکَّب ہے اور

فَ کے بعد دوسرا جزائیہ جملہ | شبہ جملہ | پر مشتمل ہے۔)

فَ کے بعد، سَ کے استعمال کی مثالیں

قاعدہ: جزائیہ جملہ فِعْلِیہ سے پہلے، حرف مستقبل سَ کا استعمال جزم کے عَمَل کو ختم کر دیتا ہے۔

✿ ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۳۔ إِذْ مَا | تَفْعَلْ | شَرًّا، فَسَتَنْدَمُ

"اگر تم کوئی برائی کرو گے تو، عنقریب تم نادم ہو گے۔"

۱۔ یہاں إِذْ مَا حرف شرط ہے۔

۲۔ تَفْعَلُ مجزوم ہو کر تَفْعَلْ ہو گیا ہے۔

۳۔ فَ کے بعد سَ استعمال ہوا ہے۔ دوسرے جزائیہ جملے میں فعل (تَنْدَمُ) مرفوع ہی ہے اور مجزوم نہیں ہوا۔ فَ + سَ + تَنْدَمُ۔

۴۔ تَنْدَمُ، سَ کی وجہ سے تَنْدَمْ نہیں ہوا، بلکہ اپنی اصلی حالت تَنْدَمُ پر قائم ہے۔

۱۴۔ (وَمَنْ | يَسْتَنْكِفْ | عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ | يَسْتَكْبِرْ | فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيْعًا) (النساء: ۱۷۲)

"جو کوئی بندگی کو عار سمجھتا ہے اور تکبر کرتا ہے، اللہ سب کو اپنے پاس حاضر کرے گا۔"

یہاں جزائیہ جملے میں، فَ کے بعد، سَ استعمال ہوا ہے۔ اس لیے یَحْشُرُ اپنی اصل معروف حالت پر قائم ہے۔ فَ + سَ + يَحْشُرُ

فاء کے بعد، سَوْفَ کے استعمال کی مثالیں

قاعدہ : جزائیہ جملہ فِعْلیہ سے پہلے، حرف مستقبل سوف کا استعمال جزم کے عمل کو ختم کر دیتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

۱۵۔ ﴿ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً ، فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ ﴾ (التوبة : ۲۸)

"اگر تمہیں تنگ دستی کا خوف ہے، تو اللہ تمہیں جلد غنی کر دے گا۔"

یہاں فَ کے بعد سَوْفَ ہے۔ سَوْفَ کی وجہ سے فِعْلِ مُضَارِع یغنی، اپنی اصلی حالت مَحْذُوف پر باقی ہے۔ يُغْنِي مجزوم ہو کر يُغْنِ نہیں بنا۔

۱۶۔ ﴿ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴾ (النساء : ۷۴)

"پھر جو اللہ کی راہ میں لڑے گا اور مارا جائے گا یا غالب رہے گا اُسے ہم اجرِ عظیم عطا کریں گے۔"

❁ اس مثال میں، فَ کے بعد سَوْفَ ہے۔

سَوْفَ کی وجہ سے فِعْلِ مُضَارِع نُؤْتِي اپنی اصلی حالت پر قائم ہے۔ مجزوم ہو کر نُؤْتِ نہیں ہوا اور ی حذف نہیں ہوئی۔

فَ کے بعد لائے نفی جنس سے منصوب اسمِ نکرہ

مندرجہ ذیل مثالوں میں، فاء کے بعد، جزائیہ جملے میں، لائے نفی جنس ہے اور اس کی وجہ سے منصوب اسم نکرہ استعمال کیا گیا ہے۔

۱۷۔ ﴿ إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ ، فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ﴾ (آل عمران : ۱۶۰)

"اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہ ہو گا۔"

فَ کے بعد لَا استعمال ہوا ہے۔ لَا کی وجہ سے غَالِبَ مَنْصُوب ہو گیا ہے۔

قاعدہ = لائے نَفیِ جِنْس سے اِسْم مَنْصُوب ہو جاتا ہے۔

۱۸۔ (إِنْ يَمْسَسْكَ اللهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ) (یونس : ۱۰۷)

"اگر اللہ تجھے کسی مصیبت میں ڈال دے تو خود اُس کے سوا کوئی ٹالنے والا نہیں "

(فَ کے بعد، لائے نَفیِ جِنْس ہے اور اُس کے بعد مَنْصُوب اِسْمِ كَاشِفَ)

فَ کے بعد، لَنْ سے منصوب فعل کی مثال

لَنْ سے متعلق سبق آگے آرہا ہے۔ فی الوقت یہ بات نوٹ کیجئے کہ ان مثالوں میں فاء کے بعد لَنْ استعمال ہوا ہے اور لَنْ کے بعد کا فعل مضارع خفیف (یعنی منصوب) ہو گیا ہے۔

۱۹۔ (وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ، فَلَنْ يَضُرَّ اللهَ شَيْئًا) (آل عمران : ۱۴۴)

"جو الٹے پاؤں پھرے گا تو وہ اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا"

فَ کے بعد لَنْ ہے اور اس حَرْفِ نَاصِبْ نے يَضُرَّ کو مَنْصُوب کر دیا ہے۔

۲۰۔ (وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ ، فَلَنْ يُكْفَرُوهُ) (آل عمران : ۱۱۵)

"اور جو نیکی بھی یہ کریں گے، اُس کی نا قدری نہ کی جائے گی۔

یہاں لَنْ کی وجہ سے فِعْلِ مُضَارِع مَنْصُوب ہے اور يُكْفَرُوْنَ کا نون گر گیا ہے اور وہ منصوب ہو کر يُكْفَرُوْا رہ گیا ہے۔

۲۱۔ مَنْ يَعْمَلْ مِنْ خَيْرٍ ، فَلَنْ يُحْرَمَ جَزَاءَهُ

"جو شخص کوئی بھلائی کرے گا، وہ اس کے بدلے سے ہرگز محروم نہ ہو گا۔

فَ کے بعد لَنْ ہے اور لَنْ حُرُوفِ نَاصِبَه میں سے ہے۔ جو فِعْلِ مُضَارِع کو زَبَر دیتا ہے۔ لَنْ کی وجہ سے يُحْرَمَ مَنْصُوب ہو گیا ہے۔

چھپی شرط کے جواب میں، فعل مضارع أَخَفّ (مجزوم)

کبھی کبھار، الفاظ شرط کے بغیر بھی، جوابی جملوں میں، فِعْلِ مُضَارِع ، مَجْزُوم ہوتا ہے اور

شرط مَحذُوف (مَخفِی) تسلیم کی جاتی ہے۔ پہلا جملہ شرطیہ ہوتا ہے۔ اور دوسرا جملہ جزائیہ (جوابی) ہوتا ہے اور یہ بھی مجزوم کیا جاتا ہے۔

٭ اس شرط مَحذُوف (مخفی) کے پانچ (۵) مواقع ہیں۔

۱۔ أَمْر کے بعد جزائیہ جملے کا فعل مضارع مجزوم ہوتا ہے۔
۲۔ نَہی کے بعد جزائیہ جملے کا فعل مضارع مجزوم ہوتا ہے۔
۳۔ إِستِفہام کے بعد جزائیہ جملے کا فعل مضارع مجزوم ہوتا ہے۔
۴۔ تمنّی کے بعد جزائیہ جملے کا فعل مضارع مجزوم ہوتا ہے۔
۵۔ ترجّی کے بعد جزائیہ جملے کا فعل مضارع مجزوم ہوتا ہے۔

۱۔ أَمْر کے بعد فِعل مجزوم کی مثالیں

٭ مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے۔ یہاں حرف شرط محذوف ہے۔

۱۔ إِرْحَمْ ، تُرْحَمْ

تو رحم کر، تجھ پر رحم کیا جائے گا (پہلا جملہ امریہ ہے۔ اور دوسرا مجزوم)

۲۔ أُصْدُقْ دَائِمًا ، تَفْرَحْ "ہمیشہ سچ بول، تو خوش رہے گا۔"

۳۔ (قُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ) (الاحزاب ۷۰، ۷۱)

"ٹھیک ٹھیک بات کیا کرو! تب اللہ تمہارے اعمال درست کردے گا"

۴۔ (فَاتَّبِعُونِي ، يُحْبِبْكُمُ اللهُ) (آل عمران ۳۱)

"تو تم میری اطاعت کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا۔"

٭ اوپر کی تمام مثالوں فعل امر کے بعد کا جزائیہ جملہ مجزوم ہے۔

۲۔ نَہی کے بعد فِعل مجزوم کی مثالیں

۱۔ لَا تَعْجَلْ تَسْلَمْ "جلدی مت کر! تو سلامت رہے گا۔"

۲۔ لَا تَذْكُرْ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ، يَسْلَمْ عِرْضُكَ

(اپنے بھائی کا اس طرح ذکر نہ کرنا! جو اسے ناگوار ہو، تمہاری عزت محفوظ رہے گی۔

٭ اوپر کی دونوں مثالوں میں فعل نہی کے بعد کا جزائیہ جملہ مجزوم ہے۔

۳۔ استفہام کے بعد فعل مجزوم کی مثالیں

۱۔ هَلْ تَفْعَلُ خَيْرًا؟ تُؤْجَرْ

"کیا تم کوئی بھلائی کرو گے؟ اجر پاؤ گے۔"

۲۔ هَلْ لَهُ مِنْ عُذْرٍ؟ أَسْمَعْهُ

"کیا اس کے لیے کوئی عذر ہے؟ میں اس کو سنوں گا۔

۴۔ تمنّی کے بعد فِعل مَجْزوم کی مثالیں

۱۔ لَيْتَ زَيْدًا قَوِيٌّ يَنْصُرْكَ

کاش زید قوی ہوتا تو وہ تیری مدد کرتا۔

۲۔ لَيْتَ عَمَلَكَ مَرْضِيٌّ تُحْمَدْ

"کاش تمہارا عمل پسندیدہ ہوتا تو سراہا جاتا۔"

۵۔ عَرْض (درخواست کے بعد) فعل مجزوم کی مثال

۱۔ أَلَا تَنْصُرُنِي أَشْكُرْكَ "کیا آپ میری مدد نہیں کریں گے!
کہ میں آپ کا شکریہ ادا کروں۔"

۲۔ أَلَا تَنْزِلُ بِنَا، نَفْرَحْ "کیا آپ ہمارے مہمان نہیں بنیں گے کہ ہم لطف اٹھائیں

قاعدہ: مندرجہ بالا تمام مثالوں میں، حرف شرط محذوف ہے اور امر، نہی، تمنی، استفہام اور عرض کے جواب میں فعل مجزوم استعمال کیا گیا ہے۔

ستر ہواں باب

سبق نمبر ۱۰۹

The Particles of Future

حُرُوفِ مُسْتَقْبِل

حروف استقبال

س (مُسْتَقْبِل قریب) مضارع معروف سے پہلے	سَوْفَ (مستقبل بعید) مُضَارِع مَعْرُوف سے پہلے	لَنْ (نَفِی مُؤَکَّدًا) مُضَارِع خفیف سے پہلے
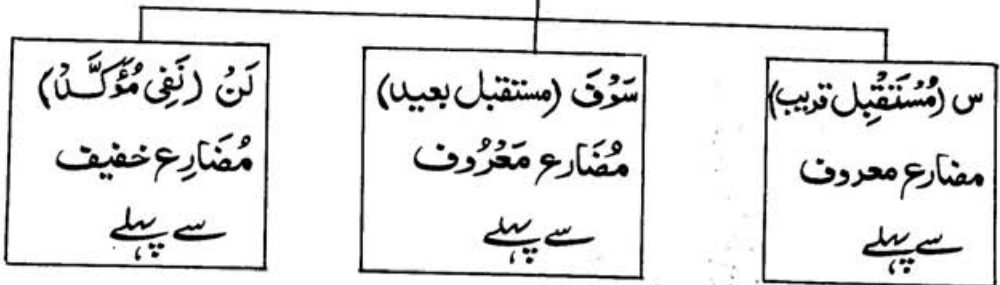
۱۔ حُرُوف مُسْتَقْبِل، تین (۳) ہیں۔ سِیْن مَفْتُوح، سَوْفَ اور لَنْ

۲۔ سِیْن مَفْتُوح (س)

سِیْنِ مَفْتُوح (س)، فِعْلِ مُضَارِع کو مستقبل قریب کے لیے خاص کرتا ہے اور حال کے معنیٰ ختم ہو جاتے ہیں۔

سِیْنِ مَفْتُوح (س)، فعْل مُضَارِع مَعْرُوف سے پہلے آتا ہے۔

جیسے سَیَفْعَلُ کا مطلب ہے وہ عنقریب کرے گا

۳۔ سَوْفَ

سَوْف فِعْلِ مُضَارِع کو مُسْتَقْبِل بَعِیْد کے لیے خاص کرتا ہے اور حال کے معنیٰ ختم ہو جاتے ہیں۔

سَوْفَ، بھی فِعْلِ مُضَارِع مَحْرُوف سے پہلے آتا ہے۔

جیسے سَوْفَ يَفْعَلُ کا مطلب ہے وہ کچھ مدت بعد کرے گا۔

۴۔ لَنْ

لَنْ، فِعْلِ مضارع کو مُسْتَقْبِل کے لیے خاص کرتا ہے۔

اور نَفْی مُؤکَّد کا مفہوم پیدا کرتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ فِعْلِ مُضَارِع کو خفیف (منصوب) بھی کرتا ہے جیسے لَنْ يَّفْعَلَ کا مطلب ہے وہ ہرگز نہیں کرے گا۔

سِیْنِ مَفْتُوح (س) کی قرآنی مثالیں

۱۔ (وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ) (البقرۃ: ۵۸) "اور ہم عنقریب محسنین (کے اجر میں) اضافہ کریں گے۔"

۲۔ (سَنَنْظُرُ أَصَدَقْتَ ؟) (النمل: ۲۷) "ہم عنقریب دیکھیں گے کہ کیا تو نے سچ کہا ہے"؟

۳۔ (سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ) (زخرف: ۱۹) "عنقریب اُن لوگوں کی گواہی لکھی جائے گی۔

۴۔ (سَيَصْلٰى نَارًا) (اللھب: ۳) "عنقریب وہ آگ میں جلے گا / داخل ہوگا۔"

سَوْفَ کی مثالیں

۱۔ (لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا) (مریم: ۶۶) "کچھ مدت بعد، میں زندہ نکالا جاؤں گا۔"

۲۔ (كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ) (التکاثر: ۳)

"ہرگز نہیں! تم لوگ کچھ مدت بعد، جان لوگے۔"

لَنْ کے قواعد

اُصُول نمبرا:۔

لَنْ، فِعْلِ مُضَارِع کو خفیف کرتا ہے۔ آخری حَرْف پر زَبَر دیتا ہے۔

لَنْ	تَنَالَ	تم ہرگز نہیں پاؤ گے۔
لَنْ	يَّنَالَ	وہ، ہرگز نہیں پائے گا۔
لَنْ	أَنَالَ	میں ہرگز نہیں پاؤں گا۔
لَنْ	نَنَالَ	ہم ہرگز نہیں پائیں گے۔

اُصُول نمبر ۲:۔

لَنْ ،اور دیگر حروفِ نَاصبه سے بھی (حُرُوفِ جَازِمَه کی طرح)، أَفْعَالِ خَمْسَه کا (۵) نُونِ أَعْرَابِی گرجاتا ہے۔

لَنْ يَّنَالُوا "وہ لوگ ہرگز نہیں پائیں گے" (۱۔ یہ يَنَالُوْنَ تھا)

لَنْ تَنَالُوا "تم لوگ ہرگز نہیں پاؤ گے" (۲۔ یہ تَنَالُوْنَ تھا)

لَنْ يَّنَالَا "وہ دونوں ہرگز نہیں پائیں گے" (۳۔ یہ يَنَالَانِ تھا)

لَنْ تَنَالَا "تم دونوں ہرگز نہیں پاؤ گے" (۴۔ یہ تَنَالَانِ تھا)

لَنْ تَنَالِي "تو عورت ہرگز نہیں پائے گی" (۵۔ یہ تَنَالِيْنَ تھا)

اُصُول نمبر ۳:۔

لَنْ اور دیگر حروفِ نَاصِبَه سے بھی (حُرُوف جَازِمَه کی طرح) نونِ نِسْوَة نہیں گرتا، جوں کا توں برقرار رہتا ہے: جیسے :۔

۱۔ لَنْ يَّنَلْنَ "وہ عورتیں، ہرگز نہیں پائیں گی"

۲۔ لَنْ تَنَلْنَ "تم عورتیں ہرگز نہیں پاؤ گی"

۳۔ لَنْ يَّذْهَبْنَ "وہ عورتیں ہرگز نہیں جائیں گی"

۴۔ لَنْ تَذْهَبْنَ "تم عورتیں ہرگز نہیں جاؤ گی"

لَنْ کی قرآنی مثالیں

۱۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ (آل عمران: ۹۲) "تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ پاؤ گے" دراصل یہ تَنَالُوْنَ تھا۔

۲۔ (لَنْ نَصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ) (البقرۃ: ۶۱) "ہم، ایک ہی قسم کے کھانے پر صبر ہرگز نہیں کریں گے۔ دراصل یہ نَصْبِرُ تھا۔

۳۔ (لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُھُمْ) (آل عمران: ۹۰) "اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائیگی" دراصل یہ تُقْبَلُ تھا۔

۴۔ (لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ) (البقرۃ: ۱۱۱) "وہ ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا" دراصل یہ یَدْخُلُ تھا۔

۵۔ (وَلَنْ تَفْعَلُوا) (البقرۃ: ۲۴) "اور تم ہرگز نہیں کر پاؤ گے" دراصل یہ تَفْعَلُوْنَ تھا۔

۶۔ (فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ) (البقرۃ: ۱۲۰) "میں اس سرزمین سے ہرگز نہیں ہٹوں گا" (دراصل یہ أَبْرَحُ تھا)

خلاصہ لَنْ کے قواعد

٭ لَنْ کے بارے میں (۵) پانچ باتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیجیے۔

۱۔ لَنْ، فِعْلِ مُضَارِع سے پہلے آتا ہے اور ظاہری طور پر فِعْلِ مُضَارِع کو خفیف یعنی مَنْصُوب کرتا ہے۔

۲۔ لَنْ، معنوی طور پر فعل مضارع میں مُسْتَقْبِل کے معنی دیتا ہے۔ یعنی مُضَارِع کو مُسْتَقْبِل کے لیے خاص کرتا ہے۔ یہ معنوی تبدیلی ہے۔

۳۔ لَنْ، حَرْفِ نَفْیِ تَاکِیْدِی ہے۔ نَفْی میں شدت پیدا کرتا ہے ہرگز نہیں کا مفہوم دیتا ہے۔

۴۔ لَن بھی نُوْنِ إِعْرَابِی گراتا ہے۔

۵۔ لَن بھی نُوْنِ نِسْوَة پر اثر انداز نہیں ہوتا۔

❖ حروف ناصِبه: حُرُوفِ نَاصِبَه، مضارع کو مَنصوب کرتے ہیں۔

حروف ناصِبه (۵) پانچ ہیں: لَن، إِذَن، کَی، أَن ظَاهِرَة، أَن مُضمَرَة۔

أَن مُضمَرَة: پانچ صورتوں میں أَن مُضمَرَة یا مَخفِی (چھپا ہوا) ہوتا ہے۔

۱۔ حَتّٰی کے بعد ۲۔ لَامِ تَعلِیل / کَی کے بعد،

۳۔ أَو بمعنی إِلّا کے بعد ۴۔ فائے سَبَبِیَّة کے بعد،

۵۔ واؤ اور فاء کے بعد، جب وہ نَفی، نَهی، امر، إِستِفهَام، تَمنّی، عَرض اور تَرَجّی کے جواب میں آئیں۔

سبق نمبر ۱۱۰

حُرُوفِ نَاصِبہ

پچھلے صفحے پر، جو چارٹ آپ نے دیکھا، اس کا بغور جائزہ لیجئے۔ آپ کو تین (۳) باتیں یاد رکھنی ہیں۔

۱۔ حُرُوف نَاصِبہ (۵) پانچ ہیں، جن کے بعد آنے والا فِعْلِ مُضَارِع خفیف یعنی منصوب ہو جاتا ہے۔ لَنْ، إِذَنْ، كَيْ، أَنْ ظَاهِرَة، أَنْ مُضْمَرَة۔

۲۔ پانچ الفاظ کے بعد أَنْ مُضْمَرَہ ہوتا ہے۔ أَنْ مُضْمَرَہ بھی حُرُوفِ نَاصِبہ میں سے ہے۔ أَنْ مُضْمَرَہ کا مطلب ہے أَنْ مخفی یعنی چھپا ہوا أَنْ

۱۔ حَتّٰى کے بعد أَنْ مُضْمَرَة (چھپا ہوا) ہوتا ہے۔

۲۔ لَامِ تَعْلِیْل (لِ) کے بعد أَنْ مُضْمَرَة (چھپا ہوا) ہوتا ہے۔

۳۔ كَيْ کے بعد أَنْ مُضْمَرَة (چھپا ہوا) ہوتا ہے۔

۴۔ أَوْ بِمَعْنٰى إِلَّا کے بعد أَنْ مُضْمَرَة (چھپا ہوا) ہوتا ہے۔

۵۔ فائے سَبَبِيَّة (ف) کے بعد أَنْ مُضْمَرَة (چھپا ہوا) ہوتا ہے۔

۳۔ بعض اوقات وَ اور فَا کے بعد أَنْ مُضْمَرَہ ہوتا ہے، جب وہ نفی نَہی، امر، إِسْتِفْهَام، تَمَنِّیْ، عَرْض اور تَرَجِّیْ کے جواب میں آئیں۔

سبق نمبر ۱۱۱

مضارع کی تیسری قسم

فِعلِ مُضارِع خَفِیف (مَنصُوب)

۱۔ فعل مُضارِع، خَفِیف یعنی مَنصُوب ہوتا ہے۔ جب وہ | لَنْ | کے بعد آئے۔

مثلاً لَنْ | یَّفْعَلَ | وہ کبھی نہ کرے گا / وہ ہرگز نہیں کرے گا۔

۲۔ فعل مُضارِع، خفیف یعنی مَنصُوب ہوتا ہے، جب فعل مضارع | کَیْ |

کَیْ = تاکہ) کے بعد آئے۔ مثلاً کَیْ | یَفْعَلَ | تاکہ وہ کرے۔

۳۔ فِعْلِ مُضارِع، خفیف ہوتا ہے، جب إِذَنْ کے بعد آئے۔ (إِذَنْ = إِذاً)

۱۔ إِذَنْ | یَفْعَلَ | تب وہ کرے گا۔

۲۔ إِذَنْ | یَسْقُطَ | فِي الإِمْتِحَانِ تب وہ امتحان میں فیل ہوگا۔

۴۔ فِعْلِ مُضارِع، خَفِیف یعنی مَنصُوب ہوتا ہے، جب وہ | أَنْ ظَاهِرَة | کے بعد آئے۔ مثلاً أَنْ | یَّفْعَلَ | کہ وہ کرے۔

۵۔ فِعْلِ مُضارِع خَفِیف یعنی مَنصُوب ہوتا ہے، جب وہ | اَنْ مُضْمَرَة |

(چھپے اَنْ) کے بعد آئے۔

جیسے | حَتّٰی کے بعد | فِعْلِ مُضارِع سے پہلے، أَنْ (مُضْمَرَة) مَخْفِی ہوتا ہے۔

أَجْلِسُ حَتّٰی تَرْجِعَ میں بیٹھوں گا، تمہارے لوٹنے تک۔

لَا أَبْرَحُ حَتّٰی | تَأْذَنَ | لِي میں نہ ہٹوں گا، جب تک کہ آپ مجھے اجازت نہ دیں۔

۱۔ لَنْ کے بعد آنے والا فعل مضارع، منصوب (خفیف) ہوتا ہے۔

قاعدہ: لَنْ بھی (لَمْ کی طرح) نونِ اِعْرابی کو ساقط کر دیتا ہے، اور نونِ نِسْوَۃ کو برقرار رکھتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (أَيَحْسَبُ أَنْ لَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ) (البلد: ۵)

کیا وہ سمجھتا ہے، کہ اُس پر کوئی قابو نہ پا سکے گا؟

۲۔ (قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا أَبَدًا مَا دَامُوا فِيهَا) (المائدۃ: ۲۴)

"انہوں نے کہا! اے موسیٰ! ہم وہاں ہرگز کبھی نہ جائیں گے، جب تک وہ (طاقتور) وہاں ہیں۔"

۳۔ (لَنْ نَدْعُوَا مِنْ دُونِهِ إِلَٰهًا) (الکھف: ۱۴)

"ہم اُس کے علاوہ، کسی معبود کو، ہرگز نہیں پکاریں گے۔"

۲۔ أَنْ مَصْدَرِیَّہ (ظَاهِرَۃ) کے بعد آنے والا فِعْلِ مُضَارِع بھی خفیف یعنی مَنْصُوب ہوتا ہے۔

۱۔ (أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ) (یوسف: ۱۳)

"کہ تم لوگ یوسف کو ساتھ لے جاؤ۔"

(یہاں تَذْهَبُونَ خفیف ہو کر، تَذْهَبُوا ہو گیا۔)

۲۔ (وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ) (البقرۃ: ۱۸۴)

"اور اگر تم روزہ رکھو، تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔"

یہاں تَصُومُونَ خفیف ہو کر، تَصُومُوا ہو گیا۔

۳۔ (أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ) (النحل: ۱۵)

"کہ وہ تمہیں لے کر ڈھلک نہ جائے۔"

۴۔ (أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا) (البقرۃ: ۲۸۲)

"کہ دونوں میں سے ایک بھول جائے۔"

۵۔ (وَاللّٰهُ يُرِيْدُ أَنْ **يَّتُوْبَ** عَلَيْكُمْ) (النساء : ۲۷)

"اور اللہ چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے۔"

۶۔ (يُرِيْدُ اللّٰهُ أَنْ **يُّخَفِّفَ** عَنْكُمْ) (النساء : ۲۸)

"اللہ تم پر سے (پابندیوں کو) ہلکا کرنا چاہتا ہے۔"

۳۔ کَيْ اور لِكَيْ بھی فعل مُضَارِع کو، مَنْصُوْب (خفیف) کرتے ہیں۔

۱۔ (كَيْ لَا **يَكُوْنَ** دُوْلَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ) (الحشر : ۷)

"تاکہ وہ تمہارے مالداروں ہی کے درمیان، گردش نہ کرتی رہے۔"

۲۔ (لِكَيْ لَا **يَكُوْنَ** عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ) (الاحزاب : ۳۷)

"تاکہ مومنین پر کوئی تنگی نہ رہے۔"

۴۔ إِذَنْ بھی فِعْلِ مُضَارِع کو مَنْصُوْب (خفیف) کرتا ہے۔

۱۔ (جوابًا لِمَنْ قَالَ : سَأَزُوْرُكَ) إِذَنْ **أُكْرِمَكَ**

(جو آپ سے کہے، میں آپ کی عنقریب زیارت کروں گا۔) کے جواب میں "تب تو پھر میں آپ کا اکرام کروں گا۔"

إِذَنْ **(تب تو پھر)** کسی جملے کے جواب میں استعمال ہوتا ہے۔

۵۔ أَنْ مُضْمَرَة بھی فِعْلِ مُضَارِع کو مَنْصُوْب (خفیف) کرتا ہے۔

اس کی پانچ (۵) صورتیں ہیں۔ جن کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

۱۔ فِعْلِ مُضَارِع، مَنْصُوْب ہوتا ہے۔ جب وہ حَتّٰى کے بعد آئے، کیونکہ ایسی صورت میں **حَتّٰى اور فِعْل کے درمیان أَنْ مُضْمَرَة** (مَخْفِي) ہوتا ہے۔

حَتّٰی کے بعد، مخفی أَنْ کی مثالیں

۱۔ أَجْلِسُ، حَتّٰی **تَرْجِعَ** میں آپ کے لوٹنے تک بیٹھوں گا۔

(یعنی یہ دراصل حَتّٰی أَنْ تَرْجِعَ ہے۔)

۲۔ (فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتّٰی **يَأْذَنَ** لِيْ أَبِيْ) (یوسف: ۸۰)

"اب تو میں یہاں سے ہرگز نہ ٹلوں گا۔ جب تک کہ میرے والد اجازت نہ دیں۔"

۳۔ (فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ، حَتّٰی **تَفِيْءَ** إِلٰی أَمْرِ اللّٰهِ) (الحجرات: ۹)

"تو زیادتی کرنے والے گروہ سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے۔"

۴۔ (حَتّٰی **يَسْمَعَ** كَلَامَ اللّٰهِ) (التوبہ: ۶)

"یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے۔"

۵۔ (حَتّٰی **أَبْلُغَ** مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ) (الکہف: ۶۰)

"جب تک کہ میں دو دریاؤں کے سنگم پر نہ پہنچ جاؤں۔"

☜ اوپر کی تمام مثالوں میں، حَتّٰی کے بعد أَنْ پوشیدہ ہے۔ اس لیے فعل مضارع منصوب ہوگیا ہے۔

۶۔ (حَتّٰی يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ) (البقرۃ: ۲۱۴)

"یہاں تک کہ رسول کہہ اٹھے۔"

۷۔ (وَإِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا حَتّٰی يَخْرُجُوْا مِنْهَا) (المائدۃ: ۲۲)

"ہم اس بستی میں ہرگز داخل نہ ہوں گے۔ جب تک کہ وہ اس میں سے نکل نہ جائیں۔"

اس مثال میں لَنْ کی وجہ سے نَدْخُلُ مَنْصُوْب ہے اور حَتّٰی کے بعد مخفی أَنْ کی وجہ سے يَخْرُجُوْنَ مَنْصُوْب ہو کر يَخْرُجُوْا ہوگیا ہے۔

۸۔ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ، حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) (آل عمران: ۹۲)

"تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے، جب تک، اپنی عزیز چیز خرچ نہ کرو۔"

۹۔ (حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صَاغِرُوْنَ) (التوبہ: ۲۹)

"جب تک یہ لوگ اپنے ہاتھ سے جزیہ نہیں دیتے اور چھوٹے بن کر نہیں رہتے۔"

نوٹ:۔ اوپر کی تین مثالوں میں، مخفی اَنْ کی وجہ سے، يَخْرُجُوْنَ ، تُنْفِقُوْنَ اور يُعْطُوْنَ کا نون اعرابی گر گیا ہے اور فعل مضارع منصوب ہو گیا ہے۔

کَیْ کے بعد، مخفی اَنْ کی مثالیں

۲۔ فِعْلِ مُضَارِع مَنْصُوْب ہوتا ہے، جب وہ لَامِ کَیْ (لامِ تَعْلِیْل، لَامِ سَبَبِیَّہ، لَامِ مَکْسُوْر) کے بعد آئے۔ کیونکہ فعل اور لَامِ کَیْ کے درمیان اَنْ مَخْفِیْ ہوتا ہے۔

۱۔ (وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ) (النحل: ۴۴)

"اور ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو صاف صاف بتائیں۔"

لِ + (اَنْ) + تُبَيِّنُ = لِتُبَيِّنَ

یہ دراصل لِاَنْ تُبَيِّنَ ہے اور لَامِ مَکْسُوْر کے بعد اَنْ چھپا ہوا ہے۔ اسی چھپے اَنْ کی وجہ سے فِعْل مُضَارِع تُبَيِّنُ منصوب ہو کر تُبَيِّنَ ہو گیا ہے۔

۲۔ (لِأَقْتُلَكَ) (المائدۃ: ۲۸) "تاکہ تجھے قتل کروں۔"

(یہاں، أَقْتُلُ مَنْصُوْب یعنی خفیف ہو کر أَقْتُلَ ہو گیا۔)

۳۔ (لِنَعْلَمَ) (الکھف: ۱۲) "تاکہ ہم جانیں۔"

(یہاں، نَعْلَمُ مَنْصُوْب یعنی خفیف ہو کر نَعْلَمَ ہو گیا۔)

۴۔ (لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ) (البقرۃ: ۱۵۰)

"تاکہ، لوگوں کو، تمہارے خلاف کوئی حجت نہ ملے۔"

(یکونُ منصوب یعنی خفیف ہوکر یکونَ ہوگیا۔)

۵۔ (وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ) (الانعام : ۷۱)

"ہمیں یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے آگے جھک جائیں۔"

۶۔ (لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ) (الفتح : ۲)

"تاکہ، اللہ تمہاری اگلی پچھلی ہر کوتاہی سے درگذر فرمائے۔"

۷۔ (وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ) (آل عمران : ۱۷۹)

"اللہ کا یہ طریقہ نہیں کہ وہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کرے۔"

۸۔ (فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ) (التوبہ : ۷۰)

"پھر یہ اللہ کا کام ہی نہ تھا، کہ اُن پر ظلم کرتا۔"

۹۔ حَضَرْتُ، لِأَسْئَلَ عَنْ حَالِكَ

میں آپ کا حال پوچھنے کے لیے حاضر ہوا۔

۱۰۔ (لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ) (یونس : ۵)

"تاکہ، تم برسوں اور تاریخوں کا حساب معلوم کرو۔"

(یہاں ل کی وجہ سے، تَعْلَمُوْنَ، منصوب ہوکر تَعْلَمُوا ہوگیا۔)

أو بمعنی إلّا کے بعد، مخفی أَنْ کی مثالیں

۳۔ أَوْ بمعنی إلّا کے بعد، آنے والا فِعلِ مُضارع خفیف یعنی مَنصُوب ہوتا ہے۔ (کیونکہ أَوْ اور فِعل کے درمیان أَنْ مُضمَرۃ ہوتا ہے۔)

۱۔ يَحْرُمُ النَّجَاحَ أَوْ يَجْهَدَ

"وہ کامیابی سے محروم ہوگا، مگر (Unless) یہ کہ وہ محنت کرے۔"

یہاں، أَوْ یا کے معنیٰ میں نہیں استعمال ہوا ہے، بلکہ إِلَّا کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔
بالفاظ دیگر، یہاں یہ أَوْ انگریزی لفظ (Unless) کے معنیٰ میں ہے۔ اس سے پہلے
أَنْ چھپا ہوا ہے۔

۴۔ أَلْكَافِرُ يَدْخُلُ النَّارَ أَوْ يُسْلِمَ
"کافر آگ میں داخل ہوگا، مگر (Unless) یہ کہ وہ اسلام قبول کرلے۔"

فائے سببیہ کے بعد، مخفی أَنْ کی مثالیں

فِعْلِ مُضَارِع، مَنْصُوب ہوتا ہے، جب نَهي، نَفِي، إِسْتِفْهَام، تَمَنِّیْ
عَرْض اور تَرَجِّيْ کے جواب میں فَاء آئے اور فَاء کے بعد فِعْلِ مُضَارِع
ہو، کیونکہ فِعْلِ مُضَارِع اور فَاء کے درمیان أَنْ مُضْمَرَة (مَخْفِي) ہوتا ہے۔

❁ یہ فَاء (فَ)، فائے سببیہ کہلاتا ہے۔

۴۔ فائے سَبَبِيّه کے بعد، فِعْلِ مضارع مَنْصُوب ہوتا ہے، جب
وہ أَمْر کے جواب پر داخل ہو۔
جیسے: إِخْدِمْ أُمَّتَكَ ؛ فَتُخْدَمَ
"اپنی قوم کی خدمت کر! تو مخدوم بن جائے گا۔"

یہاں فعل امر إِخْدِمْ ہے۔ اس کے جواب میں فَ استعمال ہوا ہے۔ یہ فَ
فائے سببیہ کہلاتا ہے۔ اس لیے اس کے بعد آنے والا فعل مضارع چھپے أَنْ
کی وجہ سے منصوب ہوگیا ہے اور تُخْدَمُ سے تُخْدَمَ بدل گیا ہے۔

فاء کے بعد، مخفی أَنْ کی مثالیں

۱۔ ان مضمرہ **فَ** کے بعد جب وہ **نہی کے جواب پر** داخل ہو۔

۱۔ لَا تَکْذِبْ **فَتَأْثَمَ** "جھوٹ مت بول، ورنہ گناہ گار ہوگا۔

☆ یہاں لَا تَکْذِبْ فعل نہی ہے۔ اس کے جواب میں فَ استعمال ہوا ہے۔ فَ کے بعد اَنْ مخفی ہے۔ اور مخفی اَنْ کی وجہ سے فعل مضارع تَأْثَمَ منصوب ہوگیا ہے۔ یہاں فَ کا ترجمہ **ورنہ** کیا گیا ہے۔ اس پر نظر رکھیے۔

۲۔ (وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ **فَتَقْعُدَ** مَلُومًا مَّحْسُورًا)

(بنی اسرائیل: ۲۹)

"(اپنے ہاتھوں کو) بالکل کھلا نہ چھوڑ دو! کہ ملامت زدہ اور عاجز رہ جاؤ۔"

☆ یہاں لَا تَبْسُطْهَا **فِعلِ نہی** ہے۔ فَ کے بعد اَنْ مخفی ہے۔ اور اس وجہ سے فَتَقْعُدَ منصوب ہوگیا ہے۔

۲۔ ان مضمرہ فَ کے بعد، جب وہ نفی کے جواب پر داخل ہو۔

مثلاً۔ لَمْ تَرْحَمْ، **فَتُرْحَمَ** "تو نے رحم نہیں کیا، کہ تجھ پر رحم کیا جائے۔

☆ یہاں لَمْ حرف نفی ہے۔ اس کے بعد فَ استعمال ہوا ہے۔ فَ کے بعد اَنْ مخفی ہے۔ اس وجہ سے تُرْحَمْ منصوب ہوگیا ہے۔

(لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ **فَيَمُوتُوا**) (فاطر: ۳۶)

"اُن پر یہ فیصلہ نہ ہوگا! کہ وہ مر جائیں۔" (یہاں بھی یَمُوتُوْنَ کا نون اعرابی گر گیا ہے)

۳۔ اَن مضمرہ فَ کے بعد، جب وہ **استفہام کے جواب پر** داخل ہو۔

مثلاً هَلْ تَرْحَمُ؟ **فَتُرْحَمَ** "کیا تو رحم کرتا ہے، کہ تجھ پر رحم کیا جائے۔

❖ یہاں ھَلْ حرف استفہام ہے۔ اس کے بعد فَ استعمال ہوا ہے۔
فَ کے بعد اَنْ پوشیدہ ہے۔ اس لیے فعل مضارع تُرْحَمَ منصوب ہوگیا ہے۔

۴۔ اَنْ مضمرہ فَ کے بعد، جب وہ تَمَنِّیْ کے جواب پر داخل ہو۔

۱۔ لَیْتَ لِیْ مَالًا فَأُبْذِلَ "کاش میرے پاس مال ہوتا اور میں خرچ کرتا۔"
❖ یہاں لَیْتَ حرف استفہام ہے۔ اس کے بعد فَ استعمال ہوا ہے۔ فَ کے بعد
اَنْ پوشیدہ ہے۔ اس لیے فِعْلِ مضارع أَبْذِلَ منصوب ہوگیا ہے۔

۲۔ ﴿ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَھُمْ فَأَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا ﴾ (النساء: ۷۳)
کاش میں بھی اُن کے ساتھ ہوتا اور بہت اہم بڑی کامیابی حاصل کرلیتا۔
❖ یہاں لَیْتَنِیْ حرف استفہام ہے۔ اس کے بعد فَ استعمال ہوا ہے۔
فَ کے بعد اَنْ پوشیدہ ہے۔ اس لیے فعل مضارع أَفُوْزَ منصوب ہوگیا ہے۔

۵۔ ان مضمرہ فَ کے بعد، جب وہ عرض / درخواست ہو۔

۱۔ أَلَا تَسْکُنُ مَعِیْ ؟ فَأَخْدِمَکَ
"کیا آپ میرے ساتھ نہیں رہیں گے؟ کہ میں آپ کی خدمت کروں!"
❖ یہاں أَلَا حرف عرض ہے۔ اس کے بعد فَ استعمال ہوا ہے۔
فَ کے بعد اَنْ پوشیدہ ہے۔ اس لیے فعل مضارع أَخْدِمَ منصوب ہوگیا ہے۔

۶۔ ان مضمرہ فَ کے بعد جبکہ وہ ترجی کے جواب پر داخل ہو۔

لَعَلَّہٗ ذَاھِبٌ فَنَصْحَبَہٗ
شاید وہ جائے تو ہم اُس کے ساتھ ہوں گے۔
❖ یہاں لَعَلَّہٗ حرف ترجی ہے۔ اس کے بعد فَ استعمال ہوا ہے۔
فَ کے بعد اَنْ پوشیدہ ہے۔ اس لیے فعل مضارع نَصْحَبَ منصوب ہوگیا ہے۔

واو کے بعد منصوب فعل مضارع کی مثالیں

۵۔ فِعْلِ مُضَارِع، خفیف یعنی مَنْصُوب ہوتا ہے۔ جب نَہِی، نَفِی، امر، اِسْتِفْہَام، تَمَنِّیْ، عَرْض اور تَرَجِّیْ کے جواب میں واؤ (و) آئے اور واؤ کے بعد، فِعْلِ مُضَارِع ہو۔ کیونکہ فِعْلِ مُضَارِع اور واؤ کے درمیان أَنْ مُضْمَرَة (مَخْفِی) ہوتا ہے۔

❖ ذیل میں نہی اور نفی کی دو مثالیں دی جا رہی ہیں۔

ا۔ نہی (لَا) کے جواب میں وَ کے استعمال کی مثال

لَا تَأْمُرْ بِالصِّدْقِ وَ تَكْذِبَ

سچ بولنے کا حکم مت دے، جب کہ خود جھوٹ بولے۔

❖ یہاں لَا تَأْمُرْ جملہ نہیہ ہے۔ اس کے بعد وَ استعمال ہوا ہے۔

وَ کے بعد أَنْ پوشیدہ ہے۔ اس لیے فِعْلِ مضارع تَكْذِبَ منصوب ہو گیا ہے۔

۲۔ نفی (لَمَّا) کے جواب میں وَ کے استعمال کی مثال

(وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَ يَعْلَمَ الصَّابِرِيْنَ)

(آل عمران: ۱۴۲)

"حالانکہ اللہ نے ابھی یہ دیکھا نہیں کہ تم میں سے کون مجاہدین ہیں اور کون صابرین"۔

❖ یہاں لَمَّا يَعْلَمِ منفی جملہ ہے۔ اس کے بعد وَ استعمال ہوا ہے۔

وَ کے بعد أَنْ پوشیدہ ہے۔ اس لیے فعل مضارع يَعْلَمَ منصوب ہو گیا ہے۔

اٹھارہواں باب

سبق نمبر ۱۱۲

ثَقِيْل اور اَثْقَل اَفعالِ مُضارِع سے پہلے استعمال ہونے والے حُرُوف

ثَقِيْل وأَثْقَل فِعْلِ مُضارِع سے پہلے استعمال ہونے والے حُرُوف

لامِ تاکید	لامِ امر	حرفِ	حرف	حرفِ	حرفِ	حرفِ
لام مَفْتُوح	لام مَکْسُور	لائے نَفی	اِسْتِفْهَام	شَرط	تَمَنّی	ما
لَ	لِ	لَا	هَلْ	إمَّا	لَيْتَ	رُبَّمَا

مندرجہ بالا سات (۷) حُرُوف فِعْلِ مُضارِع أَثْقَل وثَقِيْل سے پہلے، استعمال ہوتے ہیں۔

مثالیں اگلے صفحات پر آ رہی ہیں۔

سبق نمبر ۱۱۳

فعل مضارع کی چوتھی قسم

فِعلِ مُضَارِع أَثقَل

۱۔ ثَقِیل فِعلِ مُضَارِع اور أَثْقَل فِعلِ مُضَارِع، دونوں سے، فِعلِ میں تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔

۲۔ فِعلِ أَثْقَل یَفْعَلَنَّ میں، زیادہ زور ہوتا ہے، بہ نسبت فِعلِ ثَقِیل یَفْعَلَنْ کے۔

۳۔ فِعلِ أَثْقَل اور فِعلِ ثَقِیل سے پہلے، پچھلے صفحے پر دیے گئے سات (۷) حروف میں سے کسی ایک کا آنا ضروری ہے۔

۴۔ رُبَّ (لبسا اوقات) حَرف جَر ہے لیکن جب اُس کے بعد مَا آتا ہے تو یہ رُبَّمَا بن جاتا ہے۔ مَا کی وجہ سے حَرف جَر کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔

۵۔ فِعلِ مُضَارِع سے پہلے لام تاکید (لَام مَفتُوح) لگا کر آخر میں نون مُشَدَّد لگانے سے فِعل، أَثْقَل ہو جاتا ہے اور مستقبل میں تاکید کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

جیسے لَ + یَنْصُرُ + نَّ = لَیَنْصُرُنَّ (وہ لوگ ضرور مدد کریں گے۔)

۶۔ فِعلِ مُضَارِع سے پہلے، لَامِ أَمْر (لَامِ مَکْسُور) لگا کر آخر میں نُون مُشَدَّد لگانے سے "کرنا چاہیے"، کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ جیسے

لِ + یَنْصُرُ + نَّ = لِیَنْصُرُنَّ (اُن کو ضرور، مدد کرنی چاہیے۔)

فعل مضارع اثقل کی مثالیں

فِعلِ أثقل میں ایک اہم بات جو نوٹ کرنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ مؤنث تَفْعَلِيْنَ أثقل ہوکر تَفْعَلِنَّ ہوجاتا ہے۔ یاء (ی) حذف ہوجاتی ہے۔ جمع تَفْعَلُوْنَ، أثقل ہوکر تَفْعَلُنَّ ہوجاتا ہے اور واوٗ (و) حذف ہوجاتی ہے۔

۱۔ لَيَنْصُرَنَّ (وہ ضرور مدد کرے گا۔)

۲۔ وَاللّٰهِ لَأَنْصُرَنَّكَ (خدا کی قسم! میں تمہاری ضرور مدد کروں گا)

۳۔ لَأَقْعُدَنَّ (میں ضرور بیٹھوں گا۔)

۴۔ لَأَقْتُلَنَّكَ (میں تجھے ضرور قتل کروں گا۔)

۵۔ لَأَغْلِبَنَّ (میں ضرور غالب ہوکر رہوں گا۔)

۶۔ لَيَعْلَمَنَّ (وہ ضرور جان کر رہے گا۔

۷۔ لَيَرْزُقَنَّهُمْ (وہ، اُن لوگوں کو ضرور کھلائے گا۔)

۸۔ لَتَدْخُلُنَّ (تم لوگ، ضرور داخل ہوکر رہوگے۔) یہ جمع ہے۔

قاعدہ: أثقل أفعال کو لام کلمۃ کی حرکت سے پہچاننا پڑتا ہے۔
۱۔ زَبر، واحد مذکر کی علامت ہے۔ لَتُفْسِدَنَّ (دَ)
۲۔ زیر، واحد مؤنث کی علامت ہے۔ لَتُفْسِدِنَّ (دِ)
۳۔ پیش، جمع کی علامت ہے۔ لَتُفْسِدُنَّ (دُ)

۱۔ لَتُفْسِدَنَّ تم ضرور (واحد) فساد برپا کروگے (دال پر زَبر ہے)

۲۔ لَتُفْسِدُنَّ تم لوگ (جمع) ضرور فساد برپا کروگے (دال پر پیش ہے)

۳۔ لَيُفْسِدُنَّ وہ لوگ (جمع) ضرور فساد برپا کریں گے۔

۴۔ لَتُفْسِدِنَّ (وہ عورت ضرور فساد برپا کرے گی (دال پر زیر ہے۔)
۵۔ لَأَسْجُدَنَّ میں ضرور، سجدہ کروں گا۔
۶۔ لَنَسْجُدَنَّ ہم ضرور سجدہ کریں گے۔
۷۔ لَتَدْخُلَانِّ تم دونوں ضرور داخل ہوگے۔ (مثنیٰ)
۸۔ لَيَدْخُلَانِّ وہ دونوں ضرور داخل ہوں گے۔ (مثنیٰ)
۹۔ لَيَدْخُلَنَّ وہ ضرور، داخل ہوگا۔
۱۰۔ لَتَدْخُلُنَّ تم ضرور، داخل ہوگے۔ (جمع)
۱۱۔ لَيَقْتُلْنَانِّ وہ عورتیں، ضرور قتل کریں گی (جمع مؤنث غائب)
۱۲۔ لَتَقْتُلْنَانِّ تم عورتیں، ضرور قتل کرو گی (جمع مونث حاضر)

۲۔ لامِ اَمر کے بعد فعل اَثْقَل کی مثالیں

جیسے ۱۔ لِتَرْحَمَنَّ المَسَاكِينَ

"تم کو، مسکینوں پر ضرور رحم کرنا چاہیے"

یہ دراصل لِ + تَرْحَمُ + نَّ ہے۔ لِ، لامِ امر ہے۔

۲۔ لِتَحْفَظُنَّ شَرَفَ آبَاءِكُمْ

"تم لوگوں کو اپنے آباء کے شرف کی، ضرور حفاظت کرنی چاہیے۔

یہ دراصل لِ + تَحْفَظُ + نَّ ہے لِ، لامِ آمر ہے۔

۳۔ لائے نَہی کے بعد فعلِ أَثْقَل کی مثالیں

لائے نہی، منفی حکم پر مشتمل ہوتا ہے۔یعنی اس میں کسی کام سے روکا جاتا ہے۔

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ (آل عمران : ۱۹۶)

"نافرمان لوگوں کی چلت پھرت تمہیں ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے"

۱۔ لَا يَغُرُّ میں، فعل مُضَارِع سے پہلے لائے نَہی ہے۔

۲۔ لَا يَغُرُّ کو، نُونِ مُشَدَّد لگاکر أَثْقَل کیا گیا ہے۔

۳۔ لَا يَغُرَّنَّ تمہیں دھوکے میں ہرگز نہ ڈالے۔ یہاں راء پر زَبَر ہے یعنی یہ واحد کے لیے ہے۔ جمع کے لیے ہوتا تو پیش ہوتا۔

(وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ)

"اور وہ (یعنی ابن مریمؑ) دراصل قیامت کی ایک نشانی ہے، پس تم اس میں شک ہرگز نہ کرو اور میری پیروی کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے" اس مثال میں

۱۔ مِرَاء سے إِمْتِرَاء ہے۔ بمعنیٰ شک کرنا۔ لڑنا جھگڑنا۔

تَمْتَرُوْ سے أَثْقَل ہوکر تَمْتَرُنَّ بنا۔

۲۔ را پر پیش ہے۔ اس لیے یہ جمع کے معنیٰ میں ہے۔

۴۔ إِمَّا کے بعد فِعْلِ مُضَارِع أَثْقَل کی مثالیں

إِمَّا، دراصل إِنْ + ما ہے اور حَرْفِ شَرط ہے۔

۱۔ (وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً) (الانفال : ۵۸)

"اور اگر تمہیں، کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو تو"

(فِعْلِ مُضَارِع خَافَ۔ يَخَافُ سے تَخَافُ ہوا، پھر تَخَافَنَّ ہے۔

فَ پر زَبَر ہے، اس لیے یہ واحد مذکر کے لیے استعمال ہوا ہے۔)

۲۔ (فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا) (مریم : ۲۶)

"پھر اگر، کوئی آدمی تجھے نظر آئے"

☆ فِعْلِ مُضَارِع رَأٰی، یَرٰی سے تَرَیِنَّ تھا (تو دیکھتی ہے)

یہ اَثْقَل ہو کر تَرَیِنَّ ہو گیا۔ تاکید کے ساتھ۔

یہاں یاء کے نیچے زیر ہے، اس لیے یہ | واحد مؤنث | کے لیے استعمال ہوا ہے۔

لَامِ تَاکِید (مَفْتُوح) کے بعد فِعلِ أَثْقَل کی مثالیں

۱۔ (| لَنُخْرِجَنَّكُمْ | مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا) (ابراھیم ۱۳)

"ہم یقیناً تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے، یا پھر تمہیں ہماری ملت میں واپس آنا ہو گا"

(یہاں لَتَعُودُنَّ جمع کے لیے ہے)

۲۔ (وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ | لَيَقُولُنَّ | اللّٰهُ) (الزمر: ۳۸)

"اگر تم ان سے پوچھو کہ زمین اور آسمانوں کو کس نے پیدا کیا؟ تو یہ خود ضرور کہیں گے کہ اللہ ہی نے"

☆ یہاں لَيَقُولُنَّ کے لام پر پیش ہے۔ اس لیے یہ | جمع | کے لیے مانا جائے گا۔

۳۔ (| لَتَدْخُلُنَّ | الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ) (الفتح: ۲۷)

"تم لوگ ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے"

☆ یہاں لَتَدْخُلُنَّ کے لام پر پیش ہے۔ یہ | جمع | کے لیے ہے۔

۴۔ (وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ

| لَتُفْسِدُنَّ | فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ) (بنی اسرائیل: ۴)

"پھر ہم نے اپنی کتاب میں بنی اسرائیل کو متنبہ کر دیا تھا کہ تم لوگ، دو مرتبہ ضرور زمین میں فساد برپا کرو گے"

۵۔ (لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ) (ابراهيم: ۷)

"اگر تم شکر گزار ہو گے، تو تم کو اور زیادہ نوازوں گا۔"

۶۔ (وَتَاللهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُمْ بَعْدَ أَنْ تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ) (الانبیاء: ۵۷)

"اور خدا کی قسم! میں تمہاری غیر موجودگی میں، تمہارے بتوں کی ضرور خبر لوں گا۔"

۷۔ وَ لَأُضِلَّنَّهُمْ وَ لَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَ لَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ۔ (النساء: ۱۱۹)

"میں انہیں بہکاؤں گا، میں انہیں آرزوؤں میں الجھاؤں گا، میں انہیں حکم دوں گا (اور میرے حکم سے) جانوروں کے کان پھاڑ دیں گے۔ اور انہیں حکم دوں گا (اور وہ میرے حکم سے وہ) خدائی ساخت میں رد و بدل کریں گے۔"

❖ اس مثال میں چھ اثقل افعال استعمال کیے گئے ہیں۔ جن میں چار واحد کے صیغے میں ہیں۔ اور فَلَيُبَتِّكُنَّ اور فَلَيُغَيِّرُنَّ جمع کے صیغے میں ہیں۔

۵۔ حَرْفِ اِسْتِفْهَام کے بعد فِعْلِ مُضَارِع أَثْقَل کی مثال

نیچے کی مثال پر غور کیجیے۔ حرف استفہام کے بعد فعل أثقل استعمال ہوا ہے۔

هَلْ تَرْجِعَنَّ الْيَوْمَ ؟ کیا تو آج ضرور واپس آئے گا۔

۶۔ لَيْتَ کے بعد فِعْلِ مُضَارِع أَثْقَل

نیچے دی گئی مثالوں پر غور کیجیے۔ حرف تمنّیٰ کے بعد فعل أثقل استعمال ہوا ہے۔

۱۔ لَيْتَ يَفْعَلَنَّ (یہ مذکر واحد کے لیے ہے۔)

کاش تو ضرور کرتا۔

۲۔ لَيۡتَ | يَذۡهَبُنَّ | (یہ جمع کے لیے ہے۔)

کاش وہ لوگ، ضرور جاتے۔

۳۔ لَيۡتَ | تَقۡرَءِنَّ | (یہ مونث واحد کے لیے ہے۔)

کاش تو ضرور پڑھتی۔

خلاصہ قواعد فِعۡلِ مُضَارِع ثَقِيۡل وَأَثۡقَل

۱۔ فِعۡلِ أَثۡقَل سے "تاکید کا مضمون" (ضرور) پیدا ہوتا ہے۔

۲۔ فِعۡلِ أَثۡقَل، دو شرطوں کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ جب مُضَارِع مثبت ہو اور (مستقبل) کے لیے خاص ہو۔

۲۔ لَامِ تَاكِيۡد سے مُضَارِع مُتَّصِل ہو۔

۳۔ فِعۡلِ أَثۡقَل وثَقِيۡل سے پہلے مندرجہ ذیل الفاظ کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ لَامِ تَاكِيۡد (لَامِ مَفۡتُوح لَ) جیسے : لَنُخۡرِجَنَّكُمۡ

۲۔ لَامِ أَمۡر (لَامِ مَكۡسُور لِ) جیسے : لِتَحۡفَظُنَّ

۳ لَائے نَهِي (لَا) جیسے : لَا يَغُرَّنَّكَ

۴۔ الفاظ شرط (إِمَّا) جیسے : إِمَّا تَخَافَنَّ

۵۔ حَرۡفِ إِسۡتِفۡهَام (هَلۡ) جیسے : هَلۡ تَرۡجِعَنَّ

۶۔ دیگر الفاظ جیسے۔ | مَا | یا

۷۔ | رُبَّمَا | (بسا اوقات)

۸۔ لَيۡتَ جیسے : لَيۡتَ يَفۡعَلَنَّ

۴۔ فِعۡلِ أَثۡقَل، | مَجۡهُول | بھی ہوتا ہے جیسے لَتُسۡئَلُنَّ

| لَتُسۡئَلُنَّ | تم لوگوں سے، ضرور پوچھا جائے گا۔

سبق نمبر ۱۱۴

فعل مضارع کی پانچویں قسم

فِعلِ مُضَارِع ثَقِیل

۱۔ فِعلِ مُضَارِع سے پہلے، لَام لگا کر، آخر میں | نُون سَاکِن | بڑھانے سے فعل مُضَارِع | ثَقِیل | بن جاتا ہے۔ جس سے تاکید کے معانی پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے

لَ + یَنْصُرُ + نْ = لَیَنْصُرُنْ = لَیَنْصُرُنْ
وہ لوگ، ضرور مدد کریں گے۔

۲۔ کتابت میں | لَیَنْصُرُنْ | تنوین کے ساتھ بھی لکھا جا سکتا ہے، لیکن تَلَفُّظ وہی رہے گا۔

۳۔ صیغوں کی پہچان، لَام کلمے کی حرکت پر ہوگی۔

۴۔ فِعلِ ثَقِیل اور فِعلِ اُثْقَل کے استعمالات ایک جیسے ہیں۔

۵۔ فِعلِ ثَقِیل میں | مُثَنّٰی نہیں آتا |

۶۔ فِعلِ ثَقِیل میں | نُونِ نِسْوَۃ کے دو صیغے بھی نہیں آتے۔ |

اس پر توجہ نہایت ضروری ہے۔

فِعلِ مُضَارِع ثَقِیل کی مثالیں

❖ مندرجہ ذیل مثالوں کے اعراب پر غور سے توجہ دیجئے۔

بالخصوص لام کلمے کی حرکت پر۔

۱۔ لَيَخْرُجَنْ (زَبر، واحد مذکر کے لیے) وہ ضرور، نکلے گا۔

۲۔ لَيَخْرُجُنْ (پیش، جمع کے لیے) وہ ضرور، نکلیں گے۔

۳۔ لَتَخْرُجِنْ (زِیر، واحد مؤنث کے لیے) تو ضرور، نکلے گی۔

۴۔ لَيَفْعَلَنْ (وہ ضرور کرے گا۔) ۵۔ لَيَفْعَلُنْ (وہ سب، ضرور کریں گے۔)

۶۔ لَتَفْعَلُنْ (تم لوگ ضرور کرو گے۔) ۷۔ لَتَفْعَلِنْ (تو ضرور کرے گی۔)

۸۔ لَأَفْعَلَنْ (میں ضرور کروں گا۔) ۹۔ لَنَفْعَلَنْ (ہم ضرور کریں گے۔)

مُضارِع ثَقِيل کی دو قرآنی مثالیں

۱۔ (كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ، لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ) (العلق: ۱۵)

"ہرگز نہیں، اگر وہ باز نہ آیا، تو ہم اس کی پیشانی کے بال، پکڑ کر ضرور کھینچیں گے۔"

نوٹ: یہاں لَنَسْفَعًا استعمال ہوا ہے۔ جو دراصل لَنَسْفَعَنْ ہے۔

۱۔ سَفَعَ، يَسْفَعُ (ف) إِسْفَعْ، سَفْعٌ (طمانچہ مارنا، بال کھینچنا) سے نَسْفَعُ بنا۔ (ہم کھینچیں گے۔)

۲۔ پھر نَسْفَعُ سے نَسْفَعَنْ بنا اور اُس میں تاکید کے معنیٰ پیدا ہوئے۔

۳۔ پھر اُس سے پہلے لام تاکید (لَ) لگا۔ وہ لَنَسْفَعَنْ ہو گیا۔

۴۔ لَمْ کی وجہ سے يَنْتَهِي مَجْزُوم ہو کر يَنْتَهِ رہ گیا ہے۔

۲۔ (وَلَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ) (یوسف: ۳۲) "اور وہ بہت زیادہ، ذلیل و خوار ہو جائے گا"

۱۔ دراصل یہ لَيَكُونَنْ ہے۔ کتابت اس کی لَيَكُونًا (تنوین کے ساتھ) کی گئی ہے۔

۲۔ اس کی تحلیل یوں کی جائے گی۔

لَ + يَكُونَ + نْ = لَيَكُونَنْ (وہ ضرور ہو جائے گا۔)

۳۔ لَام کَلِمَہ نُون ہے نُون پر زبر ہے۔

جو واحد مذکر کی علامت ہے۔ اس کا خاص خیال رکھنا ہے۔

چارٹ نمبر ۱۵

خلاصہ فعل مضارع کی پانچ قسمیں

	معروف	أَخَفّ (مجزوم)	خفیف (منصوب)	أَثْقَل	ثَقِیل
وہ الفاظ جو فعلِ مضارع سے پہلے آتے ہیں	۱۔ لَ	۱۔ لِ (لامِ أَمْر) (مکسور)	۱۔ أَنْ ظاھِرَہ	۱۔ لَ	۱۔ لَ
	۲۔ سَ	۲۔ لَمْ	۲۔ لَنْ	۲۔ لِ	
	۳۔ سَوْفَ	۳۔ لَا (نہی)	۳۔ کَیْ	۳۔ لَا (نہی)	
	۴۔ لَا (نفی)	۴۔ إِنْ	۴۔ إِذَنْ	۴۔ مَا	
	۵۔ قَدْ	۵۔ لَمَّا	۵۔ أَنْ مُضْمَرَہ	۵۔ إِمَّا	
	۶۔ لَوْ			۶۔ هَلْ	
	۷۔ کَانَ			۷۔ رُبَّمَا	
				۸۔ لَیْتَ	

- نُون أَعْرابی گر جاتا ہے۔
- نُون نِسْوَة برقرار رہتا ہے۔
- فِعْلِ ناقِص کی (ی) حذف ہو جاتی ہے۔

مُضَارِع مَعْرُوف : مندرجہ بالا (۷) سات حروف، معنوی تبدیلی کا باعث بنتے ہیں۔ (ظاہری نہیں)۔ فعل مُضَارِع، مَعْرُوف ہی رہتا ہے۔

حُرُوف جَازِمہ : حروف جازمہ پانچ (۵) ہیں، جو فِعْلِ مُضَارِع کو جَزْم دیتے ہیں۔

لَامِ أَمْر (لَامِ مَکْسُور) لَمْ، لائے نَہی، إِنْ اور لَمَّا۔

حُرُوف نَاصِبَہ :

حُرُوفِ نَاصِبَہ بھی پانچ (۵) ہیں جو فعل مضارع کو، نَصَب دیتے ہیں۔ أَن ظاہِرہ، أَن مضمرہ، لَنْ، کَیْ اور إِذَنْ

لَامِ تَاکِید : مُضَارِع ثَقِیل اور آ ثقل سے پہلے، تاکید کے لیے لَامِ تَاکِید (لَامِ مَفْتُوح) آتا ہے۔کبھی قَدْ پہلے آجاتا ہے۔ آ ثقل سے پہلے اوپر کے آٹھ حروف آسکتے ہیں۔

انیسواں باب

سبق نمبر ۱۱۵

The Importive Verb

فِعلِ أمر کی تین قسمیں

فِعلِ أمر کی قسمیں

أمر ثقیل	أمر أثقل	أمر معروف
إِفْعَلَنْ	إِفْعَلَنَّ	إِفْعَلْ
ضرور کر	ضرور کر	کر
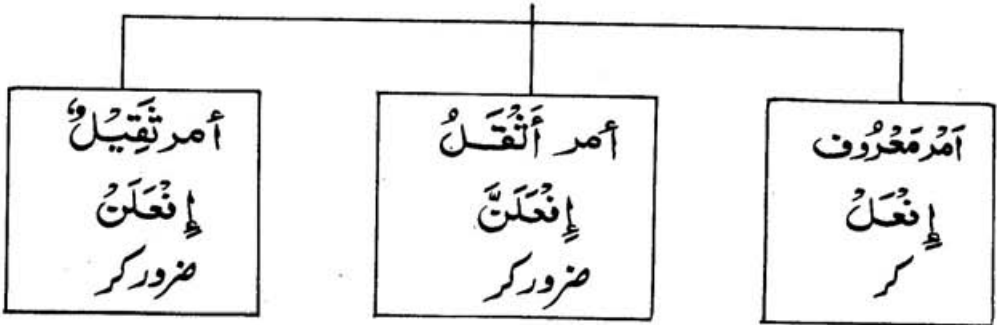
جمع مؤنث	جمع مذکر	مثنّیٰ	واحد مونث	واحد مذکر	فِعلِ أمر کی تین قسمیں
إِفْعَلْنَ	إِفْعَلُوا	إِفْعَلَا	إِفْعَلِی	إِفْعَلْ	۱۔ فِعلِ أمر معروف جیسے
إِفْعَلْنَانِّ	إِفْعَلُنَّ	إِفْعَلَانِّ	إِفْعَلِنَّ	إِفْعَلَنَّ	۲۔ فِعلِ أمر أثقل جیسے
----	إِفْعَلُنْ	---	إِفْعَلِنْ	إِفْعَلَنْ	۳۔ فِعلِ أمر ثقیل جیسے

فعل أمر کے قواعد

۱۔ فِعلِ أمر معروف میں حُکم سادہ ہوتا ہے۔ (کر)

۲۔ فِعلِ أمر أثقل و ثقیل میں تاکید ہوتی ہے، (ضرور کرو۔)

لیکن اَثقلُ میں زیادہ تاکید ہوتی ہے۔

۳۔ فعل امر ثقیل کی صرف تین (۳) قسمیں ہیں، جو لام کلمے کی حرکت زَبَر (واحد مذکر) زیر (واحد مونث) اور پیش (جمع مذکر) سے پہچانی جاتی ہیں۔

فعل أمر أثقل و ثقیل کے لام کلمے کی حرکت پر غور کیجئے۔

۱۔ واحد مذکر کے لیے زَبَر لَنَّ

۲۔ واحد مؤنث کے لیے زیر لِنَّ

۳۔ جمع مذکر کے لیے پیش لُنَّ

۴۔ أَمْر یعنی حُکْم، صرف حاضر (Second Person) کو دیا جاتا ہے۔

۵۔ عربی زبان میں، صیغۂ غائب اور صیغۂ مُتَکَلِّم سے پہلے **لامِ أمْر** (لام مکسور لِ) لگا کر، أَمْرِیہ بنا لیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کا مفہوم **کرنا چاہیے** ہوتا ہے۔

فِعلِ أَمْرمَعْرُوف کی قرآنی مثالیں

فعل امر واحد مذکر

۱۔ (اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا) (النمل : ۲۸) "میرا یہ خط لے جا۔"

۲۔ (اَنِ **اضْرِبْ** بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ) (الاعراف : ۱۶۰)

"کہ چٹان پر اپنی لاٹھی مارو۔"

۳۔ **اِجْعَلْ** هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا) (البقرہ : ۱۲۶)

"اسے ایک پر امن شہر بنا دے۔"

۴۔ (وَ **ارْزُقْ** اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ) (البقرہ : ۲۶)

"اور یہاں کے باشندوں کو ہر قسم کے پھلوں کا رزق دے۔"

فعل امر واحد مونث

۵۔ (يَآأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ إِلَى رَبِّكِ) (الفجر: ۲۷، ۲۸)

"اے نفس مطمئن! چل اپنے رب کی طرف"

۶۔ (يَا مَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَ اسْجُدِيْ وَ ارْكَعِيْ مَعَ الرَّاكِعِيْنَ)
(آل عمران: ۴۳)

"اے مریم اپنے رب کی تابع ہو کر رہ، سجدہ کر اور جھکنے والوں کے ساتھ جھک جا"

فعل امر مثنیٰ

۷۔ (اِذْهَبَا إِلَى فِرْعَوْنَ) (طٰہٰ: ۴۳) "تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ"

فعل امر جمع

۸۔ (وَادْخُلُوْا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ) (یوسف: ۶۷)

"مختلف دروازوں سے داخل ہونا"

۹۔ (كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ) (النساء: ۱۳۵)

"تم سب انصاف کو قائم کرنے والے بن جاؤ"

۱۰۔ (وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى) (الانعام: ۱۵۲)

"جب بات کہو تو انصاف کی، چاہے معاملہ اپنے رشتہ دار ہی کا کیوں نہ ہو"

۱۱۔ (اُعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ) (البقرۃ: ۲۱)

"اپنے رب کی بندگی کرو جس نے تمہیں پیدا کیا"

لَامِ أَمْر کے ذریعے فِعْلِ أَمْر کی مثال

یہ تو بتایا جا چکا ہے کہ أَمْر، صرف حاضر کو دیا جاتا ہے لیکن عربی زبان میں کرنا چاہیے کے مفہوم کو ادا کرنے کے لیے مُتَكَلِّم اور غائب سے پہلے بھی لَامِ أَمْر (لَامِ مَكْسُوْر لِ)

استعمال کیا جاتا ہے اور اسے فِعلِ مُضارِع سے پہلے لگا کر مُضارِع کو مَجزُوم کر دیا جاتا ہے۔

جیسے : ۱۔ لِأَ فْعَلْ مجھے کرنا چاہیے۔

۲۔ لِأَ دْخُلْ مجھے داخل ہونا چاہیے۔

۳۔ لِأَسْجُدْ مجھے سجدہ کرنا چاہیے۔

۴۔ لِيَدْخُلْ اُسے داخل ہونا چاہیے۔

اس طرح مُتَكَلِّم اور غائب کے لیے بھی أَمْر کے صیغے بن جاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل چارٹ کو بغور دیکھیے

فِعلِ مُضارِع معروف	For Third Person فِعلِ أَمر غائب کے لیے	ترجمہ فِعلِ أَمْر
يَذْهَبُ	لِيَذْهَبْ	اُسے جانا چاہیے (He)
يَذْهَبَان	لِيَذْهَبَا	اُن دونوں کو جانا چاہیے۔
يَذْهَبُوْنَ	لِيَذْهَبُوا	اُن سب کو جانا چاہیے
تَذْهَبُ	لِتَذْهَبْ	اُسے جانا چاہیے۔ (She)
تَذْهَبَانِ	لِتَذْهَبَا	اُن دونوں کو جانا چاہیے
يَذْهَبْنَ	لِيَذْهَبْنَ	اُن عورتوں کو جانا چاہیے

For First Person

مُتَكَلِّم کے لیے

أَذْهَبُ	لِأَذْهَبْ	مجھے جانا چاہیے
نَذْهَبُ	لِنَذْهَبْ	ہمیں جانا چاہیے

لَامِ أَمْر کے قواعد: فِعْلِ مَجْزُوم کے باب میں بیان کیے جا چکے ہیں۔ اب دوبارہ انہیں تازہ کر لیجیے۔

۱۔ مُضَارِع سے پہلے لَامِ أَمْر (لِ مَكْسُور) لگائیے اور فِعْلِ مُضَارِع کو مَجْزُوم کیجئے۔ فِعْلِ أَمْر بن جائے گا۔ | ادا کرنا چاہیے | کے معنیٰ دے گا۔

۲۔ لَامِ أَمْر چونکہ حُرُوفِ جَازِمَہ میں سے ہے، یہ | نُوْن إِعْرَابی گرا دیتا ہے |
جیسے لِتَذْهَبَا تم دونوں کو جانا چاہیے۔

۳۔ لَامِ أَمْر نُوْنِ نِسْوَة کو برقرار رکھتا ہے۔
جیسے لِيَسْجُدْنَ ان عورتوں کو سجدہ کرنا چاہیے۔
| لِتَشْكُرْنَ | تم عورتوں کو شکر ادا کرنا چاہیے۔

۴۔ اگر فِعْل، نَاقِص ہو (یعنی جس کے آخر میں حَرْفِ عِلّت ہو۔)
تو | حَرْفِ عِلّت کو حذف کر دیتا ہے |
جیسے: دعٰی، يَدْعُ، اُدْعُ۔ خَشِيَ، يَخْشٰى، إِخْشَ سے
| لِيَخْشَ (اُسے ڈرنا چاہیے) | | لِأَخْشَ (مجھے ڈرنا چاہیے۔) |

۵۔ لَامِ أَمْر سے پہلے، واؤ، ثُمَّ یا | فَاء | آ جائے تو
| لَامِ أَمْر سَاكِن ہو جاتا ہے۔ |

لِيَكْتُبْ (اُسے لکھنا چاہیے۔) سے وَلْيَكْتُبْ (اور اُسے لکھنا چاہیے۔)
لِيَشْهَدْ سے | وَ | لْيَشْهَدْ (اور اسے گواہ بننا چاہیے۔)
لِيَعْمَلْ سے فَلْيَعْمَلْ (اور اُسے عمل کرنا چاہیے۔)
لِيَعْبُدُوْا سے فَلْيَعْبُدُوْا (اور ان لوگوں کو، عبادت کرنی چاہیے۔)

سبق نمبر ۱۱۶

فِعلِ أَمر ثَقِيل اور فِعلِ أَمر أَثقَل

۱۔ لامِ أَمر مکسور ہوتا ہے۔ (لِ)

۲۔ تاکید، نونِ ثقیلہ (نَّ) سے بھی ہوتی ہے اور نونِ خفیفہ (نْ) سے بھی۔

مندرجہ ذیل مثالوں میں، پہلے لامِ أَمر اور آخر میں نون مُشدد یا نون ساکن لگا کر غائب اور متکلم دونوں صیغوں کو، أَمر میں تبدیل کر دیا گیا ہے تاکہ تاکیدی مفہوم پیدا ہو۔

غائب کے لیے فِعلِ أَمر For Third Person

ضمیر	أَمرِ أَثقَل	ترجمہ ثَقِیل وَ أَثقَل	أَمر ثَقِیل
هُوَ	لِيَفْعَلَنَّ	اُسے ضرور کرنا چاہیے	لِيَفْعَلَنْ (واحد مذکر)
هُمَا	لِيَفْعَلَانِّ	اُن دونوں کو ضرور کرنا چاہیے	------
هُمْ	لِيَفْعَلُنَّ	اُن سب کو ضرور کرنا چاہیے	لِيَفْعَلُنْ (جمع مذکر)
هِيَ	لِتَفْعَلَنَّ	اُس کو ضرور کرنا چاہیے	لِتَفْعَلَنْ (واحد مؤنث)
هُمَا	لِتَفْعَلَانِّ	اُن دونوں کو ضرور کرنا چاہیے	------
هُنَّ	لِيَفْعَلْنَانِّ	اُن سب کو ضرور کرنا چاہیے	-------

مُتَکَلِّم کے لیے For Fisrt Person

ضَمِیْر	أَمْرِ أَثْقَل	ترجمہ ثقیل و أثقل	أَمْرِ ثَقِیْل
أَنَا	لِأَ فْعَلَنَّ	مجھے ضرور کرنا چاہیے	لِأَ فْعَلَنْ
نَحْنُ	لِنَفْعَلَنَّ	ہمیں ضرور کرنا چاہیے	لِنَفْعَلَنْ

لَامِ تَاکِید کے ساتھ، فِعلِ مُستَقبِل

۱۔ لام تاکید مفتوح ہوتا ہے۔ اور فعل مضارع سے پہلے لگایا جاتا ہے۔

۲۔ لام تاکید مستقبل کا معنیٰ دیتا ہے (حال کے معنیٰ ختم ہو جاتے ہیں۔)

غائب ضمیر مُضارعِ أَثْقَل		أثقل وثقیل کا اُردو ترجمہ	مضارع ثقیل
ھو	لَیَفْعَلَنَّ	وہ ضرور کرے گا۔	لَیَفْعَلَنْ
ھما	لَیَفْعَلَانِّ	دونوں ضرور کریں گے	------
ھم	لَیَفْعَلُنَّ	وہ سب ضرور کریں گے	لَیَفْعَلُنْ
ھی	لَتَفْعَلَنَّ	وہ ضرور کرے گی	لَتَفْعَلَنْ
ھما	لَتَفْعَلَانِّ	وہ دونوں ضرور کریں گی	------
ھنَّ	لَیَفْعَلْنَانِّ	وہ سب ضرور کریں گی	------

متکلم Ist Person

ضمیر	مضارع أثقل	أثقل وثقیل کا اردو ترجمہ	مضارع ثقیل
أَنَا	لَأَفْعَلَنَّ	میں ضرور کروں گا۔	لَأَفْعَلَنْ
نَحْنُ	لَنَفْعَلَنَّ	ہم ضرور کریں گے۔	لَنَفْعَلَنْ

حاضر IInd Person

ضمیر	مضارع أثقل	أثقل وثقیل کا اردو ترجمہ	مضارع ثقیل
أَنْتَ	لَتَفْعَلَنَّ	تم ضرور کرو گے	لَتَفْعَلَنْ
أَنْتُمَا	لَتَفْعَلَانِّ	تم دونوں ضرور کرو گے	------
أَنْتُم	لَتَفْعَلُنَّ	تم سب ضرور کرو گے	لَتَفْعَلُنْ
أَنْتِ	لَتَفْعَلِنَّ	تم ضرور کرو گی	لَتَفْعَلِنْ
أَنْتُنَّ	لَتَفْعَلْنَانِّ	تم سب ضرور کرو گی	-----

سبق نمبر ۱۱۷

The Negative Imperative Verb

فِعلِ نہی کی تین قسمیں

۱۔ فعل نہی کی تین قسمیں ہیں	واحد مذکر	واحد مؤنث	مثنّٰی	جمع مذکر	جمع مونث
۱۔ فِعلِ نَہی معروف جیسے	لَا تَضْرِبْ	لَا تَضْرِبِیْ	لَا تَضْرِبَا	لَا تَضْرِبُوا	لَا تَضْرِبْنَ
۲۔ فِعلِ نَہی أَثْقَل جیسے	لَا تَضْرِبَنَّ	لَا تَضْرِبِنَّ	لَا تَضْرِبَانِّ	لَا تَضْرِبُنَّ	لَا تَضْرِبْنَانِّ
۳۔ فِعلِ نَہی ثَقِیل جیسے	لَا تَضْرِبَنْ	لَا تَضْرِبِنْ	----	لَا تَضْرِبُنْ	----

۲۔ فِعلِ نَہی ثَقِیل اور فِعلِ أَثْقَل دونوں سے، جملے میں نَہی مُؤَکَّد کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ یعنی **مستقبل کے لیے منفی تاکید ہوتی ہے۔**

۳۔ لَام کلمے پر **زبر** واحد مذکر کی (لَا تَضْرِبَنْ)،

لَام کلمے پر **زیر** واحد مؤنث کی (لَا تَضْرِبِنْ) اور

لَام کلمے پر **پیش** جمع مذکر کی (لَا تَضْرِبُنْ) علامت ہوتی ہے۔

فِعل نَہی کی تین قسمیں

صیغہ حاضر کے لیے نَہی — For Second Person

۱۔ لائے نَہی (لَا)، فِعل کو مَجزُوم کرتا ہے۔

۲۔ لائے نَہی (لَا) نُونِ إِعرَابِی کو گرا دیتا ہے۔

۳۔ لائے نَہی (لَا) نُونِ ضَمِیر یعنی نُونِ نِسوَة کو برقرار رکھتا ہے۔

۴۔ آخر میں نُونِ مُشدَّد لگا کر یا نُون سَاکِن لگا کر تاکید کا مفہوم پیدا کیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل جدول کا بغور جائزہ لیجیے

فعل نہی کی تین قسمیں

ضمیر	مُضَارِع معروف	نَہی معروف پہلی قسم	نَہی أَثقَل دوسری قسم	نَہی ثَقِیل تیسری قسم	مضارع اور نَہی کا فرق
أَنْتَ	تَضْرِبُ	لَا تَضْرِبْ	لَا تَضْرِبَنَّ	لَا تَضْرِبَنْ	-----
أَنْتُمَا	تَضْرِبَانِ	لَا تَضْرِبَا	لَا تَضْرِبَانِّ	—	نون اعرابی گر گیا
أَنْتُمْ	تَضْرِبُونَ	لَا تَضْرِبُوا	لَا تَضْرِبُنَّ	لَا تَضْرِبُنْ	نون اعرابی گر گیا
أَنْتِ	تَضْرِبِيْنَ	لَا تَضْرِبِي	لَا تَضْرِبِنَّ	لَا تَضْرِبِنْ	نون اعرابی گر گیا
أَنْتُمَا	تَضْرِبَانِ	لَا تَضْرِبَا	لَا تَضْرِبَانِّ	-	نون اعرابی گر گیا
أَنْتُنَّ	تَضْرِبْنَ	لَا تَضْرِبْنَ	لَا تَضْرِبْنَانِّ	-	یہ نون ضمیر یعنی نونِ نِسوَہ ہے

صیغہ غائب کے لیے نہی For Third Person

عربی زبان میں،

فِعل غائب کے لیے بھی لائے نہی استعمال کیا جاتا ہے۔

اس صورت میں وہ نہ مارے کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

أثقل اور ثقیل أمر میں ہرگز نہیں کرنا چاہیے کا تاکیدی مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجئے

مُضارع	نہی سادہ	اُردو ترجمہ	نَہی أثقل آمر	نَہی ثقیل	
هُوَ يَضْرِبُ	لَا يَضْرِبْ	وہ نہ مارے	لَا يَضْرِبَنَّ	لَا يَضْرِبَنْ	-
هُمَا يَضْرِبَانِ	لَا يَضْرِبَا	وہ دونوں نہ ماریں	لَا يَضْرِبَانِّ	-	نون اعرابی
هُمْ يَضْرِبُونَ	لَا يَضْرِبُوا	وہ سب نہ ماریں	لَا يَضْرِبُنَّ	لَا يَضْرِبُنْ	نون اعرابی
هِيَ تَضْرِبُ	لَا تَضْرِبْ	لڑکی نہ مارے	لَا تَضْرِبَنَّ	لَا تَضْرِبَنْ	نون اعرابی
هُمَا تَضْرِبَانِ	لَا تَضْرِبَا	وہ دونوں نہ ماریں	لَا تَضْرِبَانِّ	-	نون اعرابی
هُنَّ يَضْرِبْنَ	لَا يَضْرِبْنَ	عورتیں نہ ماریں	لَا يَضْرِبْنَانِّ	-	نون نِسْوة
أَنَا أَضْرِبُ	لَا أَضْرِبْ	میں نہ ماروں	لَا أَضْرِبَنَّ	لَا أَضْرِبَنْ	
نَحْنُ نَضْرِبُ	لَا نَضْرِبْ	ہم نہ ماریں	لَا نَضْرِبَنَّ	لَا نَضْرِبَنْ	

فعل نہی معروف کی قرآنی مثالیں

فِعلِ نَہی میں ، حَرفِ نَہی کے بعد فِعل مَجزُوم ہوتا ہے۔

۱۔ (لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا) (التوبة : ۴۰)

"غم نہ کر! یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"

۲۔ (وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) (الانعام : ۱۲۱)

"جس جانور کو اللہ کا نام لے کر ذبح نہ کیا گیا ہو۔ اُس کا گوشت نہ کھاؤ۔

یہاں تَاْكُلُوْنَ مجزوم ہوکر تَاْكُلُوْا ہوگیا۔

۳۔ (لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ) (یوسف : ۶۷)

"تم لوگ! ایک دروازے سے داخل نہ ہونا۔"

یہاں تَدْخُلُوْنَ مجزوم ہوکر تَدْخُلُوْا ہوگیا۔

۴۔ (وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ) (الانعام : ۱۵۱)

"تم لوگ! بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ۔"

۵۔ (فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا) (التوبہ : ۲۸)

"اس سال کے بعد یہ لوگ (مشرکین) مسجد حرام کے قریب پھٹکنے نہ پائیں۔"

۶۔ (لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ) (الحجرات : ۱۱)

"کوئی قوم دوسری کا مذاق نہ اُڑائے۔"

۷۔ (وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ) (یونس : ۶۵)

"اور ان لوگوں کی باتیں تمہیں رنجیدہ نہ کریں۔"

فِعلِ نَہی أثقل کی قرآنی مثالیں

۱۔ (لَا [تَحْسَبَنَّ] اللّٰهَ غَافِلًا) (ابراهیم: ۴۲)

"تم ہرگز گمان نہ کرنا کہ اللہ غافل ہے۔"

۲۔ (لَا [تَحْسَبَنَّ] الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا) (آل عمران: ۱۶۹)

"جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں، انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھو۔"

۳۔ (لَا [يَفْتِنَنَّكُمُ] الشَّيْطَانُ) (الاعراف: ۲۷)

"شیطان تم لوگوں کو، آزمائش میں ہرگز نہ ڈالے۔"

۴۔ (لَا [يَحْطِمَنَّكُمْ] سُلَيْمَانُ وَجُنُوْدُهٗ) (النمل: ۱۸)

"کہیں تم لوگوں کو، سلیمانؑ اور اُن کا لشکر کچل کر نہ رکھ دیں۔"

بیسواں باب

سبق نمبر ۱۱۸

مادّہ، مَصدَر اور ابواب

مادّہ

آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ مادّہ ، کسی لفظ کے أَصْلِی حُرُوف کو کہتے ہیں۔

یہ حروف ہر حال میں باقی رہتے ہیں ۔انہیں حُرُوفِ اصلیہ بھی کہتے ہیں۔

جیسے مُتَفَکِّرٌ میں حُرُوفِ اصلیہ ف، ک، ر ہیں۔

مَصدَر

مَصدَر کے بارے میں آپ کو علم ہے کہ کام کرنے کا نام ہے ۔ جیسے زَرْعٌ کاشت کرنے کو کہتے ہیں۔ مَصدَر سے بے شمار أَفعَال اور أَسْمَاء نکلتے ہیں۔

جیسے افعال زَرَعَ، يَزْرَعُ، اِزْرَعْ (باب فَتَحَ سے) اور

اسماء جیسے زَارِعٌ ، مَزْرُوعٌ ، مَزْرَعَةٌ

ابواب

آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ فِعل ثلاثی مُجرد کے چھ ابواب ہیں جن کی بنیاد، عین کلمے کی حرکت پر ہے۔ اب ہم آپ کی دیگر دو اہم نکتوں کی طرف رہنمائی کرنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ ایک ہی مادے سے مختلف ابواب ہو سکتے ہیں اور ایک ہی باب سے مختلف مصادر آ سکتے ہیں۔

سبق نمبر ۱۱۹

ایک ہی مادّے سے مختلف ابواب

عربی زبان کے طالب علم کو اس بات کا خاص خیال رکھنا پڑتا ہے کہ ایک ہی مادے سے مختلف ابواب آتے ہیں اور مختلف المعانی ہوتے ہیں۔ جیسے

پہلی مثال

	ماضی	مضارع	أمر	مَصْدَر	باب اور معانی
۱	أَذِنَ	يَأْذَنُ	إِءْذَنْ	أَذَنٌ	باب سَمِعَ سے ہے۔ بمعنی سننا، اجازت دینا آرام کرنا، کھانے کو جی چاہنا۔
۲	أَذَنَ	يَأْذُنُ	أُءْذُنْ	أَذْنٌ	باب نَصَرَ سے ہے بمعنی بیج کا اگنا یا کسی کے کان کو زخمی کرنا۔

دوسری مثال

۱	بَصِرَ	يَبْصَرُ	إِبْصَرْ	بَصَرٌ	باب سَمِعَ سے ہے۔ بمعنی آنکھوں سے دیکھنا
۲	بَصُرَ	يَبْصُرُ	أُبْصُرْ	بَصَارَةٌ	باب کَرُمَ سے ہے۔ بمعنی سمجھنا

تیسری مثال

۱	حَسَبَ	يَحْسُبُ	أُحْسُبْ	حِسَابٌ	باب نَصَرَ سے ہے۔ بمعنی گنتی کرنا
۲	حَسِبَ	يَحْسَبُ	إِحْسَبْ	حِسْبَانٌ	باب سَمِعَ سے ہے بمعنی گمان کرنا
۳	حَسُبَ	يَحْسُبُ	أُحْسُبْ	حَسَبٌ	باب کَرُمَ سے ہے۔ بمعنی خاندانی طور پر شریف و محترم ہونا

سبق نمبر ۱۲۰

ایک مادّے اور ایک باب سے مختلف مصادر

بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ مادّہ بھی ایک ہوتا ہے اور باب بھی ایک ہی ہوتا ہے۔ لیکن مصادر مختلف ہوتے ہیں۔ اور ہر مصدر مختلف المعانی ہوتا ہے۔ ایسے موقعوں پر سیاق و سباق ہی رہنمائی کرتا ہے۔ عربی لغات سے استفادہ کرنے والوں کو اس بات کا خاص خیال کرنا پڑتا ہے (مصدر، کے باب میں، ہم بتا چکے ہیں کہ ایک ہی مادے کے مختلف مصادر آسکتے ہیں اور وہ ہم معنیٰ ہوتے ہیں لیکن یہ ہمیشہ نہیں ہوتا۔ یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ مصدر کے ۸۰ سے زیادہ اوزان ہیں۔ اور ایک ہی مادے سے سارے مصدر نہیں آتے) مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

مثال نمبر ۱۔ ایک ہی مادّے سے پانچ مصدر

۱۔ خَلَفَ (مَاضِی) يَخْلُفُ (مُضَارِع) اُخْلُفْ (اَمْر) سے

۱۔ خِلَافَةٌ	(پہلا مصدر) ہے (باب نَصَرَ سے) بمعنی نائب یا جانشین ہونا۔

۲۔ اسی مادے اور اسی بَابِ نَصَرَ سے، دو اور مصدر ہیں۔

۲۔ خُلْفَةٌ	پیچھے اور بعد میں آنا	۳۔ خِلْفَةٌ	اختلاف کرنا۔

۳۔ اسی مادے سے اور اسی باب سے، دو اور مصدر ہیں۔

۴۔ خَلَافَةٌ	اور	۵۔ خُلُوفٌ	جس کے معنی ہیں بے وقوف ہو جانا۔

(یہاں یہ بات یاد رہے کہ خَلَفَ، بَابِ نَصَرَ کے علاوہ بَابِ سَمِعَ اور باب

ضَرَبَ سے بھی آتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عربی زبان کے طالب علم کو ابتداء میں بار بار لغات سے رجوع کرنا کس قدر ضروری ہے۔

مثال نمبر ۲۔ ایک ہی مادّے سے دو مصدر

۱۔ باب فَتَحَ میں، ظَهَرَ، يَظْهَرُ، إِظْهَرْ سے، پہلا | مَصْدَر ظَهْرٌ | ہے۔ بمعنیٰ کسی کی پیٹھ پر مارنا۔ کسی کی پشت پناہی کرنا۔

۲۔ اسی باب اور اسی مادے سے، ایک اور مصدر | ظُهُورٌ | ہے۔ جس کے معانی چڑھنا اور ظاہر ہونا ہیں۔

مثال نمبر ۳۔ ایک ہی مادّے سے دو مصدر

۱۔ باب نَصَرَ میں عَادَ، يَعُودُ، عُدْ سے | پہلا مصدر عَوْدٌ | ہے۔ جس کے معانی پھر وہی کام کرنا، اعادہ کرنا، بار بار آنا، ملاقات کے لیے جانا اور علاج کے لیے جانا ہے۔

۲۔ اور اسی باب اور اسی مادّے سے، | دوسرا مَصْدَر، عِيَادَةٌ | ہے جس کے معنیٰ ہیں، بیمار پرسی کرنا۔

خلاصہ

۱۔ ایک ہی مادے سے، مختلف ابواب ہو سکتے ہیں۔

۲۔ باب کے بدل جانے سے، معنیٰ بدل سکتے ہیں۔

۳۔ ایک ہی مادّے اور ایک ہی باب سے، مختلف مصادر ہو سکتے ہیں۔ مصادر کے بدل جانے سے بھی، معنیٰ بدل سکتے ہیں۔

۴۔ مَصَادِر، سَمَاعِی بھی ہیں اور قیاسی بھی

۵۔ لُغَات سے اِسْتِفَادہ کرنے کے علاوہ سیاق وسباق کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔

سبق نمبر ۱۲۱

عربی لغت سے استفادہ کیسے کیا جائے

عربی لغات (Dictionaries) جسے مُعْجَم بھی کہتے ہیں، دو قسم کی ہیں۔

۱۔ پہلی قسم کی ڈکشنریوں میں، مادے کے پہلے حروف کا لحاظ، کرتے ہوئے حروف تہجی کے اعتبار سے، سلسلہ وار مادوں کو رکھا جاتا ہے۔ فرض کیجئے آپ کو عَلَامَةٌ دیکھنا ہے اور اس کا مادّہ (ع ل م) ہے تو

۱۔ آپ پہلے ع کے باب میں جائیں گے۔

۲۔ پھر آپ ع کے باب میں لام کی فصل ڈھونڈیں گے۔ وہاں ع ل م کا مادہ ملے گا۔ اس میں عَلَامَةٌ کے معنی تلاش کریں گے۔ اس قسم کی ڈکشنریوں میں اَلْمُنْجِد، مِصْبَاحُ اللُّغَات، اَلْمِصْبَاحُ الْمُنِيْرُ اور مُخْتَارُ الصِّحَاح مشہور ہیں۔

آپ کے پاس، مصباح اللغات مرتبہ مولانا عبدالحفیظ صاحب بلیاوی یا القاموس الوحید مرتبہ مولانا وحیدالزماں قاسمی کیرانوی کا ہونا لازمی ہے۔

۲۔ دوسری قسم کی ڈکشنریوں میں، الفاظ کو، مادّے کے آخری حرف کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔ یعنی یہی لفظ عَلَامَةٌ کو دیکھنا ہو تو آپ ع ل م کے مادے کی تلاش میں۔

۱۔ پہلے م کے باب، میں جائیں گے۔

۲۔ پھر م کے باب میں سے ع کی فصل میں ڈھونڈیں گے۔

یہ دوسرا طریقہ، اَلْقَامُوْسُ الْمحيط اور لِسَانُ الْعَرَب میں اختیار کیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں ان میں (یا) اور (و) کو ایک ہی باب میں رکھا گیا ہے۔ یعنی دُعا (د ع و) اور ھدیٰ (ہ د ی) ایک ہی باب میں ہیں۔

ڈکشنریوں میں ابواب کی علامتیں

فِعلِ ثلاثی مُجرّد کے چھ ابواب کی نشاندہی کے لیے ڈکشنریوں میں، دو طریقے استعمال کیے گئے ہیں۔ جیسے نَزَلَ ہی کو لیجیے

۱۔ پہلے طریقے میں، نَزَلَ (ض) کے، بعد قوسین میں (ض) ہوگا۔ آپ سمجھ جائیں کہ یہ بَابِ ضَرَبَ ہے اور یہ نَزَلَ، یَنْزِلُ، اِنْزِلْ ہوگا۔

اَبْوَاب کے مُخففات حسبِ ذیل ہیں۔

۱۔ بَابِ فَتَحَ کے لیے (ف)
۲۔ بَابِ ضَرَبَ کے لیے (ض)
۳۔ بَابِ نَصَرَ کے لیے (ن)
۴۔ بَابِ سَمِعَ کے لیے (س)
۵۔ بَابِ حَسِبَ کے لیے (ح)
۶۔ بَابِ کَرُمَ کے لیے (ک)

۲۔ دوسرے طریقے میں نَزَلَ (ـِـ) کے بعد قوسین میں (ـِـ) زیر ہوگی۔ آپ سمجھ جائیں کہ یہ بَابِ ضَرَبَ ہے۔

دوسرے معنوں میں پہلے ثُلاثِی مُجَرّد کا فِعْلِ مَاضِی، اِعْراب کے ساتھ لکھا جاتا ہے اور پھر قوسین میں فِعْلِ مُضَارع کے عَیْن کلمے کی حرکت لکھی جاتی ہے۔ جس سے خود بخود باب کا تعین ہو جاتا ہے۔ جیسے:۔

۱۔ وَقَعَ (ـَـ) سے مراد ہے بَابِ فَتَحَ، یَفْتَحُ
۲۔ کَتَبَ (ـُـ) سے مراد ہے بَابِ نَصَرَ، یَنْصُرُ
۳۔ وَلِیَ (ـِـ) سے مراد ہے بَابِ حَسِبَ، یَحْسِبُ
۴۔ بَخِلَ (ـَـ) سے مراد ہے بَابِ سَمِعَ، یَسْمَعُ
۵۔ حَسُنَ (ـُـ) سے مراد ہے بَابِ کَرُمَ، یَکْرُمُ
۶۔ نَزَلَ (ـِـ) سے مراد ہے بَاب ضَرَبَ، یَضْرِبُ

اکیسواں باب

سبق نمبر ۱۲۲

The Weak Verb

فعل مُعتَلّ اور اُس کی قسمیں

۱۔ 'واؤ' (و)، 'یاء' (ی) اور 'الف' (ا) **حروفِ عِلّت** کہلاتے ہیں۔

۲۔ **فعل صحیح** وہ فعل ہے، جس میں کوئی حرف علت نہ ہو۔

فعل صحیح کی تین قسمیں ہیں۔ سَالِم، مَهمُوز اور مُضَاعَف۔

۳۔ **فِعْل مُعْتَل** وہ فعل ہے جس میں کوئی حرف عِلّت ' واؤ'، الف'، 'یاء'، میں سے کوئی ہو۔

فِعْلِ مُعْتَل کی تین قسمیں ہیں۔

مِثَال، أَجْوَف اور نَاقِص۔

۴۔ فِعْلِ مُعْتَلّ، بعض اوقات **مُرَکَّب** ہوتا ہے۔ یعنی اس میں، ایک سے زیادہ حُرُوفِ عِلّت ہوتے ہیں۔

فِعْلِ مُعْتَلّ

فِعْلِ مُعْتَل کی تین قسمیں ہیں اور ہر ایک کی دو قسمیں۔ اس طرح کل چھ قسمیں ہوگئیں۔

۱۔ **فِعْلِ مثال** وہ فعل ہے، جس کے مادے میں 'فاء' کلمہ (پہلا حرف)، واؤ (و) یا یاء (ی) ہو۔ مُعْتَل الفاء کو 'مثال'، کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ

فعل مثال کا ماضی، فعل صحیح کی طرح ہوتا ہے۔

۱۔ مِثَال الواوی: واؤ سے شروع ہوتا ہے۔

جیسے | وَ صَ لَ | (وَصَلَ)، وَعَدَ، وَرِثَ

۲۔ مِثَال الیائی: یاء سے شروع ہوتا ہے۔

جیسے | ی ءِ سَ | (یَئِسَ)، یَبِسَ، یَسُرَ

۲۔ فِعْلِ أَجْوَف وہ فعل ہے، جس کا عین کلمہ (درمیانی حرف) واؤ (و) یا یاء (ی) ہو۔ چونکہ اس کا درمیانی حرف، حرف صحیح سے خالی ہوتا ہے۔ اس لیے اس کو "أَجْوَف" کا نام دیا گیا ہے۔

۱۔ أَجْوَف الوَاوِی: درمیان میں واؤ ہوتا ہے۔

جیسے: | ق و ل | (قَالَ)، ت و ب (تَابَ)

۲۔ أَجوف الیائی: درمیان میں یاء ہوتا ہے۔

جیسے | ب ی ع | (بَاعَ)، ک ی د (کَادَ)

۳۔ فِعْلِ نَاقِص وہ فعل ہے جس کے مادے میں لام کلمہ (آخری حرف) واؤ یا یاء ہو۔ بعض صورتوں میں اس کے آخری حرف میں کمی واقع ہوتی ہے اس لیے مُعْتَل اللّام کو "نَاقِص" کا نام دیا گیا ہے۔

۱۔ النّاقص الوَاوِی: مادے کے آخر میں واؤ ہوتا ہے۔

جیسے: | د ع و | (دَعَا)، ب ل و (بَلَا)

۲۔ النّاقص الیائی: مادے کے آخر میں یاء ہوتا ہے۔

جیسے: | ق ض ی | (قَضٰی)، خ ش ی (خَشِیَ)

چارٹ نمبر ۱۶
فِعلِ مُعتَل کی قسمیں
صحیح
جس میں حرف علت نہ ہو
مُعتَل
جس میں حرف علت ہو
سَالِم
مَهمُوز
مُضَعَّف
مُفرَد
مُرَكَّب
(ذَهَبَ)
جس میں ہمزہ ہو
رَشَدَّ
ش دد
مَهمُوز الفَاء (أَكَلَ)
مَهمُوز العَين (سَأَلَ)
مَهمُوز اللام (بَدَأَ)
مِثَال
وَصَلَ
ی ء س
أَجوَف
قَالَ
بَاعَ
نَاقِص
دَعَا
قَضٰى
لَفِيف مَفرُوق
(وَقِيَ)
لَفِيف مَقرُون
(رَوٰى)
مَهمُوز نَاقِص
(أَتٰى)
أَجوَف نَاقِص مُضَعَّف
(حَيَّ)
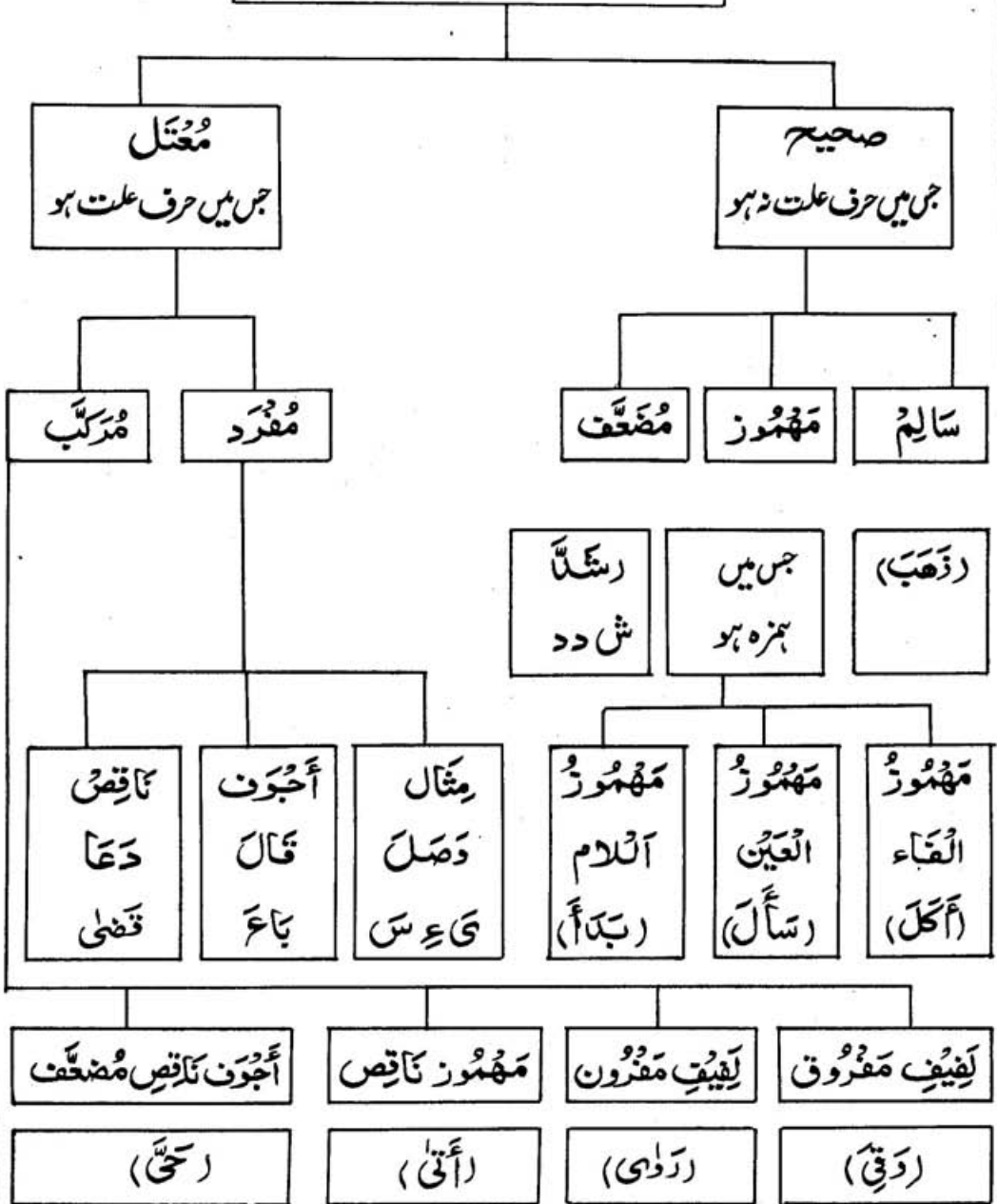
فعل صحیح

فعل صحیح کی تین (۳) قسمیں ہیں۔

۱۔ سَالِمْ ۲۔ مَهْمُوز ۳۔ مُضَاعَفْ

۱۔ **فعل سالم** : وہ فعل ہے، جس کے مادے میں، نہ کوئی حرف علت ہو، نہ ہمزہ ہو نہ حرف مکرر ہو۔ جیسے

ذَهَبَ ، سَبَقَ ، نَصَرَ ، ضَرَبَ سَمِعَ فَتَحَ

۲۔ **اَلْمَهْمُوز** : وہ فعل ہے، جس کے مادے میں کہیں 'هَمْزَة' ہو

اس کی تین (۳) قسمیں ہیں۔

۱۔ مَهْمُوزُ الفَاءِ : پہلا حرف هَمْزَه ہوتا ہے۔

جیسے ءَ كَ لَ (أَكَلَ)، اَمَرَ ، اثر ، ادب

۲۔ **مَهْمُوزُ الْعَيْن** : درمیانی حرف هَمْزَه ہوتا ہے۔

جیسے سَ ءَ لَ (سَأَلَ) ، جَئَرَ

۳۔ مَهْمُوزُ اللام : آخری حَرْف هَمْزَه ہوتا ہے۔

جیسے بَ دَ ءَ (بَدَأَ) ، بَرَءَ ، ذَرَءَ

۳۔ **اَلْمُضَعَّفْ یا اَلْمُضَاعَفْ** : وہ فعل ہے جس کے مادے میں، کوئی حرف مکرر ہو۔

جیسے شَدَّ یہاں حرف 'د' دو مرتبہ ہے۔ دراصل یہ شَ دَ دَ ہے۔

فَرَّ یہاں حرف 'ر' دو مرتبہ ہے۔ دراصل یہ فَ رَ رَ ہے۔

ظَنَّ یہاں حرف 'ن' دو مرتبہ ہے۔ دراصل یہ ظَ نَ نَ ہے۔

سبق نمبر ۱۲۳

مُرکَّب فِعلِ مُعتَلّ

أَفعَالِ مُعتَل کبھی باہم مرکب ہو جاتے ہیں۔ اس صورت میں اُن کی مندرجہ ذیل قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ **لَفِیف مَفرُوق** : یہ مِثَال اور ناقص کا مرکب ہے۔ یعنی اس کا پہلا اور آخری حرف، دونوں حُرُوف عِلَّت ہوتے ہیں۔

جیسے | و ق ی | (وَقَیٰ ۔ یَقِی ۔ قِ)

دونوں حروف علت ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔ درمیان میں حرف صحیح ہوتا ہے۔

۲۔ **لِفِیف مَقرُون** : یہ 'أَجوَف' اور 'نَاقِص' کا مرکب ہے۔ یعنی اس کا درمیانی اور آخری حرف، دونوں حُرُوفِ علَّت ہوتے ہیں۔

جیسے | رَوَیٰ | یَرْوِی اور | قَوِیَ | یَقْوَیٰ

یہاں دونوں حروف علت کے ساتھ ساتھ ہیں۔

۳۔ **مَهْمُوز ناقص** :۔ وہ فعل ہے جس کا پہلا حرف 'هَمْزَہ' اور آخری حَرف عِلَّت ہو

جیسے | أ ت ی | (أَتَیٰ ۔ یَأْتِی)

۴۔ **أَجوَف نَاقِص مُضعَّف** :۔ وہ فعل ہے جس کے بیچ کا اور آخری حرف، حرف علّت مکرّر ہو۔ اس کا فِعْلِ مَاضِی، مُضَعَّف کی طرح اور فِعْلِ مُضَارِع، نَاقِص کی طرح بدلتا ہے۔

جیسے : (۱) | حَيَّ | (حَيَّ ، یَحْیَیٰ)۔

(۲) | ح ی ی | (حَیِیَ ، یَحْیَیٰ)۔ یہ باب سَمِعَ سے ہے۔

سبق نمبر ۱۲۴

إِدغام، تَخفِیف اور تَعلِیل

یہ تو آپ جانتے ہیں کہ حُرُوف عِلّت رکھنے والے أَفعال کو فِعلِ مُعتَلّ کہتے ہیں اور فِعلِ مُعتَل میں، عام قاعدوں کے خلاف، أَفعال ملتے ہیں۔ اہلِ زبان زبان کو رواں بنانے کے لیے بعض اوقات تَصرُّفات کرتے ہیں تاکہ تَلَفُّظ میں گرانی اور ثِقل محسوس نہ ہو۔ عربی مدارس میں، طلبہ کو تعلیلات اور تخفیفات کے بارے میں جس طرح سمجھایا جاتا ہے اور جس طرح پوچھا جاتا ہے اس کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بس اتنا بتا دیا جانا کافی ہے کہ اہلِ زبان اسے یونہی ادا کرتے ہیں۔

تخفیف:

تخفیف میں | هَمْزَہ | کو، | حَرْفِ عِلّت | سے بدل دیتے ہیں یا هَمْزَہ کو | حَذْف | کر دیتے ہیں۔ جیسے أَخَذَ (اس نے حاصل کیا) باب نَصَرَ سے فِعل ہے۔ أَخَذَ (مَاضِی)، يَأْخُذُ (مُضَارِع)، خُذْ (أَمر) أَخْذٌ (مَصْدَر) میں فِعلِ أَمر، دراصل | أُءْخُذْ | تھا، جسے تخفیف سے | خُذْ | کرلیا گیا ہے۔

أُءْخُذْ کو رواں بنانے کے لیے، پہلے دونوں هَمْزَہ، حَذْف کر دیے گئے۔ اور خُذْ رہ گیا۔ یہ عمل | تَخْفِيف | کہلاتا ہے۔

تخفیف اہلِ زبان کا ایک فطری عمل ہے۔

اِدْغام

کسی فعل میں، ایک حَرْف، مُکَرَّر آ جائے تو انہیں ملا دیا جاتا ہے جیسے:

فَ رَرَ کو فَرَّ کر دیا گیا ہے۔ یہاں ''رَاء'' دو مرتبہ آیا ہے۔ اسی طرح، بعض اوقات دو ''ھَمْ مَخْرَج'' حُرُوف کو بھی آپس میں ملا دیا جاتا ہے۔

اس عمل کو بھی اِدْغام کہتے ہیں۔

بعض اوقات اِدْغام کھل جاتا ہے۔ جسے فَکِّ اِدْغام کہتے ہیں۔

جیسے فَنٌّ کی جمع فُنُونٌ ہے۔ فَنٌّ میں نون دو مرتبہ ہے۔

جمع مُکَسَّر میں، یہ اِدْغام کھل گیا ہے۔ دو نون الگ الگ ظاہر ہو گئے ہیں۔

اِدْغام عُمُوماً، فِعْلِ مُضَاعَف میں ہوتا ہے۔

تَعْلِیْل:۔

کسی فعل میں، ایک حرف عِلّت کو، دوسرے حَرْفِ عِلّت سے بدل دینے کے عمل کو تَعْلِیْل کہتے ہیں۔ علمائے صرف و نحو نے یہ وضاحتیں کی ہیں۔ ورنہ زبانوں میں ایک فطری ذوق ہوتا جو خود بخود تصرفات کر لیتا ہے۔ جیسے

۱۔ قَوَلَ کو قَالَ کر دیا۔ (یہاں واؤ کو أَلِف سے بدل دیا۔)

۲۔ بَيَعَ کو بَاعَ کر دیا۔ (یہاں یاء کو أَلِف سے بدل دیا۔)

۳۔ دَعَوَ کو دَعَا کر دیا۔ (یہاں واؤ کو أَلِف سے بدل دیا۔)

۴۔ رَمَيَ کو رَمٰی کر دیا۔ (یہاں یاء کو أَلِف سے بدل دیا۔)

فعل معتل سے متعلق ہدایات برائے معلمین

عام طور پر، ہمارے اساتذہ، صَرف و نَحو کی کتابوں کے اِتّباع میں، طالب علموں کو تعلیلات کے مختلف مراحل بتاتے ہیں۔

جیسے : دراصل | قُلْ | | أُقْوُلْ | تھا۔ پھر أُقْوُلْ میں سے واؤ کو ساکن کیا۔ پھر قاف کو متحرک کیا۔ پھر همزہ کو حذف کیا۔ اس طرح یہ | قُلْ | بن گیا۔ تو آخری یہ شکل بنی۔

طلبہ کے لیے یہ چیزیں بالکل غیر فطری ہیں۔ زبانیں، سائنس دانوں کی تجربہ گاہوں میں نہیں بنتیں۔ بلکہ اہلِ زبان، اپنی سہولت اور روانی کے لیے، مختلف تصرفات کر لیتے ہیں۔

ایک اچھے اُستاد کا کام یہ ہے کہ وہ مختلف تَصَرُّفات کی، زیادہ سے زیادہ مثالیں دے کر بات سمجھائے۔ تعلیلات اور اُن کی تحلیل کے بجائے، اُسی وزن پر آنے والے بے شمار أفعَال کی مشق کروائے۔

جیسے : كَانَ - يَكُونُ - كُنْ   تَابَ - يَتُوبُ - تُبْ۔

ذَاقَ - يَذُوقُ - ذُقْ   زَارَ - يَزُورُ - زُرْ

دَامَ - يَدُومُ - دُمْ   خَاضَ - يَخُوضُ - خُضْ وغیرہ

دوسری اہم بات یہ کہنی ہے کہ اُستاد طلبہ سے گردانوں کو نہ رٹائے، بلکہ رونما ہونے والے تغیّرات کو زیادہ سے زیادہ مثالوں سے سمجھائے۔

سبق نمبر ۱۲۵

فِعلِ مِثَال

۱۔ فِعلِ مِثَال، وہ فعل ہے، جس کا فَاء کَلِمَہ، حَرْفِ عِلّت پر مشتمل ہوتا ہے۔
جیسے وَعَدَ، یَسُرَ، یَقِنَ، وَدَعَ، وَزَرَ، وَرِثَ وغیرہ۔

۲۔ مثال کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ مِثَال وَاوِی (جو واؤ سے شروع ہوتے ہیں۔) جیسے | وَعَدَ |

۲۔ مِثَال یَائی (جو ی سے شروع ہوتے ہیں)۔ جیسے | یَسُرَ |

٭ قرآن مجید میں فِعلِ مِثَال واوی کا زیادہ استعمال ہوا ہے۔

۳۔ فِعلِ مِثَال، زیادہ تر باب ضَرَبَ، سے آتا ہے اور دوسرے ابواب سے
بس ایک دو مثالیں آتی ہیں۔

۴۔ فعل مثال میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں ہوتی ہیں۔

۱۔ بَابِ ضَرَبَ میں (وَعَدَ ، یَعِدُ ، عِدْ) 'واؤ' حذف کر دیا جاتا ہے۔
فعلِ مُضَارِع | یَوْعِدُ | کے بجائے | یَعِدُ | آتا ہے۔

۲۔ فِعلِ أَمْر میں هَمْزَة اور واؤ دونوں حذف کر دیے جاتے ہیں۔
فعلِ امر، | إِوْعِدْ | کے بجائے | عِدْ | آتا ہے۔

۳۔ فِعلِ مُضَارِع ۱ ۔ فِعلِ أَمْر میں جو حذف ہوا ہے۔ اُس کو اچھی طرح نوٹ کریں۔

۵۔ دوسرے ابواب کی تبدیلیاں حسب ذیل ہوتی ہیں۔

←

	باب	فعل ماضی	مضارع	امر
۱	بابِ حَسِبَ	وَرِثَ	يَرِثُ	رِثْ
۲	بابِ کَرُمَ	وَحُدَ	يَوْحُدُ	حُدْ
۳	بابِ فَتَحَ	وَدَعَ	يَدَعُ	دَعْ
۴	بابِ سَمِعَ	وَجِلَ	يَوْجَلُ	اِيْجَلْ
۵	بابِ ضَرَبَ	يَمَنَ	يَيْمِنُ	مِنْ

۶۔ فعل مثال کا مصدر:۔

فِعْل مثال سے جو دیگر مصادر بنتے ہیں اُن میں بھی واوٗ (و) حذف کر دیا جاتا ہے جیسے وَعَدَ سے وَعْدٌ پہلا مصدر ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا مصدر عِدَةٌ ہوگا۔
مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجئے۔ اور دونوں مصدروں کو نوٹ کیجئے۔

مادّہ	پہلا مصدر	دوسرا مصدر	معانی
و ع د	وَعْدٌ	عِدَةٌ	وعدہ کرنا
و ح د	وَحْدٌ	حِدَةٌ	اکیلا ہونا
و ج د	وَجْدٌ	جِدَةٌ	پانا
و ز ن	وَزْنٌ	زِنَةٌ	وزن کرنا
و س ع	وَسْعٌ	سِعَةٌ	فراخی کرنا
و س ن	وَسْنٌ	سِنَةٌ	اونگھنا
و ص ل	وَصْلٌ	صِلَةٌ	ملنا

۷۔ فعلِ مثال سے اِسم

فعلِ مثال سے اِسمِ آلہ، اسمِ ظرف اور اسمِ مصدر **مِفْعَالٌ** کے بجائے **مِیْعَالٌ** کے وزن پر آتے ہیں اور واؤ (و) حذف ہوجاتا ہے۔ اور یہ الفاظ بطور اِسم استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے

وَعَدَ سے مِیْعَادٌ		(وعدے کی جگہ)	(مِوْعَادٌ کے بجائے)
وَزَنَ سے	مِیْزَانٌ	(وزن کرنے کا آلہ)	(مِوْزَانٌ کے بجائے)
وَقَتَ سے مِیْقَاتٌ		(مقررہ وقت یا جگہ)	(مِوْقَاتٌ کے بجائے)
وَلَدَ سے	مِیْلَادٌ	(ولادت کا وقت)	(مِوْلَادٌ کے بجائے)
وَثِقَ سے مِیْثَاقٌ		(وثیقہ، دستاویز)	(مِوْثَاقٌ کے بجائے)
وَرِثَ سے	مِیْرَاثٌ	(ترکہ)	(مِوْرَاثٌ کے بجائے)

۸۔ فعلِ مثال سے اِسمِ ظرف :۔

فعلِ مثال سے اِسمِ ظرف **مَفْعِلٌ** کے وزن پر آتا ہے۔

جیسے مَوْرِدٌ (اُترنے کی جگہ) گھاٹ

مَوْضِعٌ (رکھنے کی جگہ)

مَوْقِعٌ (ٹھہرنے کی جگہ)

مَوْلِدٌ (پیدائش کی جگہ)

مَوْسِمٌ (وقت۔ ظرف زمان)

۹۔ اگلے صفحات میں، ہم نے آپ کی مشق کے لیے، فِعلِ مِثَال کی بہت سی مثالیں دی ہیں۔ جو مختلف ابواب سے ہیں۔ خالی کالموں کو پُر کیجئے تاکہ آپ کو ہونے والی تبدیلیوں کا اچھا خاصا علم ہو جائے۔
نئے الفاظ کے معانی یاد کیجئے۔

فعل مثال کی مشق (باب سمع سے)

اَلْمَصْدَر	مَفْعُول	فَاعِل	أَمْر	مُضَارِع	مَاضِی	معانی
وَجَلٌ	مَوْجُولٌ	وَاجِلٌ	إِيْجَلْ	يَوْجَلُ	وَجِلَ	دل میں ڈرنا
سَعَةٌ					وَسِعَ	گنجائش کرنا
سِنَةٌ					وَسِنَ	اونگھنا
وَقْرٌ					وَقِرَ	بوجھ اُٹھانا
يُبْسٌ					يَبِسَ	خشک ہونا
يُتْمٌ					يَتِمَ	قاصر رہنا، تھک جانا
يَقَظٌ					يَقِظَ	بیدار ہونا

فِعلِ مثال کی مشق (باب حَسِبَ سے)

اَلْمَصْدَر	مَفْعُول	فَاعِل	أَمْر	مُضَارِع	مَاضِی	معانی
ثِقَةٌ					وَثِقَ	اعتماد کرنا
وَرَاثَةٌ					وَرِثَ	وارث ہونا

فعل مثال کی مشق (باب کَرُمَ سے)

یہ باب کَرُمَ ہے اس کا خاص خیال رکھیے

المَصْدَر	مَفْعُول	فَاعِل	أَمْر	مُضَارِع	مَاضِي	معانی
وَثَاقَةٌ	مَوْثُوقٌ	وَاثِقٌ	اُوْثُقْ	يَوْثُقُ	وَثُقَ	محکم اور مضبوط ہونا
وَجَاهَةٌ				يَوْجُهُ	وَجُهَ	صاحب قدر و منزلت ہو جانا
وَحَادَةٌ					وَحُدَ	تنہا رہ جانا
يُسْرٌ			اُوْسُرْ		يَسُرَ	ہلکا اور کم ہو جانا

فعل مثال کی مشق (باب فَتَحَ سے)

یہ باب فَتَحَ ہے اس کا خاص خیال رکھیے

المَصْدَر	مَفْعُول	فَاعِل	أَمْر	مُضَارِع	مَاضِي	معانی
وَهْبٌ	مَوْهُوبٌ	وَاهِبٌ	هَبْ	يَهَبُ	وَهَبَ	دینا
وَدْعٌ	مَوْدُوعٌ	وَادِعٌ			وَدَعَ	چھوڑ دینا
وَزْعٌ					وَزَعَ	ترتیب سے رکھنا
وَضْعٌ					وَضَعَ	رکھنا، جننا
وَقْعٌ					وَقَعَ	گرنا، ثابت ہونا

فعلِ مثال کی مشق (بابِ ضَرَبَ سے)

معانی	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُوْل	الْمَصْدَر
وعدہ کرنا	وَعَدَ	يَعِدُ	عِدْ	وَاعِدٌ	مَوْعُوْدٌ	وَعْدٌ
تیز بارش	وَبَلَ	يَبِلُ	بِلْ	وَابِلٌ	مَوْبُوْلٌ	وَبْلٌ
میخ ٹھونکنا	وَتَدَ					وَتْدٌ
حق تلفی کرنا	وَتَرَ					وَتْرٌ
مرکر گرجانا	وَجَبَ					وُجُوْبٌ
پانا	وَجَدَ					وِجْدَانٌ
دھڑکنا	وَجَفَ					وَجِيْفٌ
اکیلا ہونا	وَحَدَ					وَحْدَةٌ
پانی برسانا	وَدَقَ					وَدْقٌ
بوجھ اٹھانا	وَزَرَ					وِزْرٌ
درمیان ہونا	وَسَطَ					وَسْطٌ
وزن کرنا	وَزَنَ					وَزْنٌ
داغ لگانا	وَسَمَ					وَسْمٌ
دائم ہونا	وَصَبَ					وُصُوْبٌ
صفت کرنا	وَصَفَ					صِفَةٌ
جوڑنا	وَصَلَ					وَصْلٌ

۱۔ فعلِ مثال ماضی کی صرف کبیر

مادّہ	واحد مذکر غائب	مثنّٰی مذکر غائب	جمع مذکر غائب	واحد مؤنّث غائب	مثنّٰی مؤنّث غائب	جمع مؤنّث غائب
وَعَدَ	وَعَدَ	وَعَدَا	وَعَدُوا	وَعَدَتْ	وَعَدَتَا	وَعَدْنَ
وَجَدَ						
وَجَبَ						
وَزَرَ						
وَعَظَ						
وَصَلَ						
وَزَنَ						
وَصَفَ						

فِعلِ مثال ماضی کی صرف کبیر

مادّہ	واحد مذکر حاضر	واحد مونث حاضر	مثنیٰ مذکر ومونث حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وَ عَ دَ	وَعَدْتَ	وَعَدْتِ	وَعَدْتُمَا	وَعَدْتُنَّ	وَعَدْتُ	وَعَدْنَا
وَعَ ظ						
و بَ ل						
و تَ د						
و طَ ر						
و جَ ب						
و جَ ف						
و دَ ق						
و زَ ر						
و سَ ط						
و صَ ل						
و صَ ف						
و صَ ب						
و س م						

۲۔ فِعلِ مثال (مُضارع) کی مشق

مادّہ	حاضر مذکر واحد	حاضر مونث واحد	حاضر مثنیٰ مذ+مث	حاضر جمع مذکر	حاضر جمع مؤنث	واحد متکلم مذ+مث	جمع متکلم مذ+مث
وعد	تَعِدُ	تَعِدِیْنَ	تَعِدَانِ	تَعِدُوْنَ	تَعِدْنَ	أَعِدُ	نَعِدُ
وعظ							
وبل							
وتد							
وطر							
وجب							
وجد							
وجف							
ودق							
وزر							
وسط							
وصل							
وصف							
وصب							
وَسَمَ							

۲۔ فِعلِ مثال (مُضارع) کی مشق

مادّہ	واحد مذکر غائب	مثنیٰ مذکر غائب	جمع مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	مثنیٰ مؤنث غائب	جمع مؤنث غائب
و ع د	یَعِدُ	یَعِدَانِ	یَعِدُوْنَ	تَعِدُ	تَعِدَانِ	یَعِدْنَ
و ج ب						
و ج د						
و ز ر						
و س ط						
و ز ن						
و ص ل						
و ص ف						
و ع ظ						
و ص ب						
و س م						
و د ق						
و ح د						
و ط ر						
و ج ف						

۳۔ فِعلِ أَمْر (مثال) کی صرف کبیر

مادّہ	واحد	مثنّیٰ مذکر مؤنث	جمع	واحد مؤنث	جمع مؤنث
و ع د	عِدْ	عِدَا	عِدُوا	عِدِی	عِدْنَ
و ع ظ					
و ب ل					
و ص ل					
و ص ف					
و ص ب					
و س م					
و ز ن					
و س ط					
و ز ر					
و د ق					
و ح د					
و ج ف					
و ج د					
و ج ب					

مثال کی قرآنی مثالیں

نیچے چار ابواب سے فعل مثال کی قرآنی مثالیں درج کی جارہی ہیں۔ ان پر توجہ دیجئے۔

باب ضَرَبَ

۱۔ وَزَرَ ۔ یَزِرُ ۔ زِرْ باب ضَرَبَ سے ہے۔ اس کا مصدر وِزْرٌ ہے۔ اس میں اسم فاعل وَازِرٌ ہے۔ اور مؤنث اسم فاعل وَازِرَةٌ ہے۔

(وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی) (الانعام: ۱۶۴)

"اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا"

٭ یہاں فاعل نفس محذوف ہے۔ نفس عربی میں مؤنث ہے اور اردو میں مذکر

۲۔ وَهَنَ ۔ یَهِنُ ۔ هِنْ باب ضَرَبَ سے ہے۔ اس کا مصدر وَهْنٌ ہے۔

اس مثال میں فعل نہی لَا تَهِنُوا استعمال کیا گیا ہے۔

(لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ) (آل عمران: ۱۳۹)

دل شکستہ نہ ہو، غم نہ کرو، تم ہی غالب رہوگے۔

باب فَتَحَ

۳۔ وَذَرَ ۔ یَذَرُ ۔ ذَرْ باب فَتَحَ سے ہے۔ اس کا مصدر وَذْرٌ ہے۔

(لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا) (نوح: ۲۶)

" میرے رب! ان کافروں میں سے کوئی زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ"

۴۔ وَدَعَ ۔ یَدَعُ ۔ دَعْ باب فَتَحَ سے ہے۔ اس کا فعل امر دَعْ ہے۔

(وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ) (الاحزاب: ۴۸)

" اور ان کی اذیت رسانی کی پروا نہ کرو اور اللہ پر بھروسہ کرو"

۵۔ وَهَبَ ۔ یَهَبُ ۔ هَبْ باب فَتَحَ سے ہے۔ اس کا فعل امر هَبْ ہے۔

(فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا) (مریم : ۵)

"تو مجھے اپنے فضلِ خاص سے ایک وارث عطا کر دے۔"

باب حَسِبَ

۶۔ وَرِثَ ۔ يَرِثُ ۔ رِثْ باب حَسِبَ سے ہے۔

(يَرِثُنِيْ وَ يَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ) (مریم : ۶)

"جو میرا بھی وارث ہو اور آلِ یعقوب کی میراث بھی پائے۔"

٭ باب حَسِبَ کے فعل ماضی اور فعل مضارع دونوں میں عین کلمہ مکسور ہوتا ہے۔

باب سَمِعَ

۷۔ يَئِسَ ۔ يَيْئَسُ ۔ اِيْئَسْ باب سَمِعَ سے ہے۔

نیچے کی مثال میں فعل نہی لَا تَيْئَسُوْا استعمال ہوا ہے۔

(لَا تَيْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ) (یوسف : ۸۷)

"اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔"

يَئِسَ (ی ء س) مثال یائی مہموز العین ہے۔ عین کلمہ ہمزہ پر مشتمل ہے۔

پہلا کلمہ حرفِ علت ہے، اس لیے یہ مثال بھی ہے۔

کچھ اور قرآنی مثالیں

٭ وَجِلَ ۔ يَوْجَلُ ۔ اِيْجَلْ ۔ باب سَمِعَ سے ہے۔ اس کی مثالیں یہ ہیں۔

۸۔ (اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ) (الانفال : ۲)

"جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل لرز جاتے ہیں۔"

۹۔ (قَالُوْا لَا تَوْجَلْ) (الحجر : ۵۳) "انہوں نے کہا : ڈرو نہیں"

۱۰ (اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ) (الحجر : ۵۲) "ہمیں آپ سے ڈر لگتا ہے۔"

۱۱۔ (وَقُلُوْبُهُمْ **وَجِلَةٌ**) (المومنون : ۶۰)

"اور ان کے دل کانپتے رہتے ہیں"

❖ وَدَّ ۔ يَوَدُّ ۔ باب فَتَحَ سے ہے۔

۱۲۔ (**وَدَّ** الَّذِيْنَ كَفَرُوْا) (النساء: ۱۰۲)

"کفار اسی تاک میں ہیں" (کفر کرنے والے یہ چاہتے ہیں)

۱۳۔ (وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْءٍ **تَوَدُّ**) (آل عمران : ۳۰)

"جو کچھ وہ برا کام کرے گا۔ وہ چاہے گا"

۱۴۔ (يَوْمَئِذٍ **يَوَدُّ** الَّذِيْنَ كَفَرُوْا) (النساء: ۴۲)

"اس روز کفار تمنا کریں گے"

۱۵۔ (وَاللَّيْلِ وَمَا **وَسَقَ**) (الانشقاق : ۱۷)

"اور رات کی قسم اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے"

❖ وَعَدَ ۔ يَعِدُ ۔ عِدْ باب ضَرَبَ سے ہے۔

۱۶۔ (اَلشَّيْطَانُ **يَعِدُ**كُمُ الْفَقْرَ) (البقرۃ : ۲۶۸)

"شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے"

❖ وَعَظَ ۔ يَعِظُ **عِظْ** باب ضَرَبَ سے ہے۔ فعل امر استعمال ہوا ہے۔

۱۷۔ (فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ **عِظْهُمْ**) (النساء: ۶۳)

"ان سے تعرض مت کرو اور انہیں سمجھاؤ۔"

❖ وَقَعَ ۔ يَقَعُ ۔ باب فَتَحَ سے ہے۔

۱۸۔ (وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ **تَقَعَ** عَلَى الْاَرْضِ) (الحج: ۶۵)

اور وہ آسمان کو اس طرح تھامے ہوئے ہے کہ وہ زمین پر نہیں گر سکتا۔

سبق نمبر ۱۲۶

فِعلِ أَجوَف

۱۔ فِعلِ أَجوَف : وہ فعل ہے، جس کا درمیانی حرف یعنی عَین کَلِمَہ ، حَرفِ عِلّت ہو۔ جیسے قَالَ، بَاعَ ، خَافَ ، تَابَ ، دَامَ ، طَابَ ، کَالَ۔

۲۔ أَفعَالِ أَجوَف زیادہ تر بَابِ نَصَرَ (قَالَ ۔ یَقُولُ ۔ قُلْ) یا باب ضَرَبَ (بَاعَ یَبِیعُ ۔ بِعْ) سے آتے ہیں۔ اور کبھی کبھار بَابِ فَتَحَ اور باب سَمِعَ، سے

۳۔ فِعلِ أَجوَف میں کچھ تبدیلیاں ہوتی ہیں، ان پر آپ کی نظر ہونی چاہیے۔

۱۔ قَوَلَ ، قَالَ ہو جاتا ہے اور یَقْوُلُ ، یَقُولُ میں اور أُقْوُلْ (أَمر) ، قُلْ میں بدل جاتا ہے یعنی واؤ اور ہمزہ دونوں حذف ہو جاتے ہیں۔

۲۔ بَیَعَ ، بَاعَ ہو جاتا ہے اور یَبْیِعُ ، یَبِیعُ میں اور إِبْیِعْ ، بِعْ میں بدل جاتا ہے۔ ہم نے آپ کی سہولت کے لیے، باب علیحدہ کر دیے ہیں۔ مادّہ لکھ دیا ہے ۔ دو چار مثالیں حل کر دی ہیں۔ ان مثالوں کی روشنی میں، باقی مادّوں سے آنے والے الفاظ بنائیے اور تبدیلیوں پر نظر رکھیے۔

۴۔ أَجوَف کے **إِسمِ فَاعِل** میں، حرف عِلّت کے بجائے هَمزَه آتا ہے جیسے: قَائِلٌ ، حَائِلٌ ، خَائِفٌ ، خَائِنٌ ، دَائِمٌ ، زَائِدٌ ، **رَائِجٌ** نَائِرٌ ، طَائِرٌ ، **قَائِمٌ** نَائِمٌ وغیرہ

أَجوَف کا إِسمِ مَفعُول

۵۔ أَجوَف کا **إِسمِ مَفعُول** دو اوزان پر آتا ہے۔

۱۔ مَقُولٌ یعنی عین کلمہ حذف ہو جاتا ہے۔

جیسے مَقُولٌ ، مَدُومٌ مَنُومٌ ، مَلُومٌ وغیرہ

۲۔ مَفِيلٌ ، یہ مکسور العین صورتوں میں ہوتا ہے۔

جیسے مَزِيدٌ ، مَبِيعٌ ، مَهِيبٌ مَطِيرٌ ، مَلِيقٌ وغیرہ

أَجْوَف کا إِسْمِ ظَرْف

۶۔ أَجْوَف کا إِسْمِ ظَرْف مَفْعَلٌ کے بجائے مَفَالٌ کے وزن پر آتا ہے۔
یعنی عَيْنِ کَلِمَہ حذف ہوکر، أَلِف سے بدل جاتا ہے۔ جیسے:

مصدر سے ظرف	مصدر سے ظرف
دَوْرٌ سے مَدَارٌ (گھومنے کی جگہ)	زَارٌ سے مَزَارٌ (زیارت کی جگہ)
قَوْمٌ سے مَقَامٌ (ٹھہرنے کی جگہ)	كَوْنٌ سے مَكَانٌ (رہنے کی جگہ)
طَيْرٌ سے مَطَارٌ (اُڑنے کی جگہ)	جَازٌ سے مَجَازٌ (گزرنے کی جگہ)
جَوْلٌ سے مَجَالٌ (چکر لگانے کی جگہ)	نُورٌ سے مَنَارٌ (روشنی کی جگہ)
أَوْلٌ سے مَآلٌ (لوٹنے کی جگہ، نتیجہ)	أَوْبٌ سے مَآبٌ (لوٹنے کی جگہ)

أَجْوَف کی قرآنی مثالیں

❁ كَانَ - يَكُونُ - كُنْ - كُونِيْ - باب نَصَرَ

يَا نَارُ كُونِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا (الانبياء : ٦٩)

"اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا۔"

نَارٌ مونث ہے، اس لیے فعلِ امر مونث كُونِيْ استعمال ہوا ہے۔

٭ قَالَ - یَقُوْلُ - قُلْ - باب نَصَرَ

قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا (یوسف: ۳۱)

"وہ عورتیں پکار اٹھیں۔ حَاشَ لِلّٰهِ! یہ شخص نہیں ہے۔"

٭ یہ قُلْنَ فعل غائب جمع مونث ہے۔

٭ ظَنَّ - یَظُنُّ - ظُنَّ - باب نَصَرَ

(اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ) (الانشقاق: ۱۴)

اس نے سمجھا تھا کہ اسے کبھی پلٹنا نہیں ہے۔"

ظَنَّ فعل ماضی ہے۔

٭ تَابَ - یَتُوْبُ - تُبْ - باب نَصَرَ

(فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ) (المائدۃ: ۳۹)

"پھر جو ظلم کرنے کے بعد توبہ کرلے" یہ تَابَ فعل ماضی ہے۔

(وَ یَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ) (الاحزاب: ۷۳)

" اور اللہ تعالیٰ مومنوں کی توبہ قبول کرے گا" یہاں یَتُوْبُ فعل مضارع ہے۔

(وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَیْنَا) (البقرۃ: ۱۲۸)

"اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما"

یہاں تُبْ فعل امر ہے۔

(عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ مَتَابِ) (الرعد: ۳۰)

"اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی میرا ملجا وماویٰ ہے۔"

٭ یہاں مَتَابِ اسم ظرف ہے۔

٭ خَاضَ۔ یَخُوضُ۔ خُضْ۔ باب نَصَرَ

(اِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَ نَلْعَبُ) (توبہ: ٦٥)

"ہم تو ہنسی مذاق اور دل لگی کر رہے تھے۔"

٭ یہاں نَخُوضُ فعل مضارع ہے۔

(وَ خُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوا) (توبہ: ٦٩)

"تم بھی ویسی ہی بحثوں میں پڑے جیسے وہ پڑے تھے۔"

٭ یہاں خُضْتُمْ فعل ماضی ہے۔

(حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهٖ) (الانعام: ٦٨)

"یہاں تک کہ وہ اس گفتگو کو چھوڑ کر دوسری باتوں میں لگ جائیں۔"

٭ یہاں فعل مضارع یَخُوضُونَ حَتّٰی کی وجہ سے منصوب ہو کر یَخُوضُوا بن گیا ہے۔

(وَ كُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ) (المدثر: ٤٥)

"اور ہم بھی حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر باتیں بنانے لگتے تھے۔"

٭ بَاعَ۔ يَبِيعُ۔ بِعْ۔ باب ضَرَبَ

(رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ) (النور: ٣٧)

"وہ لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔"

(فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ) (التوبۃ: ١١١)

"پس خوشیاں مناؤ اپنے سودے پر۔"

٭ لَانَ ۔ يَلِيْنُ ۔ لِيْنٌ ۔ باب ضَرَبَ

(فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ) (آل عمران: ۱۵۹)

"یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کے لیے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو"

(ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ) (الزمر: ۲۳)

"اللہ کے ذکر کی طرف ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر راغب ہو جاتے ہیں"

(وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ) (سبا: ۱۰)

"ہم نے اس کے لیے لوہے کو نرم کر دیا"

(مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ) (الحشر: ۵)

"جو نرم کھجور کے درخت تم نے کاٹے"

(فَقُوْلَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا) (طٰہٰ: ۴۴)

"تم دونوں اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا"

٭ غَاثَ ۔ يَغِيْثُ ۔ غِيْثٌ ۔ باب ضَرَبَ

(ثُمَّ يَأْتِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ) (یوسف: ۴۹)

"اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں بارش سے لوگوں کی فریاد رسی کی جائے گی۔"

٭ طَابَ ۔ يَطِيْبُ ۔ طِيْبٌ ۔ باب ضَرَبَ

(فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ) (النساء: ۳)

"تو نکاح کر لو ان عورتوں سے جو تم کو پسند آئیں۔"

(سَلَامٌ عَلَيْكُمْ **طِبْتُمْ** فَادْخُلُوهَا خَالِدِيْنَ) (الزمر:۷۳)

"سلام ہو تم پر، بہت اچھے رہے، داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ کے لیے۔"

(فَإِنْ **طِبْنَ** لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ) (النساء:۴)

"البتہ اگر وہ عورتیں خود اپنی خوشی سے کچھ حصہ (مہر کا معاف کر دیں)"

خَافَ - يَخَافُ - خَفْ - باب فتح

(**لَا تَخَفْ** إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ) (طٰہٰ:۶۸)

"مت ڈر! تو ہی غالب رہے گا۔"

(وَلِمَنْ **خَافَ** مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ) (الرحمٰن:۴۶)

"اور ہر اس شخص کے لیے، جو اپنے رب کے حضور پیش ہونے کا خوف رکھتا ہو، دو باغ ہیں۔"

(**لَا تَخَافَا** إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَىٰ) (طٰہٰ:۴۶)

"تم دونوں ڈرو مت، میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ میں سب کچھ سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں۔"

(فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ **يَخَافُ** وَعِيدِ) (ق:۴۵)

"بس تم اس قرآن کے ذریعے سے، ہر اس شخص کو نصیحت کر دو، جو میری تنبیہ سے ڈرے۔"

نَالَ - يَنَالُ - نَلْ - باب فتح

(لَنْ **تَنَالُوا** الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران:۹۲)

"تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی عزیز چیزیں راہِ خدا میں خرچ نہ کرو۔"

❖

فِعْلِ أَجْوَف کی مشق

نمبر	باب	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
۱	بَابِ نَصَرَ سے	قَالَ	يَقُولُ	قُلْ	قَائِلٌ	مَقُولٌ	قَوْلٌ
۲	بَابِ ضَرَبَ سے	بَاعَ	يَبِيعُ	بِعْ	بَائِعٌ	مَبِيعٌ	بَيْعٌ
۳	بَابِ فَتَحَ سے	خَافَ	يَخَافُ	خَفْ	خَائِفٌ	مَخُوفٌ	خَوْفٌ
۴	بَابِ سَمِعَ سے	عَوِجَ	يَعْوَجُ	إِعْوَجْ	عَائِجٌ	مَعُوجٌ	عِوَجٌ

فِعْلِ أَجْوَف کی مشق (بَابِ فَتَحَ سے)

معانی	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
	خَافَ	يَخَافُ	خَفْ	خَائِفٌ	مَخُوفٌ	خَوْفٌ
واپس ہونا، لوٹنا	حَارَ					حَيَرَانٌ
ہٹنا، علیحدہ ہونا	زَالَ					زَوَالٌ
قریب ہونا ارادہ کرنا	كَادَ					كَوْدٌ
سونا	نَامَ					نَوْمٌ

فِعْلِ أَجْوَف کی مشق (بَابِ سَمِعَ سے)

معانی	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
ٹیڑھا ہونا	عَوِجَ					عِوَجٌ

فِعلِ أَجْوَف کی مشق (بابِ نَصَرَ سے)

معانی	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
کہنا	قَالَ	یَقُوْلُ	قُلْ	قَائِلٌ	مَقُوْلٌ	قَوْلٌ
ضائع ہونا، ہلاک ہونا	بَارَ					بَوْرٌ
توبہ کرنا	تَابَ					تَوْبٌ
چیرنا، پھاڑنا	جَابَ					جَوْبٌ
زیادتی کرنا، پھر جانا	جَارَ					جَوْرٌ
منظور ہونا، آگے گذر جانا	جَازَ					جَوْزٌ
تلاش کرنا	جَاسَ					جَوْسٌ
بھوکا ہونا	جَاعَ					جَوْعٌ
واپس ہونا	حَارَ					حَوْرٌ
سال گزر جانا، حائل ہونا	حَالَ					حَوْلٌ
غوطہ لگانا	خَاضَ					خَوْضٌ
خیانت کرنا	خَانَ					خَوْنٌ
گھومنا	دَارَ					دَوْرٌ
جاری رہنا	دَامَ					دَوْمٌ
چکھنا	ذَاقَ					ذَوْقٌ
دل میں ڈرنا	رَاعَ					رَوْعٌ
زیارت کرنا	زَارَ	یَزُوْرُ				زَوْرٌ
ہانکنا	سَاقَ					سَوْقٌ

فِعلِ أَجوَف کی مشق (بابِ ضَرَبَ سے)

معانی	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	المَصْدَر
بیچنا	بَاعَ	یَبِیْعُ	بِعْ	بَائِعٌ	مَبِیْعٌ	بَیْعٌ
مائل ہونا	مَالَ					مَیْلٌ
زادراہ، تیار کرنا	مَارَ					مِیْرٌ
نیچے سے ہلا کر گرانا	هَالَ					هِیْلٌ
نرم ہونا	لَانَ					لِیْنٌ
غلہ ماپنا	كَالَ					كَیْلٌ
تدبیر کرنا	كَادَ					كَیْدٌ
قیلولہ کرنا	قَالَ					قَیْلُوْلَةٌ
پانی بہہ جانا	فَاضَ					فَیْضٌ
غائب ہوجانا	غَابَ					غَیْبٌ
بارش برسانا	غَاثَ					غَیْثٌ
غصہ دلانا	غَاظَ					غَیْظٌ
مفلس ہونا	عَالَ					عَیْلٌ
زندگی بسر کرنا	عَاشَ					عَیْشٌ
اُڑنا	طَارَ					طَیْرٌ
پاک ہونا حلال ہونا	طَابَ					طَیْبٌ
تنگ ہونا	ضَاقَ					ضَیْقٌ

۱۔ فِعلِ أَجْوَف (مَاضِی) کی صرف کبیر

مادہ	واحد مذکر غائب	مثنیٰ مذکر غائب	جمع مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	مثنیٰ مؤنث غائب	جمع مونث غائب
ق و ل	قَالَ	قَالَا	قَالُوا	قَالَتْ	قَالَتَا	قُلْنَ
ب و ر						
ت و ب						
ج و ب						
ج و ر						
ج و ز						
ج و ع						
ب ی ع	بَاعَ	بَاعَا	بَاعُوا	بَاعَتْ	بَاعَتَا	بِعْنَ
م ی ل						
ک ی ل						
ک ی د						
ق ی ل						
غ ی ث						
غ ی ظ						
ع ی ش						

فعل اجوف ماضی کی صرف کبیر

مادّة	حاضر واحد مذکر	حاضر واحد مؤنث	حاضر مثنّٰی مذ+مث	حاضر جمع مذکر	حاضر جمع مؤنث	واحد متکلم مذ+مث	جمع متکلم مذ+مث
ق و ل	قُلْتَ	قُلْتِ	قُلْتُمَا	قُلْتُمْ	قُلْتُنَّ	قُلْتُ	قُلْنَا
س و ق							
د و ر							
ر و ع							
ذ و ق							
د و م							
خ و ن							
خ و ض							
ب ی ع	بِعْتَ	بِعْتِ	بِعْتُمَا	بِعْتُمْ	بِعْتُنَّ	بِعْتُ	بِعْنَا
ض ی ق							
ط ی ب							
ط ی ر							
ع ی ش							
م ی ل							

۲- فِعلِ أَجوَف (مُضارع) کی صرفِ کبیر

مادّہ	حاضر واحد مذکر	حاضر واحد مؤنث	حاضر مثنیٰ مذ+مث	حاضر جمع مذکر	حاضر جمع مؤنث	واحد متکلم مذ+مث	جمع متکلم مذ+مث
ق و ل	تَقُوْلُ	تَقُوْلِيْنَ	تَقُوْلَانِ	تَقُوْلُوْنَ	تَقُلْنَ	أَقُوْلُ	نَقُوْلُ
ب و ر							
ت و ب							
ج و ب							
ج و ر							
ج و ز							
ح و ل							
د و م							
ب ی ع	تَبِيْعُ	تَبِيْعِيْنَ	تَبِيْعَانِ	تَبِيْعُوْنَ	تَبِعْنَ	أَبِيْعُ	نَبِيْعُ
م ی ل							
م ی ر							
ہ ی ل							
ل ی ن							
ک ی ل							

فِعلِ أَجوَف (مُضارِع) کی صرفِ کبیر

مادّہ	واحد مذکر غائب	مثنّٰی مذکر غائب	جمع مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	مثنّٰی مؤنث غائب	جمع مونث
ق ول	یَقُولُ	یَقُولَانِ	یَقُولُونَ	تَقُولُ	تَقُولَانِ	یَقُلْنَ
س وق						
ز ور						
ذوق						
دوم						
دور						
ا دن						
ح ول						
ق ول						
ب ی ع	یَبِیْعُ	یَبِیْعَانِ	یَبِیْعُوْنَ	تَبِیْعُ	تَبِیْعَانِ	یَبِعْنَ
م ی ل						
م ی ر						
ک ی ل						
ق ی ل						
ک ی د						

۳۔ فِعلِ أَجوَف (أمر) کی صرفِ کبیر

مادّہ	واحد مذکر	واحد مونث	جمع مذکر	مُثنّٰی مذکر مونث	جمع مونث
ق و ل	قُلْ	قُولِي	قُولُوا	قُولَا	قُلْنَ
ب و ر					
ت و ب					
ج و ب					
ج و ر					
ج و ز					
د و م					
ز و ر					
ب ی ع	بِعْ	بِيعِي	بِيعُوا	بِيعَا	بِعْنَ
ک ی ل					
ق ی ل					
غ ی ب					
غ ی ث					
ع ی ل					
ع ی ش					

سبق نمبر ۱۲۷

فِعلِ نَاقِص

۱۔ فِعْلِ نَاقِص وہ فعل ہے، جس کا آخری حرف یعنی لام کَلِمَۃ، حَرْفِ عِلَّت ہو۔ ناقص کا لفظی مطلب ہے کم کرنے والا۔

جیسے: دعا، ھدیٰ، خَشِیَ۔

چونکہ اس میں نقص (کمی) ہوتا ہے اس لیے اس کا نام نَاقِص رکھا گیا ہے۔

۲۔ نَاقِص کے أَفْعَال، زیادہ تر، بَابِ نَصَرَ سے آتے ہیں۔ قرآن مجید میں یہ زیادہ استعمال ہوئے ہیں۔ اس کے بعد، بَابِ ضَرَبَ سے اور پھر بَابِ سَمِعَ سے۔

۳۔ نَاقِص کے أَفْعَال بَاب کَرُمَ، بَابِ حَسِبَ اور بَابِ فَتَحَ سے بہت کم آتے ہیں۔

۴۔ فِعْلِ نَاقِص کا فَاعِل فَاعٍ کے وزن پر آتا ہے۔ یاء (ی) حذف ہو جاتی ہے۔ جیسے:

بَاقٍ (اَلْبَاقِي) باقی رہنے والا، قَاضٍ (اَلْقَاضِي) فیصلہ کرنے والا۔

مَاضٍ (اَلْمَاضِي) گزر جانے والا۔ مَاشٍ (اَلْمَاشِي) چلنے والا وغیرہ

فَاعٍ کی جمع فُعَاۃٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے قَاضٍ (جمع قُضَاۃٌ) غَازٍ (جمع غُزَاۃٌ)، وَالٍ (جمع وُلَاۃٌ)، عَاصٍ (جمع عُصَاۃٌ)

۵۔ فِعْلِ نَاقِص کے مُضَارِع کے اوزان یہ ہیں۔

۱۔ بَابِ نَصَرَ میں یَفْعُو کے وزن پر (دَعَا، یَدْعُو)

۲۔ بَابِ سَمِعَ اور فَتَحَ میں، یَفْعٰی کے وزن پر (خَشِیَ، یَخْشٰی)

۵۔ بَابِ ضَرَبَ میں | یَفْعِی | کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے بَغٰی، | یَبْغِی |

۶۔ فِعْلِ نَاقِص کے أمْر میں، آخری حَرفِ عِلّت حذف ہوجاتا ہے۔
جیسے | اُدْعُ | ، اِخْشَ، اِمْشِ، | اُتْلُ | اِرْمِ، اِسْقِ، اِغْنَ وغیرہ

۷۔ فِعْلِ نَاقِص سے | اِسْمِ ظَرْف | ، مَفْعَلٌ کے وزن پر | "مَفْعیٰ" | آتا ہے۔
جیسے مَأْویٰ، | مَرْجیٰ | ، مَدْعیٰ، مَبْنیٰ | مَثْویٰ | ، مَرْعیٰ (چراگاہ)

۸۔ فِعْلِ نَاقِص سے اِسْمِ آلہ، مِفْعَلٌ کے وزن پر | "مِفْعیٰ" | آتا ہے۔
جیسے | مِدْعیٰ | مِبْنیٰ وغیرہ

۹۔ فِعْلِ نَاقِص سے | اسم تفضیل (مذکر) اَدْعیٰ، | اَدْعَیَانِ، اَدْعَوْنَ، | اسم تفضیل (مونث) | دُعْیٰ، دُعْیَیَانِ، دُعْیَیَاتٌ۔ کے وزن پر آتے ہیں۔

۱۰۔ مشق کے لیے ہم نے، ابواب علیحدہ کرکے، بہت سی مثالیں دے دی ہیں تاکہ طالب علم کو نئے الفاظ کا علم ہوجائے اور تبدیلیوں پر مہارت بھی حاصل ہوجائے۔

۱۱۔ ناقص کا | فِعْلِ مجزوم | یَدْعُ کے وزن پر آتا ہے۔
جیسے: لَمْ یَدْعُ، لَمْ یَبْلُ، لَمْ یَتْلُ، | لَمْ یَخْلُ |

۱۲۔ ناقص کا | فِعْلِ منصوب | ، یَدْعُوَ کے وزن پر آتا ہے۔
جیسے: لَنْ یَدْعُوَ، لَنْ یَبْلُوَ، لَنْ یَتْلُوَ، | لَنْ یَخْلُوَ |

فِعلِ نَاقِص کی مشق (بَابِ نَصَرَ سے)

معانی	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
پکارنا	دَعَا	یَدْعُو	اُدْعُ	دَاعٍ	مَدْعُوٌّ	دُعَاءٌ
ظاہر ہونا	بَدَیٰ					بُدُوٌّ
آزمانا	بَلَا					بَلَاءٌ
پیچھے چلنا	تَلَا					تُلُوٌّ
پڑھنا	تَلَا					تِلَاوَةٌ
ملک سے نکلنا	جَلَا					جَلَاءٌ
چلنا	خَطَا					خَطْوٌ
خالی ہونا	خَلَا					خَلَاءٌ
ڈھیلا پڑنا۔پھیلانا	دَحَا					دَحْيٌ
نزدیک ہونا	دَنَا					دَنَاوَةٌ
ہوا میں بکھیر دینا	ذَرَا					ذَرْوٌ
بڑھنا	رَبَا					رُبُوٌّ
اُمید رکھنا	رَجَا					رَجَاءٌ
بڑھنا، اہل ہونا	زَکَا					زَکَاءٌ
غافل ہوجانا	سَهَا					سَهْوٌ
خواہش کرنا	شَهَا					شَهْوَةٌ

فِعلِ نَاقِص کی مشق (بَابِ ضَرَبَ سے)

معانی	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	اَلْمَصْدَر
ہدایت دینا	هَدٰی	يَهْدِی	إِهْدِ	هَادٍ	مَهْدِيٌّ	هُدًی
اعتدال سے ہٹنا	بَغٰی					بَغْيٌ
رونا	بَكٰی					بُكَاءٌ
تعمیر کرنا	بَنٰی					بِنَايَةٌ
جاری ہونا۔چلنا	جَرٰی					جَرْيٌ
پورا بدلہ دینا	جَزٰی					جَزَاءٌ
گناہ کرنا۔میوہ توڑنا	جَنٰی					جِنَايَةٌ
حمایت کرنا	حَمٰی					حِمَايَةٌ
جاننا	دَرٰی					دِرَايَةٌ
پھینکنا، تیر چلانا	رَمٰی					رِمَايَةٌ
زنا کرنا	زَنٰی					زِنَاءٌ
رات کا سفر کرنا	سَرٰی					سِرَايَةٌ
بیچنا	شَرٰی					شِرَاءٌ
بیماری دور کرنا	شَفٰی					شِفَاءٌ
نافرمانی کرنا	عَصٰی					عِصْيَانٌ
پانی پلانا	سَقٰی					سَقْيٌ
حکم دینا۔فیصلہ دینا	قَضٰی					قَضَاءٌ

فعل ناقص کی مشق (باب سَمِعَ سے)

معانی	مَاضِي	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
ڈرنا، ناپسند کرنا	خَشِيَ	يَخْشَى	إِخْشَ	خَاشٍ	مَخْشِيٌّ	خَشْيَةٌ
امیر ہونا	غَنِيَ					غَنَاءٌ
باقی رہنا	بَقِيَ					بَقَاءٌ
ننگے پاؤں چلنا	حَفِيَ					حَفًا
گرم ہونا	حَمِيَ					حَمِيٌّ
ذلیل ہونا	خَزِيَ					خِزْيَةٌ
چھپانا	خَفِيَ					خِفْيَةٌ
آسودہ ہونا	رَخِيَ					رَخَاءٌ
ہلاک ہونا	رَدِيَ					رَدًى
راضی ہونا	رَضِيَ					رِضْوَانٌ
چڑھنا	رَقِيَ					رُقِيٌّ
بدحال ہونا	شَقِيَ					شَقَاءٌ
آگ میں بھونا جانا	صَلِيَ					صَلًى
ننگا ہونا	عَرِيَ					عُرْيَةٌ
بلند ہونا	عَلِيَ					عَلَاءٌ
اندھا ہونا	عَمِيَ					عَمًى

۱۔ فعل ناقص (ماضی) کی صرف کبیر

مادّہ	وَاحِدٌ مذکر	غائب مُثنّٰی مذکر	غائب جمع مذکر	غائب واحد مؤنث	غائب مثنّٰی مؤنث	جمع مونث غائب
د ع و	دَعَا	دَعَوَا	دَعَوْا	دَعَتْ	دَعَتَا	دَعَوْنَ
ب ل و						
د ن و						
ذ ک و						
ش ک و						
ت ل و						
آ ل و						
ر ب و						
ر م ی	رَمٰی	رَمَیَا	رَمَوْا	رَمَتْ	رَمَتَا	رَمَیْنَ
ہ د ی						
ب غ ی						
ب ک ی						
ج ز ی						
س ق ی						
ع ص ی						

۲۔ فعلِ ناقص ماضی کی صرف کبیر

مادّہ	حاضر واحد مذکر	حاضر واحد مونث	حاضر مثنیٰ مذ+مث	حاضر جمع مذکر	حاضر جمع مونث	واحد متکلم مذ+مث	جمع متکلم مذ+مث
د ع و	دَعَوْتَ	دَعَوْتِ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُمْ	دَعَوْتُنَّ	دَعَوْتُ	دَعَوْنَا
ب ل و							
ت ل و							
آ ل و							
د ن و							
ر ب و							
ذ ک و							
ر م ی	رَمَيْتَ	رَمَيْتِ	رَمَيْتُمَا	رَمَيْتُمْ	رَمَيْتُنَّ	رَمَيْتُ	رَمَيْنَا
ھ د ی							
ب غ ی							
ب ق ی							
ج ز ی							
ع ص ی							
س ق ی							

۲۔ فعل ناقص (مضارع) کی صرف کبیر

مادہ	حاضر واحد مذکر	حاضر واحد مؤنث	حاضر مثنیٰ مذ+مث	حاضر جمع مذکر	حاضر جمع مونث	واحد متکلم مذ+مث	جمع متکلم مذ+مث
د ع و	تَدْعُوْ	تَدْعِيْنَ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوْنَ	تَدْعُوْنَ	أَدْعُوْ	نَدْعُوْ
ب ل و							
ت ل و							
آ ل و							
د ن و							
ر ب و							
ز ک و							
ر م ی	تَرْمِيْ	تَرْمِيْنَ	تَرْمِيَانِ	تَرْمُوْنَ	تَرْمِيْنَ	أَرْمِيْ	نَرْمِيْ
ہ د ی							
ب غ ی							
ز ن ی							
ب ک ی							
ج ز ی							

فعل ناقص مضارع کی صرف کبیر

مادّہ	واحد مذکر غائب	مثنیٰ مذکر غائب	جمع مذکر غائب	واحد مونث غائب	مثنیٰ مونث غائب	جمع مونث غائب
د ع و	یَدْعُو	یَدْعُوَانِ	یَدْعُوْنَ	تَدْعُوْ	تَدْعُوَانِ	یَدْعُوْنَ
ب د و						
ج ف و						
ج ل و						
آ ط و						
د ح و						
ذ ر و						
ر ب و						
ش ہ و						
ر م ی	یَرْمِی	یَرْمِیَانِ	یَرْمُوْنَ	تَرْمِی	تَرْمِیَانِ	یَرْمِیْنَ
ہ د ی						
ب غ ی						
ب ک ی						
ج ر ی						
ج ز ی						

۳۔ فِعَلِ نَاقِص أَمْر کی صرف کبیر

مادّہ	واحد مذکر	واحد مؤنث	جمع مذکر	مثنی مذکر مؤنث	جمع مؤنث
د ع و	أُدْعُ	أُدْعِي	أُدْعُوا	أُدْعُوَا	أُدْعُوْنَ
ب د و					
ب ل و					
ت ل و					
ج ف و					
آ ل و					
د ن و					
ر ب و					
ر ج و					
ر م ی	إِرْمِ	إِرْمِي	إِرْمُوْا	إِرْمِيَا	إِرْمِيْنَ
ہ د ی					
ب غ ی					
ب ق ی					
ز ن ی					
ش ر ی					

ناقص کی قرآنی مثالیں

دَعَا ۔ یَدْعُوْ ۔ اُدْعُ ۔ باب نَصَرَ

۱۔ (هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ) (آل عمران : ۳۸)

"یہ حال دیکھ کر زکریاؑ نے اپنے رب کو پکارا۔"

یہاں فعل ماضی دَعَا استعمال ہوا ہے۔

۲۔ (أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ)

"پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے، میں اس کی پکار سنتا اور جواب دیتا ہوں۔"

اس مثال میں دعوۃ مصدر ہے۔ الداعی، اسم فاعل ہے اور دعا فعل ماضی ہے۔

۳۔ (فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا) (الزمر : ۴۹)

"یہی انسان جب ذرا سی مصیبت اسے چھو جاتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے۔"

۴۔ (فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا) (الاعراف : ۱۸۹)

"پھر وہ جب بوجھل ہوگئی تو دونوں نے مل کر اپنے رب سے دُعا کی۔"

یہاں مثنّٰی فعل ماضی دَعَوَا استعمال ہوا ہے۔

۵۔ (اِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ) (العنکبوت : ۶۵)

"جب یہ لوگ کشتی پر سوار ہوتے ہیں، تو اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اس سے دُعا مانگتے ہیں۔"

۶۔ (قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا) (نوح : ۵)

"حضرت نوحؑ نے کہا ! اے میرے رب ! میں نے اپنی قوم کے لوگوں کو شب و روز پکارا۔"

۷۔ (فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوْا لَهُمْ) (الکھف : ۵۲)

"قیامت کے دن یہ ان کو پکاریں گے، مگر وہ ان کی مدد کو نہ آئیں گے۔"

۸۔ (قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ أَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ) (یوسف : ۱۰۸)

"کہہ دو! میرا راستہ تو یہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔"

یہاں فعل مضارع واحد متکلم أَدْعُوْٓا استعمال ہوا ہے۔

۹۔ (وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ) (القصص : ۸۸)

" اللہ کے ساتھ، کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو۔"

یہ لائے نہی سے مجزوم فعل مضارع لَا تَدْعُ ہے۔ واؤ حذف ہوگئی ہے۔

۱۰۔ (فَلْيَدْعُ نَادِيَه ٥ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ) (العلق : ۱۷، ۱۸)

یہ لام امر کی وجہ سے مضارع فَلْيَدْعُ مجزوم ہے۔ واؤ (و) حذف ہوگئی ہے۔

" وہ اپنے حامیوں کی ٹولی کو بلالے، ہم بھی عذاب کے فرشتوں کو بلالیں گے۔"

۱۱۔ (لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلٰهًا) (الکھف : ۱۴)

" یہ نَدْعُوَ لن کی وجہ سے منصوب ہے۔"

" ہم اسے چھوڑ کر کسی دوسرے معبود کو ہرگز نہیں پکاریں گے۔"

۱۲۔ (وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْ أَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ) (غافر : ۲۶)

یہ بھی لام امر کی وجہ سے مجزوم فعل مضارع وَلْيَدْعُ کی مثال ہے۔

" اور فرعون نے کہا! چھوڑ دو مجھے۔ میں موسیٰ کو قتل کیے دیتا ہوں اور وہ پکار دیکھے اپنے رب کو۔"

۱۳۔ (اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ) (النحل : ۱۲۵)

" اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ دعوت دو۔"

یہ اُدْعُ فِعْلِ امر واحد کی مثال ہے۔

۱۴۔ (وَقَالَ رَبُّكُمُ اُدْعُوْنِيْٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ) (غافر : ۶۰)

" اور تمہارا رب کہتا ہے۔ مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔"

یہ اُدْعُوْنِیْ فعلِ امر جمع کی مثال ہے۔

۱۵۔ (وَلَا یَأْبَ الشُّھَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا) (البقرۃ: ۲۸۲)

" اور گواہوں کو جب بُلایا جائے تو انہیں انکار نہیں کرنا چاہیے۔

یہ دُعُوْا فعل مجہول کی مثال ہے۔

۱۶۔ (اِذَا دُعِیَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ کَفَرْتُمْ) (غافر: ۱۲)

" جب اکیلے اللہ کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم ماننے سے انکار کر دیتے تھے "

یہ دُعِیَ بھی فعل مجہول کی مثال ہے۔

۱۷۔ (کُلُّ اُمَّۃٍ تُدْعٰی اِلٰی کِتَابِھَا) (الجاثیہ: ۲۸)

" (اس دن) ہر امت کو پکارا جائے گا کہ آئے اور اپنا نامۂ اعمال دیکھے "

یہ تُدْعٰی مونث مضارع مجہول واحد کی مثال ہے۔

۱۸۔ (وَھُوَ یُدْعٰی اِلَی الْاِسْلَامِ) (الصف: ۷)

جبکہ اسے اسلام کی طرف دعوت دی جا رہی ہو "

یہ یُدْعٰی مذکر مضارع مجہول واحد کی مثال ہے۔

۱۹۔ (اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ) (النحل: ۱۲۵)

" اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ دعوت دو "

یہ اُدْعُ فعل امر واحد کی مثال ہے۔

۲۰۔ (اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَھَارًا) (نوح: ۵) " میں نے اپنی قوم کو، شب و روز پکارا "

یہ دَعَوْتُ فعل ماضی واحد متکلم کی مثال ہے۔

☆ عَفٰی - یَعْفُوْ - اُعْفُ - باب نَصَرَ

۲۱۔ (ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْکُمْ) (البقرۃ: ۵۲) " اس پر بھی ہم نے تمہیں معاف کر دیا "

یہ عَفَوْنَا فعل ماضی جمع کی مثال ہے۔

٭ رَمٰی - یَرْمِی - اِرْمِ - باب ضَرَبَ

۲۲۔ (وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی)

"اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے نہیں پھینکا، بلکہ اللہ نے پھینکا"

۲۳۔ (اِنَّھَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ کَالْقَصْرِ) (المرسلات: ۳۲)

"وہ آگ، محل جیسی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکے گی"

۲۴۔ (وَمَنْ یَّکْسِبْ خَطِیْئَۃً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ یَرْمِ بِہٖ بَرِیْئًا) (النساء ۱۱۲)

"اور جس نے کوئی خطا یا گناہ کر کے، اس کا الزام کسی بے گناہ پر تھوپ دیا"

یہاں جزائیہ جملے کا فعل مضارع یَرْمِ بھی مجزوم ہے یا حذف ہوگئی ہے۔

۲۵۔ (وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ) (النور: ۴)

"اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں"

بَغٰی - یَبْغِی - اِبْغِ - بَابِ ضَرَبَ

۲۶۔ (اِنَّ قَارُوْنَ کَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰی فَبَغٰی عَلَیْھِمْ) (القصص: ۷۶)

"یہ ایک واقعہ ہے کہ قارون، موسیٰ کی قوم کا ایک شخص تھا، پھر وہ اپنی قوم کے خلاف سرکش ہوگیا"

۲۷۔ (فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰھُمَا عَلَی الْاُخْرٰی) (الحجرات: ۹)

"پھر اگر ان میں سے، ایک گروہ، دوسرے گروہ پر زیادتی کرے"

۲۸۔ (وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزْقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ) (الشوریٰ: ۲۷)

"اگر اللہ اپنے سب بندوں کو کھلا رزق دے دیتا، تو وہ زمین میں سرکشی کا طوفان برپا کر دیتے ہیں"

۲۹۔ (وَ لَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ) (القصص: ۷۷)

"اور (اے قارون) زمین پر فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر!"

۳۰۔ (قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ) (الکهف: ۶۴)

"حضرت موسیٰؑ نے کہا! اسی کی تو ہمیں تلاش تھی"

۳۱۔ (أَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ) (آل عمران: ۸۳)

"اب کیا یہ لوگ اللہ کی اطاعت کا طریقہ چھوڑ کر کوئی اور طریقہ چاہتے ہیں۔

☆ سَقٰى۔ يَسْقِي۔ اِسْقِ۔ باب ضَرَبَ

۳۲۔ (وَ سَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا) (الانسان: ۲۱)

"اُن کا رب ان کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا"

یہاں فعل ماضی سَقٰى استعمال ہوا ہے۔

☆ قَضٰى۔ يَقْضِي۔ اِقْضِ۔ باب ضَرَبَ

۳۳۔ (وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ) (الاسراء: ۲۳)

"تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو مگر صرف اس کی"

یہاں فعل ماضی قَضٰى استعمال ہوا ہے۔

☆ مَشٰى۔ يَمْشِي۔ اِمْشِ۔ باب ضَرَبَ

۳۴۔ (وَ لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا) (الاسراء: ۳۷)

"اور زمین میں اکڑ کر نہ چلو"

یہاں تَمْشِ میں لائے نہی کی وجہ سے تَمْشِيْ، کی "ی" حذف ہو گئی ہے۔

☆ قَضٰى۔ يَقْضِي۔ اِقْضِ۔ باب ضَرَبَ

۳۵۔ (فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِي هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا) (طٰهٰ: ۷۲)

"تو جو کچھ کرنا چاہے کرے تو زیادہ سے زیادہ بس اس دنیا کی زندگی کا فیصلہ کر سکتا ہے"

یہاں اِقْضِ، فِعْلِ اَمْر ہے۔ قَاضٍ، اسم فاعل ہے اور تَقْضِیْ، فعل مضارع معروف ہے

☆ کَفٰی - یَکْفِیْ - اِکْفِ - باب ضَرَبَ

۳۶۔ (أَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ) (الزمر: ۳۶)

"کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے"

یہاں کَافٍ، اسم فاعل ہے۔

☆ طَغٰی - یَطْغٰی - اِطْغَ - باب فَتَحَ

۳۷۔ (اِذْھَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّہٗ طَغٰی) (طٰہٰ: ۲۴)

"فرعون کے پاس جاؤ۔ وہ سرکش ہو گیا ہے"

☆ سَعٰی - یَسْعٰی - اِسْعَ - باب فَتَحَ

۳۸۔ (فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ) (الجمعۃ: ۹) "اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو"

☆ رَضِیَ - یَرْضٰی - اِرْضَ - باب سَمِعَ

۳۹۔ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ رَضُوْا عَنْہُ) (المائدۃ: ۱۱۹)

"اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ راضی ہوئے اللہ سے"

☆ خَشِیَ - یَخْشٰی - اِخْشَ - باب سَمِعَ

۴۰۔ (ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ) (البینۃ: ۸)

"یہ سب کچھ ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنے رب کا خوف کیا ہو"

۴۱۔ (اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا) (فاطر: ۲۸)

"حقیقتاً صرف علم رکھنے والے ہی اللہ سے ڈرتے ہیں (اُس کے بندوں میں سے)"

سبق نمبر ۱۲۸

فِعلِ مَهمُوز

۱۔ [فِعلِ مَهمُوز] اس فعل کو کہتے ہیں جس کے حُرُوف اصلی میں کہیں هَمزَہ آئے۔
هَمزَہ ، فِعلِ ثُلاثِی مُجرّد کے آغاز، وسط اور آخر میں آسکتا ہے۔

۱۔ [مَهمُوزُ الفَاء] اگر پہلا حرف، هَمزَہ ہو تو اُسے مهموز الفاء، فعل کہتے ہیں۔ جیسے أَكَلَ، أَمَرَ، أَخَذَ [أَذِنَ] أَثَرَ ، أَسِفَ وغیرہ

۲۔ [مَهمُوزُ العَين] اگر درمیانی حَرف، هَمزَہ ہو تو اُسے مَهمُوزُ العَين فعل کہتے ہیں۔ جیسے سَأَلَ ، بَئِسَ، [دَأَبَ] سَئِمَ ، رَءَفَ ، ذَءَمَ۔

۳۔ [مَهمُوزُ اللَّام] اگر آخری حَرف هَمزَہ ہو تو اُسے [مَهمُوز اللَّام] فِعل کہتے ہیں۔ جیسے قَرَءَ ، بَدَءَ ، [نَبَأَ] دَرَءَ ، مَلَأَ ، بَرِئَ وغیرہ

۲۔ فِعلِ مَهمُوز میں بھی فعل ناقص کی طرح بعض حروف کو حذف کیا جاسکتا ہے۔

جیسے (باب فَتَحَ سے) سَئَلَ ۔ يَسئَلُ ۔ إِسئَلْ یہاں امر ہے۔

([إِسئَلْ] کے بجائے [سَلْ] بھی جائز ہے۔

(باب نَصَرَ سے) أَمَرَ ۔ يَأْمُرُ ۔ أُءْمُرْ یہاں امر ہے۔

(أُءْمُرْ کے بجائے [مُرُوا] بھی جائز ہے۔)

۱۔ مَهمُوز کا فِعلِ أَمْر، جملے کے آغاز میں، هَمزَہ کے حذف کے ساتھ استعمال ہوگا۔ جیسے۔

[سَلْ] بَنِي إِسْرَائِيلَ، [مُرُوا] صِبيَانَكُم بِالصَّلوٰةِ إِذَا بَلَغُوا سَبعًا۔

۲۔ فعل أَمْر مهموز ، اگر جملے کے وسط میں ہو تو، هَمزَہ حذف نہیں ہوگا۔

جیسے [فَاسئَلُوا] أَهلَ الذِّكرِ (یہاں سَلْ کا استعمال صحیح نہیں۔)

۳۔ باب کَرُمَ کے مَھْمُوز اَفْعَال کا فَاعِل نَعِیْلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔
جیسے أَصِیْلٌ ، أَمِیْنٌ أَدِیْبٌ وغیرہ

ورنہ عام قاعدے کے مطابق دیگر ابواب سے فَاعِل کے وزن پر آتا ہے۔
جیسے آكِلٌ ، آجِرٌ ، آذِنٌ ، آمِرٌ ، آثِمٌ وغیرہ۔

۴۔ مھموز کے فِعْلِ أَمْر کے اوزان یہ ہیں: كُلْ، كُلِي، كُلَا، كُلُوا ، كُلْنَ

فِعْلِ مَهْمُوزُ الْفَاء کی مشق (باب نَصَرَ سے)

مشق: خالی خانوں کو پُر کیجیے:-

المصدر	مَفْعُول	فَاعِل	أَمْر	مُضَارِع	مَاضِي	معانی
أَكْلٌ	مَأْكُولٌ	آكِلٌ	كُلْ	يَأْكُلُ	أَكَلَ	کھانا
أَجْرٌ					أَجَرَ	مزدوری دینا
أَخْذٌ					أَخَذَ	لینا
أَمْرٌ					أَمَرَ	حکم دینا

فِعْلِ مَهْمُوزُ الْفَاء کی مشق (باب سَمِعَ سے)

مشق: خالی خانوں کو پُر کیجیے:

الْمَصْدَر	مَفْعُول	فَاعِل	أَمْر	مُضَارِع	مَاضِي	معانی
إِثْمٌ	مَأْثُومٌ	آثِمٌ	إِيْثَمْ	يَأْثَمُ	أَثِمَ	گنہ گار ہوا
إِذْنٌ					أَذِنَ	اجازت دینا
أَسَفٌ					أَسِفَ	رنجیدہ ہونا
أَلَمٌ	مَأْلُومٌ	آلِمٌ	إِءْلَمْ	يَأْلَمُ	أَلِمَ	تکلیف پانا

بے خوف ہونا	أَمِنَ					أَمْنٌ
مانوس ہونا	أَنِسَ					أَنْسٌ
قریب ہونا	أَزِفَ					أَزْفٌ

فعل مہموز العین کی مشق (باب فَتَحَ سے)

معانی	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	اَلْمَصْدَر
پوچھنا	سَأَلَ	يَسْأَلُ	سَلْ	سَائِلٌ	مَسْؤُلٌ	سُؤَالٌ
نقصان دینا	شَأَمَ					شَأْمٌ
برائی بیان کرنا	ذَأَمَ					ذَأْمٌ
مہربان ہونا	رَأَفَ					رَأْفَةٌ
گڑگڑانا	جَأَرَ		جَرْ			جَأْرٌ

مہموز العین باب سَمِعَ سے

اکتا جانا	سَئِمَ	يَسْئَمُ	إِسْئَمْ	سَائِمٌ	مَسْئُومٌ	سَأْمٌ
سخت غریب و محتاج ہونا	بَئِسَ	يَبْئَسُ	إِبْئَسْ	بَائِسٌ	مَبْئُوسٌ	بَأْسٌ

مَهْمُوزُ الْعَيْن بَاب كَرُمَ سے

سخت ہونا، بہادر ہونا	بَؤُسَ	يَبْؤُسُ				بَأْسٌ

فعل مهموز اللام کی مشق (باب فَتَحَ سے)

مشق: خالی خانوں کو پُر کیجیے۔ نئے الفاظ کو یاد کیجیے۔

اَلْمَصْدَر	مَفْعُول	فَاعِل	أَمْر	مُضَارِع	مَاضِی	معانی
بَدْءٌ	مَبْدُوْءٌ	بَادِئٌ	إِبْدَأْ	يَبْدَأُ	بَدَأَ	ابتدا کرنا
بَرْأٌ					بَرَأَ	پیدا کرنا
خَبْأٌ					خَبَأَ	چھپانا
خَسْأٌ					خَسَأَ	کمزور درماندہ پڑنا
دَرْءٌ					دَرَءَ	رفع کرنا۔ ہٹانا
ذَرْءٌ					ذَرَءَ	پیدا کرنا۔ بڑھانا
عَبْأٌ					عَبَأَ	مہیا کرنا۔ پرواکرنا
قُرْآنٌ					قَرَءَ	پڑھنا
كَلْأٌ					كَلَأَ	حفاظت سے رکھنا
لَجْأٌ					لَجَأَ	پناہ لینا
مَرَاءَةٌ					مَرَءَ	خوشگوار ہونا
مَلْأٌ					مَلَأَ	بھرنا
نَبْأٌ					نَبَأَ	خبر دینا
نَشْأَةٌ					نَشَأَ	نشوونما، بڑھنا
شَيْءٌ					شَاءَ	مجبور کرنا۔ ڈالنا

مَهْمُوزُ اللَّام، بَابِ سَمِعَ سے

خلاصی	بَرِئَ	يَبْرَأُ				بَرَاءَةٌ
گناہ کرنا، غلطی کرنا	خَطِئَ					خَطْأٌ
گرمی حاصل کرنا	دَفِئَ					دَفَاءَةٌ
پیاسے ہونا	ظَمِئَ					ظَمْأٌ
ہنسی اُڑانا	هَزِئَ					هُزْءٌ

مَهْمُوزُ اللَّام بَاب نَصَرَ سے

اپنے اوپر لانا	بَآءَ	يَبُوْءُ				بَوْءٌ
بدنامی، دھبہ لگنا	سَآءَ					سَوْءٌ
روشن ہونا	ضَاءَ					ضَوْءٌ

مَهْمُوزُ اللَّام بَاب كَرُمَ سے

کچلنا	بَطُؤَ	يَبْطُؤُ				بَطْأٌ
گرم ہوجانا	دَفُؤَ	يَدْفُؤُ				دَفَاءَةٌ

۱- فعل مہموز (ماضی) کی صرف کبیر

مادّہ	واحد مذکر غائب	مُثنّٰی غائب	جمع مذکر غائب	غائب واحد مونث	غائب مثنّٰی مؤنث	جمع مؤنث غائب	واحد متکلم	جمع متکلم
أ ک ل	أَكَلَ	أَكَلَا	أَكَلُوا	أَكَلَتْ	أَكَلَتَا	أَكَلْنَ	أَكَلْتُ	أَكَلْنَا
أ ج ر								
أ آ ذ								
أ م ر								
أ م ل								
س ء ل	سَئَلَ	سَئَلَا	سَئَلُوا	سَئَلَتْ	سَئَلَتَا			سَئَلْنَ
ش أ م								
ذ ء م								
ر ء ف								
ج ء ر								
ب د أ	بَدَأَ	بَدَأَا	بَدَؤُوا	بَدَأَتْ	بَدَأَتَا			بَدَأْنَ
د ر أ								
ن ب أ								
ن ش أ								
م ل أ								
ق ر ء								

فعل مهموز (ماضی) کی صرفِ کبیر

مادّہ	حاضر واحد مذکر	حاضر واحد مؤنث	حاضر مثنیٰ مذ+مث	حاضر جمع مذکر	حاضر جمع مؤنث	واحد متکلم مذ+مث	جمع متکلم مذ+مث
أ ک ل	أَكَلْتَ	أَكَلْتِ	أَكَلْتُمَا	أَكَلْتُمْ	أَكَلْتُنَّ	أَكَلْتُ	أَكَلْنَا
أ ج ر							
أ آ ذ							
أ م ر							
أ م ل							
س ء ل	سَئَلْتَ	سَئَلْتِ	سَئَلْتُمَا	سَئَلْتُمْ	سَئَلْتُنَّ	سَئَلْتُ	سَئَلْنَا
ش ء م							
ذ ء م							
ر ء ف							
ج ء ر							
ب د أ	بَدَأْتَ	بَدَأْتِ	بَدَأْتُمَا	بَدَأْتُمْ	بَدَأْتُنَّ	بَدَأْتُ	بَدَأْنَا
د ر ء							
ق ر ء							
م ل ء							
ن ب ء							

۲- فعل مہموز (مضارع) کی صرفِ کبیر

مادّہ	واحد مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	مثنیٰ حاضر مذ+مث	جمع مذکر حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد متکلم مذ+مث	جمع متکلم مذ+مث
أ ک ل	تَأْكُلُ	تَأْكُلِيْنَ	تَأْكُلَانِ	تَأْكُلُوْنَ	تَأْكُلْنَ	آكُلُ	نَأْكُلُ
أ ج ر							
ا خ ذ							
أ م ر							
أ م ل							
س ء ل	تَسْئَلُ	تَسْئَلِيْنَ	تَسْئَلَانِ	تَسْئَلُوْنَ	تَسْئَلْنَ	أَسْئَلُ	نَسْئَلُ
ش ء م							
ذ ء م							
ر ء ف							
ج ء ر							
ب د أ	تَبْدَأُ	تَبْدَئِيْنَ	تَبْدَآنِ	تَبْدَؤُوْنَ	تَبْدَأْنَ	أَبْدَأُ	نَبْدَأُ
د ر ء							
ق ر ء							
م ل ء							
ن ب ء							

فعل مہموز (مضارع) کی صرف کبیر

مادّہ	واحد مذکر غائب	مثنیٰ مذکر غائب	جمع مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	مثنیٰ مؤنث غائب	جمع مؤنث غائب
أ ک ل	یَأْکُلُ	یَأْکُلَانِ	یَأْکُلُوْنَ	تَأْکُلُ	تَأْکُلَانِ	یَأْکُلْنَ
أ ج ر						
أ خ ذ						
أ م ر						
أ م ل						
س ء ل	یَسْئَلُ	یَسْئَلَانِ	یَسْئَلُوْنَ	تَسْئَلُ	تَسْئَلَانِ	یَسْئَلْنَ
ش ء م						
ذ ء م						
ر ء ف						
ج ء ر						
ب د أ	یَبْدَأُ	یَبْدَأَانِ	یَبْدَؤُوْنَ	تَبْدَأُ	تَبْدَأَانِ	یَبْدَأْنَ
د ر ء						
ب ر ء						
آ ب ء						
آ س ء						

۳۔ فعل مَهْمُوز أَمْر کی صرفِ کبیر

مادّہ	واحد مذکر	مثنّٰی مذ+مث	جمع مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث
أ ک ل	کُلْ	کُلَا	کُلُوْا	کُلِی	کُلْنَ
أ ج ر					
أ خ ذ					
أ م ر					
أ م ل					
س ء ل	سَلْ	سَلَا	سَلُوْا	سَلِی	سَلْنَ
ش ء م					
ذ ء م					
ر ء ف					
ج ء ر					
ب د أ	إِبْدَأْ	إِبْدَءَا	إِبْدَؤُوْا	إِبْدَئِی	إِبْدَأْنَ
د ر ء					
م ل ء					
ق ر ء					
ن ش ء					
ن ب ء					

مھموز کی قرآنی مثالیں۔باب نصر سے

۱۔ أَمَرَ۔ يَأْمُرُ۔ مُرْ باب نصر سے ہے۔

(وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ) (طٰہٰ: ۱۳۲)

"اپنے اہل وعیال کو نماز کی تلقین کرو۔"

٭ یہاں مُرْ فعلِ امر واحد استعمال ہوا ہے۔

۲۔ أَخَذَ۔ يَأْخُذُ۔ خُذْ باب نَصَرَ سے ہے۔

(يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ) (مریم: ۱۲)

"اے یحییٰ کتابِ الٰہی کو مضبوطی سے تھام لو۔"

٭ یہاں خُذْ فعلِ امر واحد استعمال ہوا ہے۔

۳۔ أَكَلَ۔ يَأْكُلُ۔ كُلْ باب نَصَرَ سے ہے۔

(وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا) (الاعراف: ۳۱)

"اور کھاؤ پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو۔"

٭ یہاں كُلُوا فعلِ امر جمع استعمال ہوا ہے۔

۴۔ (وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا) (البقرة: ۳۵)

"اور دونوں بفراغت جو چاہو (اس جنت) میں سے کھاؤ۔"

٭ یہاں فعلِ اَمر مثنّٰی كُلَا استعمال ہوا ہے۔

مھموز کی مثالیں۔ باب فَتَحَ سے

۵۔ سَأَلَ ۔ يَسْئَلُ ۔ سَلْ ۔ إِسْأَلْ باب فتح سے ہے۔

(فَاسْئَلُوْآ أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ) (الانبیا:۷)

"اگر تم لاعلم ہو تو اہلِ ذکر سے پوچھ لو"

٭ یہاں اسْئَلُوْآ فعل امر جمع استعمال ہوا ہے۔

۶۔ قَرَأَ ۔ يَقْرَأُ ۔ إِقْرَأْ باب فتح سے ہے۔

(إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ) (العلق:۱)

"پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا"

٭ یہاں إِقْرَأْ فعل امر واحد استعمال ہوا ہے۔

۷۔ نَبَأَ ۔ يَنْبَأُ ۔ نَبَأٌ باب فتح سے ہے۔

(عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيْمِ) (النبا:۲)

"ایک بڑی خبر کے بارے میں"

٭ یہاں النَّبَأُ مصدر استعمال ہوا ہے۔

سبق نمبر ۱۲۹

فِعلِ مُضَعَّف

۱۔ فِعْلِ مُضَعَّفْ یا مُضَاعَفْ اُس فعل کو کہتے ہیں جس میں عین کلمہ اور لام کلمہ، دونوں میں ایک ہی حرف کی تکرار ہو۔ یعنی دونوں ہم جنس حرف پر مشتمل ہوں۔

جیسے مَدَدَ میں دوسرا حرف بھی د ہے اور تیسرا بھی د ہے۔

۲۔ اِدْغام : جب دو مکرر حروف یکجا متحرک ہوں (جیسے مدَدَ میں) تو پہلے حرف کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔ (یعنی مَدَدَ = مَدَّ)۔

فِعلِ مُضَاعَفْ کے اس عمل کو اِدْغام کہتے ہیں۔

جیسے مَارِرٌ سے مَارْرٌ یعنی مَارٌّ (یہاں پہلے راء کو ساکن کر دیا)۔

اہلِ زبان خود بخود اس طرح کے تصرفات کر لیتے ہیں۔

۳۔ فِعلِ مُضَاعَفْ کی صورتیں مختلف ابواب میں حسب ذیل ہوتی ہیں۔

	فعل ماضی	مضارع	امر یا فعل امر
۱ بَابِ ضَرَبَ سے	فَرَّ	يَفِرُّ	اِفْرِرْ = فِرَّ
۲۔ بَابِ نَصَرَ سے	مَدَّ	يَمُدُّ	اُمْدُدْ = مُدَّ
۳۔ بَابِ سَمِعَ سے	مَسَّ	يَمَسُّ	اِمْسَسْ = مَسَّ
۴۔ بَابِ کَرُمَ سے	لَبَّ	يَلُبُّ	اُلْبُبْ = لُبَّ

فِعْلِ مُضَاعَف کا اِسْمِ فَاعِل

۴۔ فِعْلِ مُضَاعَف کا اِسْمِ فَاعِل، | فَالٌّ | کے وزن پر آتا ہے۔

(کیونکہ عَیْن کَلِمَہ اور لَام کَلِمَہ ایک ہی حرف ہیں۔)

جیسے مَادٌّ ، حَادٌّ ، هَامٌّ ، حَاسٌّ ، بَارٌّ وغیرہ

فِعْلِ مُضَاعَف کا اِسْمِ ظَرْف

۵۔ فِعْلِ مُضَاعَف کا اِسْمِ ظَرْف، مَفْعَلٌ کے وزن پر اِدْغَام کے بعد

۱۔ | مَفَلٌّ | کے وزن پر آتا ہے۔

جیسے مَحَلٌّ (اُترنے کی جگہ) ، | مَطَبٌّ | (علاج کی جگہ)

مَفَرٌّ (فرار ہونے کی جگہ)

۲۔ کبھی | مَفْعَلَةٌ | کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے | مَحَلَّةٌ | (ٹھہرنے کی جگہ)

فِعْلِ مُضَاعَف کا اسم أَفْعَلُ التَّفْضِيل

۶۔ فِعْلِ مُضَاعَف کا اسم أَفْعَلُ التَّفْضِيل، أَفْعَلُ کے بجائے | أَفَلُّ |

کے وزن پر آتا ہے۔

جیسے أَهَمُّ (أَهْمَمُ) ، أَشَدُّ (أَشْدَدُ)،

أَحَبُّ ، أَحَقُّ ، أَشَرُّ ، أَصَحُّ ، أَضَلُّ ، أَعَزُّ ، أَمَدُّ وغیرہ۔

فِعلِ مُضَعَّف کی مشق (بَابِ نَصَرَ سے)

معانی	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	المَصْدَر
بکھیرنا۔ پھیلانا	بَثَّ	يَبُثُّ	أُبْثُثْ	بَاثٌّ	مَبْثُوثٌ	بَثٌّ
نیک ہونا	بَرَّ					بَرٌّ
ریزہ ریزہ ہونا	كَسَّ					كَسٌّ
ہلاک ہونا	تَبَّ					تَبٌّ
گرانا، ڈالنا	تَلَّ					تَلٌّ
درخت کو اکھاڑنا	جَثَّ					جَثٌّ
عظمت کا ہونا	جَدَّ					جَدٌّ
ٹکڑے ٹکڑے ہونا	جَذَّ					جَذٌّ
زیادہ ہونا	جَمَّ					جَمٌّ
چھپ جانا	جَنَّ					جُنُونٌ
ارادہ کرنا	حَجَّ					حَجٌّ
تباہ کرنا	حَسَّ					حَسٌّ
گھیر لینا	حَفَّ					حَفٌّ
درست ہونا	حَقَّ					حَقٌّ
اُبھارنا	حَضَّ					حَضٌّ
حل کرنا، کھولنا	حَلَّ					حَلٌّ

فِعلِ مُضَعَّف کی مشق (بابِ ضَرَب سے)

خالی جگہوں کو پر کیجیے:

معانی	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	المَصْدَر
بلندی سے گرنا	خَرَّ	يَخِرُّ	إِخْرِرْ	خَارٌّ	مَخْرُورٌ	خُرُورٌ
کم ہونا ۔ ہلکا ہونا	خَفَّ					خِفَّةٌ
زمین پر آہستہ چلنا	دَبَّ					دَبِيبٌ
دب جانا ۔ کمزور ہونا	ذَلَّ					مَذَلَّةٌ
سڑا ہوا ۔ گلا ہوا	رَمَّ					رَمِيمٌ
پاؤں کا ڈگمگا جانا	زَلَّ					زَلٌّ
چھپنا، بہک جانا	ضَلَّ					ضَلَالَةٌ
سایہ برقرار رہنا	ظَلَّ					ظَلَالَةٌ
طاقت ور ہونا	عَزَّ					عِزَّةٌ
بری چیزوں سے بچنا	عَفَّ					عِفَّةٌ
بے خبر رہنا	غَرَّ					غَرَارَةٌ
ڈر سے بھاگنا	فَرَّ					فِرَارٌ
کم ہونا	قَلَّ					قِلَّةٌ
کمزور ہونا	كَلَّ					كَلَالَةٌ
پورا ہونا	تَمَّ					تَمَامٌ

مُضَعَّف کی مثالیں (بابِ فَتَحَ سے)

معانی	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	المَصْدَر
محتاج ہونا	خَصَّ	يَخُصُّ	إِخْصَصْ	خَاصٌّ	مَخْصُوصٌ	خَصَاصَةٌ
ناف میں تکلیف ہونا	سَرَّ					سَرَرٌ
بہرا ہونا	صَمَّ					صَمٌّ
بخل کرنا	ضَنَّ					ضَنٌّ
حلق میں اٹکنا	غَصَّ					غَصٌّ
ٹھنڈا ہونا۔ خوش ہونا	قَرَّ					قَرٌّ
سخت جھگڑالو ہونا	لَدَّ					لَدَادٌ
مزے دار ہونا	لَذَّ					لَذَاذَةٌ
ہاتھ سے چھونا	مَسَّ					مَسٌّ

۱۔ فِعلِ مُضَاعَف مَاضِی کی صرفِ کبیر

مادّہ	واحد مذکر غائب	مُثنّٰی مذکر غائب	جمع مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	مثنّٰی مؤنث غائب	جمع مؤنث غائب
م د د	مَدَّ	مَدَّا	مَدُّوا	مَدَّتْ	مَدَّتَا	مَدَدْنَ
ظ ن ن						
ح ق ق						
ح ل ل						
ح ج ج						
ع ز ز	عَزَّ	عَزَّا	عَزُّوا	عَزَّتْ	عَزَّتَا	عَزَزْنَ
ف ر ر						
ع ف ف						
آ ص ص	خصَّ	خَصَّا	خَصُّوا	خَصَّتْ	خَصَّتَا	خَصَصْنَ
س ر ر						
ل ذ ذ						
غ ض ض						
ص م م						
م س س						

فعل مضاعف ماضی کی صرفِ کبیر

مادّہ	واحد مذکر حاضر	واحد مونث حاضر	مثنی حاضر مذ+مث	جمع مذکر حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد متکلم مذ+مث	جمع متکلم مذ+مث
م دد	مَدَدْتَ	مَدَدْتِ	مَدَدْتُمَا	مَدَدْتُمْ	مَدَدْتُنَّ	مَدَدْتُ	مَدَدْنَا
ظ ن ن							
ح ق ق							
ح ل ل							
ح ج ج							
ع زز	عَزَزْتَ	عَزَزْتِ	عَزَزْتُمَا	عَزَزْتُمْ	عَزَزْتُنَّ	عَزَزْتُ	عَزَزْنَا
ض ل ل							
ف رر							
غ رر							
ز ل ل							
خ ص ص	خَصَصْتَ	خَصَصْتِ	خَصَصْتُمَا	خَصَصْتُمْ	خَصَصْتُنَّ	خَصَصْتُ	خَصَصْنَا
غ ض ض							
م س س							
ق رر							
س رر							

۲۔ فعل مضاعف (مضارع) کی صرف کبیر

مادّہ	واحد مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	مثنیٰ مؤنث حاضر	جمع مذکر حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد متکلم مذ+مث	جمع متکلم مذ+مث
م دد	تَمُدُّ	تَمُدِّيْنَ	تَمُدَّانِ	تَمُدُّوْنَ	تَمْدُدْنَ	أَمُدُّ	نَمُدُّ
ظ ن ن							
ح ق ق							
ح ج ج							
ب ث ث							
ع ز ز	تَعِزُّ	تَعِزِّيْنَ	تَعِزَّانِ	تَعِزُّوْنَ	تَعْزِزْنَ	أَعِزُّ	نَعِزُّ
ز ل ل							
ف ر ر							
ض ل ل							
خ ص ص	تَخُصُّ	تَخُصِّيْنَ	تَخُصَّانِ	تَخُصُّوْنَ	تَخْصُصْنَ	أَخُصُّ	نَخُصُّ
ق ر ر							
غ ض ض							
س ر ر							

فعل مضاعف مضارع کی صرف کبیر

مادّہ	واحد مذکر غائب	مثنیٰ مذکر غائب	جمع مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	مثنیٰ مؤنث غائب	جمع مؤنث غائب
م د د	یَمُدُّ	یَمُدَّانِ	یَمُدُّونَ	تَمُدُّ	تَمُدَّانِ	یَمْدُدْنَ
ظ ن ن						
ت ب ب						
ح ل ل						
ع ز ز	یَعِزُّ	یَعِزَّانِ	یَعِزُّونَ	تَعِزُّ	تَعِزَّانِ	یَعْزِزْنَ
غ ر ر						
ف ر ر						
ع ف ف						
ظ ل ل						
خ ص ص	یَخُصُّ	یَخُصَّانِ	یَخُصُّونَ	تَخُصُّ	تَخُصَّانِ	یَخْصُصْنَ
ص م م						
غ ض ض						
م س س						
ق ر ر						

۳۔ فِعلِ مُضاعَف أمر کی صرفِ کبیر

مادّہ	واحد مذکر	مثنٰی مذکر + مؤنث	جمع مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث
م د د	مُدَّ	مُدَّا	مُدُّوا	مُدِّی	أُمْدُدْنَ
ظ ن ن					
ت ب ب					
ب ث ث					
ع ز ز	عِزَّ	عِزَّا	عِزُّوا	عِزِّی	إِعْزِزْنَ
غ ر ر					
ف ر ر					
غ ص ص					
ر م م					
غ ف ف					
خ ص ص	خَصَّ	خَصَّا	خَصُّوا	خَصِّی	إِخْصِصْنَ
ق ر ر					
غ ض ض					
غ ص ص					
ض ن ن					

فِعلِ مُضاعَف کی قرآنی مثالیں

❁ قَصَّ ۔ یَقُصُّ ۔ قُصَّ ۔ باب نَصَرَ سے ہے

۱۔ نَحنُ نَقُصُّ عَلَیکَ أَحسَنَ القَصَصِ (یوسف ۳)

"ہم بہترین پیرائے میں تم سے واقعات اور حقائق بیان کرتے ہیں"

۲۔ أُقصُص فعل امر ہے۔ لا تَقصُص فعل نہی ہے۔

لَا تَقصُص رُؤیَاکَ عَلٰی إِخوَتِکَ (یوسف : ۵)

"اپنا یہ (خواب) اپنے بھائیوں کو نہ سنانا"

❁ غَضَّ ۔ یَغُضُّ ۔ أُغضُض یا غُضَّ باب نَصَرَ سے ہے

۳۔ قُل لِلمُؤمِنِینَ یَغُضُّوا مِن أَبصَارِهِم (النور : ۳۰)

"مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں"

۴۔ (وَقُل لِلمُؤمِنَاتِ یَغضُضنَ مِن أَبصَارِهِنَّ) (النور : ۳۱)

"اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں"

❁ بَثَّ ۔ یَبُثُّ ۔ أُبثُث ۔ باب نَصَرَ سے ہے

۵۔ (وَ بَثَّ مِنهُمَا رِجَالًا کَثِیرًا وَنِسَاءً) (النساء : ۱)

"اور ان دونوں (آدمؑ و حوّا) سے بہت مرد و عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیے"

۶۔ (وَفِی خَلقِکُم وَمَا یَبُثُّ مِن دَابَّةٍ آیَاتٌ) (الجاثیہ : ۴)

"اور تمہاری پیدائش میں اور ان حیوانات میں جن کو اللہ پھیلا رہا ہے، بڑی نشانیاں ہیں"

۷۔ (یَومَ یَکُونُ النَّاسُ کَالفَرَاشِ المَبثُوثِ) (القارعة : ۴)

"وہ دن، جب لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے"

٨۔ (وَزَرَابِيُّ **مَبْثُوثَةٌ**) (الغاشیہ : ١٦)

" اور بچھائے گئے نفیس فرش ہوں گے " یہ اسم مفعول مؤنث ہے۔

٭ حَضَّ ۔ يَحُضُّ ۔ اُحْضُضْ باب نَصَرَ سے ہے

٩۔ (وَلَا **يَحُضُّ** عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ) (الماعون : ٣)

" اور جو مسکین کو کھانا دینے پر نہیں اکساتا "

٭ تَبَّ ۔ يَتُبُّ ۔ اُتْبُبْ باب نَصَرَ سے ہے

١٠۔ (**تَبَّتْ** يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ **تَبَّ**) (اللھب : ١)

" ٹوٹ گئے ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ نامراد ہوگیا "

١١۔ (وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ **تَبَابٍ**) (غافر : ٣٧)

" فرعون کی ساری چال بازی (اس کی اپنی)

تباہی کے راستے ہی میں صرف ہوئی۔

٭ فَرَّ ۔ يَفِرُّ ۔ اِفْرِرْ باب ضَرَبَ سے ہے

یہاں یہ بات نوٹ کیجئے کہ باب بدل گیا ہے۔

اوپر کی مثالیں باب نصر سے تھیں اور نیچے کی مثالیں باب ضرب سے ہیں۔

١٢۔ (كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ **فَرَّتْ** مِنْ قَسْوَرَةٍ) (المدثر : ٥٠، ٥١)

" گویا یہ جنگلی گدھے ہیں جو شیر سے ڈر کر بھاگ پڑے ہیں "

١٣۔ (**فَفَرَرْتُ** مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ) (الشعراء : ٢١)

" پھر میں تمہارے خوف سے بھاگ گیا "

١٤۔ (يَوْمَ **يَفِرُّ** الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ) (عبس : ٣٤)

" اس روز آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا "

۱۵۔ (لَنْ يَّنْفَعَكُمُ **الْفِرَارُ** اِنْ فَرَرْتُمْ) (الاحزاب : ۱۶)

" (اگر تم موت یا قتل سے بھاگو تو) " یہ بھاگنا تمہارے لیے کچھ بھی نفع بخش نہ ہوگا "

(فِرار ، یہاں مصدر کے طور پر استعمال ہوا ہے۔)

۱۶۔ (يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ **الْمَفَرُّ**) (القیامة : ۱۰)

اسی وقت یہی انسان کہے گا " کہاں بھاگ کر جاؤں ؟"

مَفْعَلٌ کے وزن پر مَفَرٌّ ظرف ہے۔

٭ مَسَّ ۔ يَمَسُّ ۔ مَسَّ ۔ یا اِمْسَسْ باب فَتَحَ سے ہے

۱۷۔ (لَنْ **تَمَسَّنَا** النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَعْدُوْدَةً) (البقرة : ۸۰)

" دوزخ کی آگ ہمیں ہرگز چھونے والی نہیں۔

الا یہ کہ چند روز کی سزا مل جائے تو مل جائے "

یہاں لن کی وجہ سے فعل منصوب تَمَسَّنَا ہے۔

۱۸۔ (وَاِنْ **يَّمْسَسْكَ** اللّٰهُ **بِضُرٍّ** فَلَا كَاشِفَ لَهٗ) (الانعام : ۱۷)

" اگر اللہ تمہیں کوئی نقصان پہنچائے تو اس نقصان سے بچانے والا کوئی نہیں "

یہاں يَمْسَسْكَ حرف شرط کی وجہ سے مجزوم ہے اور دوسرا فعل مضاعف

ضَرَّ ۔ يَضُرُّ ۔ ضُرَّ ۔ المصدر : ضُرٌّ / ضَرٌّ باب نَصَرَ سے ہے۔

سبق نمبر ۱۳۰

فِعلِ مُعتَلّ مُرَکَّب

مُرَکَّب فِعلِ مُعتَل کا ذکر پہلے مختصراً ہوچکا ہے۔ اب مختلف ابواب سے، اس کی مختلف قسموں کی مثالیں دی جارہی ہیں۔ آخر میں مشقیں ہیں۔ قرآن مجید سے، ان مثالوں کو نکال کر، ان پر غور کیجیے۔ ان مشقوں پر، جس قدر آپ کی مہارت زیادہ ہوگی، اُسی قدر، فہم قرآن کی منزلیں آسان ہوتی جائیں گی۔

فِعلِ مُرَکَّب۔ مَھمُوز و أَجوَف (بَاب نَصَرَ سے)

مندرجہ ذیل تین مثالوں پر غور کیجیے۔ پہلا حرف ھَمزَہ پر مشتمل ہے اور درمیانی حرف حَرفِ عِلّت ہے۔ گویا یہ فِعل، مَھمُوز و أَجوَف کا مُرَکَّب ہے۔

مادۃ : مندرجہ ذیل افعال کا مادہ ء و ل ، ء و ب اور ء و د ہے

فعل مُضَارِع بتا رہا ہے کہ یہ بَابِ نَصَرَ سے ہے۔ خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

معانی	مَاضِی	مُضَارِع	أَمر	فَاعِل	مَفعُول	اَلمَصدَر
پناہ لینا	آلَ	يَؤُولُ	أُلْ	آئِلٌ	مَأْوُوْلٌ	مَآلٌ
پلٹنا، رجوع کرنا	آبَ					أَوْبٌ
گراں ہونا	آدَ					أَوْدٌ

مشق : قرآن مجید سے، مندرجہ ذیل آیات میں، مَھمُوز و أَجوَف مُرَکَّب فعل تلاش کیجیے۔ اور فعل کی قسم اور اسم کی قسم بتائیے۔

۱۔ سورۃ الرعد آیت ۲۹ ۲۔ سورۃ البقرہ آیت ۲۵۵

۳۔ سورۃ البقرۃ آیت ۷۹۔

فِعْلِ مُرَکَّب
مَهْمُوز و أَجْوَف (باب ضَرَبَ سے)

مندرجہ ذیل مثال بھی مَهْمُوزْ و أَجْوَف ہی سے مُرَکَّب ہے۔

لیکن بَاب ضَرَبَ سے ہے۔ اس کا مادہ ء ی د ہے۔ خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

المَصْدَر	مَفْعُول	فَاعِل	أَمْر	مُضَارِع	مَاضِي	معانی
اَیْدٌ				یَئِیْدُ	آدَ	قوی ہونا

مشق: سورہ ص، آیت نمبر ۱۷ میں، مندرجہ بالا فعل کو یا اس سے نکلنے والے مشتقات کو پہچانیے

مُرَکَّب مِثَال و مَهْمُوزُ الْعَیْن (بَابِ ضَرَبَ سے)

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔ پہلا حرف واؤ اور دوسرا هَمْزَه۔

گویا یہ مِثَال اور مَهْمُوز الْعَیْن کا مُرَکَّب ہے۔

المَصْدَر	مَفْعُول	فَاعِل	أَمْر	مُضَارِع	مَاضِي	معانی
وَأْدٌ	مَوْؤُدٌ	وَائِدٌ	إِدْ	یَئِدُ	وَأَدَ	زندہ درگور کرنا

مشق:۔ (وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ) (التکویر: ۸)

مندرجہ بالا آیت کی تحلیل کیجیے اور بتایئے کہ اسم کی کونسی قسم استعمال ہوئی ہے۔ آیت کا ترجمہ کیجیے۔

مُرَکَّب۔ مثال و مهموز اللّام (باب سَمِعَ سے)

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔ پہلا حرف واؤ ہے اور آخری هَمْزَه

گویا یہ مِثَال و مَہْمُوزُ اللام کا مُرَکَّب ہے۔ خالی جگہوں کو پُر کیجئے۔

معانی	ماضی	مُضارع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	المَصْدَر
پامال کرنا، کچلنا	وَطِیءَ	یَطَأُ				وَطْءٌ

مشق: (إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَقْوَمُ قِيلًا) (المزمل: ٦)

مندرجہ ذیل آیت کی تحلیل کیجئے۔ لغت دیکھ کر مشکل الفاظ کے معنیٰ لکھیے اور ترجمہ کیجئے۔

مُرَکَّب مَہْمُوزُ الْفَاء و نَاقِص (بابِ ضَرَبَ سے)

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ پہلا حرف هَمْزَہ ہے اور آخری حَرْف حرفِ عِلّت ہے۔ گویا یہ مَہْمُوزُ الْفَاء اور نَاقِص کا مُرَکَّب ہے۔

ابتدائی مثالیں بَابِ ضَرَبَ سے ہیں، یہ نہ بھولیے۔

آخر کی تین مثالیں مختلف دیگر ابواب سے ہیں۔ خالی جگہوں کو پُر کیجئے۔

معانی	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	المَصْدَر
کسرِشان سمجھنا (ض)	أَبَى	يَأْبِي				إِبَاءَةٌ
آنا (ض)	أَتَى	يَأْتِي				إِتْيَانٌ
ادا کرنا (ض)	أَدَى	يَأْدِي				
(ض)	أَلَى	يَأْلِي				أَلْيٌ
وقت آنا (ض)	أَنَى	يَأْنِي				أَنْيٌ
تکلیف دینا (باب فتح)	أَذَى	يَأْذَى				أَذْيٌ
غمگین ہونا (باب سمع)	أَسِيَ	يَأْسَى				أَسًى
(باب نَصَرَ)	أَلَى	يَأْلُوا				أَلْوٌ

مشق: قرآن مجید سے مندرجہ ذیل آیات درج کیجیے۔
ان آیات میں سے، فعل مُرکّب یا اُن کے مُشتقات تلاش کیجیے۔

۱۔ البقرۃ آیت ۳۴۔
۲۔ الانعام آیت ۳۴۔
۳۔ البقرۃ آیت ۱۹۶۔
۴۔ البقرۃ آیت ۱۱۸۔
۵۔ الحدید آیت ۱۶۔
۶۔ المائدۃ آیت ۲۶۔

أتیٰ یأتی کی قرآنی مثالیں

۱۔ (أَتٰىٓ أَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ) (النحل: ۱)

"آگیا اللہ کا فیصلہ، اب اس کے لیے جلدی نہ مچاؤ۔"

۲۔ (هَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى) (النازعات: ۱۵)

"کیا تمہیں موسیٰ کے قصے کی خبر پہنچی ہے۔"

۳۔ (فَأَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا)

"پھر وہ اپنے بچے کو لیے ہوئے اپنی قوم میں آئی۔"

۴۔ (لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ أَتَوْا) (آل عمران: ۱۸۸)

"تم ان لوگوں کو عذاب سے محفوظ نہ سمجھو جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں۔"

۵۔ (حَتّٰىٓ إِذَآ أَتَيَآ أَهْلَ قَرْيَةٍ) (الکھف: ۷۷)

"یہاں تک کہ وہ دونوں ایک بستی میں پہنچے۔"

۶۔ (فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ) (النساء: ۲۵)

"اور اگر وہ کسی بدچلنی کی مرتکب ہو جائیں۔"

۷۔ (اِئْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَآ أَتَيْنَا) (فصلت: ۱۱)

"اس نے آسمان اور زمین سے کہا۔ تم دونوں وجود میں آجاؤ۔
خواہ تم چاہو یا نہ چاہو۔ دونوں نے کہا۔ ہم (وجود میں) آگئے"

فِعل مُرَکَّب۔ مَہْمُوز و مُضَاعَفْ (بَاب نَصَرَ سے)

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

پہلا حَرْف هَمْزَہ ہے۔ دوسرا اور تیسرا حرف ایک ہی ہے۔
یعنی یہ مَهْمُوزُ الْفَاء اور مُضَاعَف کا مُرَکَّب ہے۔
یہ نہ بھولیے کہ یہ بَاب نَصَرَ ہے۔ خالی جگہوں کو پُر کیجئے۔

اَلْمَصْدَر	مَفْعُول	فَاعِل	أَمْر	مُضَارِع	مَاضِی	معانی
أَسَاسٌ				يَؤُسُّ	أَسَّ	بنیاد رکھنا
إِلٌّ					أَلَّ	قریب ہونا
أُجُوجٌ					إِجَّ	سخت کھاری ہونا
إِدَّةٌ					أَدَّ	نامعقول ہونا
أَزٌّ					أَزَّ	ورغلانا۔ اکسانا
أَمٌّ					أَمَّ	مثال ہونا

مشق: قرآن مجید سے مندرجہ ذیل آیات تلاش کیجئے۔ اور ان میں مَهْمُوز و مُضَاعَف کے مُرَکَّب کی مثالیں ڈھونڈیے۔ اور پھر یہ بتائیے کہ قرآن میں فعل ماضی استعمال ہوا ہے یا مُضَارِع یا أَمْر یا پھر اسم فاعل استعمال ہوا ہے یا اسم مَفْعُول یا پھر اسم مَصْدَر

۱۔ سورۃ الفرقان آیت ۵۳۔

۲۔ سورۂ مریم آیت نمبر ۸۳

۳۔ سورۂ مریم آیت نمبر ۸۹

۴۔ سورۂ التوبہ آیت نمبر ۸

۵۔ سورۂ یٰسین آیت نمبر ۱۲

فعل مُرَکَّب
اَجْوَف نَاقِص مُضَاعَف

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

یہ اجوف ہے اور ناقص مضاعف کا مرکب ہے۔ | جوف | اس لحاظ سے کہ درمیانی حرف، حرف علت ہے۔ | ناقص | اس لحاظ سے کہ آخری حرف، حرف علت ہے اور | مضاعف | اس لحاظ سے کہ درمیانی اور آخری حرف ایک ہی ہے۔

۱۔ | حَیِیَ | یَحْیٰی ۔ حَیَاۃٌ ۔ یہ باب | سَمِعَ | سے ہے۔ جس کے معنی زندہ رہنا ہے۔

۲۔ حَیَّ | یَحِیُّ | حَیَاءٌ یہ مرکب مضاعف ہے۔

حَیَاء کا مطلب شرمندہ ہونا اور شرمانا ہے۔

حَیَّ ، اِسْمُ الْفِعْل بھی ہے۔ جس کا ذکر ان شاء اللہ کتاب کے دوسرے حصے میں ہوگا۔ اس صورت میں اس کا مطلب "جلدی کرو"، "متوجہ ہو جاؤ" ہوگا۔

جیسے : | حَیَّ | عَلَی الصَّلٰوۃِ

سبق نمبر ۱۳۱

لَفِیفِ مَفرُوق (بَابِ ضَرَبَ سے)

۱۔ مندرجہ ذیل أَفعَال پر غور کیجئے

دَقیٰ، وَفیٰ وَطیٰ وَلِیَ وَدِیَ

ان میں دو حروف علت مفروق (ایک دوسرے سے جدا) پائے جاتے ہیں۔ جب تین حروف میں سے دو حروفِ علت ہوں اور ان کے درمیان میں حَرفِ صحیح ہو تو ایسے فعل کو لَفِیفِ مَفرُوق کہتے ہیں۔ جیسے دَقیٰ میں پہلے واؤ، حَرفِ علّت ہے اور آخر میں (ی)، حرف علت ہے۔ درمیان میں ق حرف صحیح ہے۔

دراصل یہ مثال اور ناقص کا مُرَکّب ہوتا ہے۔

۲۔ لَفِیف مفروق أَفعَال کے فِعلِ أَمر میں کئی حروف حذف کر دیے جاتے ہیں۔

چنانچہ وَقیٰ کا فِعلِ أَمر قِ (واحد مذکر) ہے۔ قِی (واحد مؤنث)، قِیَا (مثنیٰ)، قُوا (جمع مذکر)، قِینَ (جمع مؤنث)۔

فِعلِ لَفِیف مَفرُوق کی صَرف صَغِیر

ذیل کے تمام افعال باب ضَرَبَ سے ہیں

معانی	مَاضِی	مُضَارِع	أَمر	فَاعِل	مَفعُول	المَصدَر
بچنا	وَقیٰ	یَقِي	قِ	وَاقٍ	مَوقِيٌّ	وِقَایَةٌ
وفا کرنا	وَفیٰ	یَفِي	فِ	وَافٍ	مَوعِيٌّ	وَفَاءٌ
وصیت کرنا	وَصیٰ	یَصِي	صِ	وَاصٍ	مَوصِيٌّ	وَصِیَّةٌ

جمع کرنا	وَعٰی	یَعِی	عِ	وَاعٍ	مَوْعِیٌّ	وِعَایَۃٌ
گمان	وَأٰی	یَئِی	إِ	وَاءٍ	مَوْئِیٌّ	وَأْیٌ

لفیفِ مفروق کی قرآنی مثالیں

۱۔ (فَوَقٰهُ اللّٰہُ سَیِّئَاتِ مَا مَکَرُوْا) (غافر : ۴۵)

"آخرکار اللہ تعالیٰ نے اس کو لوگوں کی بری چالوں سے بچالیا۔"

۲۔(فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَ وَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ) (الطور : ۲۷)

"آخرکار اللہ نے ہم پر فضل فرمایا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہوا کے عذاب سے بچالیا۔"

۳۔(وَ وَقٰھُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ) (الدخان : ۵۶)

"اور اللہ نے ان لوگوں کو جہنم کے عذاب سے بچالیا۔"

۴۔(وَجَعَلَ لَکُمْ سَرَابِیْلَ تَقِیْکُمُ الْحَرَّ) (النحل : ۸۱)

"اور تمہیں ایسی پوشاکیں عطا کیں جو تمہیں گرمی سے بچاتی ہیں۔"

۵۔(وَمَا کَانَ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ وَّاقٍ) (غافر : ۲۱)

"اور ان کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہ تھا۔"

☜ یہ وَاقٍ اسم فاعل کی مثال ہے۔

۶۔ (وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ) (البقرۃ : ۲۰۱)

"اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔"

۷۔ (قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا) (التحریم : ۶)

"اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ۔"

٭ اوپر کی دو مثالوں کا تعلق امر سے ہے۔

۸۔ (وَمَنْ **تَقِ** السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ) (غافر: ۹)

"اس دن جس کو تو نے برائیوں سے بچا دیا اس پر تو نے بڑا رحم کیا"

٭ یہ فعل مجزوم کی مثال ہے، حرف شرط کی وجہ سے ی حذف ہو گئی۔

۹۔ (وَمَنْ **يُوقَ** شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ) (الحشر: ۹)

" اور جو لوگ دل کی تنگی سے بچا لیے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں "

۱۰۔ (**فَوَقَاهُمُ** اللهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ) (الانسان: ۱۱)

"پس اللہ انہیں اس دن کے شر سے بچا لے گا"

اوپر کی تمام مثالیں وَقَى ـ يَقِي ـ قِ ـ باب ضَرَبَ سے ہیں

لفیف مفروق (باب حَسِبَ سے)

مندرجہ ذیل دو مثالیں باب حَسِبَ سے ہیں۔

المصدر	مفعول	فاعل	أمر	مضارع	ماضی	معانی
وِلَايَةٌ	مَوْلِيٌّ	وَالٍ	لِ	يَلِي	وَلِيَ	دوست
وَرْيٌ	مَوْرِيٌّ	وَارٍ	رِ	يَرِي	وَرِيَ	آگ دہکانا

لفیف مفروق کی قرآنی مثالیں

(قَاتِلُوا الَّذِينَ **يَلُونَكُمْ** مِنَ الْكُفَّارِ) (التوبہ: ۱۲۳)

"ان منکرین حق (منافقین) سے جنگ کرو، جو تمہارے پاس ہیں"

(وَمَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ **وَالٍ**) (الرعد: ۱۱)

"اور نہ اللہ کے مقابلے میں ان لوگوں کا کوئی حامی و مددگار ہو سکتا ہے۔

(وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ) (الانفال: ۷۵)

"اور اللہ کی کتاب میں، خون کے رشتے دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں۔

(فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ)

(المائدہ: ۱۰۷)

"تو ان کی جگہ، دو اور شخص جو ان کی بہ نسبت، شہادت دینے کے لیے اہل تر ہوں، کھڑے ہو جائیں۔"

(يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ) (الدخان: ۴۱)

"وہ دن جب، کوئی قریبی عزیز، اپنے کسی قریبی عزیز کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔"

(أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ) (الواقعہ: ۷۱)

"کبھی تم نے خیال کیا؟ یہ آگ جو تم سلگاتے ہو۔"

(وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا) (العادیات: ۲-۱)

"قسم ہے ان (گھوڑوں) کی، جو پھنکارے مارتے ہوئے دوڑتے ہیں، جو اپنی ٹاپوں سے چنگاریاں جھاڑتے ہیں۔"

مشق:۔ مندرجہ ذیل آیات کا بغور جائزہ لیجیے اور بتائیے کہ بَابِ حَسِبَ سے کونسا فعل لفیف مفروق استعمال ہوا ہے؟ یا اسم کی کونسی قسم استعمال ہوئی ہے۔

۱۔ الرعد : ۱
۲۔ البقرۃ : ۱۰۷۔
۳۔ آلِ عمران : ۲۸
۴۔ الکھف : ۴۴۔
۵۔ البقرۃ : ۲۸۶

۱۔ فِعل لَفِیف مَفرُوق مَاضِی کی صرفِ کبیر

مادّہ	واحد مُذَکَّر غائِب	مُثنّٰی مُذَکَّر غائِب	جمع مُذَکَّر غائِب	واحد مؤنث غائِب	مثنّٰی مؤنث غائِب	جمع مؤنث غائِب
وقی (ض)	وَقَی	وَقَیَا	وَقَوْا	وَقَتْ	وَقَتَا	وَقَیْنَ
وفی (ض)						
وصی (ض)						
وعی (ض)						
وای (ض)						
وکی (ض)						
ونی (ض)						
ودی (ض)						
وحی (ض)						
وغی (ض)						
وری (س)						
یدی (س)						
ونی (س)						
ولی (ح)						

فِعلِ لَفِیف مَفرُوق مَاضِی کی صرفِ کبیر

	واحد مُذَکَّر حاضر	واحد مؤنث حاضر	مثنّٰی حاضر مذ + مث	جمع مذکر حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وق ی (ض)	وَقَیْتَ	وَقَیْتِ	وَقَیْتُمَا	وَقَیْتُمْ	وَقَیْتُنَّ	وَقَیْتُ	وَقَیْنَا
وف ی (ض)							
وص ی (ض)							
وع ی (ض)							
وا ی (ض)							
ون ی (ض)							
ود ی (ض)							
وح ی (ض)							
وغ ی (ض)							
ور ی (س)							
ی د ی (س)							
ون ی (س)							
ول ی (ح)							

۲۔ فعل لفیف مفروق مضارع کی مشق

مادّہ	حاضر واحد	حاضر جمع مونث	حاضر مثنّٰی	حاضر جمع مذکر	حاضر جمع مؤنث	واحد متکلم	جمع متکلم
وقی (ض)	تَقِی	تَقِیْنَ	تَقِیَانِ	تَقُوْنَ	تَقِیْنَ	أَقِی	نَقِی
وفی (ض)							
وصی (ض)							
وعی (ض)							
وکی (ض)							
ونی (ض)							
ودی (ض)							
وحی (ض)							
وغی (ض)							
وری (ض)							
یدی (س)							
ونی (س)							
وری (س)							
ولی (ح)							

فِعِل لَفِیف مَفرُوق مُضَارِع کی صرف کبیر

مادّہ	واحد غائب	مثنیٰ غائب	جمع غائب	مؤنث غائب	مثنیٰ غائب	جمع مؤنث
وق ی (ض)	یَقِیْ	یَقِیَانِ	یَقُوْنَ	تَقِیْ	تَقِیَانِ	یَقِیْنَ
وف ی (ض)						
وص ی (ض)						
وع ی (ض)						
وا ی (ض)						
وک ی (ض)						
ون ی (ض)						
ود ی (ض)						
وح ی (ض)						
وغ ی (ض)						
ور ی (ض)						
ی د ی (س)						
ون ی (س)						
ور ی (س)						
ول ی (ح)						

۳۔ فِعلِ لَفیف مَفرُوق أَمر کی صرف کبیر

مادّہ	واحد مذکر	واحد مؤنث	جمع مذکر	مثنّٰی مذ+مؤ	جمع مؤنث
و ق ی (ض)	قِ	قِی	قُوا	قِیَا	قِیْنَ
و ف ی (ض)	فِ				
و ص ی (ض)	صِ				
و ع ی (ض)	عِ				
و ا ی (ض)	إِ				
و ک ی (ض)	کِ				
و د ی (ض)	دِ				
و ح ی (ض)	حِ				
و غ ی (ض)	غِ				
و ر ی (ض)	رِ				
ی د ی (س)	دِ				
و ن ی (س)	نِ				
و ر ی (س)	رِ				
و ل ی (ح)	لِ				

سبق نمبر ۱۳۲

فِعلِ لَفِیفِ مَقرُون

لَفِیفِ مَقرُون، مُرَکَّب أَفعَال کی وہ قسم ہے جس میں دو حُرُوفِ عِلّت ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔ یعنی یہ أَجوَف اور نَاقِص کے مُرَکَّب ہوتے ہیں۔

انہیں مقرون اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔

جیسے رَوِیَ یَرْوٰی رِیٌّ (باب سَمِعَ)

لَفِیفِ مَقرُون کی مثالیں

معانی	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	المَصْدَر
سیراب ہونا (سَمِعَ)	رَوِیَ	یَرْوٰی	اِرْوَ	رَاوٍ	مَرْوِيٌّ	رِیٌّ
روایت کرنا (ض)	رَوٰی	یَرْوِی	اِرْوِ	رَاوٍ	مَرْوِيٌّ	رِوَایَةٌ
(س)	قَوِیَ					

مُرَکَّب مَهمُوزُ العَین وَنَاقِص (باب فَتَحَ)

معانی	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	المَصْدَر
دیکھنا (فَتَحَ)	رَأٰی	یَرٰی	رَ	رَاءٍ	مَرْئِيٌّ	رُؤْيَةٌ

مشق : مندرجہ ذیل آیات میں رَأٰی کی مختلف صورتوں کو پہچانیے۔

۱۔ الانعام : ۷۸ ۲۔ البقرۃ : ۱۶۶ ۳۔ النساء : ۶۱

۴۔ الانفال : ۴۸ ۵۔ النساء : ۴۴

رَأٰی ۔ یَرٰی ۔ رَ ۔ باب فَتَحَ سے ہے

۱۔ (اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ) (الفیل : ۱)

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے کیا معاملہ کیا۔"

(لَمْ کی وجہ سے تَرٰی، مجزوم ہو کر تَرَ ہو گیا)

۲۔ (إِنِّيْ أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّيْ أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى)

(الصافات : ۱۰۲)

"میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اب تو بتا تیرا کیا خیال ہے۔"

۳۔ (رَبِّ أَرِنِيْ أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرٰانِيْ) (الاعراف : ۱۴۳)

"میرے رب ! مجھے یارائے نظر دے کہ میں تجھے دیکھ سکوں، فرمایا تم مجھے نہیں دیکھ سکتے۔"

۴۔ (أُعْبُدِ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ)

(صحیح مسلم)

"اللہ کی عبادت اس طرح کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ ممکن نہ ہو (دیکھ نہ پاؤ) تو اس طرح کرو جیسے وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔"

اَسمائے مُشتقّہ ایک نظر میں

قسم	مادہ	مصدر	فاعل	مفعول	ظرف	آلہ	صفت	مبالغہ	تفضیل
صحیح	ن ض ر	نَصْرٌ	نَاصِرٌ	مَنْصُوْرٌ	مَنْصَرٌ	مِنْصَرٌ	نَصِیْرٌ	نَصَّارٌ	أَنْصَرُ
	ف ت ح	فَتْحٌ	فَاتِحٌ	مَفْتُوْحٌ	مَفْتَحٌ	مِفْتَاحٌ	فَتِیْحٌ	فَتَّاحٌ	أَفْتَحُ
	سَمِعَ	سَمَاعٌ	سَامِعٌ	مَسْمُوْعٌ	مَسْمَعٌ	مِسْمَاعٌ	سَمِیْعٌ	سَمَّاعٌ	أَسْمَعُ
	ضَرَبَ	ضَرْبٌ	ضَارِبٌ	مَضْرُوْبٌ	مَضْرِبٌ	مِضْرَابٌ	ضَرِیْبٌ	ضَرَّابٌ	أَضْرَبُ
	کَرُمَ	کَرَمٌ	کَرِیْمٌ	Nil	مَکْرَمٌ	مِکْرَمٌ	Nil		أَکْرَمُ
	حَسِبَ	حِسَابٌ	حَاسِبٌ	مَحْسُوْب	مَحْسَبٌ	مِحْسَابٌ	حَاسِبٌ		أَحْسَبُ
مثال	و ع د	وَعْدٌ	وَاعِدٌ	مَوْعُوْدٌ	مَوْعِدٌ	مِیْعَادٌ			أَوْعَدُ
أجوف	ق و ل	قَوْلٌ	قَائِلٌ	مَقُوْلٌ	مَقَالٌ	مِقْوَالٌ		قَوَّالٌ	أَقْوَالُ
	ب ی ع	بَیْعٌ	بَائِعٌ	مَبِیْعٌ	مَبَاعٌ	مِبْیَاع			
	ق ض ی		قَاضٍ	مَقْضِیٌ	مَقْضٰی	مِقْضٰی			
	د ع و		دَاعٍ	مَدْعُوٌّ	مَدْعٰی	مِدْعٰی			
مہموز	ء ک ل		آکِلٌ	مَاْکُوْلٌ	مَأْکَلٌ	مِأْکَلٌ			أَکَلُ
مضاعف	ت و ب	تَوْبَۃٌ	تَابٌّ	مَتْبُوْبٌ	مَتَابٌ			تَوَّابٌ	
لفیف مقرون	و ق ی	وِقَایَۃٌ	وَاقٍ	مَوْقِیٌّ					
لفیف مفرون	رَوی	رِوَایَۃٌ	رَاوٍ	مَرْوِیٌّ					

مُعْتَلّ أَفْعَال مُشْتَقَّہ ایک نظر میں

قسم	باب	مادہ	مصدر	فعل مَاضِی	فعل مُضَارِع	فعل أَمْر
صحیح	نَصَرَ	ن ص ر	نَصْرٌ	نَصَرَ	يَنْصُرُ	اُنْصُرْ
	ضَرَبَ	ض ر ب	ضَرْبٌ	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	اِضْرِبْ
	سَمِعَ	س م ع	سَمْعٌ	سَمِعَ	يَسْمَعُ	اِسْمَعْ
	فَتَحَ	ف ت ح	فَتْحٌ	فَتَحَ	يَفْتَحُ	اِفْتَحْ
	كَرُمَ	ک ر م	كَرَمٌ	كَرُمَ	يَكْرُمُ	اُكْرُمْ
	حَسِبَ	ح س ب	حِسَابٌ	حَسِبَ	يَحْسِبُ	اِحْسِبْ
مثال	ضَرَبَ	و ع د	وَعْدٌ	وَعَدَ	يَعِدُ	عِدْ
اجوف	نَصَرَ	ق و ل	قَوْلٌ	قَالَ	يَقُوْلُ	قُلْ
	ضَرَبَ	ب ی ع	بَيْعٌ	بَاعَ	يَبِيعُ	بِعْ
ناقص	ضَرَبَ	ق ض ی	قَضَاء	قَضٰی	يَقْضِي	اِقْضِ
	نَصَرَ	د ع و	دُعَاءٌ	دَعَا	يَدْعُوا	اُدْعُ
مہموز	نَصَرَ	أ ک ل	أَكْلٌ	أَكَلَ	يَأْكُلُ	كُلْ
مضاعف	نَصَرَ	ت ب ب	تَوْبَةٌ	تَابَ	يَتُوبُ	تُبْ
لفیف مفروق	ضَرَبَ	و ق ی	وِقَايَةٌ	وَقٰی	يَقِي	قِ
لفیف مقرون	ضَرَبَ	ر و ی	رِوَايَةٌ	رَوٰی	يَرْوِي	رِ

بائیسواں باب

سبق نمبر۱۳۳

فعل ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید کا فرق

فِعْلِ ثلاثی سے آپ واقف ہیں۔ اس کی مختلف قسموں، صحیح، سالم، مہموز ناقص، أجوف، اور مثال سے بھی آپ واقف ہیں۔ مہموز الفاء کی درج ذیل مثال پر دوبارہ غور کیجئے۔

أَلِفَ۔ يَأْلَفُ۔ إِيْلَفْ، باب سَمِعَ سے، فعل ثلاثی مجرد ہے۔ ان کا مادہ (ا۔ل۔ف) ہے۔ اس کا فاعل آلِفٌ (مانوس کرنے والا) اور مَفْعُول مَأْلُوفٌ (جس کو مانوس کیا گیا یا خوگر بنایا گیا) ہے اور اسم مصدر أُلْفَةٌ ہے۔ جس کے معنی ہیں خوگر ہونا، مانوس ہونا۔ یہ تو فعل ثلاثی مجرد کی مثال تھی۔

لیکن مندرجہ ذیل گردانوں پر غور کیجئے۔ اصل مادے کے حروف میں اضافہ ملے گا اور معنی میں تبدیلی محسوس ہوگی۔ یہ فعل ثلاثی مزید ہے۔

فعل ثلاثی مزید سے، بہت سارے افعال اور مصادر وجود میں آتے ہیں۔ اس کے بارہ (۱۲) ابواب ہیں۔ ا ل ف ہی کے مادے سے مندرجہ ذیل مصادر اور افعال بن رہے ہیں۔

فعل ثلاثی مجرد کی مثال

مصدر	معانی	ماضی ۔ مضارع ۔ امر	باب
أَلْفَةٌ	خوگر ہونا	آلِفَ ۔ يَأْلَفُ ۔ اِيْلَفْ	سَمِعَ

فعل ثلاثی مزید کی مثالیں

مصدر	معانی	ماضی ۔ مضارع ۔ امر	باب
اِيْلَافٌ	خوگر ہونا	آلَفَ ۔ يُؤْلِفُ ۔ آلِفْ	إِفْعَالٌ
تَأْلِيفٌ	جمع کرنا ۔ دلجوئی کرنا	أَلَّفَ ۔ يُؤَلِّفُ ۔ أَلِّفْ	تَفْعِيلٌ
مُؤَالَفَةٌ	باہم الفت کرنا	آلَفَ ۔ يُؤَالِفُ ۔ آلِفْ	مُفَاعَلَةٌ
تَأَلُّفٌ	اکٹھا ہونا	تَأَلَّفَ ۔ يَتَأَلَّفُ ۔ تَأَلَّفْ	تَفَعُّلٌ
تَآلُفٌ	اکٹھا ہونا	تَآلَفَ ۔ يَتَآلَفُ ۔ تَآلَفْ	تَفَاعُلٌ
إِيتِلَافٌ	متحد ہونا	إِيتَلَفَ ۔ يَأْتَلِفُ ۔ اِيتَلِفْ	إِفْتِعَالٌ
إِسْتِئْلَافٌ	الفت چاہنا	إِسْتَأْلَفَ ۔ يَسْتَأْلِفُ ۔ إِسْتَأْلِفْ	إِسْتِفْعَالٌ

فعل ثلاثی مزید کی تفصیل اور مشقیں ان شاء اللہ حصہ دوم میں آئے گی۔ البتہ اگلے صفحے پر مزید کی صرف صغیر دی جا رہی ہے۔ اس کا غور سے مطالعہ کیجئے۔

مختصر گردان ثلاثی مزید صرفِ صغیر

باب	ماضی	مضارع	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسم مفعول	اَمر	مصدر
إِفْعَال	أَفْعَلَ	يُفْعِلُ	مُفْعِلٌ	أُفْعِلَ	يُفْعَلُ	مُفْعَلٌ	أَفْعِلْ	إِفْعَالٌ
تَفْعِيلٌ	فَعَّلَ	يُفَعِّلُ	مُفَعِّلٌ	فُعِّلَ	يُفَعَّلُ	مُفَعَّلٌ	فَعِّلْ	تَفْعِيلٌ تَفْعِلَةٌ
مُفَاعَلَه	فَاعَلَ	يُفَاعِلُ	مُفَاعِلٌ	فُوعِلَ	يُفَاعَلُ	مُفَاعَلٌ	فَاعِلْ	فِعَالٌ مُفَاعَلَةٌ
تَفَعُّل	تَفَعَّلَ	يَتَفَعَّلُ	مُتَفَعِّلٌ	تُفُعِّلَ	يُتَفَعَّلُ	مُتَفَعَّلٌ	تَفَعَّلْ	تَفَعُّلٌ
تَفَاعُل	تَفَاعَلَ	يَتَفَاعَلُ	مُتَفَاعِلٌ	تُفُوعِلَ	يُتَفَاعَلُ	مُتَفَاعَلٌ	تَفَاعَلْ	تَفَاعُلٌ
إِنْفِعَال	إِنْفَعَلَ	يَنْفَعِلُ	مُنْفَعِلٌ	×	×	×	إِنْفَعِلْ	إِنْفِعَالٌ
إِفْتِعَال	إِفْتَعَلَ	يَفْتَعِلُ	مُفْتَعِلٌ	أُفْتُعِلَ	يُفْتَعَلُ	مُفْتَعَلٌ	إِفْتَعِلْ	إِفْتِعَالٌ
إِفْعِلَال	إِفْعَلَّ	يَفْعَلُّ	مُفْعَلٌّ	×	×	×	إِفْعَلِلْ	إِفْعِلَالٌ
إِسْتِفْعَال	إِسْتَفْعَلَ	يَسْتَفْعِلُ	مُسْتَفْعِلٌ	أُسْتُفْعِلَ	يُسْتَفْعَلُ	مُسْتَفْعَلٌ	إِسْتَفْعِلْ	إِسْتِفْعَالٌ
إِفْعِيعَال	إِفْعَوْعَلَ	يَفْعَوْعِلُ	مَفْعَوْعِلٌ	×	×	×	إِفْعَوْعِلْ	إِفْعِيعَالٌ
إِفْعِوَّال	يَفْعَوَّلُ	يُفْعَوِّلُ	مُفْعَوِّلٌ	×	×	×	إِفْعَوِّلْ	إِفْعِوَّالٌ
إِفْعِيلَال	إِفْعَالَّ	يُفْعَالُّ	مُفْعَالٌّ	×	×	×	إِفْعَالِلْ	إِفْعِيلَالٌ

ثلاثی مزید میں اسم فاعل اور اسم مفعول کا فرق

گزشتہ صفحے پر دیے گئے چارٹ میں اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر غور کیجیے۔

۱۔ اسم فاعل کا عین کلمہ، مکسور ہے۔ جیسے: مُفْعِلٌ، مُفَعِّلٌ، مُفَاعِلٌ۔ مُتَفَعِّلٌ، مُتَفَاعِلٌ، مُنْفَعِلٌ، مُفْتَعِلٌ، مُسْتَفْعِلٌ

۲۔ اسم مفعول کا عین کلمہ، مفتوح ہے۔ جیسے: مُفْعَلٌ، مُفَعَّلٌ، مُفَاعَلٌ مُتَفَعَّلٌ، مُتَفَاعَلٌ، مُفْتَعَلٌ، مُسْتَفْعَلٌ

٭ اس فرق سے مفہوم پر اثر پڑتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

مُرْسِلٌ	(بھیجنے والا)،	مُرْسَلٌ	(جس کو بھیجا جائے)
مُقَدِّسٌ	(تقدیس کرنے والا)،	مُقَدَّسٌ	(جس کی تقدیس کی جائے)
مُؤَثِّرٌ	(اثر ڈالنے والا)،	مُؤَثَّرٌ	(جس پر اثر ڈالا جائے)
مُكَمِّلٌ	(پورا کرنے والا)،	مُكَمَّلٌ	(جو پورا کیا گیا ہو)
مُدَلِّلٌ	(دلیل دینے والا)،	مُدَلَّلٌ	(دلائل سے بھرپور)
مُعْتَمِدٌ	(اعتماد کرنے والا)،	مُعْتَمَدٌ	(جس پر اعتماد کیا جائے)
مُنْتَظِرٌ	(انتظار کرنے والا)	مُنْتَظَرٌ	(جس کا انتظار کیا جائے)
مُنْتَخِبٌ	(انتخاب کرنے والا)	مُنْتَخَبٌ	(جس کا انتخاب کیا جائے)

تائیسواں باب

سبق نمبر ۱۳۴

فِعلِ رُبَاعِی مُجرّد ومزِید

رباعی وہ لفظ ہے جس کے حروف اصلیہ ۴ چار، ہوں یعنی جس کے مادے ہی میں چار حروف پائے جاتے ہوں۔ مثلاً

۱۔ وَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ میں

ز ح ز ح حروف اصلیہ ہیں۔ یہ رُبَاعِی مُجَرَّد ہے۔

۲۔ مثلاً اِقْشَعَرَّ میں حروف اصلیہ ق ش ع ر ہیں۔

ان چاروں حروف میں کوئی بھی حَرف، دس حُرُوف زَائِدَہ میں سے نہیں ہے۔ ورنہ یہ ثُلاثی مَزِید ہو جاتا۔

اِقْشَعَرَّ ثلاثی مجرد ہے اور نہ ثلاثی مزید بلکہ رُبَاعِی مَزِید ہے۔

یہاں اِقْشَعَرَّ میں اِ اور راء حروف زائدہ ہیں۔

❖ رُبَاعِی مُجَرد وہ لفظ ہے جو صرف چار (۴) اصلی حروف سے بنا ہو۔ اس کا باب فَعْلَلَ ہے۔ اسی وزن پر فعل ماضی آتا ہے۔ جیسے دَمْدَمَ ذَبْذَبَ سَلْسَلَ وَسْوَسَ وغیرہ وغیرہ

اور اس کا مصدر فَعْلَلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے دَمْدَمَۃٌ ذَبْذَبَۃٌ، سَلْسَلَۃٌ، وَسْوَسَۃٌ، قَلْقَلَۃٌ، زَلْزَلَۃُ، وغیرہ

سبق نمبر ۱۳۵

فِعلِ رُباعی مَزِید

فعل رباعی مزید کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں پہلی قسم میں، ایک حرف زائد ہوتا ہے۔ ذُو زَائد کہلاتا ہے۔ دوسری قسم میں دو حروف زائد ہوتے ہیں۔ ذُو زَائِدَین کہلاتا ہے۔

فعل رباعی ذُو زَائد

یہ ذُو زَائد وہ رُباعی مَزِید ہے۔ جس کے مادّے پر ایک حرف زائد ہو۔ اس کے شروع میں تاء (ت) زائد ہوتی ہے۔ یہ باب تَفَعْلَلَ کہلاتا ہے۔ جیسے تَسَلْسَلَ اور تَذَبْذَبَ ۔

یہاں یہ بات نوٹ کیجئے کہ یہاں پہلا حرف (ت) زائد ہے اور باقی (۴) چار حروف اصلیہ ہیں۔

فعلِ رُباعی ذُو زَائِدَین

یہ ذُو زَائِدَین وہ رُباعی مَزِید ہے، جس کے مادّے پر دو حروف زیادہ ہوتے ہوں۔ اس کے دو (۲) باب ہیں۔

۱۔ پہلا باب اِفْعَنْلَلَ ہے۔ مثلاً

اِحْرَنْجَمَ (جمع ہوا) حُرُوف اصلی ح ر ج م ہیں۔ یہاں یہ بات نوٹ کیجئے کہ حُرُوف زائدہ اِ اور ن ہیں۔

۲۔ دوسرا باب اِفْعَلَلَّ ہے۔ مثلاً

اِقْشَعَرَّ (کانپ اٹھا) حُرُوف اصلی ق ش ع ر ہیں۔ یہاں یہ بات نوٹ کیجئے کہ حروف زائدہ اِ اور ر ہیں۔

خلاصہ

۱۔ فِعْلِ رُباعی میں، چار حروف اصلیہ کا ہونا لازمی ہے۔

۲۔ فِعْلِ رُباعِی کے (۴) ابواب ہیں۔

۳۔ پہلا باب:۔ رُباعی مُجَرَّد سے فَعْلَلَ ہے جیسے وَسْوَسَ

۴۔ دوسرا باب:۔ رُباعی مزید سے تَفَعْلَلَ ہے جیسے تَذَبْذَبَ

۵۔ تیسرا باب:۔ اِفْعَنْلَلَ ذُوزَائِدَیْنِ مزید سے ہے، جس میں دو حروف زیادہ ہیں۔

جیسے اِحْرَنْجَمَ

۶۔ چوتھا باب:۔ اِفْعَلَلَّ ہے، یہ بھی ذوزائدین ہے۔ جیسے اِقْشَعَرَّ

رباعی مجرد کی قرآنی مثالیں

ز ح ز ح (دُور رکھنا)

۱۔ (فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ) (آلِ عمران: ۱۸۴)

اور جو شخص عذاب سے بچایا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہو گیا۔

اس مثال میں زُحْزِحَ، فِعْلِ مَجْهُول ہے۔ معروف زَحْزَحَ ہے۔

و س و س (بے فائدہ خیال)

وَسْوَسَ فعل ماضی ہے۔

۲۔ (فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ) (طٰہٰ: ۱۲۰)

"تو شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ کیا"

ل ء ل ء (موتی)

۳۔ (يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ) (الرحمٰن: ۲۲)

"ان دونوں سمندروں سے موتی نکلتے ہیں"

ق م ط ر (سخت)

۴۔ (عَبُوسًا **قَمْطَرِيرًا**) (الانسان : ۱۰)

" (وہ دن) جو بہت سخت اور نہایت پریشانی والا ہوگا "

ق ط م ر (گٹھلی پر باریک جھلی)

قِطْمِیْرٌ۔ وہ سفید جھلی جو کھجور کی گٹھلی پر ہوتی ہے۔

۵۔ (وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ **قِطْمِيْرٍ**) (فاطر : ۱۳)

" وہ ہستیاں جن کو تم پکارتے ہو گٹھلی پر باریک جھلی تک کی بھی مالک نہیں "

ع ب ق ر (نادر)

۶۔ (وَ **عَبْقَرِيٍّ** حِسَانٍ) (الرحمٰن : ۷۶)

اور نادر المثال، حسین و جمیل قالین۔

ش م ء ز (انقباض)

۷۔ (**اِشْمَأَزَّتْ** قُلُوْبُ) (الزمر: ۴۵)

ان کے دل مُنقبض ہو جاتے ہیں۔ کڑھنے لگتے ہیں (یہ مونث ہے)

ش ر ذ م (چھوٹی جماعت)

شِرْذِمَةٌ = تھوڑی سی جماعت۔

۸۔ (**لَشِرْذِمَةٌ** قَلِيْلُوْنَ) (الشعراء : ۵۴)

یہ لوگ تھوڑی سی جماعت ہیں۔

س ر د ق (شامیانہ)

سُرَادِقٌ فارسی سے مُعَرَّب ہے بَيْتٌ مُسَرْدَقٌ

شامیانے کی طرز کے بنائے گئے مکان کو کہتے ہیں۔

۹- (وَأَحَاطَ بِهِمْ | سُرَادِقُهَا |) (الکھف: ۲۹)

"جس کے شامیانے اُن کو گھیر رہے ہوں گے۔"

س ر ب ل (کپڑے)

اَلسِّرْبَال : کرتہ قمیض

۱۰- (| سَرَابِيلُهُمْ | مِنْ قَطِرَانٍ) (ابراھیم: ۵۰)

"اُن کے لباس تارکول کے ہوں گے۔

د م د م (ہلاک کرنا)

دَمْدَمَ فعل ماضی ہے۔

۱۱- (| فَدَمْدَمَ | عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ) (الشمس: ۱۴)

چنانچہ اُن کے رب نے انہیں پیس کر رکھ دیا۔

د ر ہ م (سکّے)

دِرْهَمٌ (چاندی کا سکہ) کی جمع دَرَاهِمُ ہے۔

۱۲- (وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ | دَرَاهِمَ | مَعْدُودَةٍ) (یوسف: ۲۰)

"اوران کو تھوڑی سی قیمت چند درہموں میں بیچ ڈالا۔

ب ع ث ر (الٹنا پلٹنا)

۱۳- (وَإِذَا الْقُبُورُ | بُعْثِرَتْ |) (الانفطار: ۴)

"اور جب قبریں کھول دی جائیں گی۔"

یہ بُعْثِرَتْ فعل مجھول مونث ہے۔

ب ر ز خ (آڑ)

بَرْزَخ دو چیزوں کے درمیان حد فاصل۔ آڑ کو کہتے ہیں۔

۱۴۔ (بَيْنَهُمَا **بَرْزَخٌ** لَّا يَبْغِيَانِ) (الرحمٰن : ۲۰)

"ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔"

ا ن م ل (پورے)

أَنْمُلَةٌ کی جمع أَنَامِلُ (انگلیوں کے پورے) ہے۔

۱۵۔ (عَضُّوا عَلَيْكُمُ **الْأَنَامِلَ** مِنَ الْغَيْظِ) (آلِ عمران : ۱۱۹)

"تم پر غصے کے سبب اپنی انگلیوں کے پورے کاٹ کھاتے ہیں۔"

ا ص ب ع (انگلیاں)

إِصْبَعٌ انگلی کی جمع أَصَابِعُ ہے انگلیاں۔

۱۶۔ (يَجْعَلُونَ **أَصَابِعَهُمْ** فِي آذَانِهِمْ) (البقرة : ۱۹)

"وہ اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں۔"

ق ش ع ر (کانپنا)

۱۷۔ (**تَقْشَعِرُّ** مِنْهُ جُلُودُهُمْ) (الزمر : ۲۳)

"اُن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔"

یہ تَقْشَعِرُّ فعل مضارع مؤنث ہے۔

چارٹ نمبر ۱۷

خلاصہ فعلِ رُباعی

رُباعی مُجرّد

۱۔ بابِ فَعْلَلَ

زَخْزَحَ وَسْوَسَ
دَمْدَمَ سَلْسَلَ
ذَبْذَبَ قَشْعَرَ
طَمْأَنَ مَضْمَضَ
زَلْزَلَ

رُباعی مَزِید

رُباعی ذُو زائِد

۲۔ بابِ تَفَعْلَلَ

تَسَلْسَلَ
تَذَبْذَبَ
تَزَلْزَلَ
تَمَضْمَضَ

رُباعی ذُو زائِدَیْن

۳۔ بابِ اِفْعَنْلَلَ

اِحْرَنْجَمَ
اِقْعَنْفَرَ
اِقْرَنْفَعَ
اِدْرَنْقَعَ

۴۔ بابِ اِفْعَلَلَّ

اِقْشَعَرَّ
اِطْمَأَنَّ
اِدْرَهَمَّ
اِهْوَأَنَّ

چارٹ نمبر ۱۸
خلاصہ۔ فعل کی قسمیں
۱۔ فِعل
(زمانے کے اعتبار سے)
ماضی
مضارع
اَمر
۲۔ فِعل
(فاعل کے ذکر کے اعتبار سے)
معروف
مَجہُول
فاعل مذکور ہوتا ہے
فاعل مذکور نہیں ہوتا ہے
۳۔ فِعل
ضرورت مَفعُول کے اعتبار
لازم
مُتَعدّی
۴۔ فِعل
حُرُوف علّت کے اعتبار سے
صحیح
مُعتَل
۵۔ فِعل
ابواب کے اعتبار سے
نَصَرَ
ضَرَبَ
سَمِعَ
فَتَحَ
کَرُمَ
حَسِبَ
۶۔ فِعل
حروف مادہ کے اعتبار سے
ثُلاثی
فعل رُباعی
خُماسی
مُجرّد
مَزِید
مُجرّد
مَزِید
صرف اسم ہوتا ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تُحفَۃُ الِاعراب

مولانا حمید الدین فراہیؒ نے نحو جدید کے اصول پر، اعراب کے مسائل کو نہایت سلیس اور آسان پیرائے میں نظم کیا ہے۔ چونکہ ہم نے اس کتاب میں مولانا فراہیؒ کی کتاب "اسباق النحو" کو بنیاد بنا کر قرآنی مثالوں اور دیگر تشریحات کا اضافہ کیا ہے۔ اس لیے اس کتاب کے طلبہ کے لیے یہ نظم دلچسپی سے خالی نہ ہو گی۔

بعدِ تسبیحِ خالقِ اکبر — اور تسلیمِ تَخرِجنَّ و بَشَر
پیش کش ہے یہ تحفۃُ الِاعراب — تا کریں اس کو مُبتَدِی اَزبَر
قَبلَ مَاءِ کا تھا راستہ دشوار — بیٹھ جاتا تھا راہرو تھک کر
راہ تاریک اور منزل دُور — اور پھر، ہر قدم پہ اِک ٹھوکر
اب ہے اعراب کی نئی تعریف — اور ترتیبِ فَنّ بَطَرزِ دِگر
فعل، اعراب سے ہوئے آزاد — اور عوامل ہیں سارے شہر بَدَر
فَنّ میں اب کوئی پیچ و خم نہ رہا — راہ مشکل رہی، نہ طُولِ سَفَر

۲۔ تعریف اعراب

گرچہ اَبوابِ نَحو، اور بھی ہیں — لیک اعراب ہے مُقَدَّم تَر
ہے یہ تغییرِ آخرِ اسماء — اِسم کا رتبہ، جس سے آئے نظر
کثرتِ مرتبہ ہے خاصۂ اسم — فعل وحرف اس سے ہیں بَری یکسَر

۳۔ مراتبِ ثلاثہ اسم

رفع ہے رُتبۂ مَدارِ سُخَن — جس پہ ہے، گفتگو میں اَصلِ نَظَر

نَصْب ہے رُتبہ اُن زَوائد کا — جو کہ بے واسطہ ، ملیں آکر
جر ہے، اُن زائدات کا رُتبہ — جو کہ ہوں، حرفِ جَرّ کے دستِ نگر
ہیں یہی تین، اسم کے رُتبے — رَفْع، پھر نَصْب، پھر ہے رُتْبَۂ جر
نامِ اعراب بھی، یہی ہیں تین — تا علامت ہو، اَصْلِ شیء کی خَبَر

۴۔ صورِ مُختَلِفہ، اعراب

گرچہ ہیں تین قسم پر اعراب — ہیں وہ چودہ بَاختلافِ صُوَر
ءُ ءً ءٍ پھر ءَانِ اور ءَیْنِ — ءُونَ اور ءِیْنَ دیکھ لو گِن کر
سات ہیں سب ثَقِیل، پر یہ خَفِیف — ہوں گے، آخر کی نون گرا دو گر
اَل سے ہوتے ہیں تین، پہلے خفیف — اور اضافت سے، سب کے سب یکسر
یا عَلَم مُتَوصَفُ بِابِنِ مُضَاف — بِعَلَمٍ جیسے عَامِرُ بن عُمَرَ

۵۔ مواقعِ اعرابِ مختلفہ

واحد اور جمع کسر میں اعراب — ءُ، ءً، ءٍ ہے رَفْع ونَصْب وجَرّ
ہے مُثَنّٰی میں ءَانِ صُورتِ رَفْع — ءَیْنِ ہوگی وہ نَصْب وجَرّ میں مگر
رَفْع ہے ءُونَ نَصْب وجَرّ ءِیْنَ — از برائے سلیم جمعِ ذَکَر
ءُ ہے رَفْعِ سلیم جمعِ اِناث — اور ءٍ اس کا نَصْب ہے اور جَرّ
رَفْع اور نَصْب وَجَرّ ہے ءُو، ءَا، ءِی — چند اسموں میں ہوں مضاف اگر
یعنی اَبٌ، اَخٌ، وحَمٌ و ھَنٌ، ذُو، فَم — میم کو فَم کی، حَذْف کر دو اگر
رفع ہے غیرِ مُنصَرِف میں ءُ — اور ءَ ہے بحالِ نَصْب و جَرّ
مِثْلِ بُشریٰ و یا مضاف بیا — ان پر اعراب کا نہ ہوگا گُذر
مثلِ قاضٍ، ھُدًی میں ہیں اعراب — پر وہ تعلیل سے ہوئے مُضْمَر

مُصطَفوُنَ، بَنِیّ کے بھی مِثل | یوں ہی، تعلیل کے ہیں زیرِ اثر

۶۔اَقسامِ خمسہ، غیرمُنصرِف

اَوّلاً غیرِ مُنصَرِف ہے عَلَم | جب ہو بیگانہ، جس طرح سَنجَر
یا کہ آخر میں ۃ ہو جوں طَلحَہ | یا مؤنّث ہو جس طرح سے سَقَر
یا ہو آخر میں ء ا ن، جُوں عُثمان | یا بَوَزنِ فُعَل ہو، جیسے عُمَر
یا کہ مَحلِ یکَرِب سی ہو ترکیب | یا ہو دراصل فِعل، چوں شمَّر
ثانیاً وَصف جبکہ ہو فَعلان | اور مؤنّث ہو وَزنِ فَعلیٰ پر
یا ہو اَفعَل کہ اصل میں ہو صِفت | مثلاً اَحمَد، اَسوَد و اَحمَر
ثالثاً عَدل جُوں اُخَر و جُمَع | یا کُتَع اور بُتَّع۔ بصع وسَحَر
اور اُحاد ہے یوں ہی تا بہ عُشار | اور مَوحَد ہے یوں ہی تا مَعشَر
رابعاً منتھی الجموع کے وَزن | ان کے آخر میں ۃ نہ آئے اگر
جُوں قَوَارِیر جَمعِ قَارُورَہ | اور عَسَاکر جماعت عَسکَر
خَامِساً جب زِیادہ آخر میں | الف وھمزہ دونوں آئیں نظر
مُنصَرِف ہوں گے سب، یہ جب ہوں مضاف | یا ہو اَل اِن پہ یا ہو وَزن اَقصَر

۷۔مُعرَبَاتِ عَشَرہ اَصلِیَّہ، مَرفُوعَانِ

اِسم مرفوع دو ہیں، بے کم وبیش | مستند ایک، دوسرا ہے خَبَر
ہے مثال ان کی حَیدَرٌ اَسَدٌ | جس کے معنی ہیں شیر ہے حَیدَر
یا کہ اَلغُصنُ یَانِعٌ ثَمَرُہ | یعنی یہ شاخ ہے رسیدہ ثمر
یہ کہ اَلخَادِمَان مُختَصِمَانِ | یعنی دونوں جھگڑتے ہیں نوکر
یا کہ زَیدُونَ حَاضِرُونَ ھُنَا | یعنی حاضر ہیں زید سب، یاں پر

٨۔ منصوباتِ ستّہ

چھ ہیں مَنصُوبات حال اور مَفعُول — ظرف و تمییز و علت و مَصدَر

جیسے اَلمَرءُ سَائِرٌ عَجِلًا — ہے شتاباں یہ مَرد، راہ سپَر

یا کہ اَلشَّیخُ قَاطِعٌ شَجَرًا — یعنی بوڑھا کاٹتا ہے شَجَر

یا کہ زَیدٌ مُسَبِّحٌ سَحَرًا — زَید، تسبیح خواں ہے وقت سَحَر

یا کہ عِشرُونَ خَادِمًا عِندِی — یعنی ہیں بیس، میرے یاں نوکر

یا کہ اَلطِّفلُ مُطرِقٌ خَجِلًا — شرم سے سر فگندہ ہے یہ پِسَر

یا کہ ذَا المَرءُ ذَاهِبٌ سِرًّا — جانے والا وہ مرد ہے، چھپ کر

٩۔ مَجرُوران

دو ہیں مَجرُور اک مُضاف اِلیہِ — دوسرا حرفِ جرّ، لگے جس پر

فِی، عَلٰی، مِن، اِلٰی، لِ، عَن، حَتّٰی — وَ، بِ، تَ، مُنذُ، کہ ہیں حرفِ جرّ

جیسے بَیتُ الرَّشِیدِ فِی جَبَلٍ — یا عَلَیہِ مِنَ السَّمَاءِ مَطَر

یا کہ مِنِّی اِلَی الحَبِیبِ سَلَام — یا کہ مَا لِی عَنِ الرَّقِیبِ مَفَر

یا کہ حَتَّی العِشَاءِ لِی وَ اللہ — شُغُلٌ بِالاُمُورِ مُنذُ سَحَر

یا کہ بِاللہِ ثُمَّ تَاللہِ — مَا بِہٰذَا المِصرِ کَالسَّعِیدِ بَشَر

١٠۔ تَوابع خمسہ

ہر تابع ہے رُتبہ متبوع — ایک پیرو ہے، دوسرا رَھبَر

ہے وہ تاکید و وصف و عطف و بَدَل — اور بیان۵ جو ہے ذکر بالا شُہر

جیسے اَلعِلمُ نَافِعٌ نَافِع — نیز اَلقَومُ اَجمَعُونَ مُضَر

یا اَخُو زَیدٍ الصَّغِیرُ ھُنَا — یا کہ فِی البَیتِ عَامِرٌ وَّ عُمَر

یا کہ صَحْبِی الثِّقَاتُ اَکْثَرُهُمْ
یا کہ عِنْدِی اَبُو الشُّمَیلِ زُفَر

۱۱۔ مُعْرَبَاتِ خَمْسَہ مُأَوَّلَہ

مُعْرَبَاتِ مُأَوَّلَہ دَر اَصْل
پانچ ہیں، جن میں نصب ہے اَکْثَر

مُسْتَنَد ا بَعدِ مُشَبَّهَاتُ الْفِعل
فعلِ کون۲ اور ما ولا کی خَبَر۳

پھر مُنَادیٰ۴ ہے اور مُسْتَثْنیٰ
نکرۂ مُسْتَنَد پہ لا ہو اگر

پھر سَماعی ہیں چند منصوبات
جو حقیقت میں حذف کے ہیں صُوَر

۱۲۔ مُسْتَنَد بَعدِ مُشَبَّهَاتُ الْفِعل

اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لٰکِنَّ
یا کہ لَیْتَ، لَعَلَّ آئیں اگر

مُسْتَنَد پر تو ہوگا وہ مَنصُوب
پر نہ ہوگا خَبَر پہ اِن کا اَثَر

جیسے اِنَّ الْمَسِیحَ اِنسَانٌ
یعنی سچ ہے، کہ ہے مَسِیح بَشَر

یا لَعَلَّ الْاَخَوَینِ صَیَّادَان
ہیں شکاری یہ دونوں بھائی مگر!

یا کہ لَیتَ البَنِینَ مُصْطَلِحُونَ
کاش کہ ہوتے، صُلح جُو یہ پسَر

۱۳۔ خَبَرِ اَفعالِ کَون ومَا ولا

کَانَ اور صَارَ، اَصْبَحَ، اَضْحیٰ
ظَلَّ، اَمْسیٰ وَبَاتَ نیز دِگر

مِثْلِ مَا انْفَکَّ، مَا بَرِحَ، مَا زَالَ
مَا فَتِئَ، لَیْسَ، مَا وَلا کی خَبَر

ہوگی مَنصُوب کیونکہ یہ اَخبار
ہیں مَفَاعِیل، پیشِ اَهلِ نَظَر

مثلاً کَانَ خَالِدٌ نَهِمًا
یا کہ صَارَ السَّعِیدُ مِثلَ عُمَر

۱۴۔ مُنَادیٰ ومُتَعَجَّب مِنْہُ ومُسْتَغَاثٌ ومَنْدُوب

ہو مُنَادیٰ مُضَاف یا نَکِرَہ
نَصْب دو، جیسے یَا اَبَا جَعْفَر

ورنہ مَبْنِی ہے بَر علامتِ رَفْع
جیسے یَا زَیْدُ، اَیُّهَا الْعَسْکَر

پر عَلَمٌ مُتَّصِفٌ بِابْنِ مُضاف — بِعِلْمٍ یا مضاف بعد الکَرّ
یعنی یا سَعْدُ سَعْدَ الْاَوْسِ کے مِثْل — اور یونہی یا مُسَاوِرُ بْنَ حَجَر
مثل یا زَیْدُ گرچہ ہیں مَبْنِی — نیک اِن میں روا ہے نیز زَبَر

لَ عَجَب یا کہ اِسْتِغَاثہ کی — ہو مُنادیٰ پہ تو ضرور ہے جَرّ
جیسے یا لَلرَّشِیدِ یا لَلْمَاءِ — یا لَاَصْحَابِنَا وَیا لَلْبَشَر
یا غُلَامِی کے مثل ہیں ہے روا — یا غُلَامَا وَیا غُلَامُ دگر

وَاسَعِیْدُ وَ وَاسَعِیْدَا نیز — وَاسَعِیْدَاہ نُدبہ کے ہیں صُوَر
ھائے نُدبہ کو لاؤ آخر میں — کیونکہ ہے وقف، ناگزیر اس پر
جیسے وَامُطْعِمَ الْمَسَاکِیْنَاہ — نہ کہ وَاعَمَّتَاہ اُمِّ زُفَر

۱۵۔ تَوَابِعِ مُنادیٰ

جب مُنادیٰ ہو مُورِدِ اِعراب — ہوگا تابع بھی، اس کی صُورت پر
پر مُنادیٰ ہو جب کہ خود مَبْنِی — اس کے تابع کے مختلف ہیں صُوَر
عطف بے ال بَدَل ہو یا ہو مُضاف — پر اِضافت ہو مَعْنَوِیَّہ مگر
مستقل کا سا، ان سے ہوگا سُلُوک — جیسے یا زَیْدُ بِشْرُ وَابْنَ عُمَر
مَاسِوا میں ہے نصب و رفع رَوَا — جیسے یا خَالِدُ الشَّدِیدُ الْکَرّ

۱۶۔ مُسْتَثْنیٰ

از قَبِیلِ بَدَل ہے مُسْتَثْنیٰ — چند شکلیں ہیں، خارج اس سے مگر
قَوْلِ مُثْبَت سے گر ہو مُسْتَثْنیٰ — یا مُقَدَّم یا ہو غیر اگر

نَصَب واجِب ہے لیک مُستَثنیٰ — مِنہُ کا ذکر آئے اور اس پر
قولِ مَنفی ہو تو، رَوا ہے نَصَب — یَدَلِیَّت اگرچہ ہے بہتر
جیسے مَا فِی جِوَارِنَا اِلَّا — حَامِدًا وَّالسَّعِیدُ وَابنُ عُمَر
یا کہ اَلجُندُ ذَاھِبٌ اِلَّا — خَالِدًا وَامرَئِینِ مِن عَسکَر
یا کہ مَا فِی رِجَالِکُم اِلَّا — جُندُلًا ذُوشُجَاعَۃٍ وَّغِیَر
یا کہ لَا عَیبَ فِی اَخِی اِلَّا — طَلبًا لِلعُلٰی وَطُولَ سَھَر
یا کہ لَا عَیبَ فِیھِم اِلَّا — نَومَھُم فِی الشِّتَاءِ بَعدَ سَحَر
غیر ہوگا بحالِ مُستثنٰی — جیسے ھُم ذَاھِبُونَ غَیرَ عُمَر

۱۷۔ مُستَثنیٰ بَعدِ لاءِ نَفِیٔ عُموم

مُستَثنٰا بَعدِ لاءِ نَفِیٔ عُمُوم — نکرۂ مُتَّصِل ہو مُفرَد گر
ہوگا مَبنِی وہ بر علامت نَصَب — بر مثالِ ثَمَانِیَۃَ عَشَر
مثلاً لَا غُلَامَ لِلھَادِی — یا کہ لَا جَارِیَاتِ لِابنِ عُمَر
یا کہ لَا شَاھِدِینِ لِلدَّعوٰی — یا کہ لَا نَاصِرِینَ لِلمُضطَر
غَیرِ مُفرَد کو نَصَب دو لیکن — مُنفَصِل یا کہ مَعرِفَہ ہو اگر
رَفع دو اور رَفع میں ہے ضرور — دوسرا مُستَثنٰی بلائے دِگر
جیسے لَا نَاصِرًا لَّہٗ عِندِی — یا کہ لَا طَالِبًا ھُدًی مُختَر
یا کہ لَا لِی اَبٌ وَّلَا اُمٌّ — یا کہ لَا ھَاشِمٌ وَّلَا جَعفَر

۱۸۔ تَوَابِعِ مُستَثنیٰ مَبنِی بَعدِ لَا

عَطفِ مَبنِی پہ ہو یہ لَا تو رَوا — ہے بَنَا اور رَفع دونوں پر
جیسے لَا نَاصِرٌ وَّلَا اَخٌ لِی — یا کہ لَا تُرسَ لِی وَلَا مِغفَر

ہے بناء، رَفع ونَصب سب جائز — مُتَّصِل وَصف، مُنفَرِد ہو اگر

جیسے لَا مَاءَ عَذْبَ فِي بَحْرٍ — یا کہ لَا مَاءَ بَارِدًا فِي الْبَرِّ

مُنفَصِل وَصف وعطف لا کے بغیر — نصب یا رَفع آئے گا اِن پر

جیسے لَا مَرْءَ بَینَهُمْ هَرِمًا — یا کہ لَا زَوْجَ وَابْنَةٌ لِزُفَر

۱۹۔ نَصب برحذف

نَصب بر حذف دس[۱۰] ہیں اَمْر[۱] و دعا[۲] — وَصف[۳] وتَنبیہ[۴] وَحصر[۵] بالمَصدَر

عطف[۶] صُحبَہ، اِجابَہ[۷]، اِستنکار[۸] — شرط[۹] و توضیح[۱۰] جُملہائے خبر

مثل صَبْرًا[۱] عَلَى الأَذَى صَبْرًا — یا کہ سَقْیًا[۲] لِذَالِكَ الْمَعْشَر

یا کہ هُمْ رُفْقَتِي[۳] أُولِي الأَبْصَارِ — وَالطَّرِيقَ[۴] الطَّرِيقَ يَا أَعْوَر

إِنَّمَا هٰؤُلَاءِ سَيْرًا[۵] سَيْر — یا کہ مَا أَنْتَ وَأَبَا[۶] مَعْمَر

یا کہ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ[۷] — یا أَلَهْوًا[۸] وَأَنْتَ فِي كِبَر

یا لِکُلٍّ عَلَى السَّوَاءِ نَصِيبٌ — فِيهِ، إِنْ ذَا غِنًى[۹] وَإِنْ مُعْتَر

یا کہ اللهُ رَبَّنَا الرَّحْمٰن — دَعْوَةَ الحَقِّ[۱۰] مِنْ لِسَانِ فِطَر

اور بھی چند ہیں مَصَادِر خاص — مثل سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَكْبَر

یا إلٰهی یہ تُحفَہ ہو مَقبُول

ہے دُعائے نوَاهی مُضطَر

انگریزی مترادفات

کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ خود اس زبان کے مزاج سے کلی واقفیت حاصل کی جائے۔ مترادفات کے استعمال سے اس بات کا اندیشہ لگا رہتا ہے کہ کہیں انگریزی میں سوچ کر عربی بولنے اور لکھنے کی کوشش نہ کرے۔ اس لیے اس ناچیز کی یہ رائے ہے کہ انگریزی مترادفات کا (جو بہت کم صورتوں میں سو فیصد مترادف ہوتے ہیں) کم سے کم استعمال کیا جائے اور وہ بھی جہاں انگریزی داں طالب علم کے لیے ابتدائی مراحل میں ناگزیر ہو۔

متفرق

The Conjection	الصرف
The Syntex	النّحو
The inflection of the conjugaion	تصریف
The Derivation	الإشتقاق
The Science of Derivation	علم الإشتقاق
The Derivations , The Derive	مُشتقّات
The Gender	تذکیر و تانیث (جنس)
Masculine	مذکر

Feminine	مؤنث
From	صیغہ
Word	کلمہ
Word	مفرد
The Noun	إسم
The Verb	فعل
The Letter , The Particle	حرف
Compund	مرکب
The Subject , The primate	مبتداء
The Predicate	خَبَر
The Nominal Sentence	جملۂ اسمیۃ
The Verble Sentence	جملۂ فعلیہ
Acitve	معروف
Possive	مجھول
Positive	مثبت
Negative	منفی
Empirical	سماعی
Methodical	قیاسی
The Feminine by usage	المؤنث السماعی

The Declensions of Noun The signs of Noun at the end	إعراب
The Supposed Declensions	إعرابِ تقدیری
The Position of Noun in a Sentcence	اعرابی حالت
The sign of Noun showing its Position	التشکیل
The Nominative Case , Regularity	حالتِ رفعی
The Accusative Case, Openness	حالت نصبی
The Genitive Case	حالت جری
The Vowel	حَرَکت
The Vowels	حَرَکات
The Short Vowel U	ضَمَّةٌ (پیش)
The Short Vowel I	کَسْرَةٌ (زیر)
The Short Vowel A	فَتْحَةٌ (زبر)
	اَلِفٌ
The Long Vowel I	یاءٌ
The Long Vowel U	واءٌ
The Vowellss	ساکِنٌ
The Doubling Sign	تَشْدِید
The Lenthining Sign	مَدَّةٌ

The nunation , The Modulation	تنوین
The Measure	وزن
The Measured	موزون
Measures of Words	اوزان کلمات
The Citerion	میزان
Exercise	مشق ، تمرین
Root	مادّہ
Singular	واحد ، معزد
The Duel	تثنیة ، مثنٰی
Number	واحد جمع
Plural	جمع
Hallow	أجوف
Trilateral	ثُلاثی
Quadrilateral	رُباعی
Pirmate , Denuded , Abstract	مجرد
Interdiction	نهیٌ
Emphatic	مؤکّد

The Noun	اسم

The Definite Noun ,	اسم معرفہ
The Indifinite Noun, or Common Noun	اسمِ نکرہ
The Porper Noun	اسمُ علیم
The subject	فاعل
The Object	مفعول
The Agent Noun , The Subject	اسم فاعل
The patinet Noun , The Object	اسم مفعول
The Pro- Agent	اسم نائب الفاعل
The Infinitive , The Noun of Origin	اسمِ مصدر
The Prescribed Noun The Qualified Noun	اسمِ موصوف اسمِ منعوت
The Adjictive , The Qualificative Noun	اسمِ صفت یا اسمِ نعت
The Noun of Preference	اسمِ تفضیل
The Adjective superiority	اسمِ أفعلُ الصِّفه
The Superlative Noun	اسمِ مُبالَغَۃ
The Noun of Instrument	اسمِ آلۃ
The Adverb of Cirumstantial of Time Time	اسمِ ظرفِ زمان
The Adverb Place , Cricumstantial of Place	اسمِ مشارٌ إلیہ
The Demonstrated Noun	اسمِ اشارہ

	اسمِ اشارہ
The near Demonstrative Noun	اسمِ اِشارہ قریب
The Distant or Remote Demonstrative Noun	اسمِ اِشارہ بعید
The conjunctive Noun.	اسمِ موصول
The Interrogative Noun	اسمِ استفہام
Person Pronouns	اسمِ ضمائر
The Pronoun	اِسمِ ضمیر
The Prominent Pronoun	اسمِ ضمیرٌ بارزٌ
The Apparent Pronoun	اسمِ ضمیرٌ ظاھرٌ
Latenet Pronoun	اسمِ ضمیرٌ مستترٌ
The Connected Pronoun	اسمِ ضمیرٌ متصلٌ
The Detached Pronoun	اسمِ ضمیر غیر منفصل
The Inert Noun	اسمِ جامد
The derived Noun	اسمِ مشتق
The Singular Noun	اسمِ واحد
The Duel Noun	اسمِ مثنّٰی
The Plural Noun	اسمِ جمع
Noun with Short Ending	اسمٌ مقصورٌ (لیلٰی)
Noun with Extended Ending	اسمٌ ممدودٌ (اسمآء)

Noun With Curtailed Ending	اسمُ منقوصٌ (قاضٍ)
The Minuature Alif	الف مقصورہ (لیلیٰ)
Noun of Genus	اِسمُ جنسٍ
Noun of One Act	اسمِ مرّۃٍ
Noun of Exlusion	اسمِ استثناءٌ
The Excluded Noun	اسمِ مُستثنیٰ
The plural Noun from wich Exclusion if made	اسمِ مستثنیٰ منہ
The person being called	اسمِ منادیٰ
The Called Euphonic Noun	اسمِ منادیٰ مُرخّم
The Augmented Noun	اسمُ مَزِید
Firs annexing Noun, Construct Noun	اسمِ مضاف
Second Annexed Noun, Genitive Noun	اسمِ مضاف الیہ
The Annexed Comoiste The Relative compound, The Construct State	مرکب اضافی
The Adjective compound or The Adjective Phrase	مرکب توصیفی
The Conjuctional Compound	مرکب عطفی
The Plural	اسم جمع
The Intect Plural Noun	اسم جمع سالم

The Intact Feminine Plural Noun	اسم جمع مؤنث سالم
The Broken Plural Noun	اسم جمع مُکسَّر
The Declinable Noun	اسمِ مُعْرَب
The Indelinable Noun The structured Noun	اسمِ مبنی
Fully declinabale Noun	اسمِ منصرف
Partially Declinable Noun ,The Diptote	اسمِ غیرمنصرف
فعل	
Verb	فعل
Perfect of Past Tense Verb	فعل ماضی
	فعل حال
Imperfect Tence Verb	فعل مضارع
The Imperative	امر و نہی
The Imperative Affimative Verb	فعل أمر
The Negaive Command	فعل نہی
The Active Verb	فعل محروف
The Passive Verb, The ignored Verb	فعل مجہول
The intransitive Verb	فعل لازم
The transitive Verb , The Stem	فعل متعدی

The Trilateral Verb	فعل ثُلاثی
The Quadri- lateral Verb	فعل رُباعی
The Obstract Verb	فعل مجرد
Augumented Verb, Intensive Verb	فعل مزید فیہ
The Pirmate Tri- Lateral Verb The Abstract Tri-lateral Verb,	فعل ثلاثی مجرد
The Excessive Trilateral Verb	فعل ثلاثی مزیدفیہ
The Primate Quadrilateral Verb	فعل رباعی مجرد
The Excessive Quadri-lateral Verb	فعل رباعی مزیدفیہ
The Defective Verb	فعل ناقص (معنوی)
The Compelete Verb	فعل تام
The Defective Verb	فعل معتل
The Moddle Verb	فعل مثال
The Hollow Verb	فعل اجوف
The Deficient Verb	فعل ناقص (لفظی)
The Double Verb	فعل مضاعف
The Verb with a Hamzah.	فعل مہموز
Compound Deficient Verb	فعل لفیف
Deficient Verb With detached Voweles	فعل لفیف مفروق

English	Urdu
Deficient Verb with attached Vowels	فعل لفیف مقرون
Past Continuous Tens Verb	فعل ماضی استمراری
Present Perfect Tense Verb	فعل ماضی قریب
Verb with Regular Ending	فعل مضارع معروف
Verb with Light Ending	فعل مضارع خفیف (منصوب)
Verb With Lighter Ending	فعل مضارع أخفّ (مجزوم)
Verb wiht Heavy Ending	فعل مضارع ثقیل
Verb With Heavier Ending	فعل مضارع أثقل
Confirmation , Stress	توکید
Stress of Verbs	توکید الأفعال
Confirmed Verb	فعل مؤکّد
Defective Verb (In Meaining)	فعل ناقص معنوی
Physically Deficient Verb , Verb Ending with a Vowel	فعل ناقص لفظی
حُرُوف	
Letter, Particle	حرف
The Alphabet	حروف تَہَجّی
The Sound Letters	حروف صحیح
The Defective Leters	حروفِ علّت

The Lunar Letters	حروف قمریہ
The Solar Letters	حروف شمسیہ
The Definite Ar tical	ال (لام تعریف)
The Letter Nagation Particle Nagation	حرف نفی
The Letters of Negative Command The Letter of Interdiction	حروف نہی
The Letter of redcution , The Preposition	حرفُ جرّ
The Conjunctions, Letter of Attraction	حرف عطف
Letter of Condition	حرف شرط
Letter of smiilitude	حرف تشبیہ
Letter of Confirmation	حرف تاکید
Letter of Authenticity	حرف تحقیق
Letter of Exclusion	حرف استثناء
Letter of Wish	حرف تمنّی
Leter of Permonition	حرف تنبیہ
Letter of Rejection	حرف رَدْع
The Radical Letters, The Root Letter	حرف أصلیّہ
Letters of Augmentation , Additional	حروف زائدہ
The vocative Particle , The Vocative Letter The Letter of Call	حرف نِدَاء

The Letter of Lamentation	حرف نُدْبَةٍ
The Letter of Solicotation	حرف ترجّ
Letter of Astonishment	حرف تَعَجُّب
Letter of Cusuality	حرف تعليل
Letter of Paucity	حرف تقليل
Sound Letter	حرف صحيح
Extended Letter	حرف مدّ
Letter Similar to the Verb	حرف مشبه بفعل
Letter of Annualment	حرف ناسخ
Letter of Elision	حروف جازمه
Letter of Opening	حروف ناصبه
Letter of Confirmation	حروف توكيد

کتابیات

۱۔ اسباق النحو۔ حمید الدین فراہیؒ

۲۔ اسباق النحو۔ مولانا خالد مسعود مد ظلہ العالی

۳۔ تعلیم النحو۔ مولانا محمد ایوب اصلاحی مدظلہ العالی

۴۔ معلم الانشاء۔ مولانا عبد الماجد ندویؒ، مولانا محمد رابع حسنی ندویؒ

۵۔ النحو الواضح .... علی الجارم و علامہ مصطفیٰ امین

۶۔ تمرین الصرف .... مولانا معین الدین ندویؒ

۷۔ تمرین النحو..... محمد مصطفیٰ ندویؒ

۸۔ المعجم المفهرس لألفاظ القرآن الكريم ..علامہ محمد فواد عبد الباقیؒ

۹۔ ھدیہ صغیر شرح نحو میر ...... مولانا اصغر علیؒ

۱۰۔ مذکرات فی النحو والصرف ... الاسلامیہ بالمدینة المنورة

۱۱۔ عزیز المبتدی ..... خواجہ محمد عزیز اللہ غوری

۱۲۔ قواعد اللغة العربية للمبتدئين .... منی السباحی

۱۳۔ عربی کا معلم ...... عبد الستار خانؒ

۱۴۔ منہاج العربیہ .... مولانا سید نبی حیدر آبادیؒ

۱۵۔ علم النحو ...... مشتاق احمد چرتھاولی

۱۶۔ فروغ قرآن ..... فروغ احمد مد ظلہ العالی

۱۷۔ معجم تصریف الافعال العربیہ .... انطوان الدحداح

۱۸۔ آسان عربی .... مولانا محمد بشیر ایم اے

۱۹۔ قلمی مسودات ...... مولانا عبد القدیر اصلاحی مد ظلہ

چارٹ نمبر ۱۹
اسم کی قسمیں (اعرابی حالت کے اعتبار سے)
مُعْرَبَاتِ اصلیّہ کل ۱۰ ہیں
مَرْفُوعٌ (۲)
مَنْصُوبٌ (۶)
اگلے صفحے پر
مَجْرُورٌ (۲)
(indirect)
دو واسطے: مضاف اور حرف جر
رفع کی علامتیں
دو پیش، ایک پیش
آن ، اونَ
آتٌ ، آتُ
جیسا مبتداء
ویسی خبر
جر کی علامتیں
ایک زیر، دو زیر
ین، اینَ، آتِ، آتٍ
۱۔ مضاف، خفیف
۱۔ حذف نون
۲۔ حذف صوت نون
۳۔ مضاف الیہ: مجرور
مُبْتَدَأ
(واحد) الکتاب
الطالبۃُ
(مثنی) الکتابانِ
الطالبتانِ
(جمع) المسلمُون
المسلماتُ
خَبَرٌ
مُفِيدٌ
مُجْتَهِدَةٌ
مُفِيدانِ
مُجْتَهِدَتَانِ
صالحُونَ
صالحاتٌ
حرف جار کے بعد آنے والا اسم
لِلّٰهِ ، مِنْ خَوفٍ
فی یومَینِ
علیٰ طائفتَینِ
عَلَى الْمُسْلِمِينَ
فِي السَّمَاوَاتِ
مضاف الیہ
کتابُ زیدٍ، کتابا زیدٍ
(مثنیٰ) مسلما مدینۃ
ربُّ المَشْرِقَینِ
مدینۃُ المسلمینَ
(جمع) مسلمو مدینۃ
نُورُ السَّمٰوَاتِ

چارٹ نمبر ۲۰

مَنْصُوبَاتِ اَصْلِیہ (۶)

چھ بلا واسطہ اضافے Six Deirect Insertions

نصب کی علامتیں : دو زبر، ایک زیر، اَیْنِ، اِیْنَ، آتِ، آتِ

مَفْعُوْل بِہٖ

الارضَ مھادًا
الجبالَ اوتادًا
نومکم سُباتًا
النّھارَ معاشًا
الیلَ لباسًا
(مثنیٰ) عَینَیْنِ
شَفَتَیْنِ
(جمع) مُسْلِمِیْنَ
مومِنِیْنَ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
سماواتِ

ظَرْفٌ

زَمَانٌ	مَکَانٌ
یومًا	فَوقَ
الیوم	تحت
یَوْمَیْنِ	عِنْدَ
الایّام	اَمَامَ
عشاءً	بَعْدَ
بُکْرَةً	خَلْفَ
اَصیلًا	مقاعِدَ

تَمْیِیْز

زِدنی عِلْمًا
اَشَدُّ حرًّا
اکثرُ مالًا
عَشَرَةَ عَینًا
مِثقالَ ذَرَّةٍ خیرًا
مِثقالَ ذَرَّةٍ شرًّا
فزادُوھم رَھَقًا
اَحْسَنُ قولًا
اَشَدُّ وَطْأً
اَقْوَمُ قِیلًا

مَفْعُوْل مُطْلَق

سَلِّموا تَسْلِیْمًا
رَتِّلِ ترتیلًا
لَاتُبَذِّرْ تَبْذِیرًا
کَلَّمَ تکلیمًا
دمّرنا تدمیرًا
فاصبِر صَبرًا
یُخْرِجُکم اخراجًا
مَکَروا مَکْرًا
تَبَتَّلْ الیہ تَبْتِیلًا
وَاھْجُرْھُمْ ھَجْرًا

حَال

جالسًا	راکبًا	نائمًا
جالسةً	قیامًا	نائمَیْنِ
جالسَیْنِ	قعودًا	نائِمِیْنَ
جالِسِیْنَ		نائماتٍ

عِلّت

اِنتقامًا	خوفًا	ابتغاءً
حَسَدًا	طَمَعًا	اِکرامًا
جزاءً	غَضْبَانَ	اَدَبًا
حَزَنًا	اسِفًا	

عدد اور جنس کے اعتبار سے	مختلف حالتوں میں اعراب کی صورتیں		
اسم کی نوعیت	رَفْع	نَصْب	جَرّ
۱۔ اِسْمِ وَاحِدْ	طِفْلٌ	طِفْلًا	طِفْلٍ
۲۔ اسمِ جَمْع مُکَسَّر	أَطْفَالٌ	أَطْفَالًا	أَطْفَالٍ
۳۔ جمع مؤنث سالم	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ
۴۔ جمع مذکر سالم	مُسْلِمُوْنَ (اُوْنَ)	مُسْلِمِیْنَ (اِیْنَ)	مُسْلِمِیْنَ (اِیْنَ)
۵۔ اِسْمِ مُثَنّٰی	مُسْلِمَانِ (آنِ)	مُسْلِمَیْنِ (آیْنِ)	مُسْلِمَیْنِ (أَیْنِ)
۶۔ اِسْمِ غیر مُنْصَرِف	ابراھِیْمُ	اِبْرَاھِیْمَ	اِبْرَاھِیْمَ

اِعْرَاب :۔

۱۔ ایک پیش، دو پیش، "آتٌ"، "اُوْنَ"، اور "آنِ" رفع کی علامتیں ہیں۔

۲۔ ایک زبر، دو زیر، "آتٍ"، "اِیْنَ"، اور "أَیْنِ"، نصب کی علامتیں ہیں۔

۳۔ ایک زیر، دو زیر، "آتٍ"، "اِیْنَ"، اور "أَیْنِ"، جَرّ کی علامتیں ہیں۔

نوٹ :۔ آخری چار صورتوں میں اسم کی "نصبی حالت"، اور "جرّی حالت"، بالکل ایک جیسی ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ایسی صورت میں یہ کیسے مانا جائے کہ یہ نَصْبی حالت ہے یا جری حالت؟ تو اس کا سیدھا اور آسان جواب یہ ہے اگر وہ "بلا واسطہ" آئے تو "نصبی" حالت ہوگی اور اگر "بالواسطہ" آئے تو جری حالت ہوگی۔ آنِ۔ أَیْنِ، اُوْنَ، اِیْنَ، حرفی اِعْرَاب، کہلاتے ہیں

مرفوعات ایک نظر میں
مرفوعات اَصلِیّہ
مرفوعات فَرعِیّہ
مُسْنَد اِلَیْہ
خبر
۱۔ مُبْتَدَأ
(جملۂ اسمیہ میں)
اَللّٰہُ اَحَدٌ
اَلسَّاحِرَانِ کَاذِبَانِ
اَلسَّاحِرُوْنَ کَاذِبُوْنَ
۲۔ فَاعِلٌ
(جملۂ فعلیہ میں)
قَتَلَ دَاوٗدُ
ذَھَبَ الرَّجُلَانِ
اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ
۳۔ خبر
اَللّٰہُ اَحَدٌ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
اَلرَّسُوْلَانِ صَادِقَانِ
اَلْمُجَاھِدُوْنَ صَابِرُوْنَ
۴۔ نائب فاعل
کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ
قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ
۵۔ کَانَ کا اسم
کَانَ اللّٰہُ قَدِیْرًا
کَانَ الْکِتَابَانِ مُفِیْدَیْنِ
کَانَ الْمُنَافِقُوْنَ کَاذِبِیْنَ
۶۔ اِنَّ کی خبر
اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ
اِنَّ الْکِتَابَیْنِ مُفِیْدَانِ
اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَکَاذِبُوْنَ
نوٹ :۔ نحو کی کتابوں میں، سمجھانے کے لیے نمبر ۵ اور نمبر ۶ کو بھی، مرفوع بتاکر
مرفوعات کی فہرست میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک
۱۔ نمبر ۵۔ مبتدا ہے، اور نمبر ۱ کے تحت ہی ہے۔
۲۔ نمبر ۶، خبر ہے اور نمبر ۳ کے تحت ہی ہے۔

خلیل الرحمٰن چشتی صاحب کی کتابوں کا مختصر تعارف

1۔ قواعدِ زبانِ قرآن (حصہ اوّل):

خلیل الرحمٰن چشتی صاحب کی قواعدِ زبانِ قرآن (اول و دوم) کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی، نہایت ہی کم وقت میں اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے، جبکہ کتاب دو ضخیم جلدوں پر یعنی ہر جلد تقریباً آٹھ سو (800) صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں عربی کے قواعد بیان کرنے کے بعد، کثرت سے قرآنی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

یہ اللہ کے کلام کی برکت ہے اور اللہ کے کلام کو سمجھنے کے لیے تعلیم یافتہ افراد میں پایا جانے والا شوقِ بے پایاں ہے۔ نئی زبان کو سیکھنا آسان کام نہیں ہے۔ گرامر یعنی قواعد ایک خشک موضوع ہے۔ اس کتاب کی ترتیب میں مرتب نے قواعد کی تمام پرانی کتابوں کو پیش نظر رکھا ہے اور ان سب سے استفادہ کیا ہے۔ مولانا امین احسن اصلاحیؒ کے شاگرد مولانا خالد مسعودؒ نے اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے اس کی یہ خصوصیت بتائی ہے کہ مرتب نے طالب علم کی توجہ صرف اسی نکتے پر مرکوز رکھی ہے، جو وہ اسے پڑھانا چاہتا ہے۔ مرتب کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ نکتہ، وہ قاعدہ اور وہ کلیہ پوری طرح گرفت میں آجائے۔ مثالوں کی کثرت سے اس میں بڑی مدد ملتی ہے۔ حافظِ قرآن کے لیے تو یہ کتاب اکسیر ہے۔ تھوڑی سی محنت کر لے تو وہ تمام قواعد پر دسترس حاصل کر سکتا ہے۔ مرتب کے پیشِ نظر جدید تعلیم یافتہ افراد اور بالغ مبتدی ہیں۔ یہ کتاب بنیادی طور پر انہی کے لیے مفید ہے، لیکن دینی مدارس کے طلبہ بھی اس سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔

2۔ قواعدِ زبانِ قرآن (حصہ دوم)

قواعدِ زبانِ قرآن حصہ دوم میں، ثلاثی مزید کے بارہ (12) ابواب میں ہر باب کی سات سات قسمیں، کئی کئی قرآنی مثالوں کے ساتھ کھول دی گئی ہیں اور حروف پر بحث کی گئی ہے۔ اردو زبان میں ہماری معلومات کی حد تک یہ پہلی مفصل کوشش ہے۔

3۔ قرآنی سورتوں کا نظمِ جلی:

اس کتاب میں قرآن کی تمام ایک سو چودہ (114) سورتوں کا نظمِ جلی (Macro-Structure) بیان کیا گیا ہے۔ ہر سورۃ کے مضامین کو مختلف پیراگرافوں میں تقسیم کر کے مرکزی مضمون کی وضاحت کی گئی ہے۔ سب سے پہلے سورت کے زمانۂ نزول کا تعین صحیح احادیث اور خود قرآن کی داخلی شہادتوں کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ صحیح احادیث کی روشنی میں بعض سورتوں کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ پچھلی سورت اور اگلی سورت سے کتابی ربط کی وضاحت کی گئی ہے۔ ہر سورت کے اہم اور کلیدی الفاظ اور مضامین کو کھولا گیا ہے۔ ہر پیراگراف کا مختصر خلاصہ پیش کر کے آخر میں سورت کے مرکزی مضمون پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

4۔ آسان اُصول تفسیر:

قرآن فہمی کے سلسلے میں بعض اساتذہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ ؒ کا مقدمہ پڑھاتے ہیں، دوسری طرف ﴿الفوز الکبیر﴾ میں بیان کردہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ؒ کے اُصول کا خلاصہ پیش کرتے ہیں، تیسری طرف بعض اساتذہ نظمِ قرآن کے حوالے سے مولانا حمید الدین فراہی ؒ کے اسلوب کو پیش نظر رکھتے ہیں اور چوتھے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی ؒ نے چار بنیادی اصطلاحوں اور تفہیم القرآن میں تفسیر کا جو نیا منہج اختیار کیا ہے، وہ بھی پیش نظر رکھتے ہیں، جس سے صحیح عقیدے اور اتباعِ سنت رسول اللہ ﷺ کے علاوہ، قرآن کا سماجی، سیاسی اور معاشی شعور بھی حاصل ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا چار بزرگوں کے اُصولوں کو جمع کر کے یہ رسالہ ﴿آسان اُصولِ تفسیر﴾ مرتب کیا گیا ہے اور مثالیں دی گئی ہیں تاکہ قرآن کا طالبِ علم بڑی بڑی غلطیوں سے بچ سکے۔

5۔ درسِ قرآن کی تیاری کیسے؟

قرآن فہمی کے حوالے سے، ﴿قواعدِ زبانِ قرآن﴾ کے علاوہ، خلیل الرحمٰن چشتی صاحب کی دوسری اہم کتاب ﴿درسِ قرآن کی تیاری کیسے؟﴾ ہے۔ الحمدللہ اس کتاب کو بھی عوامی مقبولیت حاصل ہوئی اور اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ کسی مخصوص سورت کا درس دینا ہو، یا کسی موضوع پر قرآنی درس دینا ہو، دونوں صورتوں میں مدرسِ قرآن کے لیے یہ کتاب مفید ہے۔ چند مشہور اردو تفاسیر کا تعارف کرایا گیا ہے اور مدرس کے لیے معاون کتابوں کی رہنمائی بھی کی گئی ہے۔

6۔ سورۃ یٰس:

قرآنی سورتوں کے نظمِ جلی (Macro-Structure) اور نظمِ خفیف (Micro-Structure) کے تعارف کے لیے بطورِ مثال ﴿سورۃ یٰس﴾ کی تفسیر شائع کی گئی ہے، جو کورسز کے دوران میں پڑھائی جاتی ہے۔ چونسٹھ (64) صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ، سورت کے مرکزی مضمون، سورت کی صوتیات، سورت کی جلالی فضا، سورت کے مضامین اور سورت کی بلاغت پر بحث کرتا ہے۔ عربی متن کے ساتھ ترجمہ بین السطور ہے، درمیان میں عنوانات دے دیے گئے ہیں، تاکہ طالبِ علم مضامین کو بھی ساتھ ساتھ ذہن نشین کرتا جائے۔

7۔ قیادت اور ہلاکتِ اقوام:

فہم قرآن کے حوالے سے خلیل الرحمٰن چشتی صاحب کی ایک اور اہم کتاب ﴿قیادت اور ہلاکتِ اقوام﴾ ہے۔ جو لوگ توجہ سے اس کتاب کو پڑھیں گے، وہ قرآنِ مجید سے جدید دور کے مسائل کے سلسلے میں رہنمائی حاصل کرنے کے فن سے ان شاء اللہ آشنا ہو جائیں گے۔

دو سو (200) صفحات پر مشتمل یہ کتاب سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی صفاتِ عدل پر روشنی ڈالتی ہے، پھر مختلف قوموں کی ہلاکت کی تاریخ بیان کرتی ہے، پھر ہلاکت کے بیس (20) سے زیادہ اسباب پر روشنی ڈالتی ہے۔ ہلاکت کے اصول، ہلاکت کے مقاصد اور ہلاکت کا طریقہ کار بیان کرنے کے بعد مسلم قیادت کو غور و فکر کی دعوت دیتی ہے کہ قرآن مجید کی تعلیمات کی روشنی میں قیادت کا لائحہ عمل کیا ہونا چاہیے۔

8۔ حدیث کی اہمیت اور ضرورت:

اُصول حدیث اور اصطلاحاتِ حدیث بھی ایک ادق مضمون ہے۔ صحیح حدیث کی تعریف کیا ہے؟ حسن کسے کہتے ہیں؟ ضعیف کی کتنی قسمیں ہیں۔ موضوع (Fabricated) احادیث کیا ہوتی ہے؟ یہ کتاب ان سب کی وضاحت کرتی ہے۔ روایتِ احادیث کے سلاسل کو سمجھنا بھی ایک مبتدی کے لیے دشوار مرحلہ ہوتا ہے۔ اس فن کو بھی آسان کرنے کے لیے یہ کتاب ﴿حدیث کی اہمیت اور ضرورت﴾ مرتب کی گئی ہے۔

الحمد للہ اس کتاب کے بھی کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور کئی مدارس کے نصاب میں بھی یہ کتاب شامل کر لی گئی ہے۔ انگریزی اور سندھی میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ سلاسلِ احادیث کو سمجھنے کے لیے آسان چارٹ بنا دیے گئے ہیں، تاکہ کتبِ مشہورہ کے راویوں سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک سند کے اتصال کو

واضح کیا جائے۔ صحابہؓ تابعینؒ ، تبع تابعینؒ اور تبع تبع تابعینؒ اور دیگر مشہور محدثین کا اختصار سے تذکرہ کیا گیا ہے۔ منکرینِ حدیث کے چند مشہور اور بنیادی اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ تین سو چوراسی (384) صفحات پر مشتمل دسواں ایڈیشن جدید اضافوں سے مزین ہے۔ مہران اکیڈمی شکار پور، سندھ نے اس کتاب کا سندھی ترجمہ بھی شائع کر دیا ہے۔ انگریزی ترجمہ امریکہ اور کینیڈا میں مقبول ہے۔

9۔ معارفِ نبوی ﷺ:

حفظ کے مقصد کے تحت پانچ سو (500) سے زائد مختصر احادیث کا مجموعہ ﴿معارف نبوی ﷺ﴾ کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ احادیث مختصر ہوں اور متنوع ہوں، تاکہ دین کا مجموعی نظام سامنے آجائے۔ اسلام، ایمان، وحی، علم، دعوت و تبلیغ، ارکانِ اسلام، احسان، اذکار و اوراد، معاشرت، اخلاقیات، معاملات، اجتماعیت، سمع و طاعت، امیر اور مأمور کے فرائض، شورائیت اور جہاد کے موضوعات پر مبنی یہ کتاب تقریباً چار سو (400) صفحات پر مشتمل ہے۔ عربی متن کی کتابت کرائی گئی ہے۔ اردو کے علاوہ انگریزی ترجمہ بھی کتاب کی زینت ہے۔ عام مسلمانوں کے علاوہ اردو میڈیم اور انگریزی میڈیم کے طلباء دونوں اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ احادیث کی تخریج کر کے مکمل حوالے دیے گئے ہیں۔

نوجوانوں کے لیے یہ کتاب نہایت مفید ہے، وہ ان چھوٹی چھوٹی حدیثوں کو زبانی یاد کر کے رسول ﷺ اور آپ کی سنتوں سے محبت قائم کر سکتے ہیں۔

10۔ توحید اور شرک کی مختلف قسمیں:

عقیدۂ توحید پر بے شمار کتابیں لکھی گئیں ہیں اور لکھی جاتی رہیں گی۔ اسلام کے نزدیک یہ وہ بنیادی عقیدہ ہے، جس کے بغیر کوئی انسان جنت میں داخل ہی نہیں ہو سکتا ہے۔ اس موضوع پر حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ اور شیخ محمد بن عبدالوہابؒ کی کتابیں دنیا میں بہت مشہور ہوئیں۔ دو سو (200) صفحات پر مشتمل یہ کتاب ﴿توحید اور شرک کی مختلف قسمیں﴾ اس لحاظ سے بہت ہی منفرد ہے کہ اس میں بنیادی طور پر قرآن مجید کی محکم آیات کی روشنی میں، توحیدِ ذات، توحیدِ اسماء و صفات، توحیدِ تنزیہہ، توحیدِ صفتِ علم، توحیدِ صفتِ اختیار، توحیدِ اُلوہیت، توحیدِ ربوبیت، توحید دعاء، توحیدِ استغفار اور توحید تشریع یعنی توحیدِ حاکمیت پر مفصل بحث کر کے اس کے مقابل شرک کی مختلف قسموں کی وضاحت کی گئی ہے۔ جدید ایڈیشن میں مزید اضافے کیے

گئے ہیں۔

11۔ رسالت اور منصبِ رسالت:

دین اسلام کو سمجھنے کے لیے عقیدۂ توحید، عقیدۂ رسالت اور عقیدۂ آخرت کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ یہ مختصر رسالہ، سب سے پہلے یہ بتاتا ہے کہ شاعر، عابد، جوگی، فلسفی اور نبی ورسول میں بنیادی فرق کیا ہوتا ہے۔ پھر رسولوں کے بارے میں قرآنی آیات کی روشنی میں وضاحت کرتا ہے کہ یہ کون ہوتے ہیں؟ یہ دنیا میں کس لیے آتے ہیں؟ رسولوں کی ذمہ داریاں کیا ہوتی ہیں؟ آخر میں نبی اخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذمہ داریوں اور اُن کی رسالت کی خصوصیات پر بحث کی گئی ہے۔

12۔ آخرت اور فکرِ آخرت:

اس رسالے کے اب تک کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ یہ رسالہ دنیا اور آخرت کی حقیقت بیان کرنے کے بعد آخرت کے مختلف مراحل سے بحث کرتا ہے۔ قبر کی زندگی، روز قیامت کی عدالت، جنت کی مادی اور روحانی نعمتیں، دوزخ کی مادی اور روحانی سزائیں اس کتاب کے اہم ترین موضوعات ہیں۔ قرآن مجید کی محکم آیات کی روشنی میں، اُن بڑے بڑے گناہوں کی وضاحت کی گئی ہے جو دوزخ کے عذاب کا سبب بن سکتے ہیں۔

13۔ اسلام میں نجات کا تصور اور عقیدۂ شفاعت:

اسلام میں نجات (Salvation) کی تین (3) بنیادیں ہیں۔ اولاً ایمان اور صحیح عقیدۂ توحید، ثانیاً آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت کے مطابق اعمال، جنہیں قرآن ﴿الاعمال الصالحات﴾ کہتا ہے اور ثالثاً اللہ تعالیٰ کی رحمت۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ کی شفاعتِ عظمیٰ اور علماء، شہداء، صالحین وغیرہ کی شفاعت کیا مرتبہ اور مقام رکھتی ہے؟ یہ کتاب اس طرح کے سوالوں کا جواب دیتی ہے۔ قرآن مجید اور صحیح اور مستند احادیث کی روشنی میں شفاعت کی مختلف نوعیتوں کی وضاحت کی گئی ہے اور اُن اعمال پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے، جو قیامت کے دن ایک مسلمان کی سفارش اور شفاعت کریں گے۔

14۔ تزکیۂ نفس:

اصلاحِ ذات، فروغِ ذات اور تحسینِ ذات کے حوالے سے چشتی صاحب کی اہم ترین

کتاب ﴿تزکیۂ نفس﴾ ہے۔یہ کتاب تین مباحث پر مبنی ہے۔

(1) تزکیۂ نفس کا مفہوم اور ماہیت۔ (2) تزکیے کے اصول وقواعد

(3) تزکیۂ نفس کے حصول کی بارہ (12) عملی تدبیریں

تصوف اور تزکیۂ نفس کے سلسلے میں افراط وتفریط عام ہے۔دوسوتیس (230) صفحات، پر مشتمل اس کتاب میں، قرآن مجید کے محکم دلائل اور مستند اور صحیح احادیث کی روشنی میں فروغِ ذات اور تحسین ذات کے خالص مسنون طریقوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔

15۔ نماز کی ظاہری ہیئت اور معنویت:

نماز کے موضوع پر دنیا میں کئی ہزار کتابیں لکھی گئیں ہیں اور قیامت تک لکھی جاتی رہیں گی، لیکن ایک سواٹھارہ (118) صفحات پر مشتمل یہ کتاب، ایک منفرد چیز ہے۔نہایت اختصار کے ساتھ نماز کے تمام ارکان کی ظاہری ہیئت کو صحیح اور مستند احادیث کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔ ہر رکن کی معنویت کو اجاگر کیا گیا ہے۔اس کتاب کی تصنیف کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے والا اپنی نماز کے معیار (Quality) کو بہتر بنا سکے۔جو شخص اس کتاب کی ساری مسنون دعاؤں کو یاد کر لے گا، ان کا ترجمہ ذہن نشین کر لے گا اور پھر خشوع اور خضوع کے ساتھ اپنی نماز کو ادا کرنے کی کوشش کرے گا، وہ یقیناً دن بہ دن اپنی نماز کو بہتر بناتا جائے گا۔

16۔ انفاق فی سبیل اللہ:

توحید اور نماز کے بعد، انسان سے خالق کائنات کا تیسرا مطالبہ ﴿انفاق﴾ کا ہے۔زکوۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ایک سو بیالیس (142) صفحات پر مشتمل یہ کتاب اِمساک، بخل، شحِ نفس وغیرہ کی تعریف کر کے عام انفاق اور انفاق فی سبیل اللہ کے فرق کو نمایاں کرتی ہے۔انفاق کے بنیادی اصول بیان کرنے کے بعد، فضائل انفاق، فلسفۂ انفاق، آدابِ انفاق، ترتیب انفاق، مقاصدِ انفاق، اوقاتِ انفاق اور مقدار انفاق جیسے موضوعات پر تفصیلی بحث کے بعد عدم انفاق کے عواقب ونتائج پر روشنی ڈالتی ہے۔

17۔ نمازِ تہجد:

ساٹھ (60) صفحات پر مشتمل یہ مختصر رسالہ، نمازِ تہجد کی اہمیت، فضیلت اور احکام ومسائل پر مشتمل ہے۔ نمازِ تہجد ایک مسنون عبادت ہے، ایک وسیلۂ تقرب ہے۔ یہ سامان فروغ ذات اور ذریعۂ تحسین ذات ہے۔ ایک اعلی جذبۂ تشکر اور احساسِ عبودیت ہے۔ اپنی بے بضاعتی پر ایک احساسِ ندامت ہے۔ اللہ کی بے عیبی کا اظہار واعتراف ہے۔ ایک وظیفۂ خواص وصالحین ہے۔ ایک نصابِ قیادت ہے۔ ایک مجلسِ تفقہ ہے۔ ایک محفلِ تدبر ہے۔ ایک علمی نشست ہے۔ ایک روحانی تربیت گاہ ہے۔
اسلامی قیادت کے لیے ضروری ہے کہ وہ تزکیۂ نفس اور فہم قرآن میں اضافہ کے لیے اس اہم ترین نفل، لیکن ضروری عبادت کی اہمیت کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہونے کی بھرپور کوشش کرے۔

18۔ اعتکاف:

اعتکاف ایک ایسی عبادت ہے، جس کے بے شمار فوائد ہیں۔ آخری عشرے کے اعتکاف کا کم سے کم فائدہ یہ ہے کہ لیلۃ القدر مل جاتی ہے۔ چھتیس (36) صفحات پر مشتمل یہ مختصر رسالہ اعتکاف کی اہمیت اور اس کے فضائل واحکام پر بحث کرتا ہے۔ اُس کے فوائد کی روشنی میں اس اہم ترین نفل عبادت کی ترغیب دیتا ہے۔

خلیل الرحمٰن چشتی

کی مرتب کردہ تمام کتابیں

تحریکِ محنت پاکستان کے مندرجہ ذیل مکتبات سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

شہر	پتہ	فون
واہ کینٹ	مرکزی مکتبہ تحریکِ محنت بالمقابل نیو سٹی، جی ٹی روڈ، واہ کینٹ	051-453-5334
لاہور	5 عمر ٹاور، فرسٹ فلور، 31 حق اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور	0321-492-0998
کراچی	کمرہ نمبر 1، دوسری منزل، آمنہ پلازہ، ایم اے جناح روڈ، کراچی	0321-295-3721
پشاور	معرفت مکتبہ جماعت اسلامی، نشتر آباد چوک، محلہ اسلام آباد، پشاور	0301-981-5104
ملتان	اندرون پرانی بکر منڈی، حضوری باغ روڈ، ملتان	061-458-6245
راولپنڈی	الاکرام بلڈنگ، مریڑ حسن چوک، راولپنڈی	0333-576-1766
فیصل آباد	کمرہ نمبر 23، تیسری منزل، جاوید سنٹر، کچہری بازار، فیصل آباد	0333-655-7598
اسلام آباد	مکان نمبر 1، گلی نمبر 38، سیکٹر G-6/2 اسلام آباد	051-227-3300
سوات	کمرہ نمبر 12، خان مارکیٹ، گلشن چوک، سوات	0300-574-6539

فہم قرآن میں
اضافے کے لیے ایک فنی کتاب

مولانا حمید الدین فراہیؒ کی کتاب اسباق النحو کی بنیاد پر
عربی کے قواعد کو ذہن نشین کرانے کی ایک جدید کوشش

اس کتاب کی خصوصیات

- عربی زبان کے قواعد ، آسان اور سلیس زبان میں
- مثالوں کی تحلیل اور تجزیہ Solved Problems & Solutions
- مشقیں (یہ کتاب ایک Work Book بھی ہے۔)
- قرآنی مثالیں اور قرآنی مشقیں
- اسباق کے اختتام پر خلاصہ
- لوحات وجداول Tables & Charts